قفسِ محبت
بنتِ کوثر
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

قفسِ محبت

از

بنتِ کوثر

www.novelsclubb.com

انتساب!

میری سب سے پہلی کتاب۔۔

میرے والد محمد گل شیر آصف اور والدہ کوثر پروین کے نام

جو میرے لیے بہت خاص ہیں۔

www.novelsclubb.com

پیش لفظ

السلام علیکم!

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے وہ بے مثال تعریفوں کے لائق ہے۔

وہی ہے جو ترقی دیتا ہے اور وہی ہے جو زوال لاتا ہے۔

میں نے کبھی نہ سوچا تھا کہ کبھی میں اپنی کہانی کو کتابی شکل میں اپنے ہاتھ میں دیکھ سکوں گی۔اس کتاب میں موجود دو کہانیاں میرے قارئین کو الگ انداز میں نظر آئیں گی۔دونوں کہانیاں محبت کے گرد گھومتی ہیں لیکن دو مختلف پہلوؤں کے ساتھ۔اگر قفسِ محبت آپ کو محبت کرنا سکھائے گی تو وہیں وہ محافظ میرا آپ کو محبت نبھانا سکھائے گی۔میرے لکھنے کا اپنا ایک الگ انداز ہے،بے حد سادہ اور سمجھ میں آنے والا۔

کہتے ہیں ناں کہ کچھ کھو کر ہی کچھ پانا پڑتا ہے۔اسی طرح ایک لکھاری کو بھی بہت کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔اپنے لکھاری بننے کے سفر میں میں نے بھی بہت کچھ دیکھا، بہت کچھ سیکھا۔ کہیں کچھ کھویا تو کہیں پایا۔ کبھی اس حد تک دل برداشتہ ہوئی کہ سوچا تھا کہ لکھنا ترک کر دوں لیکن یہ میرے عزیزوں کا اعتماد اور حوصلہ افزائی تھی جس کی وجہ سے میں نے ہمت نہیں ہاری اور ایک بار پھر قلم اٹھایا اور آج میں کامیاب ہوئی جس کے لیے میں اپنے رب کا جتنا شکر کروں اتنا کم ہے۔آج میں جو ہوں صرف اور صرف اپنے والدین کی وجہ سے ہوں جنہوں نے مجھے اس قابل بنایا کہ میں ہر مشکل کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکوں۔یہ ان کا یقین ہی تھا جو آج مجھے یہاں تک لایا ہے۔میرے بہن بھائی جن کی سپورٹ ہمیشہ میرے ساتھ تھی۔میری چھوٹی بہن ثوبیہ گل جو میری ہمت بنی رہی، میرے بڑے بھائی محمد شیراز گل اور محمد فراز گل جو اس راہ گزر پر مجھے سپورٹ کرتے رہی۔جن کی دعاؤں سے آج یہ ممکن ہوا ہے۔میری ٹیچر ڈاکٹر مہک نوید کا شکریہ جن کی وجہ سے آج میں اس

www.novelsclubb.com

مقام پہ ہوں کہ اپنی ایک الگ پہچان بنا پائی ہوں۔وہ میرے لیے ایک بڑی بہن کی طرح ہیں جو ہر اچھے برے وقت میں میرے ساتھ رہیں۔مجھے میرا اچھا برا سمجھایا۔اسکے بعد میرے دوست جنہوں نے ہمیشہ میرا حوصلہ بڑھایا ان کا نام نہ لوں تو زیادتی ہو گی۔خدیجہ بتول جس نے ہر اچھے برے وقت میں میرا ساتھ نبھایا ۔ہمیشہ میرے ساتھ کھڑی رہی۔لائبہ لیاقت تمہاری محبت کا شکریہ۔ایسے دوست قسمت والوں کو نصیب ہوتے ہیں۔بہت شکریہ میرے دوستوں!

رائیٹر عینا بیگ جنہوں نے مجھے گائیڈ کیا،مجھے بڑی بہنوں کی طرح سکھایا۔آپ کی اس محبت کی قدر کرتی ہوں۔اس کے بعد اون لوکر پبلیکیشنز اور ہمایوں ایوب کا شکریہ جنہوں نے یہ کتاب شائع کی اور ہر موقعے پہ مجھے گائیڈ کیا۔بہت شکریہ!

امید یہ میری پہلی کاوش آپ کو پسند آئے گی۔اور کہانی کے کردار آپ کو ہمیشہ یاد رہیں گے۔دعاؤں میں یاد رکھیں۔اللہ حافظ!

فوزیہ گل

www.novelsclubb.com

تقریظ

وہ میرا محافظ ناول میرے خیال میں بہت ہی منفرد انداز میں لکھا گیا ہے۔بے شک ناول کی کہانی ایک لڑکے اور لڑکی کے رویے اور ان کی زندگی کے نشیب و فراز کے ارد گرد گھومتی ہے مگر مصنفہ کا انداز بیاں اس تحریر کو عام سے خاص بنا دیتا ہے کیونکہ میرے خیال میں کہانیاں سبھی ایک جیسی ہوتی ہیں مگر مصنف اس چیز کو کیسے بیان کرتا ہے یہ تحریر کو خوبصورتی کو بڑھاتی ہے۔ناول میں اردو زبان کا بڑی خوبصورتی سے استعمال کیا گیا ہے۔جس میں گرامر اور الفاظ کے چناؤ کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔تمام خوبیوں کو اگر یکجا کیا جائے تو ناول اپنے آپ میں ایک شاہکار ہے جو کہ اپنے پڑھنے والے کو اپنے ساتھ باندھ کر رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔اللہ آپ کو مزید ترقی سے نوازے اور آپ کے قلم میں مزید برکت دے۔۔آمین!

ڈاکٹر مہک نوید

میں نے فوزیہ گل کے دو ناول پڑھے ہیں اران دونوں میں ہی خوبصورت الفاظ کا چناؤ ہے اور لکھنے کا بہترین ظرز ہے۔چند کردار ااوران کی مضبوطی قابل تعریف ہے۔وہ محافظ میرا کاانداز بیان مجھے بہت بھایا۔فوزیہ گل کی تحریر میں ایک ایسی کشش ہے کہ آغاز ہو جائے تو اختتام کیے بغیر کہانی چھوڑنا دشوار محسوس ہوتا ہے۔مجھے بے حد خوشی ہے کہ فوزیہ گل اپنے ناول کو کتابی شکل دے رہی ہیں،اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ لکھاری صاحبہ کے قلم میں میں مزید برکت ڈالے اور یوں ہی کامیابی کے زینے چڑھتی رہیں۔آمین!

عینا بیگ))

قفسِ محبت

"ارے او کلموہی ادھر آ جلدی، سارا دن بستر پر پڑی روٹیاں توڑتی رہتی ہے، مر ادھر" زبیدہ نے باہر برآمدے میں بیٹھے بیٹھے دھوپ سینکتے اسے آواز لگائی۔

"آئی تائی اماں۔" اس نے جلدی سے ماریہ کے کپڑے استری کر کے ہینگر میں ڈالے اور استری آف کر کے باہر بھاگ گئی۔

"جی تائی اماں۔" وہ ان کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔

"کہاں مری ہوئی تھی صبح س۔ کہا بھی تھا تجھے۔ مجھے صبح سویرے بھوک لگتی ہے ۔ دو پھلکے ڈال دیا کر پہلے مجھے۔ لیکن نہیں تجھ ڈھیٹ کو تو کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا ۔" انہوں نے اسے لتاڑا۔

"جی تائی اماں ابھی لاتی ہوں۔"

ان کی بات سن کر وہ یہ نا کہہ پائی کہ جو صبح صبح چائے کے ساتھ رس کیک کھائے تھے وہ کس کھاتے میں آتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ کی طرح کچھ کہنے کی ہمت نہیں تھی۔ وہ ایک نظر ان کو دیکھ کر کچن کی طرف بھاگی تھی۔

کچن میں جا کر اس نے ایک چولھے پہ جلدی سے چائے چڑھائی اور آٹا نکال کر روٹیاں بیلنے لگی۔

تیز تیز ہاتھ چلاتی وہ سارے کام کر رہی تھی۔

"صاحبہ۔ تجھے صبح میں نے کپڑے استری کرنے لے لیے دیئے تھے، کر دیئے؟" ماریہ نے اندر آ کر اس سے تیز آواز میں پوچھا تھا۔

"جی آپی کر دیئے ہیں۔ باہر کنڈی پہ لٹکائے ہیں۔" اس نے مصروفیت سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹھیک ہے۔اور سنو میں دوست کے گھر جا رہی ہوں۔میرا کمرہ زرا صاف کر دینا۔" جاتے جاتے وہ حکم دیتے ہوئی پلٹ گئی۔

وہ سر ہلا کر رہ گئی۔تائی اماں اور باقیوں کو ناشتہ کروا کر اس نے پورے صحن میں جھاڑو دیا۔

متوسط طبقے کا چھوٹا سا گھر جس میں چچی، چچا اور ان کے بچے جو سویرا اور ابراہیم تھے۔وہ دونوں 10 سال کے تھے۔ماریہ اور خلیل جو تائی اماں کے بچے تھے۔

اور ہاں اس گھر میں ایک نوکرانی سے حیثیت رکھنے والی صاحبہ بھی رہتی تھی۔

ماں باپ دونوں وفات پا چکے تھے۔۔

بھولی بھالی سی گول مٹول کالی آنکھوں والی اٹھارہ سالہ صاحبہ کو سب نے نوکر سمجھ کر رکھا ہوا۔

www.novelsclubb.com

چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر کوئی اس سے اپنا ہر کام لیتا تھا۔اور سدا کی بھولی صاحبہ خوشدلی سے ان کے ہر کام کرتی تھی۔

سترہ سالہ صاحبہ کو ماں باپ نے اپنی آنکھ کا تارہ بنا کر رکھا ہوا تھا۔اس کی ہر چھوٹی سے بڑی خواہش کو وہ خوشدلی سے پوری کرتے تھے۔لیکن کہتے ہیں ناں وقت ایک جیسا نہیں رہتا۔صاحبہ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔5 سال پہلے والد ہارٹ اٹیک سے خالق حقیقی سے جا ملے۔باپ کی موت کے بعد ماں نے ہر سرد و گرم سے اسے بچا کر رکھا۔اس کی معصومیت کو دیکھتے انہوں نے کبھی اسے گھر سے باہر قدم نہیں رکھنے دیا۔یہی وجہ تھی کہ اس نے کبھی سکول میں قدم نہیں رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

انہیں ڈر لگتا تھا اس کی معصومیت سے کہ کہیں باہر کے ظالم لوگ اس کہیں نوچ کھا نہ جائیں۔لیکن 5 سال پہلے جب ان کو اپنے کینسر کا پتہ چلا تو خود سے زیادہ ان کو صاحبہ کی فکر گھول گئی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ ان کے بعد ان کی صاحبہ کا کیا ہو

گا۔گھر والوں سے ان کو کوئی امید نہیں تھی۔ان کا سلوک وہ جانتی تھی۔اپنے آخری وقت میں وہ روتیں اس کے تایا تائی کے سامنے اس کا خیال رکھنے کا کہہ کر دنیا سے رخصت ہو گئیں۔

ماں کے مرنے کے بعد چچی اور تائی نے اس کے لیے زندگی اجیرن کر دی۔لیکن وہ معصوم محبت مس ان کے کام کرتی۔آج تک ایک افف تک نہیں کی اس نے۔معصومیت کے ساتھ جو چیز اور اس کو منفرد بناتی تھی وہ تھا اس کا شرارتی پن اور بچپنا۔بچپن سے پیار دلار کی وجہ سے وہ آرام سے سب پہ بھروسہ کر لیتی تھی۔یہ تھی صاحبہ کی زندگی!

www.novelsclubb.com

اب دیکھنا یہ تھا کہ کیا صاحبہ یونہی تائی اور چچی کے تعنوں میں گزار دے گی۔یا اس کی زندگی بھی سنورے گی۔

سارے کام نپٹا کو وہ سویرا اور ابراہیم کو پانی گرم کر کے نہلا دھلا کر تیار کرنے بیٹھ گئی۔اور کوئی کام تو وہ کرتی نہیں تھی اسی لیے گھر کے کام لے کر بیٹھ جاتی تھی۔۔

سارا دن کام کرنے کے باوجود اس کے ماتھے پر ایک شکن بھی نہیں ہوتی تھی۔

آسمان پہ بادلوں کا ڈیرہ دیکھ کر وہ صحن سے ساری چارپائیاں اٹھا کر کمروں میں رکھ آئی اور پھر سے کچن میں چلی گئ۔ صبح سے بغیر کچھ کھائے وہ کام میں لگی تھی۔اسے عادت ہو گئی تھی۔دن میں وہ کوئی ایک مرتبہ روٹی کھاتی تھی۔ناگھر میں سے کسی کو خیال آتا تھا اس کے کھانے پینے کا۔ صبح سے ہی سب اپنے اپنے کمروں میں گھس جاتے۔ماریہ جو اس سے بڑی تھی ہر وقت دوستوں کے ساتھ نکلی ہوتی۔یا گھر پر موبائل پہ لگی رہتی۔

سب کی نفرت بھری نظریں وہ دیکھ کر بھی اگنور کر دیتی تھی۔

"اری سن صاحبہ میرے کچھ کپڑے دھونے والے ہیں جا جا کر وہ تو دھو دے۔تجھے پتہ تو ہے کی مجھے جلدی سردی لگ جاتی ہے۔جا جلدی جا، پھر دھوپ میں ڈال دیں" چچی نے اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جو سردی سے کمبل میں دبک کر لیٹی ہوئی تھی۔

"جی چچی جان۔"ایک تو اسے خود کو اتنی سردی لگتی تھی اوپر ٹھنڈے پانی سے کپڑے دھونے سے اسے فورا بخار اور نزلہ زکام ہو جاتا تھا۔ لیکن وہ منع نہیں کر سکی۔

بستر سے نکل کر وہ کپڑے لے کر آئی اور برآمدے میں بنے تھڑے پر بیٹھ کر کپڑوں کو مل مل کر صابن سے دھونے لگی۔ کپڑے دھونے کے بعد وہ دھوپ میں انہیں سوکھنے کے لیے ڈال آئی۔اس کے بعد وہ کچن میں آئی اور اپنے لیے چائے کا پانی چڑھایا کیونکہ جانتی تھی کہ اگر چائے نا ہی تو شام تک بخار میں پھنک رہی ہو گی۔چائے بننے کے بعد ابھی وہ کپ میں ڈال کر مڑی ہی تھی جب آگے سے ماریہ داخل ہوئی۔

"یار صاحبہ قسم سے صحیح وقت پر چائے بنائی ہے،لاؤ دو مجھے۔ بڑی سردی لگ رہی ہے۔"صاحبہ نے اس کی بات سن کر ایک نظر اسے دیکھ کر کپ اسے بڑھا دیا اور خود کمرے میں آگئی۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں آکر الماری کھولی اور اس میں سے اماں ابا کی تصویر نکال کر بیڈ پر بیٹھ گئ۔

"اماں مجھے بڑی یاد آتی ہے تیری۔" اس نے اماں کی تصویر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ وہ رونا نہیں چاہتی تھی لیکن آنسو خود بخود پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر نکل آئے۔

وہ وہیں پہ تصویر کو سینے سے لگائے کمبل میں پھر سے دبک گئی۔ اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔ اور پھر وہی ہوا شام تک وہ بخار میں دہک رہی تھی لیکن کسی کو اس کی پرواہ نہیں تھی۔ تین چار دن بخار اور کھانسی میں مبتلا رہنے کے بعد وہ خود ہی ٹھیک ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اری او صاحبہاب نکل آؤ مہارانی اپنے حجرے سے سب جانتی ہوں کام سے چھٹکارے کے بہانے ہیں بیماری کے۔ نکل کوئی شہزادہ نہیں آنے والا تیرے لیے۔" تائی نے برآمدے میں چیخ چیخ کر آسمان سر پہ اٹھا لیا تھا۔ اندر کمرے میں وہ ان کی کڑوی کسیلی باتیں سن کر آنسو بہا رہی تھی۔

"کیا سچ میں میرے لیے کوئی شہزادہ نہیں آ سکتا۔؟میرے لیے شہزادہ کیوں نہیں آ سکتا۔"اس نے دکھ سے سوچا تھا اور پھر اپنے آنسو پونچھتی کمرے سے نکل آئی۔

"آپو میں نے کہہ دیا ناں میں نے شادی نہیں کرنی۔ کتنی بار کہوں آپ سے۔"اس نے جھنجھلاہٹ میں اپنے سامنے بیٹھی اپنی دو منٹ بڑی بہن کو کہا۔

"کیوں نہیں کرنی۔ میں نے بھی کہہ دیا ہے اس بار تمہاری شادی کروا کر جاؤں گی۔"اس نے بھی آگے سے ٹکا سا جواب دیا۔

"آپو کیا ہو گیا ہے آپ کو۔ کیوں ضد کر رہی ہیں۔"اس نے ان کی گود سے روتی عیشہ کو اپنی گود میں لیا اور بہلانے لگا۔

"کوئی ضد نہیں کر رہی۔ تم خود ٹھنڈے دماغ سے سوچو۔ اتنی بڑی زندگی اکیلے کیسے گزارو گے"

"گزار لوں گا"

"فارد پلیز" اس نے عاجزی سے کہا۔

"آپو پلیز۔" دوبدو جواب آیا۔

"کیا مسئلہ ہے تمہیں شادی سے" اس نے اب خفگی سے پوچھا۔

"کیا ایک ایکسپیرنس کافی نہیں ہے" اس نے بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیا

"نہیں میرے بھائی۔ میں مانتی ہوں تم ابھی تیار نہیں ہو۔ لیکن کب تک ایسے رہو گے۔۔ کب نکلو اس اذیت سے۔۔ اپنے لیے نہیں تو اپنے بچوں کے لیے سوچ لو۔" اس نے اس کے پاس بیٹھ کر پھر سے سمجھایا۔

"میرے بچوں کے لیے میں ہی کافی ہوں آپو۔ وہی ازلی ڈھیٹ پن۔

"لیکن انہیں ماں کی کمی محسوس ہوتی ہے فارد۔" اس نے سمجھانا چاہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے انہیں ماں کی۔" وہ ہلکا سا برہم ہوا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو فارد۔ میرے بھائی یہ زندگی بہت لمبی ہے۔اکیلے نہیں گزر سکتی۔ تھک جاؤ گے۔بیوی کا ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔اور پھر بچوں کا بھی تو سوچو، وہ کیسے ساری زندگی ماں کے بغیر گزاریں گے۔ تم سارا دن آفس میں ہوتے ہو تب تک بچے ایک ملازمہ کے سہارے ہوتے ہیں۔مان کیوں نہیں لیتے میری بات"اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیار سے سمجھایا۔

"اور اس بات کی کیا گارنٹی ہے جو آئے گی وہ بچوں کو ماں کا پیار دے گی۔وہ کیوں کسی اور کے بچوں کو سنبھالے گی۔؟"اس نے طنزیہ پوچھا۔

"میری جان۔ تم یہ سب مجھ پہ چھوڑ دو۔میں بہت اچھی لڑکی ڈھونڈوں گی۔"

"کوئی اچھی نہیں ہوتی سب ایک جیسی ہوتی ہی۔۔لالچی۔مکار۔دھوکے باز۔"

اس نے نخوت سے سر جھٹکا۔

"بس کرو فارد۔سب ایک جیسی نہیں ہوتی۔اور مت بھولو کہ سارہ تمہاری چوائس تھی۔ہم نے تمہیں منع کیا تھا لیکن تمہیں محبت کا بھوت سر چڑھا ہوا

تھا۔اسی لیے باقیوں پہ الزام دینا بند کرو۔اور اگر تم نہیں چاہتے کہ میں تمہارے کسی کام میں دخل دوں تو آئیندہ کبھی تمہارے گھر نہیں آؤں گی۔" پہلے غصے اور پھر رندھی ہوئی آواز میں کہتے وہ رخ موڑ گئی۔

فاردنے تڑپ کر ان کی جانب دیکھا۔

"آپو یار۔ایسے تو نہیں کہیں۔میں نے کب کہا ہے ایسا۔آپ جانتی ہیں آپ کتنی اہم ہیں میرے لیے۔آپ حق رکھتی ہیں مجھ پہ۔ٹھیک ہے آپ ڈھونڈیں لڑکی۔مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔اب خوش۔"

اس نے آئمہ کو ساتھ لگاتے اس کے آنسو پونچھے تو وہ اپنی ایموشنل بلیک میلنگ پہ مسکرادیں۔

آئمہ نے مسکرا کر عیشہ کو اپنی گود میں لیا۔

"ٹھیک ہے پھر۔میں نے زاہدہ آپا سے کہا تھا رشتے ڈھونڈنے کو۔میں آج ہی انہیں بلا کر پوچھتی ہوں۔۔"

انہوں نے خوش ہوتے اٹھ کر تیزی سے کہا تو فاردا انہیں دیکھ کر رہ گیا۔

★★★★

"زاہدہ آپا جلدی سے بتائیں جیسی میں نے لڑکی کہی تھی ڈھونڈی آپ نے۔"آئمہ نے ایک عمر رسیدہ عورت جس کا نام زاہدہ تھا اس کو کہا تو وہ آگے سے مسکرا دیں۔

"کیوں نہیں میری بچی۔ایک لڑکی ہے میری نظر میں۔میرے پاس تصویر تو نہیں ہے لیکن ہے بہت خوبصورت،جوان اور سگھڑ۔بہت اچھی اور نیک بچی ہے۔ماں باپ ہے نہیں۔اپنے تایا کے گھر رہتی ہے۔میں آپ کو ایڈریس دے دیتی ہوں آپ مل لیجئے گا ان لوگوں سے۔"ان کی بات سن کر آئمہ کی آنکھیں خوشی سے چمکی

۔۔

"تھینک یو سو مچ آنٹی۔۔بس جلدی سے مجھے ایڈریس بتادیں۔میں آج ہی جاؤں گی۔"اس کی تیزی دیکھ کر توزاہدہ آپا بھی مسکرادیں۔

★★★★

"دیکھیں سب کچھ میں آپ کو بتاچکی ہوں۔میں چاہتی ہوں کہ آپ فیصلہ کر کے مجھے بتادیں۔"آئمہ اس وقت ان کے گھر میں بیٹھی تھی اور سامنے صاحبہ کے تایا تائی اور چچا چچی بیٹھے تھے۔اس کی بات سن کے تائی نے آہستہ سے تایا کے کان میں کچھ کہا۔تھوڑی دیر کھسر پھسر کے بعد وہ سیدھے ہوئے۔

"جی جی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔سمجھ لیں آج سے صاحبہ آپ کی۔"تائی نے میٹھی چھری بن کر کیا تو آئمہ کھل اٹھی۔

"میں صاحبہ سے ملنا چاہتی ہوں۔اسے بلادیں پلیز"اس نے کہا تو تائی نے ایک پل کو سوچا۔

"جاؤانیسہ صاحبہ کو لے کر آؤ۔"چچی فوراً اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئیں۔

www.novelsclubb.com

★★★★

"صاحبہ اوری صاحبہ۔ جلدی ادھر آمیرے ساتھ۔ مہمان آئے ہیں۔ان سے ملوانا ہے تجھے۔" چچی نے اس کے کمرے میں آکر کہا جہاں وہ سویرا اور ابراہیم کے ساتھ لڈو کھیلنے میں مصروف تھی۔۔

چچی کی بات پہ اس نے حیرت سے اپنی کالی کالی آنکھیں پٹ پٹا کر دیکھا۔

"لیکن چچی مجھ سے کیوں ملنا ہے۔" اس نے معصومیت سے پوچھا۔

"اٹھ چل۔زیادہ سوال نا کر اور دوپٹہ زرا سلیقے سے لے۔" اس نے کھینچ کر اسے بستر سے اتارا۔صاحبہ نے جلدی جلدی چپل پہنی۔

"اماں ہم نے بھی مہمانوں سے ملنا ہے۔۔" سویرا اور ابراہیم بھی فورا سے پہلے بستر سے اترے۔

"نہیں تم لوگ نہیں۔آرام سے بیٹھو ادھر۔خبردار جو ہلے۔" چچی نے جھڑکا۔

"نہیں اماں۔ ہم نے جانا اے۔" انہوں نے شور مچایا تو چچی نے دونوں کو کمر پہ ایک ایک دھموکا جڑا تو دونوں چپ کر کے بستر پر بیٹھ گئے۔ اور منہ پھلا لیا۔

صاحبہ ان دونوں کو دیکھ کر ہنستی اور منہ چڑاتی ہوئی باہر نکل گئی۔

★★★★

"السلام علیکم۔" صاحبہ نے ڈرائینگ روم میں آتے اونچی آواز میں سلام کیا تو آئمہ نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں وہ میلے کچیلے کپڑوں میں دوپٹہ سلیقے سے اوڑھے چلی آرہی تھی۔

چچی نے اسے اپنے ساتھ بٹھا لیا۔

آئمہ کو وہ کوئی چھوٹی سے بچی لگی۔ اوپر سے صحت سے بھی کمزور تھی وہ۔ اوپر سے اس کی معصومیت!

"یہ ہے ہماری صاحبہ۔ ہر کام میں میں سگھڑ ہے۔ سب کی لاڈلی ہے گھر میں۔ کبھی گھر میں اس سے کوئی کام نہیں لیا ہم نے۔ ہاتھوں کا چھالا بنا کر رکھا ہوا ہے اسے ہم

ن۔"تائی نے اس کے آتے ہی اس کی تعریفوں یا یوں کہنا بہتر ہو گا اپنی تعریفوں کے پھول باندھنا شروع کر دیئے۔

صاحبہ نظریں جھکا کر بیٹھی ہوئی تھی۔اسے تو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ تائی کیوں اس کی تعریف کری جا رہی ہیں۔

"ادھر آؤ میرے پاس۔"

آئمہ نے پیار سے اسے اپنے پاس بلایا تو اس نے چونک کر اسے دیکھا۔اور پھر تائی اماں کو۔تائی اماں نے اشارے سے اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ اٹھ کر آئمہ کے پاس بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو صاحبہ۔"آئمہ نے اس کے نرم و ملائم گال چھو کر پیار سے پوچھا۔آئمہ کو وہ معصوم سی صاحبہ بہت اچھی لگی تھی۔اسے لگا کہ اس کی تلاش ختم ہو گئ۔

"میں ٹھیک ہوں الحمداللہ۔آپ کیسی ہیں۔"اس نے اعتماد سے مسکرا کر جواب دیا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔کیا کر رہی تھی چندہ۔۔"اس نے صاحبہ کے ہاتھ پکڑ کر پوچھا۔

"میں سویرا اور ابراہیم کے ساتھ لڈو کھیل رہی تھی۔بہت چیٹنگ کرتے ہیں دونوں۔میں نہیں کرتی۔"اس نے اونچی آواز میں مسکرا کر فل جوش سے جواب دیا۔تائی اپنی جگہ پر پہلو بدل کر رہ گئیں۔آئمہ ہنس دی۔

"ارے واہ۔۔کتنا پڑھی ہو صاحبہ۔"اس نے پوچھا۔

"میں تو نہیں پڑھتی۔سویرا اور ابراہیم سکول جاتے ہیں۔۔مجھے اچھا نہیں لگتا پڑھنا۔ایک بار سکول گئی تھی وہاں استانی مارتی تھی۔اماں کہتی تھیں لڑکیاں زیادہ نہیں پڑھتی ہوتی۔"اس نے بتایا۔

آئمہ کی مسکراہٹ سمٹی۔

"۔اچھا تمہیں پتا ہے میں یہاں کیوں آئی ہوں۔"آئمہ نے پھر پیار سے پوچھا تو صاحبہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر جانے کے لیے آئی ہوں۔"اس نے جواب دیا۔

"لیکن میں آپ کے ساتھ کیوں جاؤں گی۔۔۔"اس نے اپنی کالی آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔الجھن واضح تھی۔

"یہ میں تمہیں پھر بتاؤں گی جب اگلی بار آؤں گی۔ٹھیک ہے۔

"جی اچھا"وہ مان گئی۔آئمہ مسکرائی۔

"یہ کیا ہوا ہے صاحبہ۔"اس کے سرخ چھوٹے ہاتھوں پہ چھالے دیکھ کر آئمہ نے اس سے پوچھا۔

"یہ تو وہ روٹی پکاتے۔"ابھی وہ بتاتی جب تائی نے بیچ میں ہی بات کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

"آں۔آں۔صاحبہ میری جان۔اب جاؤ آپ۔باقی باتیں بعد میں ہوں گی" انہوں نے تیزی سے کہا۔آئمہ نے غور سے ان کا رویہ نوٹس کیا۔

اسے یہ بھی پتہ چل چکا تھا کی سامنے بیٹھی عورت کیا چیز ہے۔۔

"اچھا آپی میں جا رہی۔آپ پھر ضرور آیئے گا۔"اچانک سے وہ آئمہ کے گلے لگ گئی۔شاید پہلی بار کسی نے اتنے پیار سے بات کی تھی اسی لیے وہ بھی خوش ہو گئی تھی۔

"کیوں نہیں۔میں ضرور آؤں گی۔"آئمہ نے بھی اسے گلے لگایا۔

چچی اسے لے کر باہر چلی گئیں۔

اس کے جانے کے بعد آئمہ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئی۔

"مجھے یہ رشتہ منظور ہے۔۔لیکن میں دو دن بعد ڈائریکٹ نکاح اور رخصتی چاہتی ہوں۔"آئمہ نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہمیں کوئی انکار نہیں۔ لیکن ہماری ایک شرط ہے۔" آئمہ نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔

تائی نے ایک نظر تایا کو دیکھا اور بولنا شروع ہوئیں۔

"میں کہہ رہی تھی کہ جیسا آپ نے کہا کہ لڑکا تین بچوں کا باپ ہے اور عمر میں بھی تیس سال ہے۔۔ جس کے حساب سے وہ صاحبہ سے دوگنی عمر کا ہے۔ صاحبہ کے لیے رشتوں کی کمی نہیں ہے۔۔ وہ خوبصورت ہے اسے اچھے سے اچھا لڑکا مل جائے گا۔۔ لیکن آپ لوگوں کی شروفت دیکھ کر ہم آپ کو لڑکی دے رہے ہیں اسی لیے ہم چاہتے ہیں کی بدلے میں ہمیں ایک کڑوڑ چاہیے۔ جو آپ کے لیے بہت معمولی بات ہو گی۔ اگر آپ کو منظور ہے تو ٹھیک ہے ورنہ"

شرط سن کر آئمہ نے بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا جو تھوڑی دیر پہلے جس لڑکی کی تعریفیں کرتی نہیں تھم رہی تھیں اب سراسر اس کی قیمت لگا رہی تھیں۔ اس نے افسوس سے سوچا۔

"یہ سراسر آپ کا لالچ بول رہا ہے آنٹی۔ شرم آنی چاہیے آپ لوگوں کو۔ اور وہ کتنی لاڈلی ہے آپ لوگوں کی مجھے پتہ چل چکا ہے۔ لیکن آپ کو پیسے مل جائیں گے" اس نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ "رقم پہنچ جائے گی کل ہی۔ اور نکاح بھی کل ہی ہو گا۔ ساتھ میں رخصتی بھی۔۔" کہہ کر وہ جلدی جلدی وہاں سے نکل آئی۔ جب کے پیچھے سب کی باچھیں کھل گئی تھیں۔ ایک ناکارہ لڑکی کے بدلے انہیں اتنی بڑی رقم مل رہی تھی۔ ان کے لیے اور اچھی خبر کیا ہو گی۔ تھوڑی دیر بعد تائی اور چچی صاحبہ کے پاس آئے اور اسے حکم سنا کر چلے گئے کہ کل اس کا نکاح ہے جب کہ وہ تو خاموشی سے ان کو دیکھتی رہ گئی۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ سب کچھ بھاڑ میں جھونکتی وہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

(جو ہو گا کل دیکھا جائے گا۔)

★★★★

"وہ گھر میں آئی تو فارد لاؤنج میں ہی صوفے پر بیٹھا آفس کا کام کر رہا تھا۔ دو سالہ عیشہ صوفے پر ہی لیٹی تھی۔ منہ میں فیڈر تھا۔ چار سالا جڑواں سونی اور رابی نیچے بیٹھی کھلونوں سے کھیل رہی تھیں۔ انہیں دیکھ وہ مسکرا دی۔ اور آکر فارد کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"الاسلام علیکم "آئمہ نے سوال کیا۔

"وعلیکم السلام آپو۔ "اس نے مصروفیت سے جواب دیا۔ رابی اور سونی آکر اس کے دائیں بائیں بیٹھ گئیں۔ آئمہ نے دونوں کے گال پر بوسہ دیا۔

"ایک گڈ نیوز ہے "آئمہ نے چہکتے ہوئے بتایا۔

"فارد نے چونک کر سر اٹھایا۔

"اچھا کیا۔ کہیں آپ کے شوہر نامدار تو نہیں آرہے۔ "اس نے انہیں چھیڑا۔ وہ جھینپ گئی۔

"ارے نہیں۔ سنو تو۔" اس نے اسے ہلایا۔

"سنائیں آپو۔" اس نے لیپ ٹاپ کی طرف دیکھ کر جواب دیا۔

"لڑکی مل گئی ہے۔" اس نے جوش سے بتایا۔

"کون لڑکی۔" لاپرواہ انداز۔

"ارے تمہاری ہونے والی بیوی۔" اس نے بیوی پر زور دیا۔

ایک پل کو وہ چونکا۔ پھر سے مصروف ہو گیا۔

"اچھا" یک لفظی جواب۔ آئمہ کا منہ لٹک گیا۔

www.novelsclubb.com

"یار تم نے کوئی رسپانس ہی نہیں دیا۔" آئمہ نے خفگی سے کہا۔

"تو اور کیا کروں آپو۔" اس نے بے بسی سے کہا۔

"اچھا لڑکی تو دیکھ لو۔ایک دم ہیرہ ہے ہیرہ۔چاند سے اتری ہوئی پری۔۔مجھے تو اتنی پسند۔دل کر رہا تھا آج ہی لے آؤں گھر۔"آئمہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔فارد نے کوئی جواب نا دیا۔

"میں تصویر لائی ہوں۔یہ لو دیکھ لو۔"

"نہیں مجھے نہیں دیکھنی"اس نے سرے سے ہی انکار کر دیا۔

"یار دیکھ تو لو۔تمہیں پسند آئے گی۔۔"اس نے پھر سے اصرار کیا۔

"آپو پلیز۔"اس نے عاجز آ کر کہا۔

آئمہ نے اسے گھورتے تصویر کو سونی اور رابی کو دکھایا۔

"بچو آپ لوگ بتاؤ کیسی لگی آپ کو آپ کی مما"اس نے اب سونی اور رابی سے پوچھا۔

"یہ ہماری مما ہیں۔؟ان دونوں نے پوچھا۔

"جی کل ہم آپ کی مما کو لینے جائیں گے "اس نے پیار سے ان سے کہا۔

"پھپھو مما بہت پیاری ہیں۔ ہمیں مما چاہیے۔ ہم بھی ان کے ساتھ کھیلیں گے ،ان کے ساتھ سوئیں گے ،اور سکول بھی جائیں گے۔ دونوں نے باری باری تصویر پہ بوسہ دیا اور آئمہ سے جوش میں کہا۔

"کیوں نہیں میری جان۔ "آئمہ نے ان کو گلے لگایا۔ جبکہ فارد سے مزید یہ ممانامہ برداشت نہ ہوا۔

"آپو یہ شادی آپ کی مرضی سے ہو رہی ہے اور صرف بچوں کی خاطر۔ میرا اس سے کوئی لینا دینا نہیں۔۔ لیکن اگر اس آنے والی لڑکی نے میرے بچوں سے برا سلوک کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ باقی جب آپ کہیں گی میں نکاح کر لوں گا۔اس سے زیادہ مجھ سے امید نہیں رکھیں۔۔ "اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"ٹھیک ہے کل تیار ہو جانا۔ "آئمہ نے لاہر واہی سے فورا کہا تو فارد نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

"کیا"۔۔وہ دباد باچیخا۔

"ہاں تو کل۔میں کب تک تمہارے گھر بیٹھی رہوں گی۔۔میرا بھی گھر ہے۔شوہر ہے بچے ہیں۔مجھے انہیں بھی سنبھالنا ہے۔میرا کام صرف تمہاری شادی کرنا ہے۔جو میں جانے سے پہلے کر کے جاؤں گی۔اور ویسے بھی پرسوں حماد مجھے لینے آ رہے ہیں۔"اس نے لاپرواہی سے کہا تو فارد سر جھٹک کر رہ گیا۔آئمہ نے ہنسی دبائی۔

"ٹھیک ہے۔میں کیا کہہ سکتا"اس نے کہا

"آؤ بچو ہم لوگ سونے چلتے ہیں۔کل آپ کے لیے مما بھی لانی ہے۔"اس نے عیشہ کو صوفے سے اٹھایا اور اور کندھے سے لگاتی سونی اور رابی کو لے کر چل دی۔

★★★★

اگلی صبح آئمہ فارد کو لے کر گھر سے نکلی۔بچوں کو نینی کے پاس چھوڑ کر وہ گھر سے روانہ ہوئے۔گاڑی جب تنگ سی گلی میں داخل ہوئی تو فارد نے حیران نظروں سے پہلے گلی اور پھر آئمہ کو دیکھا جو جان بوجھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔

"ڈونٹ ٹیل میں آپی کہ آپ نے کسی جاہل گوار اور غریب لڑکی کو میرے لیے چنا ہے۔۔"اس نے صدمے سے پھٹی آواز میں پوچھا۔ہلکی ہلکی داڑھی اور سرخ سفید رنگت، کھڑی ناک اور کالے بال جو جیل سے سیٹ کیے گئے تھے۔ورنہ اکثر وہ اس کی پیشانی کو ہی سلامی دے رہے ہوتے تھے، تھری پیس سوٹ میں وہ حد سے زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم چپ کرو۔ تمہیں تو اپنی بچوں کی ماں چاہیے ناں بس۔آئمہ نے گھرکا۔

گاڑی ایک چھوٹے سے گھر کے سامنے رکی۔لوگ گھروں سے نکل نکل کر اتنی بڑی گاڑی کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔آئمہ فیروزی رنگ کی ساڑھی پہنے حد

سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔وہ گاڑی سے باہر نکلی تو فارد بھی اس کی تقلید میں باہر نکلا۔

آئمہ اسے لیے اندر داخل ہوئی۔پیچھے عورتیں اتنے امیر لوگوں کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ منہ پہ ہاتھ رکھ رکھ کر چہ مگوئیوں میں لگ چکی تھی۔

مولوی پہلے سے ہی موجود تھا۔ان کو ڈرائینگ روم میں بٹھایا گیا۔

سب سے پہلے لڑکے سے رضامندی لی گئی

"امی آپ نے تو کہا تھا کہ لڑکا بوڑھا، عمر رسیدہ اور تین بچوں کا باپ ہے۔لیکن یہ تو اتنا ہینڈسم ہے۔اس منحوس کے لیے اتنا امیر لڑکا دیکھنے کی کیا ضرورت تھی۔"ماریہ پردے میں فارد کو دیکھ کر ساتھ کھڑی اپنی ماں سے کہنے لگی۔

"مجھے کیا پتہ تھا کہ لڑکا اتنا جوان اور خوبصورت ہوگا۔مجھے تو لگا تھا کہ کوئی توند نکلی ہوئی بھدا سا آدمی ہوگا۔"تائی امی بھی جل بھن گئی تھیں۔

"کاش امی مجھ سے ہی شادی کرا دیتی اس کی۔"اس نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"اچھا بس چپ کر جو ہونا تھا ہو گیا۔کم از کم پیسے تو ملے ہیں اس منحوس کے بدلے۔آگے ہماری طرف سے جائے جہنم میں۔"تائی نے جلے دل سے کہا۔

"پر اماں۔"

"چپ کر جا۔بک بک نہ کر۔"تائی نے گھورا تو وہ خاموش ہو گئی۔

تھوڑی دیر میں لڑکی کی طرف سے بھی ایجاب و قبول کا مرحلہ طے ہوا۔

آئمہ اس سے جا کر ملی۔وہ بھی خوش دلی سے اس سے اٹھ کر ملی۔اسے عام سے سرخ جوڑے میں بغیر میک اپ کے سرخ گھونگھٹ اوڑھایا گیا تھا۔

آئمہ نے تھوڑی دیر میں رخصتی کا کہا۔

سویرا اور ابراہیم اس سے مل کر رو رہے تھے۔روئی تو صاحبہ بھی تھی۔سب کے گلے لگ لگ کر وہ خوب آنسو بہا رہی تھی جبکہ اس کی رخصتی پہ کسی کی آنکھ نم نہیں

تھی۔تایا نے سر پہ ہاتھ رکھ کر رخصت کیا۔فارد اس میلو ڈرامہ سے تنگ آ کر پہلے ہی جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔آئمہ اسے مشکل سے چپ کراتی گاڑی کے قریب لے آئی۔اسے اندر بٹھا کر خود بیٹھی اور ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہا۔صاحبہ کھڑکی سے ہاتھ ہلا کر سب کو بائے بول رہی تھی۔فارد منہ موڑے بیٹھا تھا۔۔

پندرہ منٹ کے سفر کے بعد گاڑی گھر کے سامنے رکی۔فارد تو جلدی سے گاڑی سے نکلتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔آئمہ اس کی پشت گھور کر رہ گئی۔

اس نے صاحبہ کو باہر نکلنے میں مدد دی۔اور گھر کے اندر لے آئی۔صاحبہ نے گھونگھٹ اٹھا کر جب گھر دیکھا تو اس کا حیرت سے منہ کھل گیا۔

"یہ کس کا گھر ہے۔"اس نے معصومیت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گول گول گھوم کر کہا۔

"یہ تمہارا گھر ہے صاحبہ "آئمہ نے پیار سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میرا۔کیا یہ سچی میرا گھر ہے۔یہ تو بالکل ڈراموں والے گھروں کی طرح ہے اتنا بڑا۔آپ کو پتہ ہے میرا بچپن سے شوق تھا اتنا بڑا گھر دیکھنے کا۔"اس نے جوش و خروش سے آئمہ کا ہاتھ تھام کر کہا تو آئمہ کو اس پر بے حد پیار آیا۔

"کیوں نہیں میری جان۔آج سے یہ گھر۔۔تمہارا ہے۔آؤ تمہیں تمہارا کمرہ دکھاتی ہوں۔"

آئمہ اس کو لے کر اس کے کمرے کی طرف چل دی۔اندر داخل ہو کر صاحبہ کی آنکھیں پھر سے کھل گئیں۔

کیونکہ پورے کمرے کو سرخ گلاب کے پھولوں اور غباروں سے سجایا گیا تھا۔بیڈ کے اوپر بھی پھولوں سے ہارٹ بنایا گیا تھا۔۔اطراف میں ریڈ گلاب کے پھولوں کی لڑیاں لگائی گئی تھیں۔دہلیز سے لے کر بیڈ تک بھی پھولوں سے رستہ بنایا گیا تھا ۔پورے کمرے میں ہلکی ہلکی موم بتیوں کی روشنی تھی۔

"آپی یہ کیا ہے اتنا بڑا کمرہ۔اتنا خوبصورت کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہی۔یہ بھی میرا ہے کیا۔"اس نے خوشی سے سرخ چہرہ سے آگے بڑھ کر کہا تو آئمہ ہنس دی۔

"ہاں۔یہ کمرہ بھی تمہارا ہے۔اور اس کی چیزیں بھی۔۔ٹھیک ہے۔۔"اس نے اس کی تھوڑی چھو کر کہا تو صاحبہ مسکرا دی۔

آپ بہت اچھی ہیں آپی۔"اس نے خوشی سے آئمہ کے گلے لگ کر کہا۔

"تم بھی بہت اچھی ہو میری جان۔اور آئندہ سے تم بھی مجھے آپو کہ سکتی ہو کیونکہ فارد بھی مجھے آپو کہتا ہے۔"آئمہ نے بھی اسے خود میں بھینچا۔

"اچھا چلو آؤ اب بیٹھو یہاں۔فارد آتا ہی ہو گا۔"اس نے اسے بیڈ پہ بٹھایا۔

"فارد کون ہے؟"اس نے پوچھا۔

"تمہارا شوہر۔ جس سے تھوڑی دیر پہلے تمہارا نکاح ہوا ہے۔۔ جو تمہارے ساتھ گاڑی میں بیٹھا تھا۔" آئمہ نے اسے بتایا۔

"اچھا میں نے تو دیکھا ہی نہیں انہیں۔" اس نے معصومیت سے کہا۔

"تو کوئی بات نہیں اب دیکھ لینا۔ میں بھیجتی ہوں اسے۔" اس نے کہا تو صاحبہ نے مسکرا کر سر ہلایا۔ آئمہ نے اس کی پیشانی چومی اور کچھ اور ہدایات دیتی کمرے سے نکل گئی۔۔

★★★★

وہ اسے ڈھونڈتے ہوئے ٹیرس پہ آئی تھی جہاں وہ سیگریٹ پھونکتا کسی گہری سوچ میں گم تھا۔

"فارد یہاں کیا کر رہے ہو۔ دلہن کب سے انتظار کر رہی ہے کمرے میں چلو۔۔" آئمہ نے اس کے پاس آ کر ڈانٹا اسے۔

"میں کیوں جاؤں کمرے میں۔" اس نے چونک کر انہیں دیکھا اور سنجیدگی سے کہا

"شوہر اپنی بیوی کے پاس ہی جاتا ہے۔۔اور اس سیگریٹ کی جان چھوڑو اور جاؤ اسکے پاس" آئمہ نے اس کے ہاتھ سے سیگریٹ لے لی۔

"آپی پلیز میں نے شادی کر لی وہی بہت ہے، اور مجھ سے چونچلے نہیں اٹھائے جاتے، اگر اسے آپ بچوں کے لیے لے کر آئی ہیں تو ان کے پاس بھیجیں میرے کمرے میں نہیں" اس نے ناگواری سے ان کو دیکھ کر کہا تو آئمہ نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"وہ تمہاری بیوی ہے اور تمہارے کمرے میں ہی رہے گی، اور مجھے غصہ مت دلاؤ۔ جاؤ کمرے میں۔" آئمہ نے اسے غصے سے ٹوکا۔

"آپ غصہ تو نہیں کریں۔ جاتا ہوں۔" اس نے نرمی سے کہا۔

"ابھی جاؤ۔" وہ ابھی بھی غصہ تھی۔

"یار جا رہا ہوں۔ آپ جائیں سونے کے لیے۔ میں چلا جاؤں گا۔" اس نے سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

"پرامس جاؤ گے۔"اس نے مشکوک انداز میں پوچھا۔

"پرامس۔"اس نے انہیں کندھوں سے پکڑ کر اندر بھیجا۔

تو وہ ایک نظر اسے دیکھتی چلی گئیں۔

★★★

بیٹھے بیٹھے اس کی کمر اکڑ گئی تھی لیکن وہ تھا کی آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔اوپر سے اتنے بڑے گھونگھٹ کی وجہ سے گردن بھی اکڑ گئی تھی۔ کبھی وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ جاتی تو کبھی سیدھی ہو جاتی۔گھڑی کی سوئیاں رات کے 2 بجا رہی تھیں۔اوپر سے نیند سے اس کا برا حال تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ فارد جی آ کیوں نہیں رہے۔"اسنے منہ بسور کر سوچا۔

اتنے میں دروازہ کھلنے کی آواز پہ وہ چوکنا ہو کر بیٹھی۔

گھونگھٹ صحیح سے اوڑھا۔

فارد کو کمرے میں آکر حیرت کا جھٹکا لگا۔

ایک تو کمرے کا ماحول اور اوپر سے اپنے بیڈ پر ابھی تک اس لڑکی کو بیٹھے دیکھ کر۔ وہ چلتا ہوا اندر آیا اور دروازہ زور سے بند کیا کہ صاحبہ اپنی جگہ سے اچھل پڑی۔ اس نے آکر اپنا کوٹ اور ٹائی اتار کر صوفے پر پھینکی اور وہیں بیٹھ کر شوز اتارنے لگا۔ صاحبہ کو بالکل اگنور کیے وہ اٹھا اور الماری سے آرام دہ سوٹ لے کر واش روم گھس گیا۔ ایک بار پھر دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ اچھل پڑی۔ اپنے دل کو سنبھالتے اس نے گھونگھٹ میں سے ہی اسے گھورا۔ پندرہ منٹ بعد دروازہ کھلا اور سادہ سے شلوار قمیض میں باہر نکلا۔ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس جا کر بال سیٹ کیے۔ اور قدم بیڈ کی جانب بڑھائے۔

www.novelsclubb.com

"اٹھو۔" بھاری گھمبیر آواز میں اس نے بیڈ کے قریب آکر کہا۔۔

(لو بھلا انہوں نے تو گھونگھٹ اٹھانا تھا یہ اٹھنے کا کہہ رہے ہیں۔"

وہ سوچ کہ رہ گئی۔

"میں نے کہا اٹھو۔"ایک بار پھر غصیلی آواز سن کر وہ اچھل پڑی اور جلدی سے بستر سے اتری۔اور سر جھکا کر کھڑی ہو گئی۔

"تم جانتی ہو تمہیں یہاں کس لیے لایا گیا ہے۔"۔

اس نے زور زور سے سر اثبات میں ہلایا۔

"میں آپ کی دلہن ہوں۔"اس نے دھیمی سے آواز میں کہا۔

"شٹ اپ۔کوئی تعلق نہیں ہے میرا تم سے۔کل سے مجھے اس کمرے میں نظر نہیں آؤ تم۔اس گھر میں بچوں کے لیے لائی گئی ہو تم۔انہیں ہی سنبھالو گی سمجھی۔" اس نے سخت لہجے میں اس کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"اماں کہتی تھیں کہ بیوی شوہر کا ہر کام کرتی ہے۔جو بیوی شوہر کا کام نہیں کرتی اسے گناہ ملتا ہے۔میں اچھی بیوی بنوں گی۔۔"اس نے فخر سے اس کی بات کا جواب دیا۔اس کی بات سن کو اسے غصہ چڑھا۔

"فضول بولنے والے لوگ مجھے پسند نہیں ہے۔آئی سمجھ۔۔آپو آئمہ کے جانے کے بعد تم مجھے اس کمرے میں نظر نا آؤ۔اب دفعہ ہو یہاں سے۔"اس نے اسے صوفے پر دھکا دیا تو اوندھے منہ گری۔گھونگھٹ سرکا تو اس نے پھر سے نیچے کر لیا۔

اور پھر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"وہ میری منہ دکھائی دیں ناں۔پھر میں گھونگھٹ اٹھاؤں گی۔"اس نے پھر سے اس کے سامنے جا کر ہتھیلی آگے کر کر معصومیت سے کہا۔

جبکہ فارد کا منہ صدمے سے کھل گیا۔جسے اتنی بے عزتی کروانے کے بعد بھی منہ دکھائی کی پڑی ہے۔

"مجھے نہیں دیکھنی تمہاری شکل۔"اس نے بیڈ سے ٹیک لگاتے ہوئے لاپرواہی سے کہا۔

"لیکن آپی نے تو کہا تھا کہ گھونگھٹ اٹھانے پر منہ دکھائی ملے گی۔" وہ اداسی سے منہ ہی منہ میں بڑبڑائی لیکن اس کی آواز فارد تک پہنچ گئی۔

"کہاناں نہیں دیکھنا مجھے تمہیں۔پتا نہیں کہاں سے اٹھا کر لے آئی ہیں آپو یہ نمونہ" اس نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا لیکن وہ صاحبہ ہی کیا جسے اثر ہو جائے۔

"مجھے نہیں پتہ مجھے منہ دکھائی دیں۔" اس کی بات سن کر فارد بیڈ سے اٹھا۔

"تو تم چاہتی ہو کہ میں تمہارا گھونگھٹ اٹھاؤں؟" اس نے اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جی۔" اس نے خوش ہوتے سر ہلایا۔

"تم چاہتی ہو کہ تمہیں منہ دکھائی دوں۔" اس نے مزید اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہا تو وہ قدم پیچھے لینے لگی۔

"جی" لیکن سر پھر بھی جوش سے ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"اس سے کیا ہو گا" اس نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"آپو نے کہا تھا کہ شوہر منہ دکھائی دیتا ہے۔" اس نے رٹی رٹائی بات دہرائی۔

وہ مزید آگے بڑھا کہ وہ پیچھے ڈریسنگ ٹیبل سے لگ گئی۔ فارد اس کے قریب آکر رک گیا اور اطراف میں ہاتھ جما کر اسے گھیرے میں لیا۔ وہ جو صرف اسے خوامخواہ تنگ کر رہی تھی۔ اب پھنس گئی۔

"ٹھیک ہے پھر پہلے میں منہ دیکھوں گا اگر شکل اچھی ہوئی تو منہ دکھائی بھی ملے گی۔۔" اس نے پھر سے کہا تو صاحبہ نے سر ہلایا۔

فارد نے دونوں ہاتھوں سے دوپٹے کا کونا پکڑ کر اوپر اٹھایا تو نظر پلٹنا بھول گئی۔ وہ اپنی بڑی بڑی کال آنکھیں کھولے اوپر اس کی جانب ہی معصومیت سے دیکھ رہی تھی۔

بغیر میک اپ کے صاف شفاف سرخ و سفید چہرہ، اٹھی ہوئی لمبی پلکیں، کاجل سے لبریز کال آنکھیں، باریک چھوٹے سے ہونٹ، پتلی سی ناک وہ مبہوت سا اسے دیکھے گیا۔

اور مبہوت سی تو صاحبہ بھی اسے دیکھ رہی تھی بنا پلکیں جھپکائے۔اپنی زندگی میں اس نے اتنا خوبصورت مرد نہیں دیکھا تھا۔دونوں ارد گرد سے بے گانہ ایک دوسرے کی آنکھوں سے ایک دوسرے کے نقوش حفظ کر رہے تھے۔صاحبہ نے اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر اسکے گال پر رکھا۔

"ہائے آپ کتنے پیارے ہیں۔بالکل ٹی وی والے ہیرو کی طرح"اس نے اس کی بیئرڈ والی گال پہ ہاتھ پھیر کر مسکرا کر کہا تو وہ ہوش میں آیا۔

اور اس کا ہاتھ اپنی گال سے جھٹکا۔اور پیچھے ہٹا۔

مڑ کر اس نے داڑھی کھجائی۔

(یہ تو بچی ہے فارد۔آپا نے یہ بچی پسند کی ہے میرے لیے۔یہ بچے سنبھالے گی یا خود کو۔)اس نے خود کلامی کی۔پھر خود ہی ہنسی آئی۔

"میری منہ دکھائی دے دیں۔"اس نے پھر پیچھے سے پکارا۔

"نہیں ہے میرے پاس۔"وہ مڑ کر جا کر بیڈ پہ لیٹ گیا۔

"میری شکل اچھی نہیں ہے کیا۔"اس نے بیڈ کے قریب آکر پوچھا۔

"نہیں مجھے پسند نہیں آئی۔جاؤ اب ڈسٹرب نہیں کرو مجھے"اس نے کمبل سر پہ تانتے غصے سے جواب دیا۔وہ منہ بناتی واشروم میں گھس گئی پھر واپس آکر دوسری طرف آکر بیڈ پہ لیٹ گئی اور کمبل میں گھس گئی۔

اپنے ساتھ اس کو محسوس کرتے اس نے کمبل سر سے اتارا۔

"یہاں کیا کر رہی ہو تم۔"اس نے غصے سے پوچھا

"سو رہی ہوں۔"وہ معصومیت سے جواب دے کر رخ اس کی طرف کر گئی۔

"یہاں نہیں سوؤ گی تم۔وہاں صوفے پہ جاؤ۔"اس نے اٹھ کر کھینچ کر اسے بھی اٹھایا۔

"لیکن کیوں"وہ پوچھنے لگی۔

"میں نے کہا نا جاؤ"

"جی اچھا۔۔۔"وہ پھر سے منہ بناتی بیڈ سے اترتی ہوئی صوفے کی جانب بڑھ گئی اور اپنا اپنا دوپٹہ اپنے اوپر پھیلا کر سونے لگی۔

فارد نے ایک نظر اسے دیکھا۔

"ڈرامہ"اور پھر سر جھٹک کر سو گیا۔

★★★

فارد کی صبح کسی غیر معمولی احساس کے تحت آنکھ کھلی۔اس نے آنکھیں کھولیں تو کھلی رہ گئیں۔صاحبہ میڈم مزے سے اس کے کمبل میں گھسے اس کے کندھے سے

www.novelsclubb.com

لگے اور اور اس کے گرد بازو باندھے سکون سے سمٹی سو رہی تھی۔اس نے ایک نظر اسے دیکھا جو سوتے ہوئے چھوٹی سے بچی لگ رہی تھی۔

"ہیے۔اٹھو۔یہاں سے یہاں کیا کر رہی ہو تم۔"اس نے ہوش میں آتے اسے بازو سے اٹھا کر اٹھایا جو اپنی بند آنکھیں کھولتے صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کیا ہوا۔میں کہاں ہوں"اس نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔

"یہ تو میں پوچھتا ہوں، کیا کر رہی تم یہاں، بیڈ پر کیسے آئی۔"اس نے اس کا بازو موڑتے ہوئے سخت تیش میں پوچھا۔

"وہ رات کو ٹھنڈ لگ رہی تھی تو میں یہاں آ گئی۔"اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر جواب دیا تو اس نے جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا۔اور خود اٹھ کر واش روم میں گم ہو گیا۔

"ایک تو میرے شوہر غصہ بہت کرتے ہیں۔"اس نے خود سے سوچا۔

کچھ سوچ کر وہ بھی بیڈ سے اتری اور اپنے پہننے کے لیے الماری میں کپڑے ڈھونڈنے لگی۔

الماری میں ایک سائیڈ پہ اس کی استعمال کی تمام اشیا موجود تھی۔

اس نے ایک سادہ سوٹ نکالا۔اور ڈریسنگ روم میں گم ہو گئی۔وہ واشروم سے وضو کر کے نکلا اور جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنے لگا۔

تھوڑی دیر میں صاحبہ بھی ڈریسنگ روم سے نکلی اور واش روم جا کر وضو کر کے آئی۔اور بیڈ پر بیٹھ کر اسے نماز پڑھتا دیکھنے لگی۔

(ہائے صاحبہ یہ نماز پڑھتے ہوئے کتنے اچھے لگ رہے ہیں۔۔)اس نے سوچا اور ٹکٹکی باندھ کر اسے دیکھنے لگی۔

وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو جائے نماز وہیں چھوڑ کر بالکونی میں چلا گیا۔

صاحبہ نے اس کی چھوڑی ہوئی جگہ پر نماز پڑھی۔اتنے میں وہ بھی اندر آ گیا۔صاحبہ دعا مانگ کر اٹھی۔

"سنو ادھر آؤ۔"فارد نے اسے بلایا۔

"جی اچھا۔"وہ جائے نماز اپنی جگہ پر رکھتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پاس آ گئی۔

"آج کے بعد تم اس روم میں نہیں رہو گی اور خبردار جو یہ بات آپو کو بتائی۔آج وہ گھر چلی جائینگی اپنے۔ان کے جانے کے بعد سے تم صرف بچوں کے کمرے میں رہو گی۔اور مجھے کسی چیز میں نہ سننے کی عادت نہیں ہے انڈرسٹینڈ"اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر سخت لہجے میں کہا۔

"جی اچھا۔"اس نے یک لفظی جواب دیا۔

"جاؤ اب۔"اس نے کہتے ہوئے رخ موڑ لیا۔وہ کھڑی رہی۔

"کیا ہے اب جا کیوں نہیں رہی۔"اس نے غصے سے جھنجھلا کر پوچھا۔

"وہ کہاں جاؤں۔آپ نے بتایا ہی نہیں"۔

"یہ دروازہ دیکھ رہی ہو ناں۔یہاں سے باہر جاؤ۔ایڈیٹ۔"وہ غصے سے چلایا تو وہ جلدی جلدی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

★★★

وہ باہر آئی تو اسے کوئی نظر نہیں آیا۔کمرے سے نکل کر وہ لاؤنج میں آگئی۔ساری چیزوں کو غور سے دیکھتی وہ چلتی چلتی کچن کی جانب آئی۔اندر جھانک کر دیکھا تو اسے آپو نظر آئیں اور ساتھ میں ایک ملازمہ بھی تھی۔وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اندر آئی۔

"السلام علیکم۔!اس نے سلام کیا تو آئمہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"وعلیکم السلام چندہ۔اتنی جلدی اٹھ گئی۔۔؟"آئمہ نے اس کی پیشانی چوم کر پیار سے گلے لگایا۔

"جی آپو۔میں جلدی اٹھ جاتی ہوں صبح۔"اس نے کہاتو آپا مسکرادی۔

"اور بتاؤ نیند کیسی آئی۔"انہوں نے مسکرا کر پوچھا۔

"جی اچھی آئی۔"اس نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔

"فار دا ٹھ گیا" وہ دونوں چلتے ہوئے باہر ڈائینگ ٹیبل پر آ گئیں۔

"جی وہ اٹھ گئے ہیں"اس نے خوشدلی سے جواب دیا۔

"اچھا اس نے کچھ کہاتو نہیں ناں تمہیں۔"اس نے کھوجتی نظروں سے اس سے پوچھا۔

"نہیں آپو کہاتو کچھ نہیں۔لیکن وہ غصہ بہت کرتے ہیں۔اور میری منہ دکھائی بھی نہیں دی۔"اس نے منہ بسور کر شکایت لگائی۔تو آئمہ ہنس دی۔

"کیوں نہیں دی بھئی منہ دکھائی۔"اس نے مصنوعی حیرانی سے پوچھا۔

"انہوں نے ناں میرا گھونگھٹ اٹھایا پھر کہتے مجھے تمہاری شکل اچھی نہیں لگی۔

آپو کیا میری شکل بری ہے۔میں پیاری نہیں ہوں کیا۔۔میری اماں تو مجھے کہتی تھیں کہ میں بہت پیاری ہوں۔"اس نے اداسی سے اپنی شکل چھو کر دیکھا تو آئمہ کو اپنے بھائی کی حرکت پہ غصہ آیا۔

"نہیں میری جن۔۔تم تو بہت پیاری ہو۔گڑیا جیسی۔تم اسے چھوڑو میں اس کی کلاس لوں گی۔تم بتاؤ ناشتے میں کیا کھاتی ہو۔"

اس نے پیار سے پوچھا۔

"میں تو پراٹھا کھاتی ہوں آپو۔"اس نے مزے سے جواب دیا۔

"ارے واہ۔ابھی بنواتی ہوں۔۔لیکن تمہاری صحت دیکھ کر لگتا تو نہیں کہ تم پراٹھے کھاتی ہو۔۔"اس نے ہنستے ہوئے اس کے گال کھینچ کر کہا تو وہ جھینپ گئی۔

"آپو میں بناؤں ناشتہ۔"

"نہیں چندہ۔۔ملازمہ ہے ناں وہ بنادے گی۔تم بیٹھو۔"اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپا میں بنا لیتی ہوں۔گھر میں بھی سب کا ناشتہ میں بناتی تھی مزے مزے کا۔۔"اس نے جوش ست فخریہ کہا تو آئمہ کی مسکراہٹ سمٹی۔

"وہاں بناتی تھی ناں۔یہاں نہیں بناؤ گی۔ٹھیک ہے میری جان۔تم صرف آرام کرو۔"آئمہ نے کہا تو وہ مسکرا کر سر اثبات میں ہلا گئی۔

"آپو۔"کچھ یاد آنے پر پوچھا

"ہمم"

"آپو وہ بچے کہاں ہیں۔فارد جی نے کہا تھا کہ میں بچوں کی دیکھ بھال کروں گی۔"اس نے پوچھا تو آئمہ نے ایک بار پھر افسوس سے سر ہلایا۔

"ہاں آؤ ناں میں لے چلتی ہوں وہاں۔"وہ اسے لے کر بچوں کے کمرے کی جانب چل دی۔

اندر داخل ہوئی تو سامنے ہی چھوٹے سے بیڈ پہ دو سالہ عیشہ سکون سے سو رہی تھی۔

جبکہ ساتھ ہی دوسرے بیڈ پہ رابی اور سونی سو رہی تھیں۔

"یہ ہے سب سے چھوٹی عیشہ اور وہ دونوں سونی اور رابی ہیں دونوں جڑواں ہیں۔" آئمہ نے کہا تو اس نے آگے بڑھ کر عیشہ کا گل چوما اور پھر سونی اور رابی کو پیار کیا۔

"صاحبہ بچے آج سے تم ان کی ماں ہو۔ان کو سنبھالنا، پالنا, تربیت کرنا آج سے تمہارے زمے ہے۔۔میں چاہتی ہوں تم سگی ماں سے بڑھ کر ان کو پیار دو۔بنو گی ناں ان کی ماں۔۔"آئمہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پیار اور آس سے پوچھا تو صاحبہ مسکرا دی۔

"آپ فکر نہیں کریں آپی۔مجھے تو ویسے بھی بچے اتنے اچھے لگتے۔میں ان کے ساتھ بہت سارا کھیلا کروں گی۔"اس نے جوش سے بچوں کی جانب دیکھ کر کہا۔

"بہت شکریہ میری جاں۔"آئمہ نے کہا

"آپی یہ بچے ہیں کس کے۔۔۔"اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"یہ فارد کے بچے ہیں۔اس کی پہلی بیوی میں سے۔"آئمہ نے نظریں ملائے بغیر کہا۔

"ہیں۔ارد جی کے اتنے بچے۔لگتے تو نہیں ہیں۔۔اور وہ شادی شدہ ہیں۔اللہ اللہا سی لیے وہ غصہ کر رہے تھے۔ان کی بیوی کدھر ہے۔نظر نہیں آ رہی۔"

اس نے ادھر ادھر دیکھ کر شوک اور بے یقینی سے پوچھا تو آئمہ نے اپنی ہنسی دبائی۔

"جانی یہیں سامنے تو کھڑی ہے اس کی بیوی۔۔"

"لیکن کہاں۔"اس نے نظریں گھماتے ہوئے معصومیت سے پوچھا۔

"چندہ تم ہی تو ہو اس کی بیوی۔اور اس کی پہلی بیوی سے اس کی طلاق ہو چکی ہے وہ یہاں نہیں ہے۔وہ چلی گئی۔"اس نے کہا تو صاحبہ کو دکھ ہوا۔

"ہائے بے چارے فارد جی۔اور یہ اتنے چھوٹے چھوٹے بچے کیا ان کے بغیر اکیلے رہتے ہیں۔؟؟؟میں تو اپنی اماں کے بغیر نہیں رہتی تھی۔۔لیکن جب وہ اللہ جی کے

پاس چلی گئیں پھر عادت ہو گئی۔ان کو بھی عادت ہو گئی ہو گی۔"اس نے افسوس سے اپنی گول مٹول کالی آنکھیں جھکا کر کہا تو آئمہ پھر سے اس کی معصومیت اور فکر پر مسکرا دی۔

"اچھا تم رکو ان کے پاس۔میں آتی ہوں۔"وہ اس کا گال چھو کر باہر چلی گئیں کیونکہ وہ فارد کو دروازے پر کھڑا دیکھ چکی تھیں۔

★★★★

وہ باہر آئی تو فارد ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا تھا بیٹھا تھا۔۔آئمہ کو دیکھ کر اس نے خفگی سے نظریں پھیر لیں۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا میرے شہزادے کو"اس نے اس کے بکھرے بال مزید بکھیر کر کہا۔

"ہاں جیسے آپ کو تو پتہ ہی نہیں"

اس نے خفگی سے کہا۔

"کیا ہوا ہے بتاؤ تو سہی۔۔"

آپو کیا آپ کو یہی بچی ملی تھی میرے لیے۔جانتی ہیں وہ مجھ سے دوگنی عمر چھوٹی ہے۔۔میری تو خیر تھی آپ نے اس کی لائف بھی سپائل کر دی۔"اس نے کہا تو آئمہ کے گہرا سانس بھرا اور اس کے پاس بیٹھی۔

"میں جانتی ہوں۔لیکن مجھے صاحبہ سے بہتر لڑکی کوئی لگی ہی نہیں تمہارے لیے۔میرے دل کو بھا گئی تھی وہ۔اور بہت سمجھ دار ہے وہ بچی نہیں ہے وہ۔بس تھوڑی سی معصوم ہے، جس ماحول میں وہ رہی وہاں ان لوگوں نے اس کی شخصیت بننے ہی نہیں دی۔"

www.novelsclubb.com

"کیا خاک معصوم ہے_ڈرامے ہیں معصومیت کے۔اس کو دیکھ کر ابھی اس کی خود کی گڑیوں سے کھیلنے کی عمر لگ رہی وہ بچوں کو اور گھر کو کیسے سنبھالے گی۔"

اس نے جل کر کہا۔

"اچھا ویسے بڑے غور سے دیکھا ہے تم نے۔اہمم اہمم۔"آئمہ نے شرارتا کہا۔

"میں کیوں دیکھوں گا اسے۔"وہ صاف مکر گیا حالانکہ نظروں کے سامنے رات کو اپنا مبہوت ہونا دکھا تھا۔

"ویسے خوبصورت تو بہت ہے ناں۔"انہوں نے پھر سے اس کو کھوجتی نظروں سے دیکھ کر کہا تھا۔

"تو میں کیا کروں اس کی خوبصورتی کا"پھر سے جلا ہوا جواب۔

"اور تم نے رات کو اسے کہا کہ وہ پیاری نہیں ہے اور اسے منہ دکھائی بھی نہیں دی۔"اس نے پھر سے گھورا تو اسے کھانسی کا پھندہ لگا۔

"اس نے بتا دیا آپکو۔"اس نے حیرت سے پوچھا۔

"جی بتا دیا جناب بہت افسوس ہوا مجھے تمہارے رویے۔کم از کم اس کا دل ہی رکھ لیتے۔"

"اوکم آن آپو۔میرا اس کا دل رکھنے سے کیا کام۔اتنا فری نہیں ہوں میں۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اس کا دل ٹوٹے یا جڑے۔"اس نے گویا ناک پر سے مکھی اڑائی۔

"کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا فارد۔خبر دار میرے جانے کے بعد تم نے اس معصوم کو تنگ کیا یا برا بھلا کہا۔"اس نے تنبیہ کی۔

"میں کیوں تنگ کروں گا اسے۔بلکہ اسے کہہ دیجئے گا کہ میرے معاملات میں ٹانگ نا اڑائے۔"اس نے کوفت سے کہا۔آئمہ نے افسوس سے سر ہلایا۔

"ہیلو گائز۔"کسی کی شوخ آواز سن کو دونوں نے چونک کر دیکھا جہاں حماد اپنی تمام تر شوخی سمیت موجود تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیسے ہو میری دوست۔"فارد خوش اخلاقی سے اس سے ملا۔

"ٹھیک ہوں یار تم سناؤ۔"اس نے بھی محبت سے جواب دیا اور پھر آئمہ کی جانب مڑا جہاں وہ مسکرا کر دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

"کیسی ہو۔"آگے بڑھ کر اسے ساتھ لگایا اور پیشانی پر بوسہ دے کر کہا تو آئمہ بھائی کے سامنے اس کی حرکت پر بلش کر گئی۔

"اہمم۔اہمم۔۔ایکسیوز می آپ لوگ یہ اپنا رومینس بعد میں بھی کر سکتے ہیں۔پہلے بیٹھیں ناشتہ کریں۔آؤ حماد۔"فارد کی شوخ آواز پہ دونوں مسکرا دیئے۔

"آپ دونوں بیٹھیں میں صاحبہ کو لے کر آتی ہوں۔۔لو آگئی۔"اس نے کہتے ہوئے اشارہ کیا تو فارد اور حماد دونوں نے اس جانب دیکھا جہاں وہ عیشہ کو کندھے سے لگائے سونی اور رابی کو ساتھ لیے آرہی تھی۔عیشہ اس کے کندھے سے لگی کھلکھلا رہی تھی۔سونی اور رابی حماد انکل کو دیکھتے اس کی طرف بھاگ آئیں۔حماد نے ان دونوں کو اٹھا کر گود میں بٹھالیا۔اور دونوں کا گال زور سے چوما۔

"کیسی ہیں میری باربیز۔"حماد نے دونوں کے گال کھینچ کر پوچھا۔تو وہ دونوں ہنس دیں۔

"چاچو وہ دیکھیں مما، ہماری مما۔" دونوں نے بیک وقت سامنے اشارہ کیا تھا جہاں اب صاحبہ عیشہ کو لے کو کھڑی تھی اور سوالیہ نظروں سے حماد کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"حماد نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر آئمہ اور فارد کو۔

"اسلام علیکم بھابھی۔" اس نے ادب سے اٹھ کر سلام کیا تھا اسے۔

"وعلیکم السلام۔" اس نے شائستگی سے جواب دیا۔

"بھابھی آپ یقینا ہمیں دیکھ کر کنفیوز ہو گئیں تو اپنا تعارف ہم خود کرا دیتے ہیں۔۔ میرا نام ہے حماد اور میں آپ کی آپو کا سو ویٹ سا پیارا سا شوہر ہوں۔"

اس نے جھک کر تعارف کرایا تو سب مسکرا دئے۔

"اچھا لگا آپ سے مل کر۔" اس نے پیار سے کہا تو حماد بھی مسکرا دیا۔

"ویسے بھابھی کونسی کلاس میں پڑھتی ہیں آپ۔۔میرا مطلب ہے کافی چھوٹی نہیں آپ۔ابھی تک سکول میں ہوں گی جہاں تک میرا اندازہ ہے ہیں نا۔۔۔"اس نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھا اور پھر فارد کو جو بچیوں کے ساتھ لاڈ کرتا انہیں سرے سے اگنور کر رہا تھا لیکن اس کی بات پہ گھور کر اسے دیکھا۔حماد کی بات پہ وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"حماد بھائی میں سکول نہیں جاتی۔مجھے سکول اچھا نہیں لگتا۔"اس نے ناک چڑھا کر کہا تو حماد کا قہقہہ بے ساختہ۔

"پھر تو بالکل میری طرح ہیں آپ۔۔مجھے بھی سکول جانا اچھا نہیں لگتا تھا۔"حماد کی بات پر وہ ہنس دی۔فارد نے چونک کر اس کو دیکھا جس کے ہنستے ہوئے سفید دانت موتیوں کی طرح چمکتے تھے۔وہ مسمرائز ہوا۔۔

"اچھا اب بیٹھو تم لوگ سب۔ناشتہ کرو۔صاحبہ عیشہ کو مجھے دے دو میں اس کا فیڈر تیار کر دیتی ہوں۔آئمہ نے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"آپو آپ بیٹھیں۔میں فیڈر تیار کر دیتی ہوں۔"اس نے معصومیت سے عیشہ کو تھپکتے ہوئے کہا۔

"نہیں بالکل نہیں۔آج تمہارا پہلا دن ہے۔بیٹھو یہاں اور ناشتہ کرو۔میں دیکھتی ہوں اسے۔"آئمہ نے اس سے عیشہ کو لیا اور فارد کی ساتھ والی کرسی پہ زبردستی بٹھا دیا۔۔

"آپو اسے مجھے دے دیں۔آپ تب تک فیڈر تیار کر لیں۔"فارد نے اس سے عیشہ کو لے لیا تو وہ کچن کی جانب چل دی۔

سونی اور رابی تو ویسے بھی چوکلیٹ فلیکس ملک پیتی تھیں جو کہ پہلے سے تیار تھا اسے نوش فرما رہی تھی۔

صاحبہ نے بھی دل بھر کے ناشتہ کیا_۔

★★★

شام کے وقت آئمہ گھر جا رہی تھی جب اس نے صاحبہ کو اپنے پاس بٹھایا۔فارس اور حماد باہر پورچ میں کھڑے تھے اور بچیاں بھی لاؤنج میں ان کے پاس بیٹھی کھیل رہی تھی۔

عیشہ کو صاحبہ نے پکڑ رکھا تھا جو گود سے اترنے اور بھاگنے کے لیے اتاولی ہوتی تھی۔

"صاحبہ چندہ مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔"

جی آپو کہیں۔"اس نے عیشہ سے کھیلتے ہوئے کہا جو اس کا دوپٹہ منہ میں ڈالے کھینچ رہی تھی۔

"بچے یہ اب سے تمہارا گھر ہے۔اسے تم نے اپنے ہاتھوں سے سنوارنا۔۔اپنے شوہر کو سنبھالنا ہے۔اپنے بچوں کو سنبھالنا ہے میں جانتی ہوں یہ تم پہ بہت بڑی زمہ داریاں ہیں لیکن میں جانتی ہوں تم اپنا فرض خوش اسلوبی سے نبھاؤ گی۔فارد دل کا برا نہیں ہے۔بس تھوڑا غصے والا ہے۔اگر پیار سے ہینڈل کرو گی تو وہ بھی سدھر جائے گا۔گھر میں ہمہ وقت نوکر اور ملازم موجود ہیں۔کسی بھی چیز کی ضرورت ہو

تو بلا جھجھک کہہ دیا کرو۔اور ڈرنا نہیں ہے،پریشان نہیں ہونا۔مجھے کسی بھی وقت کال کر سکتی ہو تم۔ٹھیک ہے ناں۔"آئمہ نے نرمی اور پیار سے اسے سارے تقاضے سمجھائے تو وہ بھی خوش دلی سے مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلا گئی۔

"شاباش چندہ۔ٹھیک ہے میں چلتی ہوں اپنا اور اپنے بچوں کا اور اپنے شوہر کا خیال رکھنا۔۔"اس نے شرارتی پن سے کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"جی اچھا"ہمیشہ کی طرح تابعداری سے سر ہلایا۔آئمہ بچوں سے مل کر باہر نکلی جہاں حماد اور فارد اس کا انتظار کر رہے تھے۔فارد نے اسے آگے بڑھ کر گلے سے لگایا۔اور سر پہ بوسہ دیا۔

"فارد صاحبہ کا خیال رکھنا۔"آئمہ نے امید سے کہا تو فارد نے بس سر ہلایا۔آئمہ اور حماد کا گھر اسلام آباد میں تھا اور انہوں نے گاڑی کا ہی سفر کرنا تھا اسی لیے رات ہونے سے پہلے ہی روانہ ہو گئے۔

★★★★

www.novelsclubb.com

فارد کچھ وقت باہر گزار کر اندر لاؤنج میں داخل ہوا تو لاؤنج میں اسے کوئی نہیں نظر آیا۔بچوں کو دیکھنے کے لیے وہ ان کے کمرے میں گیا جہاں کا نظارہ کافی خوبصورت تھا۔

سامنے دونوں بیڈ کو جوڑ کو ایک ہی بیڈ کی شکل دی گئی تھی اور بیڈ پہ وہ چاروں سکون سے نیند کے مزے لے رہی تھیں۔بیچ میں صاحبہ تھی اور ایک سائیڈ پہ سونی جبکہ اس کی دوسری سائیڈ پہ رابی تھی۔

عیشہ کو اس نے اپنے سینے سے لگا کر اپنے اوپر سلایا ہوا تھا۔صاحبہ آہستہ آہستہ اپنے ایک ہاتھ سے سونی کو تھپکی دے رہی تھی اور دوسرے سے رابی کو جبکہ عیشہ تو دونوں بازوں اس کی گردن میں ڈالے سکون سے سوئی تھی۔

ان تینوں میں وہ پھنسی کافی فنی لگ رہی تھی۔

فارد نے موبائل نکال کر ایک تصویر اپنے موبائل میں قید کر لی اور لائٹ آف کر کے اپنے کمرے میں آ گیا۔ سونے کی غرض سے بیڈ پہ آیا۔ نیند جلد اس پہ مہربان ہو گئی۔

★★★

صبح فارد اٹھ کر آفس کے لیے ریڈی ہو کر نیچے آیا تو لاونج میں عیشہ پرام میں لیٹی ہوئی تھی۔ اس کے پاس آ کر پیار سے اسے دیکھ کر اسے چوما اور پھر ڈائیننگ ٹیبل پر جہاں پر پہلے سے ہی ناشتہ لگ چکا تھا۔ اتنا سارا ناشتہ دیکھ کر اسے حیرت ہوئی اور وہ بھی پراٹھے۔ پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔ اور صاحبہ میڈم بھی موٹے سے سویٹر میں دبکی بیٹھی سونی اور رابی کو ناشتہ کروا رہی تھیں۔

چلتا ہوا وہ اس جانب آیا۔ صاحبہ نے چونک کر اسے دیکھا جو فل تیار کھڑا تھا۔

"السلام علیکم! آئیں ناشتہ کر لیں" صاحبہ نے سلام کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"نادیہ نادیہ۔" اس نے ملازمہ کو آواز دی تو وہ بھاگی ہوئی کچن سے آئی۔

www.novelsclubb.com

"جی صاحب"

"یہ پراٹھے کیوں بنائے ہیں۔ تمہیں پتہ ہے ناں میں پراٹھے نہیں لیتا ناشتے میں۔ پھر۔" وہ غصے سے دھاڑا۔

"صاحب وہ۔۔" اس نے لڑکھڑاتی زبان سے صاحبہ کو دیکھا جو اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"پراٹھے میں نے بنائے ہیں۔ انہیں مت ڈانٹیں آپ۔ میں نے سوچا آج پراٹھے بناتی ہو" اس نے آرام سے جواب دیا۔ جب وہ بیچ میں ہی بولا۔

"مائی فٹ۔ تمہیں جب میں نے کل کہا تھا کہ میرے معاملات میں دخل اندازی مت کرنا۔ تو تمہیں کوئی بات سمجھ نہیں آتی کیا۔" اس نے اس کا بازو جکڑ کر غصے سے کہا تو وہ سہم گئی۔

"سوری مجھے نہیں پتا تھا۔آپ بتادیں کیا کھائیں گے میں بنا دیتی ہوں۔"اس نے آواز رندھ گئی۔بچیاں بھی سہم کر بیٹھ گئیں۔ کبھی اپنے باپ کو اتنے غصے میں بھی تو نہیں دیکھا تھا۔

"۔نہیں کرنا مجھے ناشتہ۔اس نے اس کا بازو چھوڑ کر وہ غصے سے ہاتھ سے گلاس زمین بوس کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا گھر سے نکل گیا۔

پیچھے وہ ہکا بکا نم آنکھوں سے اس کا غصہ دیکھ رہی تھی۔

"ہائے یہ تو ناشتہ بھی نہیں کر کے گئے"

"اب کیا کروں۔اماں کہتی تھیں شوہر کو بھوکے پیٹ گھر سے نہیں بھیجنا چاہے"وہ وہیں پہ کھڑی بڑبڑائی جا رہی تھی۔ملازمہ واپس کچن میں چلی گئی۔جبکہ وہ بچوں کو لے کر واپس لاؤنج میں آگئی۔ان کو لاؤنج میں چھوڑ کر وہ اس کے روم میں گئی جہاں کی ہر چیز بکھری پڑی تھی۔

"ہائے اللہ کتنا سامان بکھیرا ہوا ہے انہوں نے۔ صاف کر دیتی ہوں۔" اس نے دوپٹہ کس کے کمر پہ باندھا اور صفائی میں لگ گئی۔ گندے کپڑے سارے باسکٹ میں ڈالے۔ سامان کو اپنی جگہ پہ سیٹ کیا۔ پھر اس کے دھونے والے والے کپڑے لا کر صرف میں ڈالے۔ الماری کھولی جہاں اس کے کپڑے پڑے تھے۔ ان میں سے جو استری کرنے والے تھے وہ نکال کر استری کرنے کھڑی ہو گئی۔ استری کر کے پھر واپس آ کر کپڑے دھوئے اور ان کو سوکھنے کے لیے چھت پہ ڈال آئی۔ سارا کام کرنے کے بعد اس نے کمرے کا جائزہ لیا جو چمک رہا تھا۔

"ارے واہ رے صاحبہ۔ شاباش۔" اس نے خود کے کندھے تھپک کر خود کو شاباشی دی۔

پھر الماری میں سے اپنا بھی ایک سوٹ نکال کر ڈریسنگ روم میں گھس گئی۔ گیلے کپڑے دھو کر انہیں بھی سوکھنے ڈالا اور الماری سے اپنے کچھ کپڑے لے کر بچوں

www.novelsclubb.com

کے روم میں رکھ آئی۔جب رہنا ہی بچوں کے پاس تھا تو کپڑے بھی ادھر ہی ہونے تھے۔

سارا کام نبٹا کر اس نے ٹائم دیکھا جہاں دوپہر کے 12 بج رہے تھے۔وہ نیچے آئی اور ملازمہ سے پوچھا۔

"سنو۔"

"وہ فارد جی کتنے بجے آتے ہیں آفس سے"

"میڈم وہ تو شام میں آتے ہیں۔"اس نے جواب دیا۔تو وہ سر ہلا گئی۔

(یہ تو صبح ناشتہ بھی نہیں کر کے گئے اور پتہ نہیں دوپہر میں کھانا کہاں سے کھائیں گے)اسے نئی فکر لگ گئی تھی۔واپس لاؤنج میں آئی جہاں سونی اور رابی عیشہ کے ساتھ کھیل رہی تھیں۔ان کو دیکھ کر مسکرا دی۔

"چلو بچو بتاؤ کیا کھاؤ گے آپ لوگ۔میں بناتی ہوں"اس نے ان کے پاس بیٹھ کر پیار سے کہا۔

"ممانوڈلز۔"دونوں نے بیک وقت کہا تھا تو وہ ہنس دی۔اسے نوڈلز بنانے آتے تھے کیونکہ سویرا اور ابراہیم کو وہ اکثر بنا کر دیتی تھی۔

"ابھی لاتی ہوں۔"

"اور میری عیشہ بیٹی کیا تھائے دی۔۔"اس نے صوفے پہ کھیلتی عیشہ کا گال چوم کر کہا جو اپنی بازو اور ٹانگیں ہلا کر اس کے پاس آنے کے لیے کھلکھلا رہی تھی۔

"ماما۔"ابھی وہ صرف ماما ہی بولتی تھی۔

اس نے ہنس کر عیشہ کو گود میں لے کر چٹاچٹ چوم ڈالا بدلے میں وہ بھی اس کے کندھے سے لگی اس کے گال پہ کاٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔وہ ان کو ملازمہ کی نگرانی میں چھوڑ کر آئی اور کچن میں ان کے لیے نوڈلز اور عیشہ کے لیے فیڈر تیار

کرنے لگی۔اس کے بعد گھر کے فون پر آئمہ کی کال آئی تو وہ دیر تک اس سے فون پہ لگی رہی۔

★★★★

"بیگم صاحبہ آپ سو جائیں۔وہ اکثر رات کو لیٹ گھر آتے ہیں۔شاید آج بھی دیر سے آئیں۔۔میں ہوں ادھر۔وہ آئیں گے تو میں دے دوں گی کھانا انہیں۔"نادیہ نے اس سے کہا جو ڈائینگ ٹیبل پہ کھانا رکھ کر اس کے انتظار میں بیٹھی تھی۔9 بج رہے تھے لیکن وہ ابھی نہیں آیا تھا۔بچوں کو وہ کمرے میں سلا آئی تھی۔

"میں بیوی ہوں ان کی تم نہیں ہو۔اماں کہتی تھیں کہ جب تک شوہر گھر نہ آئے عورت کو شوہر کا انتظار کرنا چاہئے۔تم جاؤ چلی جاؤ۔پہلے تیکھے نظروں سے گھورتی بعد میں معصومیت سے بولی.

"اچھا بیگم صاحبہ" وہ چلی گئی تو وہ ایک بار پھر انتظار کرنے لگی۔

★★★

آج آفس میں میٹنگ ہونے کی وجہ سے اسے گھر آنے میں دیر ہو گئی تھی۔ تقریبا 10 بجے وہ گھر میں داخل ہوا جہاں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ پانی پینے کی غرض سے وہ کچن کی طرف مڑا جہاں کچن کی لائٹ کی روشنی میں وہ اسے ٹیبل پر سر رکھے نظر آئی۔ شاید سو رہی تھی۔

"یہ یہاں کیا کر رہی ہے" وہ اس کے پاس آکر حیرت سے دیکھنے لگا جب کہ آہٹ کی آواز سن کر وہ جو نیند میں جانے لگی تھی ہڑبڑا کر اٹھی جہاں وہ کوٹ کندھے پر ڈالے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"آ گئے آپ۔ آجائیں کھانا کھا لیں۔" وہ اٹھ کر اس کے سامنے آ گئی۔

اس کی آنکھیں انجانی خوشی سے چمک اٹھی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں نے نہیں کھانا۔اور کیا تم میرے انتظار میں یہاں پر بیٹھی ہوئی تھی۔"اس نے سپاٹ لہجے سے پوچھا۔

"ہاں نا۔دیکھیں کھانا کھالیں۔آپ نے صبح ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔دوپہر میں بھی بھوکے رہے ہوں گے۔میں نے آپو سے پوچھ کر دیکھیں آپ کی فیورٹ چیزیں بنائی ہیں۔دیکھیں بریانی بھی بنائی ہیں۔آپ بیٹھیں۔میں کھانا لگاتی ہوں۔"اس نے فرفر بولنا شروع کر دیا جب کہ وہ حیرت سے اس کی چلتی زبان دیکھ رہا تھا۔

"میں نے کھانا کھالیا تھا۔مجھے بھوک نہیں ہے۔"وہ مڑ گیا۔

"ہا۔کھالیا آپ نے۔لیکن میں نے بھی نہیں کھایا تھا"اس کی دھیمی اداس آواز پر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا جو نظریں جھکائے کھڑی تھی۔

"تو میں کیا کروں جو نہیں کھایا تھا۔اب کھالو۔"وہ سرد لہجے میں لاپرواہی سے بولا۔وہ چپ رہی۔

ایک نظر اس کے جھکے سر کو دیکھ کر وہ کمرے میں چلا گیا۔

(کیا ہو جاتا تو دو گھڑی میرے پاس بیٹھ جاتے۔)وہ منہ بسورتی سارا کھانا فریج میں رکھ کر اس کے لیے کافی بنانے لگی۔اس کا طریقہ آج ہی اس نے نادیہ سے سیکھا تھا۔آئمہ نے ہی اسے بتایا تھا کہ وہ سونے سے پہلے کافی پیتا ہے۔

کافی بنا کر وہ اس کے کمرے میں آ گئی جہاں وہ بیڈ پہ نیم دراز سا آنکھیں بند کر کے لیٹا تھا۔دستک کی آواز پہ آنکھیں کھولیں جہاں وہ ہاتھ میں کافی کا مگ لیے کھڑی تھی۔

"آ جاؤ۔"اس نے اجازت دی۔تو وہ اندر آئی۔

"یہ آپ کی کافی۔"اس نے مگ سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔

"میں نے بولا تمہیں۔"اس نے سخت لہجے میں اس کے چہرے پہ نظریں جمائے کہا۔حالانکہ اس کا خود دل اس وقت کافی پینے کا تھا۔

"وہ آپو نے کہا تھا کہ آپ کافی پیتے ہیں اسی لیے۔"اس نے معصومیت سے جواب دیا۔

(یہ سچ میں اتنی معصوم ہے یا ڈرامہ کرتی ہے)وہ سوچ کے رہ گیا۔

"ہمم جاؤ۔"وہ مڑ گئی۔

"سنو کھانا کھالیا تم نے۔۔"اس نے بے ساختہ پوچھا۔

"نہیں۔"اس نے بغیر مڑے آہستہ سے جواب دیا۔

"کیوں۔"اس نے پھر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ آپ نے بھی نہیں کھایا۔"اس کے صاف معصوم جواب پہ اسے حیرت کے ساتھ کوفت ہوئی۔

"جاؤ کھانا کھاؤ اور آئندہ میرا انتظار مت کرنا۔۔لائٹ آف کر دینا"اس نے سختی سے تو وہ "جی اچھا" کہہ کر چلی گئی۔

★★★★

یہ تین دن بعد کی بات ہے جب وہ اس کے کمرے میں صفائی کر رہی تھی جب ڈریسنگ ٹیبل کی چیزوں کو ترتیب سے رکھتے ہوئے اس سے پرفیوم کی شیشی نیچے گر گئی اور چکنا چور ہو گئی۔

پوفیوم کی خوشبو پورے کمرے میں پھیل گئی۔

وہ حواس باختہ ہو گئی۔

"یااللہ یہ کیا ہو گیا۔۔اب کیا کروں اتنا مہنگا سامان ٹوٹ گیا اب تو وہ مجھے ویسے ہی قتل کر دیں گے۔کیا کروں۔"وہ ٹوٹی شیشی کو دیکھ کر ڈر رہی تھی نا جانے اب کیا ہونا تھا اس کے ساتھ۔

"ہاں صاف کر دیتی ہوں جلدی سے انہیں پتہ بھی نہیں چلے گا۔"اس نے جلدی جلدی نیچے بیٹھ کر کانچ کے ٹکڑے ہاتھ سے اٹھانے شروع کر دیئے جب بے دھیانی میں کانچ کا بڑا ٹکڑا اس کے ہاتھ میں چبھ گیا۔

"آہہ۔"تکلیف اور درد سے آنکھوں میں پانی آگیا اور ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئی جہاں سے خون پانی کی طرح نیچے گر رہا تھا۔کانچ کا ٹکڑا ابھی پھنسا ہوا تھا تو اس کی نکالنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

اتنے میں دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ سٹپٹا گئی اور ہاتھ پیچھے چھپا کر کر کھڑی ہو گئی۔

فارد جو آج آفس سے جلدی واپس آگیا تھا کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ اسے خوف سے دیکھ رہی تھی۔پورے کمرے میں پرفیوم کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔اس نے حیرانی سے پہلے کمرے کو دیکھا اور پھر اسے جو اسے دیکھ کر تھر تھر کانپ رہی تھی۔

وہ چلتا ہوا اس کے سامنے آیا۔

"یہاں کیا کر رہی ہو۔"اس نے سختی سے پوچھا۔

"صص۔۔صفائی"اس نے ڈرتے ہوئے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا صفائی تم نے پرفیوم سے کی ہے" اس نے استہزائیہ کمرے میں نظریں گھماتے ہوئے طنز کیا۔

"نن۔۔۔ہیں۔" اس کی زبان لڑکھڑائی۔

"سچ سچ بتاؤ کیا کر رہی تھی یہاں" وہ دو قدم اور نزدیک آیا اس کے جب اس نے نیچے ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ پرفیوم کی بوتل گری دیکھی۔ معاملہ اسے سمجھ میں آ گیا۔

"یہ پرفیوم کس نے توڑا ہے۔۔" اس نے پرفیوم کی طرف اشارہ کر کے غصے سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

تو اس کی آنکھوں سے آنسو نکلے۔ اب تو شامت آئی پکی۔

"میں۔۔۔نے توڑا۔۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔ وہ میں صفائی کر رہی تھی تو ٹوٹ گیا۔" وہ اٹک اٹک کر جواب دے رہی تھی۔

"اچھا تمہیں پتہ ہے یہ کتنا مہنگا تھا۔۔میرا فیورٹ پرفیوم تھا یہ۔"اس نے کہا۔۔اس کو اس قدر ڈرتے دیکھ اسے بھی اسے ڈرانے میں مزہ آرہا تھا۔

"معاف کر دیں۔میں آپ کو سارے پیسے واپس کر دوں گی"اس کے رونے میں تیزی آئی۔

"کیسے دو گی۔اتنے پیسے ہیں تمہارے پاس۔"

"میں۔میں دے دوں گی پکا۔"وہ ہچکی لے کر رو پڑی ایک تو اس کی ڈانٹ اوپر سے ہاتھ کی تکلیف۔بس کرو فارد بچی کی جان لو گے کیا!

"تو یہ پیچھے ہاتھ میں کیا چھپا رہی ہو۔"اس نے اسے ہاتھ چھپائے دیکھ کر پوچھا۔

"ک۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔"وہ ہکلائی اور جلدی سے نفی میں سر ہلایا اور مٹھی کو زور سے بند کر لیا۔

"کہیں چوری تو نہیں کر رہی تھی۔دکھاؤ مجھے۔"اس نے سختی سے کہا۔

"کچھ۔ نہیں ہے" وہ پھر سے بولی۔

"دکھاؤ مجھے ہاتھ۔" اس نے سختی سے پھر سے کہا اور آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ آگے کیا تو خون سے بھرا ہاتھ دیکھ کر چونک گیا۔

"یہ کیا ہوا ہے۔" اس نے پوچھا۔ اور ساتھ میں اس کی مٹھی کھولی جہاں کانچ کا ٹکڑا چبھا ہوا تھا۔

"پاگل لڑکی یہ کیا کیا ہوا ہے۔ عقل ہے یا نہیں۔۔" اس نے غصے سے اسے ڈانٹا تو اس کے رونے میں مزید تیزی آئی۔

وہ اسے لے کے بیڈ پہ آیا اور بٹھایا۔

اس نے ایک نظر اس کے سرخ ہاتھ کو دیکھا اور پھر اسے۔

اس نے آہستہ سے کانچ نکالا تو اس نے تکلیف سے سی کر کے اس کی آستین کو جکڑ لیا

۔

"بس نکل گیا۔" وہ اٹھا اور الماری سے فرٹ ایڈ باکس لے کر آیا۔

پہلے کاٹن سے سارا ہاتھ صاف کیا اور پھر سپرٹ لگایا۔ پٹی باندھنے کے بعد اس نے اسے دیکھا جو ابھی بھی سر جھکائے سسک رہی تھی۔

"یہ لو ٹیبلٹ کھالو۔ درد کم ہو جائے گا۔" اس نے اسے ٹیبلٹ دی اور پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگایا۔ ٹیبلٹ دینے کے بعد اس نے اسے دیکھا جو ابھی بھی رو رہی تھی۔

"زیادہ درد ہو رہا ہے۔" اس نے نرمی سے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو پھر رو کیوں رہی ہو۔" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"پہلے کبھی کسی نے اتنا خیال نہیں رکھا میرا۔ آپ بہت اچھے ہیں۔" وہ روتے ہوئے اس کی گردن میں بازو ڈالے اس سے لپٹ گئی۔ وہ اس اچانک افتاد پر حیران

ہو گیا۔دل کی دھڑکن معمول سے ہٹ کر چلی۔سر جھکا کر دیکھا جو اس کے سینے سے لگے ابھی بھی ہچکیاں کے رہی تھی۔

صرف چھوٹی سی بات پہ وہ اسے اچھا کہہ رہی تھی۔یہ لڑکی سچ میں معصوم تھی شاید۔

"اچھا دیکھو چپ کر جاؤ اب۔"اس نے ایک بازو اس کے گرد حائل کر کے کہا اور اس کا سر سہلایا۔تو اس کے رونے میں کمی آئی۔

"اچھا اب تھوڑی دیر کے لیٹ جاؤ آرام کرو"اس نے اسے خود سے الگ کیا اور پیچھے بیڈ پہ لٹا دیا۔وہ مسکرائی۔تو وہ بھی ہلکا سا مسکرا دیا۔اسنے اس کے اوپر کمبل دیا اور خود جا کر صوفے پر لیٹ گیا۔ایک عجیب سے احساس اسے گھیرے میں لے گیا تھا۔نظریں بار بار بھٹک کر بیڈ کی جانب جا رہی تھیں جہاں وہ آنکھیں بند کیے پڑی تھی۔

"جادو گرنی۔"وہ بڑبڑا کر کروٹ بدل کر لیٹ گیا اور آنکھیں موند لیں۔

★★★★

دوبارہ اس کی آنکھ کھلی تو وہ کمرے میں اکیلا تھا۔۔شام کا وقت ہو چکا تھا بیڈ خالی تھا۔اس نے اٹھ کر لائٹ آن کی اور ایک نظر بیڈ پر ڈال کر فریش ہونے چلا گیا۔فریش ہو کر وہ کمرے سے باہر آ گیا۔ایک نظر کمرے کو دیکھ کر وہ بچوں کے کمرے میں داخل ہوا۔لیکن اندر سے آنے والی آواز کو سن کر رک گیا۔

"مما آپ کو چوٹ کیسے لگی۔"سونی نے پوچھا تھا۔

"بیٹا وہ بس شیشہ لگ گیا ہاتھ میں۔"اس کی نرم سی آواز آئی تھی۔

"مما درد ہوا۔؟"سونی نے پھر پوچھا۔

"ہاں تھوڑا سا۔"اس نے دو انگلیوں سے ہلکا سا کی طرف اشارہ کیا۔

"مما میں آپ کو کس کروں گی آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گی۔"سونی نے اس کے پٹی والے ہاتھ پر کس کیا تو رابی نے بھی ویسا ہی کیا۔چھوٹی عیشہ بھی ان کی دیکھا دیکھی اس کا ہاتھ پکڑ کر چومنے لگی۔صاحبہ نے نم آنکھوں سے تینوں کو خود میں بھینچ لیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

فارد یہ پیار بھرا منظر حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ایک جلن کا احساس ہوا تھا اسے۔

"ناٹ فئیر بیٹا جی لگتا ہے اپنے پاپا کو بھول گئے آپ لوگ۔"اس نے اندر داخل ہوتے کہا تو وہیں بیڈ پر ساتھ بیٹھ گیا۔

"سونی اور رابی اب اس سے لپٹ گئیں۔

"پاپا۔۔پاپا دیکھیں ناں مما کو چوٹ لگی۔آپ بھی ان کو ہینڈ پہ کس کر دیں وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔"انہوں نے فارد کی توجہ صاحبہ کی طرف دلائی تو صاحبہ بلش کر گئی۔

فارد نے ایک گہری نظر اس پہ ڈالی۔

ماما ہاتھ آگے کریں ناں۔"سونی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فارد کے ہاتھ میں دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

فارد نے ایک نظر اسے دیکھا اور جھک کر اس کی ہتھیلی کو چوما تھا۔ صاحبہ کے دل نے ایک ہارٹ بیٹ مس کی تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنے کی کوشش کی لیکن شاید وہ چھوڑنا بھول گیا تھا

"صاحب کھانا لگ گیا ہے آجائیں۔" ملازمہ کی آواز پہ دونوں چونکے۔ فارد نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ صاحبہ کو لگا کہ اس کا دل خالی ہو گیا ہے۔

فارد اٹھ کر باہر چلا گیا۔ پیچھے وہ اپنی ہتھیلی کو دیکھتی رہ گئی تھی۔

★★★★

اگلے دن فارد کمرے میں صوفے پر بیٹھا کام کر رہا تھا جبکہ صاحبہ کمرے کے دروازے پر کھڑی کشمکش میں تھی کہ اندر جائے نا جائے۔ لیکن پھر ہمت کر کے اندر داخل ہو گئی۔ فارد جو کام کرنے میں مصروف اسے دیکھ کر چونک گیا۔

"کیا ہوا کوئی کام ہے۔" اسے چپ چاپ کھڑے دیکھ کر اس نے پوچھا۔

"وہ مجھے کچھ سامان منگوانا تھا" اس نے جھجھکتے ہوئے بتایا۔اس کی بات پہ اس نے چونک کر اسے دیکھا جو پہلی بار کچھ مانگ رہی تھی۔

"اچھا مجھے لکھ کر دے دو میں لے آؤں گا کل آفس سے آتے ہوئے۔۔" اس نے کہا اور دوبارہ کام میں مصروف ہو گیا۔

"وہ مجھے لکھنا نہیں آتا نا۔" اس نے معصومیت سے کہا۔وہ ایک بار پھر چونکا

"اچھا۔مجھے ایسے ہی بتا دو کیا لانا ہے۔۔" اس نے مصروف سا کہا۔

"وہ۔۔۔وہ۔" وہ جھجھک رہی تھی۔

"بولو بھی۔" اس نے جھنجھلا کر پوچھا۔

(اماں کہتی تھیں کہ بیوی کو ہر بات شوہر کو بتانی چاہیے۔۔میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں۔۔ان سے کیسی شرم۔ہاں بول دیتی ہوں۔۔۔)اس نے دل میں سوچا۔

"وہ میں کان میں بتاؤں گی۔"اس نے پھر سے معصومیت سے کہا۔

"کیوں ویسے کیوں نہیں بتا سکتی تم۔ جلدی بتاؤ۔ میرے پاس فضول کا وقت نہیں ہے۔"اس نے جھڑک کر کہا۔

"آپ کان تو کریں ادھر۔"اس نے کہا۔

"یہاں آؤ بتاؤ مجھے۔۔"اس نے اسے پاس بلایا تو وہ صوفے پر اس کے پاس ٹک گئی اور اس کے کان میں سرگوشی میں بتا دیا جسے سن کر فارد کا منہ کھلا رہ گیا۔ چہرہ سرخ تو کانوں سے دھواں نکل آیا۔

فارد نے حیرت سے اسے دیکھا جو آرام سے بیٹھی تھی۔

"تمہیں شرم نہیں آتی یہ کہتے ہوئے۔"فارد نے ضبط سے حیرت سے اسے پوچھا۔

"لو بھلا شرم کیسی۔ اماں کہتی تھیں۔"اس نے اس کی بات کاٹ دی۔

"اچھا بس نہیں سننا مجھے کہ تمہاری اماں کیا کہتی تھیں۔کاپی پینسل لاؤ۔میں لکھ کر دیتا ہوں۔

ملازمہ سے کہنا وہ لادے گی۔"فارد نے جلدی سے کہا تو اس نے اسے کاپی اور پینسل پکڑائی۔

فارد کو تو لکھتے ہوئے بھی عجیب لگ رہا تھا۔۔اس نے لکھ کر دیا تو وہ اسے شکریہ کہتی باہر نکل گئی۔۔پیچھے وہ اس سر پھری کو دیکھ کر رہ گیا پھر جھر جھری لے کر پھر سر جھٹک کر کام میں مصروف ہو گیا۔

★★★★

www.novelsclubb.com

زندگی اپنی روٹین پہ چل نکلی تھی۔دونوں اب تک اجنبیوں والی زندگی گزار رہے تھے۔

ضرورت کے وقت دونوں بات کرتے تھے۔

صاحبہ کے دل میں محبت کا پودا اگنا شروع ہو گیا تھا۔ سارا سارا دن وہ فارد کا انتظار کرتی۔ وہ اس کا محرم تھا اور محرم سے محبت تو ہو ہی جاتی ہے۔۔ اس کے سارے کام کرتی تھی۔۔ اور کہیں نا کہیں فارد کو بھی اس کی عادت ہو گئی تھی۔ وہ نا محسوس طور پر اس کی طرف کھچ رہا تھا جس کا اسے خود بھی نہیں پتہ تھا۔ محبت کا احساس دونوں طرف حاوی ہو رہا تھا۔ آئمہ سے اس کی روز بات ہو جاتی تھی۔

وہ بھی اسے شوہر کے دل میں جگہ بنانے کی تلقین کرتی رہتی تھی۔ جسے سن کو وہ شرما جاتی تھی۔

"السلام علیکم آپو۔" صاحبہ جو آئمہ سے بات کرنے بیٹھی تھی مسکرا کر سلام کیا۔

"وعلیکم السلام کیسی ہو بھابھی جان!!" اس نے جان کو کھینچ کر نام لیا۔

"جی ٹھیک ہوں۔ آپ کیسی ہیں۔"

میں بھی ٹھیک۔ فارد کیسا ہے۔۔"

فارد جی۔ بھی اچھے ہیں۔"اس نے معصومیت سے بتایا جبکہ نام لیتے وقت وہ جھجھک گئی تھی۔

"اوو۔فارد جی!!اچھے ہیں۔"ارے واہ۔"اس نے چھیڑا تو وہ جھینپ گئی۔

"صاحبہ"

"جی آپو۔"

"تم خوش ہو ناں۔میرا مطلب ہے فارد کا رویہ ٹھیک ہے ناں۔تم دونوں میں سب ٹھیک ہوا یا نہیں۔مطلب سمجھ رہی ہو ناں۔۔"آئمہ کی آواز میں سنجیدگی اور اور پریشانی تھی۔وہ سرخ پڑ گئی۔

"آپو وہ بہت اچھے ہیں۔لیکن۔مجھے لگتا وہ خوش نہیں ہیں۔"اس نے کافی جھجھک کر بتایا۔

"محبت کرنے لگی ہو اس سے"اچانک آئمہ نے پوچھا۔اس نے جواب نہیں دیا

www.novelsclubb.com

"بتاؤ۔۔"اس نے نرمی سے پوچھا حالانکہ اس کی خاموشی اسے سمجھا گئی تھی۔

"جی آپو وہ مجھے اچھے لگتے ہیں"اس نے دھیمی آواز میں بتایا۔

"اور فارد"

"وہ تو میری طرف دیکھتے بھی نہیں۔"اس نے اداسی سے بتایا۔

"صاحبہ میری جان۔میری بات سنو۔یہ بیوی ہی ہوتی جو شوہر کی توجہ اپنی طرف کھینچ سکتی تھی۔۔یقیناتم نے کوئی کوشش نہیں کی ہو گی اس کا قرب پانے کی۔اچھا پریشان مت ہو میں تمہیں بتاتی ہوں کہ کس طرح تم اسے ہمیشہ کے لیے قید کر سکتی ہو۔اگر اپنے شوہر کا دل جیتنا ہے تو بس میری بات غور سے سنتی جؤ۔۔"آئمہ نے رازدارنہ طور پہ کہا تو وہ بھی الرٹ ہوئی۔اس کے بعد جو جو نصیحتیں آئمہ نے کی اسے سن کو وہ بھی پرجوش ہو گئی۔

اسے اچھی طرح سمجھا کر آئمہ نے فون رکھ دیا۔

صاحبہ آئیڈیا نمبر 1 پہ عمل کرنے کا سوچنے لگی۔لبوں پہ دھیمی مسکان سجائے وہ کمرے کی طرف چل دی۔

★★★

صبح جب فارد ناشتے کے لیے آیا تو صاحبہ ناشتہ ٹیبل پر لگا رہی تھی۔فارد تیار ہو کر نیچے آیا۔اور کرسی کھینچ کر بیٹھا۔وہ بھی ساتھ بیٹھ گئی۔

"سنیں۔"اس نے دھیمے سے پکارا۔

"ہمم۔۔"وہ سیریس تھا اسی لیے ہمم کہنے پہ اکتفا کیا ساتھ ساتھ وہ چائے کی چسکیاں لیتا آج کی اخبار پڑھ رہا تھا۔

"آج شام کو کتنے بجے آئیں گے"

"لیٹ آؤں گا۔"اس نے بے دھیانی میں جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"وہ آج جلدی آجایئے گا۔"اس نے پیار سے کہا۔فارد نے سنجیدہ نظر سے اس کی طرف دیکھا جو اسے ہی آنکھیں پٹپٹاتے دیکھ رہی تھی۔

"کیوں۔"سرد لہجے میں پوچھا۔

"وہ بس ایسے ہی۔"اس سے کوئی بات نہیں بن پائی۔

"نہیں آسکتا۔"ٹکا سا جواب منہ پہ مارا۔

"وہ۔وہ میں اسی لیے کہہ رہی تھی کہ بچیاں آپ کو مس کرتی ہیں ناں تو کھانے کے ٹائم پہ آجایئے گا پھر بچوں کا سونے کا ٹائم ہوتا ہے۔"اس نے ڈرتے ڈرتے تفصیلا کہا۔فارد چپ رہا۔کہہ تو وہ ٹھیک رہی تھی اتنے دنوں سے وہ بچوں کے ساتھ وقت نہیں گزارا پایا تھا۔

"پلیز آجایئے گا۔"وہ دھڑکتے دل سے اس کی منت کر رہی تھی۔

"ہمم ٹھیک ہے۔۔" وہ اٹھا اور کوٹ پہن کر آفس کے لیے نکل گیا۔ پیچھے صاحبہ جو اس کے لفظوں کا یقین کر رہی تھی اس کے جاتے ہی زور سے اچھل پڑی۔

ملازمہ نے حیرت سے اسے دیکھا پھر خود بھی اپنی پاگل میڈم کا سوچ کر ہنس پڑی۔

★★★★

وہ دوپہر سے ہی کھانے کی تیاریوں میں لگ گئی تھی۔ کل آئمہ نے اسے بتایا تھا کہ شوہر کا دل کا راستہ پیٹ سے ہو کر گزرتا ہے اسی لیے آئمہ سے اس کی پسند کے کھانوں کا پوچھ کر آج وہ ٹرائے کر رہی تھی۔ اسے بس نارمل چیزیں بنانی آتی تھیں لیکن باقی چیزیں وہ یوٹیوب سے دیکھ کر بنا رہی تھی۔ چکن کڑاہی، میکرونی، لاثانیہ، چکن منچورین، گاجر کا حلوہ، وہ یہ سب چیزیں بنا چکی تھی۔ ایک آخری مطمئن نظر سب چیزوں پہ ڈال کو وہ کمرے میں تیار ہونے چلی گئی۔ جب واپس آئی تو بلیک کلر کی سادہ سی فراک میں ملبوس تھی اور ہلکا سا خوبصورت اپر لیا ہوا تھا۔ اتنی سردی میں کام کر کے اس کے ہاتھ بالکل جم گئے

www.novelsclubb.com

تھے۔وہ آکر لاؤنج میں صوفے پر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگی۔گھڑی میں ٹائم دیکھا جو سات بجا رہی تھی یعنی ابھی ٹائم تھا اسے۔دو گھنٹے وہ انتظار کرتی رہی لیکن شاید اسے نہیں آنا تھا۔وہ مایوس ہو گئی۔اسی لیے ابھی اٹھ کر جانے والی تھی جب وہ تھکا سا گھر میں داخل ہوا۔کوٹ بازوؤں میں ڈالے وہ بکھرے بالوں میں بھی ہنڈسم اور جاذب نظر آ رہا تھا۔

اسے دیکھ کر وہ کھل گئی۔

"السلام علیکم "اس نے اٹھ کر اسے سوال کیا اور آگے جا کر اس کا کوٹ پکڑا۔فارد نے جواب دے کر کوٹ اسے دیا اور خود صوفے پر بیٹھ گیا۔صاحبہ جا کر پانی لے کے آئی اور اسے پیش کیا۔

"بچے کہاں ہیں "اس نے پانی پی کر ادھر ادھر دیکھ کر پوچھا۔گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔اتنے میں عیشہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس کی ٹانگوں کے پاس کھڑی ہو گئی۔

"میرا بچہ "

"فارد نے اسے گود میں لے لیا۔اور اس کا گال چوما۔جو خود بھی لاڈیاں کرتی اس سے لپٹ رہی تھی۔

صاحبہ مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"آپ فریش ہو جائیں۔میں کھانا لگاتی ہوں۔"صاحبہ نے کہا۔

"ہمم۔آجاؤ میری جان۔سونی اور رابی کے پاس چلتے ہیں۔۔"وہ عیشہ کو لے کر کمرے میں چل پڑا۔صاحبہ کچن میں آئی اور کھانا لگانے لگی۔

"فارد فریش ہو کر بچوں کے ساتھ کھانے کی ٹیبل پہ آیا تو ٹیبل پہ طرح طرح کے اپنی پسند کی ڈشز دیکھ کر حیران ہوا۔ایک نظر صاحبہ کو دیکھا جو مسکراتی ہوئی کھڑی تھی۔

"بیٹھیں ناں۔میں نے یہ سب آپ کے لیے بنایا ہے۔"اس نے معصومیت سے کہا تو فارد سر جھٹکتے بیٹھ گیا۔بچوں کو صاحبہ نے اپنے پاس بٹھالیا۔صاحبہ کہنی میز پہ ٹکائے اشتیاق سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیسی بنی ہے۔کیسی لگی آپ کو"اسے چپ چاپ کھاتے دیکھ کر اس نے خود ہی پوچھا۔

"ٹھیک ہے۔"فارد نے سرسری سا جواب دیا حالانکہ دل میں تو اس نے بھی تعریف کی تھی جو واقعی لاجواب تھا۔اسے حیرت اتنی چھوٹی سی لڑکی نے اتنی اچھی ڈش بنائی۔

www.novelsclubb.com

وہ جو اس کی تعریف کی متمنی تھی اس کے جواب پہ صاحبہ کی مسکراہٹ سمٹی۔وہ پیچھے ہو کر بیٹھی اور نظر جھکا گئی۔

فارد نے غور سے اس کے چہرے پہ پھیلتی اداسی دیکھی تھی۔اسے اچھا نا لگا۔

"ویسے یہ منچورین بہت اچھا بنا ہے" اس نے جانے کیوں مصنوعی خوشی سے اس کی تعریف کی تو صاحبہ چونک کر خوشی سے اسے دیکھنے لگی

وہ حیرت سے اس کے چہرے پہ پھیلے خوشی کے رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا سچی۔" صاحبہ نے ایکسائیٹڈ ہو کر عیشہ کو کندھے سے لگائے تھپکتے پوچھا۔

فارد نے بس سر ہلایا۔ صاحبہ نے بھی تھوڑا بہت کھا کر چھوڑ دیا تھا۔ بچوں نے میکرونی شوق سے کھائی تھی۔

"یہ گاجر کا حلوہ کھا کر دیکھیں ناں۔ آپ کو پسند ہے ناں۔" پسند والی بات پہ فارد کو پتہ تھا کہ یقیناً آئمہ نے ہی بتایا ہوا گا۔۔ وہ دانت پیس کر رہ گیا۔

نہیں بس میری۔" وہ کھانا کھا کر اٹھ گیا اور گاجر کے حلوے کو ایک نظر دیکھ کر کمرے کی طرف چل دیا۔ اب اسے اتنا بھی سر پہ نہیں چڑھانا چاہتا تھا وہ۔۔ وہ مایوسی سے اسے جاتا دیکھنے لگی

سارا کھانا سمیٹ کر اس نے فریج میں رکھا اور بچوں کو لے کر کمرے میں آ گئی۔

جبکہ اپنے کمرے میں کام کرتا فارد چپکے سے کمرے سے نکلا۔ان کے بند دروازے کو دیکھتا وہ کچن میں آیا۔لائٹ آن کر کے وہ فریج کی جانب گیا اور کھول کر دیکھا ۔سامنے گاجر کا حلوہ دیکھ کر اس نے باہر نکالا اور پلیٹ میں لے کر کھانے لگا۔

باہر کچن کے دروازے کے پیچھے چھپی صاحبہ نے اپنی ہنسی دبائی۔اسے آئمہ نے ابھی بتایا تھا کہ فارد کو گاجر کا حلوہ کتنا پسند جسے وہ کسی حال میں بھی نہیں چھوڑتا تو اب کیسے۔بس انتظار کرو تھوڑی دیر۔اب وہ اسے کے سامنے گاجر کے حلوے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ آرام سے دبے قدموں کو اس کو دیکھ کر کمرے میں آ گئی۔

فارد نے سیر ہو کر حلوہ کھایا اس کچن کی لائٹ آف کرتا واپس کمرے میں آ گیا۔_____

وہ نیند میں تھا جب اسے لگا کوئی چیز دھڑام سے اس کے اوپر گری ہو۔وہ ہڑبڑا کر اٹھا تو دیکھا جہاں صاحبہ میڈم آرام سے پھیل کر اس کے اوپر سوئی ہوئی تھیں۔اس کی آنکھیں پھیل گئی۔

"اوہیلو میڈم۔"اس نے اس کے گال تھپتھپائے۔لیکن وہ گہری نیند میں تھی۔

"صاحبہ اٹھو۔۔یہاں کیا کر رہی ہو۔"اس نے جھٹکے سے اسے اٹھا کر بٹھایا اور خود بھی اٹھ بیٹھا۔اس نے نیند میں جھولتے ہوئے آنکھیں کھولیں تو سچویشن سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔جب پوری آنکھیں کھلیں اور حواس بیدار ہوئے تو سب سمجھ آ گیا۔

www.novelsclubb.com

"یہاں کیا کر رہی ہو میڈم۔یہ میرا کمرہ ہے۔ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔"اس نے غصے میں پوچھا۔

"وہ۔میں یہاں خود نہیں آئی سچی۔"اس نے ہڑبڑاتے جلدی جلدی جواب دیا۔فارد نے اس کے بغیر دوپٹے کے بکھرے سراپے سے نظریں چرائیں۔

"اچھا تو کیا جن بھوت تمہیں یہاں چھوڑ گئے ہیں" اس نے طنزیہ کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"وہ۔ شاید میں نیند میں آ گئی۔ مجھے نیند میں چلنے کی عادت ہے۔" اس نے تھوڑا شرمندگی سے بتایا۔

"کیا" وہ چیخا۔

"جی" اس نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا

"جاؤ اپنے کمرے میں اور آئندہ کمرہ اندر سے لاک کر کے سونا۔" فارد نے سختی سے کہا تو وہ جلدی سے بیڈ سے اتری اور بھاگ کر کمرے سے چلی گئی اور اپنے کمرے میں آ کر دروازے کو لاک لگایا۔

"اف صاحبہ تو مرے گی۔ دیکھا نہیں کیسے گھور رہے تھے۔" اس نے گہرے سانس لیتے ہوئے کہا اور بھاگ کر کمبل میں دبک گئی۔

★★★

"کیا پہنوں آج۔آپا نے تو کہا کہ اچھے سے کپڑے پہننے ہیں اور تیار بھی ہونا ہے اچھے سے۔ سمجھ نہیں آرہا۔۔"اس نے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے سوچا پھر ایک پنک کلر کی پیاری سی پرنٹڈ شرٹ کے ساتھ میچنگ ٹراؤزر سلیکٹ کیا اور اس کے ساتھ اس کا ہم رنگ دوپٹا بھی تھا۔وہ کپڑے لے کر واشروم چلی گئی۔

چینج کرنے کے بعد وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آئی۔اس نے آئمہ کی ہدایت کے مطابق کالی کالی آنکھوں میں کاجل اٹھا کر ڈالا۔پھر اس نے لائٹ پنک شیڈ کی لپ سٹک اٹھا کر انگلیوں کی مدد سے ہونٹوں پہ لگائی۔کسی فاؤنڈیشن پاؤڈر کی اسے ضرورت نہیں تھی۔چہرہ شفاف تھا۔کمر تک آتے بالوں کو اس نے ہیئر ڈرائی کر کے جوڑے میں قید کیا۔پھر جوڑا کھول دیا اور سامنے سے بالوں کو پنز سے سیٹ کر کے کمر پہ کھلے چھوڑ دیئے۔

کانوں میں ہلکی سی نفیس بالیاں ڈالیں۔

www.novelsclubb.com

مطمئن سی ہو کر اس نے دوپٹہ اٹھا کر سر پہ لیا لیکن ریشمی اور باریک ہونے کی وجہ سے سر پہ ٹک نہیں رہا تھا۔اس نے دوپٹہ سر سے اتار کر گلے میں ڈالا اور سینے پہ پھیلا لیا۔

ساری تیاری کر کے اس نے ایک نظر خود کو دیکھا۔گلابی رنگ میں وہ بہت کھلی کھلی لگ رہی تھی۔فارد کے بارے میں سوچتی وہ آئینے میں دیکھتی شرما گئی۔

"ہائے اللہ مجھے تو خود کو دیکھ کر اتنی شرم آ رہی ہے۔"اس نے چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر سوچا۔فارد کے آنے کا ٹائم ہونے والا تھا۔

وہ ایک آخری بار خود کو دیکھ کمرے سے باہر نکل کر کچن میں آ گئی۔

"بیگم صاحبہ آپ تو بہت پیاری لگ رہی ہیں۔ماشاءاللہ "ملازمہ نے اس کو پہلی بار تیار دیکھ کر ستائشی انداز میں کہا تو وہ بلش کر گئی۔

"شکریہ۔"اس نے کہا۔

"اچھا بیگم جی وہ صاحب آ گئے ہیں۔سیدھا کمرے میں چلے گئے ہیں۔۔" ملازمہ کے بتانے پر وہ چونکی۔

"وہ کب آئے۔اور کھانا کھایا انہوں نے"

"نہیں بیگم صاحبہ آتے ہی وہ کمرے میں چلے گئے۔"

"اچھا تم کھانا گرم کرو۔میں پوچھ کر آتی ہوں" وہ اسے ہدایت دیتی اس کے کمرے کی طرف چل دی۔

وہ دروازہ کھول کر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اندر داخل ہوئی۔وہ اسے بیڈ پر ہی نظر آ گیا۔وائیٹ شرٹ جس کے اوپری بٹن کھلے ہوئے تھے۔تھکے ہوئے حلیے میں بغیر جوتے اتارے وہ بیڈ پہ آڑھا ترچھا لیٹا تھا اور سر بیڈ کراؤن سے ٹیکا ہوا تھا۔

آنکھیں بند تھیں۔

وہ حیران پریشان سی اندر داخل ہوئی اور بیڈ کے ساتھ کھڑی ہوئی۔اسے لگا وہ سو رہا ہے اسی لیے اس کے جوتے دیکھے اور نیچے بیٹھ کر اس کے جوتے اتار کر سائیڈ پہ رکھے اور پاؤں سیدھے بیڈ پہ کیے کمبل اٹھا کر اس پہ دیا۔

اس نے اس کا سرخ چہرہ دیکھا تو آگے آئی۔ڈرتے ہوئے ماتھے پہ ہاتھ رکھا جو جل رہا تھا۔اسی وقت فاردنے اپنی سرخ آنکھیں کھولی۔وہ ٹکٹکی باندھے صاحبہ کو دیکھنے لگا۔صاحبہ ڈر کر پیچھے ہوئی۔اس کی نظروں سے وہ کنفیوز ہونے لگی ساتھ میں اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی۔

"آپ ٹھیک ہیں۔؟اس نے ڈرتے ہوئے ہمت کر کہ اسے پکارا۔

"سر میں درد ہو رہا ہے۔"فاردنے کنپٹیوں کو دبا کر بتایا۔

"میں دوائی لے کر آتی ہوں۔"اس نے جلدی سے مڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں رکو۔"وہ رک کر اسے دیکھنے لگی۔

"جی"

"سر درد ہو رہا ہے میرا پلیز" صاحبہ کو اس کے چہرے سے ہی درد کی شدت کا اندازہ ہو گیا۔

"جی۔"

"لائٹ بند کرتی آؤ۔" اسے روشنی آنکھوں میں چبھ رہی تھی۔ وہ لائٹ بند کر اس کے پاس آئی۔ اب صرف کمرے میں سائیڈ لیمپ کی روشنی تھی۔

فارد تھوڑا پرے کھسکا تو وہ جگہ بنا کر اس کے پاس بیٹھ گئی۔ اس نے اپنے ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھے اور آہستہ آہستہ دبانے لگی۔ اس کے ٹھنڈے ہاتھوں سے اسے سکون پہنچ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

فارد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے بالوں میں رکھا گویا اشارہ دیا ہو کہ انگلیاں چلائے۔ صاحبہ جہاں اس کا ہاتھ پکڑنے پر فریز ہوئی تھی دھڑکتے دل سے بالوں میں آہستہ سے انگلیاں چلانے لگی اور اسے دیکھا جو آنکھیں بند کر گیا تھا۔ پانچ منٹ

تک وہ ایسے ہی انگلیاں چلاتی رہی جب فارد نے اس کا دوسرا ہاتھ اٹھا کر اپنے سینے پہ رکھ دیا۔صاحبہ کو اس کے دل کی دھڑکن اپنے ہاتھ پہ محسوس ہوئی۔

"سر درد ٹھیک ہوا۔"اس نے اسے پکارا جو آنکھیں موندے پڑا تھا۔

"نہیں۔بیٹھی رہو۔"اس نے آنکھیں بند کیے جواب دیا تو وہ پھر سے انگلیاں پھیرنے لگی۔

فارد اچانک اوپر ہو کر اس کی گود میں سر رکھ لیٹ گیا تو صاحبہ دم سادھ گئی۔دھک دھک کرتے دل سے وہ بیٹھی رہی۔فارد اس کی گود میں منہ چھپائے اس کا ہاتھ زور سے پکڑے دوسرا اس کے گرد لپیٹ گیا۔آج فارد اسے جھٹکے پہ جھٹکا دے رہا تھا۔اسنے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو سکون سے پڑا تھا۔۔صاحبہ کو ہنسی آئی۔فارد کی بھاری سانسوں کی آواز پہ اس کے سونے کا اندازہ لگاتی وہ جھکی اور جھجھکتے اس کی پیشانی سے بال سمیٹ کر بوسہ دے کر اوپر ہو گئی۔پھر نا جانے کب اس کی آنکھ لگی اور وہ وہیں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سو گئی.

آدھی رات کو اس کی آنکھ کھلی۔اس نے دیکھا جہاں صاحبہ اس کے بالوں میں انگلیاں رکھے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی سوئی ہوئی تھی۔وہ آہستہ سے اٹھا اور اس کو دیکھا جو معصومیت سے لب کھولے مدھم مدھم سانسیں لے رہی تھی۔اس کی نگاہیں اس کے چہرے کے ہر نقش کا جائزہ لے رہی تھیں۔اس کے کھلے بال اطراف میں پھیلے تھے۔اس نے ہمیشہ اسے دوپٹے میں دیکھا تھا لیکن آج اس روپ میں وہ اس کا دل دھڑکا گئی تھی۔اس نے آہستہ سے ہاتھ سے اس کے بالوں کی نرماہٹ کو چھوا تھا۔پھر وہاں سے اس کے روئی جیسے گالوں کو۔آج وہ بے خبری میں اس کے احساسات کو جگا گئی۔ایک تو استحقاق اور دوسرا منہ زور جزبات کا شور سے تنگ آکر اس نے اس کو آہستہ سے اپنے حصار میں لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

صاحبہ کی آنکھ کسی احساس کے تحت کھلی تو خود کو اس کے حصار میں پایا۔

"فارد جی۔ج۔"اس نے ہکلاتے پکارا۔

"شش۔"اس کے بعد جزبات بولتے گئے جس میں وہ دونوں بھیگتے گئے۔

اگلے دن فارد اٹھا تو وہ کمرے میں اکیلا۔آہستہ آہستہ کے سے سارے واقعات یاد آتے گئے۔تو جھٹکے سے اٹھ کر کر بیٹھا۔

"یااللہ یہ کیا کر دیا میں نے۔"

"کیا سوچ رہی ہو گی وہ۔۔"اس نے سر ہاتھوں میں گرالیا۔دو منٹ کے بعد وہ اٹھا اور فریش ہو کر چینج کیا اور باہر چلا آیا۔

اس نے اس کی تلاش میں نظریں دوڑائی۔وہ چلتا ہوا بچوں کے کمرے میں گیا تو بچے سو رہے تھے۔وہ نکلا اور کچن میں گیا جہاں وہ چولھے کے آگے کھڑی تھی۔فارد نے اس کی پشت پہ بکھرے نم بال دیکھے۔اور چلتا ہوا آگے آیا۔صاحبہ نے قدموں کی آہٹ پہ مڑ کر دیکھا تو فارد کو دیکھ کر نظر جھکا کر مسکا دی۔

فارد اس کے سامنے آیا۔

"صاحبہ۔وہ ایم سوری یار۔"فارد نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ہچکچاتے شرمندگی سے کہا تو صاحبہ نظر اٹھا کر اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔

"لیکن کیوں۔"اس نے حیرت سے پوچھا۔تو فارد حیرت سے سے اسے دیکھنے لگا۔

"مطلب تم مجھ سے ناراض نہیں ہو کیا۔"فارد نے حیرت سے پوچھا۔

"نہیں فارد جی۔میں بھلا کیوں ناراض ہوں گی آپ سے۔آپ معافی کیوں مانگ رہے ہیں اماں کہتی تھی شوہر سے ناراض نہیں۔ہوتے۔۔اللہ میاں ناراض ہوتے ہیں۔۔"اس نے اسے شاک دیا۔

(یااللہ یہ لڑکی کیا چیز ہے۔۔۔اسے کوئی فرق نہیں پڑا۔)بے چاری صاحبہ کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کیوں معافی مانگ رہا ہے۔۔۔

"جی چائے بناؤں آپ کے لیے۔"صاحبہ نے پوچھا۔

"ہوں۔ہاں بناؤ"وہ غیر حاضر دماغی سے اسے دیکھتا باہر نکل گیا۔

★★★

کچھ دن اسی طرح گزر گئے۔فارد اور اس میں اب ہلکی ہلکی بات چیت ہو جاتی تھی۔فارد اب غصہ بھی نہیں کرتا تھا اس پہ۔شاید یہ ان کے درمیاں بنے نئے رشتے کی وجہ سے تھا۔صاحبہ دل جمعی سے اس کے ہر کام کرتی تھی۔سوتی ابھی بھی وہ بچوں کے ساتھ ہی تھی۔۔ناہی فارد نے اسے کمرے میں آنے کا بولا تھا۔

رات کا وقت تھا فارد جو سونے کی تیاری کر رہا تھا اور کھڑکی کے پردے برابر کرنے آیا تھا لیکن لان میں نظر پڑتے اسے شال میں لپٹی وہ ٹہلتی نظر آئی۔اسے حیرت ہوئی۔وہ غیر ارادی طور پہ اسے کھوئے ہوئے محسوس کرتے لان میں آ گیا۔

www.novelsclubb.com

صاحبہ کو بچوں کو سلا کر کچھ دیر لان میں ٹہلنے کے لیے آ گئی تھی لیکن ٹھنڈی ہوا کو محسوس کر کے ادھر ہی واک کرنے لگی۔اپنے خیالوں میں اس قدر کھوئی تھی کہ ساتھ چلنے والے کو بھی محسوس نہ کر سکی

فارد کو حیرت ہوئی۔

"آہمم۔"اس نے گلا کھنکار کر اسے متوجہ کرنا چاہا تو وہ چونک گئی اور زور سے چیخ ماری۔فارد بھی اچھل پڑا۔

"آرام سے لڑکی۔چیخ کیوں رہی ہو۔"وہ چڑ کر بولا۔

"آپ کب آئے۔۔"وہ دل پہ ہاتھ رکھے لمبے لمبے سانس لیتی بولی۔

"ابھی جب آپ محترم پتہ نہیں کن خیالوں میں کھوئی ہوئی تھیں۔"

"وہ چپ کھڑی رہی البتہ پھر چلنا شروع کر دیا۔

فارد کو وہ کچھ اداس لگی۔وہ بھی اس کے ساتھ قدم ملانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"اداس کیوں ہو"اس نے اچانک پوچھا۔

"جی؟وہ چونک گئی۔

میں نے پوچھا اداس کیوں ہو۔"

نہیں جی میں تو نہیں۔"وہ شال درست کرتے بولی۔

"شکل پہ تو بارہ بجے ہیں"

"ہیں۔؟ وہ حیران ہوئی۔

"اتنی رات کو سردی میں باہر کیا رہی ہو۔"

"ک۔۔کچھ نہیں۔" وہ ہڑبڑا کر بولی۔

"اچھا" وہ مان گیا۔

"بچے سو گئے" فارد کی آواز آئی۔

"جی۔۔"

www.novelsclubb.com

"تم بھی سو جاؤ"

"جی اچھا۔۔" وہ بول کر پھر چلنے لگی

فارد کو واقعی غائب دماغ لگی۔

"ادھر دیکھو۔۔" فارد نے اچانک اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

وہ چونکی۔ا

س نے ہاتھ چھوڑ کر اس کو شانوں سے تھاما اور اپنے سامنے کیا۔وہ نظر جھکا گئی۔

"کیا ہوا ہے۔"اس نے نرمی سے پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

"صاحبہ "اس کی پکار پر وہ سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی جو آنکھوں میں نرمی کا تاثر لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔دونوں کی نظریں ملیں۔پھر چرا لی گئیں۔

"بتاؤ مجھے کیوں اپ سیٹ ہو۔"

"جی؟"اس نے نا سمجھی سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"میرا مطلب کیوں پریشان ہو"

صاحبہ کی آنکھوں میں یک دم آنسو آ گئے۔

وہ اماں ابا کی یاد آ رہی۔"وہ رندھی ہوئی آواز سے بولی۔

"اتنی سی بات۔ان سے بات کرلو"اس نے فوراحل بتایا۔وہ مزید رونے لگی۔فارد پریشان ہوا۔

"وہ اللہ میاں کے پاس ہیں۔۔"

"اوہ ایم سوری۔"وہ چونکا پھر بولا۔وہ سوں سوں کرتی رہی۔فارد کو سمجھ نا آیا کیا کہے۔

"اچھا چپ تو کرو"۔وہ نرمی سے بولا۔وہ چپ کر گئی لیکن سر ہنوز جھکا رہا۔

"تمہارے گھر میں کون کون ہے۔"اس نے پوچھا نکاح والے دن تو ناوہ کسی سے ملا نا کچھ پوچھا۔فارد نے نوٹ کیا تھا کہ اس کے گھر میں سے کوئی بھی نہیں آتا تھا ملنے نا وہ فون کرتی تھی۔

"تائی، چچی، چاچا ان کے بچے۔"اس نے ان کے نام گنوائے۔

"تو ان سے بات کر لیا کرو۔"

"نہیں۔۔۔"اس نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں۔"وہ چونکا

"مجھے ان کی یاد نہیں آتی۔سویرااور ابراہیم کی آتی ہے"اس نے اداسی سے بتایا۔وہ حیران ہوا

"اچھا کل میں تمہیں فون لادوں گا گھر پہ بات کر لینا۔"اس نے پھر نرمی سے کہا۔

"لیکن فون مجھے تو چلانا ہی نہیں آتا۔"

"اوہ۔"اس کے ہونٹ سیٹی کی شیپ میں سکیڑے۔

www.novelsclubb.com

"چلو میں سکھادوں گا۔"اس نے حل بتایا۔

"جی اچھا۔"وہ بول کر سر ہلا گئی۔

"ایک بات تو بتاؤ"فارد نے اچانک پوچھا۔

"جی"

یہ "جی اچھا" تمہارا تکیہ کلام ہے کیا۔۔"؟اس نے شرارتا پوچھا تھا۔

"جی؟" وہ حیران ہوئی۔

"کچھ نہیں۔جاؤ سو جاؤ" وہ ہنس پڑا۔صاحبہ نے حیرت سے اسے ہنستے دیکھا۔اتنے عرصے بعد وہ پہلی بار اس سے اتنی لمبی بات چیت کر رہا تھا۔

"جی اچھا" وہ کہہ کر مڑ گئی۔

۔فارد مسکرا کر اس کا پھر وہی تکیہ کلام پر اس کو دیکھنے لگا۔

"سنیں۔" وہ جاتے ہوئے مڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"آپ ہنستے ہوئے اچھے لگتے ہیں۔" وہ کہہ کر بھاگ گئی پیچھے اس کے مسکراتے لب سکڑے۔

("فارد مجھے تمہاری سمائیل بہت اچھی لگتی ہے۔۔۔") کسی کی یاد آئی تھی۔

وہ چہرے پہ سرد تاثرات سجائے کمرے کی طرف چلا گیا۔

★★★★

"یہ فائیل کہاں چلی گئی۔یہیں تو رکھی تھی۔"وہ کمرے میں الماری کے اندر اپنی فائیل تلاش کر رہا تھا لیکن مل نہیں رہی تھی۔آج اس کی امپورٹنٹ میٹنگ تھی جس کے سارے اہم پوائنٹس اس فائل میں تھے۔

پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ فائل تلاش کر رہا تھا۔پورا کمرہ چھان مارا۔فائل نا ملی۔

"صاحبہ۔صاحبہ۔"اس نے غصے سے کمرے میں ٹہلتے ہوئے اسے آواز دی۔وہ کمرے میں اس کی غصیلی آواز سن کر داخل ہوئی

"میری فائلز تم نے چھیڑی ہیں۔۔الماری میں رکھی تھیں"

"اس نے سرد لہجے میں اس سے پوچھا تھا۔

"جی۔نہیں میں نے تو نہیں کیا کچھ۔"

"یہاں پر بلیو کلر کی فائیل تھی کہاں گئی۔۔"

"بلیو"؟اس نے نا سمجھی سے اس سے پوچھا۔

"نیلی فائیل۔کہاں ہے میں نے یہیں رکھی تھی۔"اس نے چیخ کر پوچھا تو وہ ڈر کر پیچھے ہوئی۔

"جی مجھے نہیں پتہ۔میں تو صرف "صفائی کی تھی۔یہاں سے۔۔کچھ کاغذ پڑے تھے ادھر مجھے لگا کہ فضول ہے۔۔۔اس نے معصومیت سے جواب دیا۔

فارد کو اچانک یاد آیا۔پرسوں کام کرتے وقت وہ کاغذات یہیں سائیڈ ٹیبل پہ چھوڑ گیا تھا۔

"ہاں وہی کاغذات کدھر ہیں۔"اس نے جلدی سے پوچھا۔

وہ میں نے پھاڑ کر پھینک دیئے۔۔"پھر وہی معصومیت۔جبکہ اس کی بات سن کر فارد کے ہوش اڑ گئے تھے۔

"کیا کہا تم نے پھینک دیئے تمہیں پتہ ہے وہ کتنے اہم تھے "اس نے اسکا بازو جکڑ کر پوچھا۔

صاحبہ کو لگا کہ ابھی اس کا بازو ٹوٹ جائے گا۔

"معاف کر دیں مجھے نہیں پتہ تھا۔"

"تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ میرے معاملات میں دخل مت دیا کرو۔۔ لیکن تمہیں کوئی بات سمجھ آتی ہے۔۔۔ جاہل۔۔ جاؤ یہاں سے "اس نے جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑ کر دھکا دیا جس سے وہ لڑکھڑا کر پیچھے سائیڈ ٹیبل پر گری تھی جب ٹیبل کی نوک اس کے سر پہ لگی تھی۔ خون کی ایک لکیر ماتھے سے نکلی۔ وہ بے ساختہ سر پہ ہاتھ رکھ گئی جبکہ وہ بنا دیکھے تن فن کرتا کمرے سے نکل گیا۔۔

★★★★

شام کو سب خاموشی سے ڈائیننگ ٹینل پہ کھانا کھا رہے تھے فارد بھی خاموش تھا۔ وہ کب سے چور نظروں سے صاحبہ کو بھی دیکھ رہا تھا جو آج چپ تھی۔ صاحبہ ایک

کرسی پہ سونیہ کو ساتھ بٹھائے اور رابی کو گود میں بٹھائے کھانا کھلا رہی تھی۔ خلاف توقع وہ بھی آج چپ تھی۔ ورنہ روز تو وہ کوئی نہ کوئی بات کر رہی ہوتی تھی۔ اسے احساس ہوا تھا کہ اس نے غلط کیا ہے۔ وہ بہت زیادہ روڈ ہو گیا تھا

"ممایہ کیا ہوا ہے۔" رابی نے اس کے ماتھے پہ سوجن کا نشان دیکھ کر اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے چھو کر پوچھا تھا۔ فارد بھی چونک کر متوجہ ہوا تھا اور اس کے ماتھے پہ لگی چوٹ کو دیکھا تھا۔ جہاں ہلکا سا خون کا قطرہ جما تھا۔ اچانک فارد کو یاد آیا تھا کہ کس طرح وہ صبح اسے دھکا دے کر گیا تھا۔ صاحبہ نے جلدی سے چوٹ کو ڈھانپا تھا۔

کچھ نہیں بیٹا۔ وہ بس دیوار میں سر لگ گیا تھا۔" اس نے ہنستے ہوئے مزاق میں بات اڑاتے ہوئے کہا تھا۔

فارد کو پشیمانی نے آن گھیرا۔ صبح اس کا برتاؤ بہت غلط تھا حالانکہ میٹنگ بھی آج اچھی ہو گئی تھی۔ اتنا روڈ تو وہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ وہ خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔

"چلو بیٹا جلدی جلدی کھانا کھاؤ، پھر آپ کو سلاتی ہوں۔" رابی کو پھر سے کچھ بولتے دیکھ وہ ٹوک گئی۔

کھانا کھا کر وہ فارد کو بالکل اگنور کیے اٹھ گئی۔ فارد خاموشی سے اسے جاتا دیکھتا رہا۔

★★★

وہ سونے کے لیے سادہ شرٹ ٹراؤزر میں واشروم سے نکلا۔

بیڈ پہ آتے ہوئے اس کی نظر کافی پر پڑی جو نا جانے وہ کب رکھ گئی تھی۔ اسے تو لگا تھا کہ وہ ناراضی دکھائے گی لیکن وہ پھر بھی اس کے کام کر رہی تھی۔

وہ ایک گھونٹ کافی کا بھر کر کمرے سے باہر نکلا اور بچوں کے کمرے کا رخ کیا ۔کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔

وہ اندر داخل ہوا اور بیڈ پہ دیکھا جہاں وہ عیشہ کو اپنے سینے پہ سلائے ہوئے تھی سونی اور رابی اس کے ساتھ تھی۔ خود بھی وہ کمبل میں دبکی ہوئی تھی۔

وہ چلتا ہوا بیڈ کے قریب آیا۔ جھک کر اسے دیکھنے لگا جو لمبی پلکوں کی جھالر آنکھوں پہ گرائے سکون سے سو رہی تھی۔

کتنی معصوم لگ رہی تھی وہ۔اس نے سوچا۔اچانک اس کی نظر اس کے ماتھے کی چوٹ پر پڑی جو اس کی ہی دی ہوئی تھی۔

وہ سیدھا ہوا اور الماری سے فرسٹ ایڈ نکال کر لیا۔اچھے سے صاف کر کے اس نے وہاں بینڈ تیج لگا دی۔فرسٹ ایڈ واپس رکھ کر وہ ایک نظر اسے دیکھ کر مڑا۔

لیکن جانے کا دل نہ کیا وہ واپس آیا کچھ پل سوچا اور پھر مسکرا کر بیڈ پہ صاحبہ کے برابر بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے عیشہ کو آرام سے اٹھایا جو صاحبہ کی شرٹ کے گلے کو مٹھی میں جکڑ کر سوئی تھی۔

اس نے آرام سے اس کی انگلیاں چھڑائیں اور مسکرا کر اس کا ماتھا چوم کر سونی کے ساتھ ڈال دیا۔

خود وہ صاحبہ کے پاس آیا اور ساتھ لیٹ گیا۔رخ اس کی طرف کر کے اس نے ایک نظر اس کے معصوم چہرے کر دیکھا اور اس کے زخم پر ہولے سے لب رکھے۔

انگلی سے اس کی چھوٹی سے ناک چھوا. "سوری" جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔اس نے اس کا بازو اٹھا کر اپنے گرد رکھا اور خود بھی اس کے گرد بازو کا حصار بنا کر آنکھیں موند گیا۔

فجر سے پہلے اس کی آنکھ کھلی تو وہ ابھی تک بے خبر سوئی ہوئی تھی بلکہ اب تو سردی سے مزید اس میں سمٹی ہوئی تھی۔

وہ مسکرایا۔آرام سے اس کا بازو اٹھایا اور سر تکیے پر رکھ کر اٹھ بیٹھا۔ایک بار پھر اس کی بے خبری پہ مسکرایا اس کے بال چہرے کے پیچھے کرتا پیشانی پہ جھک کر مہر ثبت

کر کے اٹھ گیا۔اس کے جاگنے سے پہلے وہ اٹھ چکا تھا۔جہاں اب بھی وہ بے خبر سوئی تھی۔

★★★

صبح جب وہ اٹھی تو ماتھے پر پٹی دیکھ کر حیران ہوئی۔جو نا جانے کون باندھ گیا۔جو وہ سوچ رہی تھی وہ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔کافی دیر وہ سوچتی رہی اور پٹی کو سوچتی رہی ۔کل اس کے رویے کا اس کو برا لگا تھا اور وہ روئی بھی تھی۔لیکن اب یہ پٹی دیکھ کر وہ خوشگوار حیرت میں گھری تھی۔لبوں پہ شرمیلی مسکان تھی۔

فارد حسین نے زخم دیا تھا تو مرہم بھی دیا تھا۔آئمہ کو خبر دینے کے لیے وہ جلدی سے اٹھی اور فون کرنے بیٹھ گئی۔کچھ دن پہلے ہی فارد نے اسے موبائل لا کر دیا تھا اور ساتھ میں اسے کال کرنا اور اٹینڈ کرنا بھی سکھا دیا تھا۔

اب بھی وہ جلدی سے موبائل لے کر بیٹھی اور آئمہ کا نمبر ملایا۔

www.novelsclubb.com

السلام علیکم آپو۔"اس نے چہکتے ہوئے کہا۔دوسری طرف آئمہ بھی اس کی جوشیلی آواز سن کر خوش گوار حیرت میں تھی۔

"وعلیکم اسلام چندہ۔کیا بات ہے آج صبح صبح کیسے یاد آئی۔خیریت ہے ناں۔بڑی خوش لگ رہی ہو۔"

"جی آپو"وہ شرم سے مسکرادی۔

"اچھا بتاؤ پھر جلدی۔"آہستہ آہستہ وہ اسے ساری بات بتاتی گئی۔بتاتے ہوئے وہ جتنی خوش تھی آئمہ نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا تھا۔

"ماشاءاللہ چندہ۔دیکھا میں نے کہا تھا ناں کوشش کرو گی تو سب ٹھیک ہو گا۔ان شاءاللہ اب جلد تم پوری اس کے دل میں جگہ بنالو گی۔سارہ کے دھوکے کے بعد وہ بہت ٹوٹ گیا تھا۔فارد بہت خوش مزاج اور نرم مزاج کا تھا۔سارہ سے محبت کرتا تھا ۔لیکن عیشہ کی پیدائش کے بعد جب وہ چھوڑ کر طلاق لے کر چلی گئی اور کسی دوسرے سے شادی کرلی۔اسے صرف پیسے چاہیے تھے۔۔تب میرا بھائی بڑی

مشکل سے اس دھوکے کو سہہ پایا تھا۔اسی وجہ سے وہ اتنا روڈ بیہیو کرتا ہے۔۔ہنسنا بھول گیا ہے لیکن اپنے بچوں کے لیے وہ ہر چیز کا مقابلہ کرتا ہے۔اسی لیے میں نے کہا تھا کہ وہ پیار سے ہی ٹھیک ہو گا۔مشکل ہے پر نا ممکن نہیں۔اور میاں بیوی کے رشتے میں بہت طاقت ہوتی ہے جس طرح تمہیں اس سے محبت ہو گئی اسے بھی ہو جائے گی۔خدا پہ بھروسا رکھو۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔اور ہاں مجھے جلدی سے خوشخبری سنا دو تم دونوں۔۔"اس نے شرارتا کہا تھا جب کہ اس کی بات سن کر وہ سرخ ہو گئی۔وہ چپ ہو گئی۔

"یقیناً میری نازک معصوم سی بھابھی جان اب شرما رہی ہوں گی"اس نے قہقہ لگاتے ہوئے پھر چھیڑا۔

"آپو نہیں کریں ناں۔"اس نے دھیمی آواز میں کہا اور کال کاٹ دی اور اپنی دھڑکنیں سننے لگی۔تو آئمہ ہنس دی۔

کیا فارد جی مجھ سے محبت کریں گے؟

"وہ تو سارہ سے محبت کرتے تھے۔؟"

بھلا مجھ سے کیوں کریں گے؟اسے طرح طرح کے اندیشوں نے آن گھیرا تھا۔

★★★★★★★★

وہ آفس میں بیٹھا فائل پہ جھکے کام کر رہا تھا جب کوئی دھڑکے سے اندر داخل ہوا تھا ۔اس نے چونک کر سر اٹھایا اور آنے والے کو دیکھ کر افسوس سے سر ہلایا۔

زید دھڑک سے آکر اس کے سامنے والی کرسی پہ بیٹھا۔

"کیا حال ہیں جناب۔آج کل کوئی لفٹ ہی نہیں۔"زید نے آنکھ مار کر شوخی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں جی اور جیسے آپ جناب تو چوبیس گھنٹے ہمارے چرنوں میں گرے رہتے ہیں۔"فارداب سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"ارے جانی آپ جانتے تو ہیں کہ کتنے مصروف ہیں ہم۔آہ۔"اس نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"کیوں تمہارے کونسے بیوی بچے ہیں گھر میں جو تمہیں فرصت نہیں ملتی۔"اس نے استہائیہ کہا۔

"ارے جناب ہمیں کہاں اتنے خوش نصیب وہ تو پاپا نے دو ہفتے سے آسٹریلیا بھیجا تھا کام کے سلسلے میں، بہت ہی کوئی بورنگ تھا۔ہاں لیکن تیری مصروفیت سمجھ آتی ہے،۔"اس نے شوخی سے اسے دیکھتے بات ادھوڑی چھوڑی۔جبکہ فارد نے اب اسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا تھا اور اشارہ دیا کی آگے بکواس کرو۔

"ظاہر سی بات ہے بیوی بچے تو آپ کے گھر میں اسی لیے ان کو اب پراپر ٹائم دیتے ہو گے۔یو نو بزی پرسن۔"شوخی اس کی آواز میں جھلک رہی تھی جبکہ اس کی بات سے فارد کی آنکھوں کے سامنے صاحبہ کا سراپا لہرایا تھا۔۔اس کی کالی معصوم آنکھیں۔

لب مسکرا اٹھے۔

"ویٹ ویٹ ویٹ۔ مسٹر فارد حسین مسکرا رہے ہیں، یہ تو اس صدی کا معجزہ ہو گیا۔ یار یہ تو کمال ہو گیا ایسا کیا کمال کر دیا بھابھی جی نے۔" زید کو تو حیرت کا جھٹکا ہی لگا تھا۔

"بکواس نہیں کرو۔" اس نے جھڑکا اسے۔

"لو تم چھپے میسنے بنے بیٹھو ہو۔ اور ہم بکواس بھی نا کریں۔" زید چڑھ دوڑا۔ فارد نے گھورا۔

"ویسے بتا معاملہ کیا ہے کہیں عشق وشق تو نہیں ہو گیا جناب کو۔" فارد سنجیدہ ہوا۔

"تو خوش ہے فارد۔" زید بھی سنجیدہ ہوا۔

"خوشی کا تو پتہ نہیں لیکن مطمئن ہوں۔" لہجے کے ساتھ چہرہ بھی مطمئن تھا۔ زید نے اس کی خوشی کی بے ساختہ دعا مانگی۔

"سارہ کو دیکھا میں نے۔"زید اچانک اس کو دیکھتے بولا جس کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا۔آنکھیں سرخ ہوئی تھیں

"پوچھو تو سہی کہاں۔"اس نے اسے چپ بیٹھے دیکھ اکسایا۔

فارد چپ رہا۔

"زید پلیز یہ سارہ نامہ بند کرو۔مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں جاننا۔"فارد سنجیدہ لہجے میں غصے سے بولا۔

"ہسپتال میں دیکھا میں نے اسے۔ایکسیڈنٹ ہوا تھا کچھ دن پہلے۔دونوں ٹانگوں سے معذور ہو چکی ہے۔اس کے ہسبنڈ نے اسے طلاق دے دی۔کافی رو رہی تھی۔معافی مانگنا چاہتی تھی تم سے"۔زید فر فر بول کر اس کو دیکھنے لگا جس کے تاثرات وہی تھے۔زید حیران ہوا کی جس لڑکی کو وہ دیوانوں کی طرح چاہتا تھا آج اتنی بڑی خبر سن کو بھی اسے کچھ نہیں ہوا تھا۔پھر وہ طنزیہ مسکرایا لیکن اس مسکان میں تکلیف تھی۔

وہ آگے ہو کر بیٹھا اور زید کو دیکھ کر جب بولا تو لہجہ برف سے بھی ٹھنڈا تھا۔

"تو یہی سوچ رہا ہے ناں کہ مجھے فرق کیوں نہیں پڑا جس سے میں عشق کرتا تھا۔اس کی حالت سن کر میں تکلیف میں کیوں نہیں۔جانتے ہو کیوں" وہ ٹھہرا ۔"وہ اس لیے کہ میں محبت میں بے وفائی تو برداشت کر سکتا تھا۔کیوں کی میں زبردستی کا قائل نہیں تھا۔اسی لیے میں نے اسے آرام سے چھوڑ دیا تھا۔لیکن جو چیز میں کبھی معاف نہیں کر سکتا وہ تھی میری بچیوں کی تکلیف۔۔۔میری عیشہ کی تکلیف جو ابھی چند ماہ کی جو ماں کے لمس کے لیے تڑپتی تھی۔میری سونی اور رابی کی تکلیف جو ماں کے لیے سسکتی تھیں۔اس عورت کو میں کبھی معاف نہیں کر سکتا جس نے میرے بچوں کو رلایا،تڑپایا۔کبھی نہیں۔۔اور یل مکافات عمل ہی ہے۔اس عورت کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا میں" ٹھہر ٹھہر کر اس نے ٹھنڈے لہجے میں خون آلود آنکھوں سے کہا تھا۔زید اس کی تکلیف سمجھ سکتا تھا۔

"اور محبت۔کیا محبت بھی ختم ہو گئی۔"اس نے پھر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں۔ ختم ہو گئی اسی دن جس دن وہ گھر کی دہلیز پار کر گئی تھی۔۔"

"اچھا چھوڑ یہ بتا بھابھی سے کب ملوا رہا ہے۔ کوئی دعوت کر بھئی اپنی۔ اکلوتا یار ہوں تیرا۔" اس نے اس کا موڈ درست کرنے کی خاطر اس نے کہا تو فارد دھیما سا مسکرا دیا۔

"ہمم چلو ٹھیک ہے شام میں آ جاؤ۔ گپ شپ کریں گے۔" فارد نے ہلکے پھلکے انداز میں مسکرا کر کہا۔

"میں دعا کروں کا میرے دوست کہ تمہیں سچی محبت مل جائے۔ اور تجھے مسکان واپس لوٹ آئے۔" زید نے اس کی دیکھ کر دعا مانگی تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ اٹھ کر چلا گیا۔

★★★

فارد گھر آیا تو اس نے صوفے پر بیٹھ کر آواز دی۔ وہ چند منٹ میں اس کے لیے پانی لے کر آ گئی۔ فارد نے گہری نظروں سے اسے دیکھا جو بالوں کا ہلکا سا جوڑا بنائے سبز رنگ کے ڈریس میں کیوٹ لگ رہی تھی۔ اس نے ہنسی دبائی اور پانی کا گلاس لیا۔

پانی پی کر اس نے گلاس اسے پکڑا دیا۔

"سنو" وہ جو مڑنے لگی تھی اس کی پکار پہ رک گئی۔

"جی۔" عام سے لہجے میں کہا۔ البتہ مڑی نہیں۔ کیونکہ آئیڈیا نمبر 3 تھا شوہر کو اگنور کرو۔

فارد اٹھ کر اسکے پیچھے آیا۔ اس نے اس کے بال جو جوڑے میں کیچر سے جکڑے تھے انہیں کیچر نکال کر کھول دیا۔ تو لمبے بال اس کی پشت پہ بکھر گئے۔ وہ شاک ہو گئی۔

"ایسے رکھا کرو۔اچھے لگتے ہیں۔"فارد نے اس کے کندھے پہ تھوڑی ٹکا کر اسکی جانب دیکھ کر کہا۔صاحبہ نے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا۔اس نے سٹپٹا کر نظریں پھیر لیں۔وہ ہنس پڑا۔

"بیوی ناراض ہو۔"اس نے پیار سے پوچھا۔

"نہیں۔۔"صاحبہ کا دل تو لڈیاں پانے کا کر رہا تھا۔

"اچھا۔پکا۔"؟؟اس نے حیرت سے پوچھا۔حصار تنگ کیا۔

"جی۔میں جاؤں۔؟"اس نے جلدی سے جواب دیا۔اگنور کرنا تو اسے ہی بھاری پڑ رہا تھا۔فارد نے گہرا سانس بھرا۔ایک تو وہ کبھی شکایت نہیں کرتی تھی۔

"ہمم۔اچھا سنو۔"اس نے پھر پکارا۔

"جی"اس کی جی جی کی گردان پہ فارد کو ہنسی بھی آئی۔

"آج میرا دوست آرہا ہے شام گھر دعوت پہ۔کچھ اچھا سا بنا دینا۔" فارد نے اس کا رخ اپنی جانب کیا۔اور اس کے شانوں پہ بازو رکھا۔

"صاحبہ نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا۔

"لیکن میں بناؤں کیا۔" اسے پریشانی ہوئی۔

"کچھ بھی بنا لینا۔" فارد نے اس کے گال سہلائے۔

"جی اچھا۔" وہ کہہ کر اس کے حصار سے نکلنے لگی۔فارد نے اسے چھوڑ دیا۔وہ تو حیا سے جلدی جلدی بھاگ گئی۔فارد اس کی پشت پہ لہراتے بالوں کو دیکھتا رہ گیا۔پھر مسکرا کر کمرے میں چلا گیا۔

★★★

شام میں زیدان کے گھر آیا تو فارد اسے لے کر لاؤنج میں بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم بھائی" صاحبہ ان کے پاس دوپٹہ صحیح سے سر پہ جمائے ہوئے آئی۔زید نے حیرت سے اس چھوٹی لڑکی کو دیکھا۔

"وعلیکم السلام۔فاردیہ کون ہیں۔پہلے کبھی نہیں دیکھا انہیں۔"زید نے ناسمجھی سے فارد سے پوچھا۔

"تمہاری بھابھی۔"فارد نے مسکراتے ہوئے کہا تو زید اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"بھابھی۔"وہ چیخا۔

صاحبہ حیران سی اس کی حرکتیں دیکھ رہی تھی۔

"آپ بھابھی ہیں۔میرا مطلب فارد کی بیوی۔ک۔۔۔کیسی ہیں آپ۔"زید صدمے سے نکلتا اس کے سامنے ادب کھڑا ہو گیا۔

"میں ٹھیک ہوں بھائی۔آپ کیسے ہیں"۔صاحبہ نے پیار سے پوچھا تو زید کو اس کی معصومیت اور میٹھی نرم آواز سن کر اچھا لگا۔۔

"میں بالکل فٹ۔ویسے بھابھی یو آر سو پریٹی۔۔"زید نے خوشگواریت سے کہا تو وہ ناسمجھی سے فارد کر دیکھنے لگی۔

"آں صاحبہ تم جاؤ۔کھانا لگاؤ ہم آتے ہیں"فارد نے اسے بھیجا تو وہ چلی گئی۔

"یار یہ کیا۔یہ تو بچی۔مجھے سب کچھ بتا۔میرا مطلب ہے یہ کیسے ہوا۔"زید نے پوچھا تو فارد نے سب کچھ اسے بتا دیا۔

"اومائی گوڈ۔ویسے فارد قسمت تجھ پہ بہت مہربان ہے۔اتنی خوبصورت بیوی۔بھابھی کی بہن وغیرہ نہیں ہے۔اگر ہے تو میرے بھی سیٹنگ کرا دے بھ۔۔۔"زید کی پٹرپٹر چلتی زبان کو فارد نے روکا تھا جو اس کی گردن کو گدی سے دبوچا ہوا تھا۔

"بکواس بند کر" فارد نے گھورا۔

"ارے چھوڑ دے یار مجھے۔" زید نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کھانا لگ گیا ہے آ جائیں" صاحبہ نے ان دونوں کو کہا۔ لیکن حیرت سے ان دونوں کو دیکھا۔

"بھابھی جی بچائیں مجھے۔" زید نے ہانک لگائی۔

صاحبہ بیچاری حیران پریشان سی اسے دیکھنے لگی۔ اس نے معصومیت سے فارد کی طرف دیکھا جیسے نظروں سے گزارش کی ہو۔ فارد نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا۔

"تھینک یو بھابھی۔" زید نے ہنستے ہوئے کہا تو فارد اسے گھسیٹ کر ڈائننگ ٹیبل پر لے گیا۔

"واہ بھابھی۔ کیا جادو ہے آپ کے ہاتھ میں۔ قسم سے مزہ آ گیا" زید نے کھانا سے لطف اندوز ہوتے کہا تو صاحبہ مسکا دی۔

"ارے بھائی یہ اور لیں ناں۔"اس نے بریانی اس کے آگے کی جبکہ کہ وہ فارد کی سائیڈ پہ بیٹھی بار بار اس کی پلیٹ میں بھی کوئی نہ کوئی چیز رکھی جا رہی تھی۔زید سب دیکھ رہا تھا اور نظروں سے فارد کو چھیڑ بھی رہا تھا۔

"نہیں بھابھی بس۔پیٹ بھر گیا۔اب تو ایک کپ چائے ہو جائے تو مزہ آجائے" اس نے پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر کہا تو فارد اور صاحبہ دونوں ہنس دئے۔

"جی ابھی لائی، میں بہت اچھی چائے بناتی ہوں۔"وہ شرارت سے کہتے ہوئے اٹھی اور کچن کی طرف چل دی۔فارد اور زید مسکرا دیئے۔

"تم جانتے ہو فارد۔بہت خوش قسمت ہو تم جو تمہیں صاحبہ ملی ہے۔بہت معصوم ہے وہ۔اور بہت محبت بھی کرتی ہے تجھ سے۔جو اس کی آنکھوں میں نظر آتا ہے۔کسی اور کے کیے کی سزا اسے مت دینا۔۔جس طرح اس نے پیار سے تیرے بچوں، تجھے اور تیرے گھر کو سنبھالا ہے وہ قابل ستائش ہے۔اب اپنی زندگی میں

آگے بڑھ۔اسے وہ محبت دو جو وہ ڈیزرو کرتی ہے۔۔صاحبہ بہت اچھی ہے۔وہ تجھے ہمیشہ خوش رکھے گی۔مجھے بھروسا ہے۔۔"

اس کے جانے کے بعد اس نے فارد کی جانب دیکھ کر نرمی سے کہا تو فارد نے اس کی طرف دیکھا جہاں محبت کے نام پہ وہ چونکا تھا وہیں اس کی باتوں پہ وہ متفق تھا کہ کس طرح اس نے کم عرصے میں ہر چیز کو سنبھال لیا تھا۔

"ہمم، صحیح کہہ رہے ہو تم۔"فارد نے کہا تو زید خوشی اے مسکرا اٹھا۔

صاحبہ چائے لے کر آئی۔تو وہ بھی اس نے تعریف کر کے پی لی۔

"ویسے بھابھی آپ کی بہن نہیں ہے کوئی۔"زید نے فارد کو شرارتی نظر سے دیکھ کر اس سے پوچھا۔

"نہیں میری بہن نہیں ہے۔کیوں۔۔"؟اس نے پوچھا۔

"نہیں کچھ نہیں۔"زید کا چہرہ لٹک گیا۔فارد نے بے ساختہ ہنسی دبائی۔

"ارے یار صاحبہ اس بے چارے کی کوئی بہن نہیں ہے ناں اسی لیے پوچھ رہا تھا۔بے چارہ بہن کے لیے ترستا ہے" فاردنے مصنوعی افسوس سے کہا زید کو زور سے اچھو لگا۔

۔اس نے صدمے سے اسے دیکھا۔صاحبہ بھی اداس نظر آئی۔

"میرا بھی کوئی بھائی نہیں ہے۔۔"اس کی آواز ندھ گئی۔

زید اس کے رونے پہ بوکھلا گیا

فاردنے اسے گھورا جو اس کی بیوی کو رلا کر بیٹھا تھا۔

"ارے میں ہوں ناں آپ کا بھائی۔آج سے آپ میری بہنا۔میں آپ کا بھائی۔ٹھیک ہے۔روئیں نہیں پلیز" زید اٹھ کر اس کے پاس گیا اور اس کا سر سینے سے لگا کر چپ کروانے لگا۔جب کہ وہ سوں اوں کرتی اس کی شرٹ سے ناک صاف کر رہی تھی۔

"سچی آپ میرے بھائی ہیں۔"اس نے اس کی طرف دیکھ کر معصومیت سے کہا۔

"ہاں میری ایمو شنل بہن۔۔"زید نے اس کی معصوم شکل دیکھ کر پیار سے کہا تو اس کی آنکھیں پھر سے بھر آئیں۔تو پھر اس کے سینے پہ سر رکھ گئی۔

اچھا یہ رکھو۔میری طرف سے آپ کی شادی کا تحفہ۔۔"زید نے جیب سے ایک کیس نکال کر اسے دیا تو اس نے حیرت اور خوشی سے جلدی سے پکڑا اور کھول کر دیکھا جس میں خوبصورت کا نفیس بریسلیٹ تھا۔

"یہ کتنا پیارا ہے۔بہت شکریہ بھائی جان۔"اس نے مسکراتے چہرے سے کہا تو زید نے اس کے چہرے کی خوشی پہ ماشاءاللہ کہا۔فارد سے مزید یہ پیار بھرا منظر برداشت نا ہوا۔

"اچھا بس جاؤ اب تم۔خواہ مخواہ رلا دیا میری بیوی کو۔"وہ ان کے پاس آکر صاحبہ کو اپنے ساتھ لگاتا ہوا زید سے بولا جو اسے شرارتی نظروں سے دیکھنے لگا۔"

اوہ سم ون جیلس۔"زید نے جان بوجھ کر انگلش میں کہا جو صاحبہ کو سمجھ نہیں آیا۔وہ بے چاری تو فارد کا خود کے گرد گھیرا دیکھ رہی تھی۔جو بے نیاز کھڑا تھا۔

"شٹ اپ۔اینڈ گیٹ آؤٹ۔"فارد نے دانت پیس کر کہا۔

"دیکھیں بھابھی یہ آپ کا شوہر مجھے جانے کے لیے کہہ رہا ہے۔"زید نے معصوم شکل بنا کر کہا۔

"ارے آپ بیٹھیں ناں۔ہم باتیں کرتے ہیں۔"صاحبہ نے اسے پیار سے کہا اور فارد جو گھورا جس نے ایک آئبرو اچکا کر اسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو چڑیا کے بھی پر نکل آئے۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد صاحبہ اس کے ساتھ سے ہٹ کر زید کو لیے لاؤنج میں چلی گئی جہاں دونوں نے خوب باتیں کیں۔فارد تو اس کی تیز تیز چلتی زبان دیکھ رہا تھا۔

"مجھ سے تو اتنی باتیں نہیں کرتی یہ۔"وہ بڑبڑایا۔

تھواری دیر میں زید چلا گیا تو صاحبہ بھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔فارد اس کی بے نیازی پہ تلملاتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔نیند تو آنی نہیں تھی اب۔

تنگ آ کر وہ اس کے کمرے میں گیا تو آگے سے لاک لگا تھا۔اس نے گھور کر دروازے کو دیکھا۔وہ ڈپلیکیٹ چابی لے کر آیا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔جہاں وہ پنک نائٹ ڈریس میں باربی بنی سو رہی تھی۔وہ چلتا ہوا آیا اور آرام سے اسے اپنے حصار میں لے کر سو گیا۔

صاحبہ جو کچی نیند میں تھی آنکھیں کھول کر اس کو دیکھا تو لب مسکراہٹ میں پھیلے ۔اس کے گرد بازو پھیلاتے وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر سکون سے آنکھیں موند گئی۔

★★★★

اگلے دن اتوار تھا۔فارد کا آج کا سارا دن بچوں کے ساتھ گزارنے کا تھا۔وہ سب لان میں دھوپ میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں پر ہلکی ہلکی دھوپ بھلی لگ رہی

تھی۔فارد عیشہ کے ساتھ کھیل رہا تھا پھر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی فارد تک آتی۔اور پھر بھاگ جاتی۔صاحبہ بھی آرام سے بیٹھی ان کی مستیاں دیکھ رہی تھی اور ساتھ میں کینو چھیل کر انہیں دے رہی تھی۔پھر کچھ یاد آنے پر اندر کی جانب چل دی۔

فارد نے اسے جاتے دیکھا اور پھر سے مصروف ہو گیا لیکن جب کافی دیر تک وہ نا آئی تو وہ غیر ارادی طور پر اندر کی طرف چل دیا۔۔کچن میں جا کر دیکھا تو وہ نہیں تھی ۔بچوں کے روم کا دروازہ بند تھا۔وہ بنا دستک دیئے اندر چلا آیا لیکن اندر آ کر اس کی نظر اور ایمان دونوں ڈولم ڈول ہو گئے۔سٹپٹا تو صاحبہ بھی گئی تھی۔

اس وقت وہ شارٹ گھٹنوں تک آتی شرٹ اور جینز میں ملبوس کھلے بال جو اس کی کمر سے بھی نیچے تک لہرا رہے تھے آئینے کے سامنے کھڑی لپ سٹک لگا رہی تھی۔اسے دیکھ کر وہ سیدھی ہو گئی۔فارد چاہ کر بھی اس کی طرف اپنے قدموں کو بڑھنے سے نا روک پایا۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔جائیں یہاں سے۔" صاحبہ نے جلدی سے اسے کہا تھا لیکن وہ ان سنا کر کے آگے آ گیا۔صاحبہ نظر جھکا گئی۔

ناجانے آج کیوں اسے لگا تھا کہ جس طرح شہر کی لڑکیاں اس طرح ماڈرن کھڑے پہنتی ہیں وہ بھی پہن کر دیکھے کہ کیسے لگتے ہیں۔لیکن اچانک سے فارد کے آجانے کی وجہ سے وہ ہر بڑا گئی تھی۔

اس کے ہوش ربا حسن سے فارد کا ایمان ڈگمگا رہا تھا اور اوپر سے ملکیت کا احساس بڑھ چڑھ کر بول رہا تھا۔

آگے بڑھ کر اس نے اس کے شانوں پہ بازو پھیلا کر اپنے گھیرے میں لیا۔

اور قریب کھینچ لیا۔وہ بے ساختہ آگے کھنچی آئی۔

"کیاارادے ہیں تمہارے آج۔ہاں؟؟"فاردنے جزبات سے گندھی آواز میں ں سرگوشی میں پوچھا تھا۔توصاحبہ نے سر اٹھا کر اپنی کالی گول آنکھوں سے اس کو معصومیت سے دیکھا۔

"میرے تو کوئی ارادے نہیں ہیں۔"اس نے معصومیت سے کہا تو فارد کو اپنا آپ اس کی آنکھوں میں ڈوبتا نظر آیا۔دل دماغ سب پر وہ حاوی ہو رہی تھی۔دل کہتا تھا کہ اسے اس حسن پر خراج تحسین بخشا جائے۔دونوں پیار بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

دل کی آواز پہ لبیک کہتے ہوئے فارد جھکا اور چھوٹی سی جسارت کر دی جس سے صاحبہ کا رنگ سرخ گلال ہو گیا۔اور آنکھیں کھلی رہ گئی۔فارد نے اس کا چہرہ دیکھا جہاں وہ شرمیلی سی مسکان لبوں پہ سجائے سرخ ہو رہی تھی۔آنکھیں مینچ رکھی تھیں۔

فارد نے اس کا رخ موڑ کے آئینے کی طرف کیا اور خود اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔

"ہم تو پہلے ہیں آپ کے دیوانے ہیں پھر یہ سب کیوں۔"اس نے اس کے کندھے پہ تھوڑی ٹکاتے ہوئے اس کے حلیے کی طرف اشارہ کیا۔

"وہ۔۔وہ میں نے ٹی وہ پہ دیکھا تھا کہ لڑکیاں ایسے کپڑے پہنتی ہیں۔میں بس کوشش کر رہی تھی لیکن اللہ قسم میں نے پہننے نہیں تھے۔یہ تو کتنے گندے ہیں۔"اس نے سمٹتے ہوئے ناگواری سے کہا۔

"لیکن مجھے تو اچھے لگ رہے ہیں۔"فارد نے آئینے میں اس کا عکس دیکھتے سرگوشی کی۔

"ہیں۔اللہ اللہ آپ کو اچھے لگتے ہیں ایسے کپڑے۔"اس نے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا

۔

"ہمم۔"اس نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔تو وہ سوچ میں پڑ گئی۔

فارد نے اس کا رخ اپنی طرف کیا اور اس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے۔

"مجھے میری صاحبہ جیسی ہے ویسی ہی اچھی لگتی ہے۔سادہ معصوم، تم جیسے کپڑے پہنوان میں اچھی لگتی ہو۔لیکن تمہیں یہ کپڑے پہننے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔ٹھیک ہے۔۔"فارد نے اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے پیار سے کہا۔صاحبہ کے لیے حیرت کا مقام تھا اج فارد نے پہلی بار اس کی تعریف کی تھی۔

شاید یہ زید کی باتوں کا اثر تھا کہ فارد اس رشتے کو موقع دے رہا تھا۔

صاحبہ مسکرادی۔تو فارد بھی اس کی مسکان دیکھ کر مسکرادیا۔

"آپ بہت اچھے ہیں۔"صاحبہ نے بے ساختہ کہا۔

"اچھا۔"؟فارد نے مصنوعی حیرت سے پوچھا۔

"جی آپ بہت بہت اچھے ہیں۔"صاحبہ نے بھی اکسائیٹڈ ہو کر کہا۔فارد اسے دیکھتا رہ گیا جو چھوٹی سی بات پہ کتنا خوش ہو جاتی تھی۔

"اچھا تو پھر اپنے کمرے میں کب آ رہی ہو۔"اس نے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے پوچھا۔

"جی؟"اس نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"اپنے کمرے میں۔یعنی ہمارے کمرے میں۔"فارد نے جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔تو وہ مسکرا دی۔

"لیکن بچے۔"اسے بچوں کی فکر ہوئی۔

"کوئی نہیں بچوں کا بیڈ بھی ہم وہیں شفٹ کر دیتے ہیں۔"ان کا کمرہ کافی بڑا تھا جس میں باآسانی ان کا بیڈ آ سکتا تھا۔

"جی اچھا۔"صاحبہ مسکرا دی اور اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"یہاں آؤ" فارد نے اپنا بازو پھیلایا تو وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی اس کے سینے پہ سر رکھ گئی۔فارد نے اس کے سر پہ تھوڑی رکھ کر اس کے بال سہلائے۔اور سر پہ لب رکھے۔

"مما۔۔۔پاپا۔۔"آواز پہ دونوں الگ ہوئے اور پیچھے دیکھا جہاں سونی اور رابی کھڑے تھے۔

"پاپا آئسکریم کھانی ہے۔"سونی نے اکسائیٹڈ ہو کر اندر آتے کہا۔تینوں دروازے پہ لائن بنائے کھڑی تھیں۔صاحبہ ہنس دی۔

فارد نیچے جھکا تو وہ تینوں چلتی ہوئی اندر آئیں اور اس کی بانہوں میں سما گئیں۔

"آج ہم لوگ باہر جائیں گے آئسکریم کھانے۔۔۔"فارد نے سونی اور رابی کو جھک کر اٹھا کر کہا جبکہ عیشہ تو مما کی ٹانگوں سے چپکی تھی۔

صاحبہ نے اسے بھی اٹھا لیا۔

"یاہووووو۔"سونی اور رابی ایکسائیٹڈ ہو گئیں۔

فارد اور صاحبہ مسکرا دئے۔

"پاپا۔۔میں۔میں"عیشہ نے بھی دیکھا دیکھی اپنے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔

وہ لوگ ان تینوں کو لے کر باہر نکلے اور پھر کافی انجوائے کر کے گھر دیر تک واپس آئے۔بچے تو راستے میں ہی سو گئے تھے۔

ایک بھرپور زندگی سے بھرا دن گزار کر وہ گھر لوٹے تھے۔

★★★★

صاحبہ فارد کے کمرے میں شفٹ ہو گئی تھی۔بچے بھی ان کے پاس ہی ہوتے تھے ۔فارد اپنی زندگی میں بہت حد تک مطمئن اور خوش ہو گیا تھا۔یہ چند دن اس نے صاحبہ کی سنگت میں بہت خوبصورت گزارے تھے۔صاحبہ بھی اپنی زندگی سے مطمئن تھی۔ایک خوشحال زندگی جس کی وہ خواہش کرتی تھی اسے مل گئی تھی۔بلکہ اس سے بڑھ کر ملا تھا ایک پیار کرنے والا شوہر سب کچھ تو تھا۔وہ جتنا اللہ

کا شکر کرتی اتنا کم تھا۔ لیکن جو چیز تھی وہ تھی محبت۔۔اسے کبھی فارد کے پیار میں کوئی کمی نہیں نظر آئی لیکن اس نے کبھی زبان سے اظہار بھی تو نہیں کیا تھا۔یہی تو فرق ہوتا ہے محبت میں۔ عورت اپنے محبت کا اظہار عمل سے کرتی ہے جبکہ عورت کو مرد سے ہمیشہ لفظی اظہار کے ساتھ ساتھ عملی بھی چاہیئے ہوتا ہے۔ان چند دنوں میں صاحبہ نے کئی مرتبہ اپنی محبت کا اقرار کیا تھا لیکن فارد نے نہیں۔

"سنیں۔"فارد بیڈ پہ بیٹھا لیپ ٹاپ پہ کچھ کام کر رہا جب صاحبہ جو اس کے پاس بیٹھی تھی اس نے پکارا۔

"ہمم۔"

"سنیں ناں"اس نے پھر پکارا۔

"ہاں بتاؤ۔"اس نے مصروف سا کہا۔

"یہاں میری طرف دیکھیں"اس نے لاڈ سے خفا خفا سا کہا۔

www.novelsclubb.com

ان دنوں میں وہ لاڈ کرنا بھی سیکھ گئی تھی اور روٹھنا بھی۔

"ہاں بتاؤ کیا ہے صاحبہ۔" اسنے جھنجھلاہٹ میں کہا۔

"اسے رکھیں پھر میری بات سنیں۔" اس نے پھر کہا۔

"صاحبہ بہت ضروری کام ہے" فاردنے کہا۔

"ہا!!!!۔اللہ اللہ اب آپ کو کام مجھ سے زیادہ اہم ہے۔۔میری اماں کہتی تھیں شوہروں کو بیوی کو وقت دینا چاہیئے۔جائیں میں آپ سے بات ہی نہیں کرتی۔۔" وہ رخ موڑ کر بیٹھ گئی۔

"اچھا بھئی خفا تو مت ہو۔۔ادھر آؤ۔۔یہ لو رکھ دیا۔۔" فاردنے اسے اپنے ساتھ لگایا تو وہ مسکرا دی۔

"اچھا بتاؤ کیا بات ہے۔" فاردنے اسے چپ دیکھ کر کہا جو اس کے سینے پہ سر رکھی ہوئی تھی۔

"ہاہاہا۔ بات تو کوئی نہیں تھی،" صاحبہ نے کھکھلاتے ہوئے کہا تو فارد کو شاک لگا۔

"صاحبہ تم بہت شیطان ہو گئی ہو" فارد نے مصنوعی ڈپٹا۔

"ہا آپ نے مجھے شیطان کہا۔" صاحبہ نے اس کے بازو پہ چٹکی کاٹی۔

"جی ہاں شیطان کی نانی۔" فارد نے پھر چھیڑا۔۔

"جائیں میں نہیں بولتی۔ مجھ سے پیار ہی نہیں کرتے آپ۔" اس نے منہ پھلا کر کہا تو فارد کا قہقہ گونجا۔۔

تم سے پیار نہیں کروں گا تو کس سے کروں گا۔۔۔" فارد نے اس کے کان میں جھک کر سرگوشی کی تو وہ سمٹ کر مسکرا دی۔ وہ چپ چاپ اس کے شرٹ کے بٹنوں سے کھیلتی رہی۔

"فارد جی۔"

"ہمم۔"

اس نے اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ سارہ سے بہت محبت کرتے تھے۔"اس نے اچانک تو فارد کا اس کے بالوں میں چلتا ہاتھ تھما۔

اس کی خاموشی پہ صاحبہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"بتائیں ناں فارد جی۔"

"اس نے اس کا گال پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔ تو فارد نے اس کی طرف دیکھا۔

"ہمم۔"فارد نے صرف "ہمم "کہا۔

www.novelsclubb.com

"اب بھی کرتے ہیں۔؟۔"صاحبہ نے پھر پوچھا۔

صاحبہ کیا ہو گیا ہے کیسی باتیں کر رہی ہو۔ چھوڑو یہ باتوں کو۔"فارد نے ٹوکا۔

"نہیں مجھے بتائیں کیا اب بھی سارہ کو محبت کرتے ہیں آپ۔"اس نے پوچھا۔

"نہیں میری جان۔میں نہیں کرتا اس سے محبتاور تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں فارد حسین صرف اور صاحبہ کا ہے۔"فارد نے اس پیشانی کو چوم کر کہا تو صاحبہ مسکرادی۔

میں بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔"صاحبہ نے اس کے گلے لگ کر کہا۔

"جی اچھا۔۔"فارد نے اس کی نقل کرتے کہا تو وہ گھور کر رہ گئی۔

"ویسے فارد جی اس کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں"

اچانک اس نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کس کو۔"

"یہی کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں کو۔"

"اچھا اس کو۔۔"فارد کو ہنسی آئی۔

"بتائیں ناں۔مجھے سکھائیں۔۔"

"تم کیا کرو گی سیکھ کر۔" فارد نے مسکراہٹ دبا کر پوچھا۔

"میں آپ کو بولا کروں گی ناں انگریزی میں۔" اس نے فخریہ بتایا۔

"اچھا۔" اس نے تعریفی نظروں سے اسے دیکھ کر اچھا کہا۔

"ہاں بتائیں اب۔" صاحبہ نے جوش سے پوچھا۔

"آئی لو یو۔" فارد نے کہا۔

"کیا۔؟" اس نے ناسمجھی سے دیکھا۔

"آئی لو یو۔" فارد نے آرام آرام سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آئی ل۔ کیا؟ صاحبہ نے پریشان سا اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"بولو آئی۔۔" فارد نے کہا۔

"""آئی"

"لو۔۔"

"لو۔۔"

"یو"

"یو"

"اب بولو" فارد نے پوچھا۔

آئی لو یو۔" اس نے جھٹ سے کہا۔

فارد مسکرایا۔

"دیکھا میں نے سیکھ لیا۔" اس نے خوشی سے فخریہ بتایا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں زندگی۔" فارد نے اس کی پیشانی چوم کر کہا۔

"آئی لو یو۔" وہ بول کر پھر سے اس کے سینے میں منہ چھپا گئی۔

"آئی لو یو ٹو۔" فارد نے اس خود میں بھینچ کر کہا۔

★★★

جی جاوید صاحب۔۔ہم ٹھیک ہے آپ لوگ گھر آجائیں وہیں پہ ڈسکس کر لیتے ہیں۔۔اوکے اللہ حافظ۔۔"فاردنے موبائل پہ بات کرتے ہوئے کو کہا تھااور فون رکھ دیا۔آج اس نے آفس جانے کو دل نہیں تھا۔وہ چاہتا تھا صاحبہ کے ساتھ کہیں باہر جائے۔لیکن کچھ امپورٹنٹ میٹنگ کی وجہ سے اس نے ان لوگوں کو گھر پہ ہی بلا لیا تھا۔

تھوڑی دیر میں وہ لوگ آئے تو فاردانہیں ڈرائنگ روم میں لے آیا۔اس کے ساتھ اس کی سیکرٹری تانیہ،ایک ایمپلائے اور جاوید صاحب ان کے مینیجر تھے۔وہ لوگ اس وقت بیٹھے کچھ پوائنٹس ڈسکس کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم"صاحبہ ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہوئے خوشدلی سے بولتی ہے۔توسب چونک کر سر اٹھاتے ہیں۔

سب سر ہلا کر جواب دیتے ہیں جبکہ تانیہ اسے ناگواری سے دیکھتی ہے۔صاحبہ نے غصے سے تانیہ کو دیکھا تھا جو کھلی شارٹ شرٹ اور چست پینٹ میں فارد کے ساتھ چپک کر بیٹھی تھی۔

صاحبہ اپنا غصہ کنٹرول کرتی آ کر فارد کی دوسری سائڈ بیٹھ گئی۔فارد نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

"صاحبہ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔تم جاؤ ابھی۔"فارد نے جھک کر اسے آہستہ آواز میں کہا۔

"نہیں میں یہیں بیٹھوں گی۔"صاحبہ نے ضدی پن سے کہا وہ کب سے اس تانیہ کو دروازے سے فارد کے ساتھ جان بوجھ کر چپکتے دیکھ رہی تھی جب برداشت نا ہوا تو اندر آ گئی۔

"صاحبہ میں کام کر رہا ہوں ناں تم جاؤ۔"فارد نے سنجیدگی سے اسے کہا تھا۔باقی سب تو کام کر رہے تھے لیکن تانیہ کی آنکھیں اور کان اس کی طرف ہی تھے۔

"آپ کریں ناکام۔میں کونسا آپ کو ڈسٹرب کر رہی ہوں۔بس یہاں پہ بیٹھی رہوں گی۔"اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے کہا تو فارد نے اسے گھورا پھر کام میں مصروف ہو گیا۔صاحبہ ادھر ادھر نظریں گھما کر دیکھنے لگی۔

فارد اور تانیہ ایک فائل لے کر بیٹھے کچھ ڈسکس کر رہے تھے۔تانیہ کی نظریں فائل سے زیادہ فارد پہ تھیں۔وہ جان بوجھ کر کبھی فارد کے بازو سے بازو مس کرتی تو کبھی ہاتھ پہ ہاتھ۔۔صاحبہ سب دیکھ رہی تھی۔۔اب اسے بھی غصہ آنے لگا تھا۔

"دیکھیں آپ دور ہو کر بیٹھیں تھوڑا۔"اچانک اس نے کھڑے ہوتے ہوئے تانیہ کو کہا تو سب نے چونک کر اسے دیکھا۔۔چونک تو فارد بھی گیا تھا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔"فارد نے اسے گھور کر سنجیدگی سے کہا۔

"جی۔۔یہ کب سے آپ کے ساتھ چپکی جا رہی ہے۔مجھے نہیں پسند"اس ک سب کے سامنے غصے سے بولنے پر تانیہ کا بے عزتی سے چہرہ لال ہو گیا۔

"صاحبہ یہ کیا بکواس ہے۔۔ تمیز سے بات کرو۔۔اور باہر جاؤ تم۔"فارد نے اٹھ کر اسے بازو سے پکڑا۔

"نہیں میں یہیں رہوں گی۔یہ چڑیل اپ سے چمٹنے کی کوشش کر رہی ہے۔ نظر نہیں آرہا آپ کو۔اللہ اللہ کیسی بے شرم لڑکی ہے"صاحبہ نے غصے سے سرخ ہوتے کہا تو تانیہ اٹھ کھڑی ہوئی۔اب کی اس کے لفظوں پہ فارد کو بھی غصہ آیا تھا۔

"فارد سر یہ کیسی بد تمیزی ہے۔۔آپ کچھ کہتے کیوں نہیں۔ہاؤ انسلٹنگ از دس۔" تانیہ نے غصے سے سرخ ہو کر فارد کے بازو پہ ہاتھ رکھا۔صاحبہ نے شاک سے اس کا ہاتھ اس کے بازو پہ دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اے چڑیل۔ہاتھ ہٹاؤ اپنا۔۔"صاحبہ نے اسے کہا۔

"تمیز سے بات کرو جاہل انسان"تانیہ بھی بد تمیزی ہی اتر آئی۔

صاحبہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ پانی کا جگ اٹھا کر اس پہ الٹ دیا۔تانیہ نے شاک اور بے یقینی سے خود کو دیکھا باقی سب بھی صدمے سے کھڑے ہو گئے تھے۔

"اب بتاؤ۔ہاتھ تو لگاؤ میرے شوہر کو۔"اس نے سینے پر بازو باندھ کر فخریہ جتاتے ہوئے کہا۔

چٹاخ۔۔۔

"چپ ہو جاؤ صاحبہ۔"فارد نے رکھ کر اسے تھپڑ دے مارا۔صاحبہ نے پھٹی آنکھوں سے گال پہ ہاتھ رکھے اسے دیکھا تھا۔۔جو سرخ نظروں سے اسے غصے سے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"فارد"اچانک زوردار آواز پہ اس نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں آئمہ بے یقین آنکھیں لیے غصے میں اسے دیکھ رہی تھی۔صاحبہ سر جھکائے کھڑی رہی۔آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے۔

ائمہ اندر آئی اور صاحبہ کے پاس کھڑی ہوئی۔

"ایم سوریآپ لوگ پلیز جا سکتے ہیں" آئمہ نے اندر آکر اب سے کہا تو سب باری باری باہر چلے گئے۔تانیہ ایک سلگتی نظر صاحبہ پہ ڈال کر ٹک ٹک کرتی نکلتی چلی گئی۔ان سب کے جانے کے بعد آئمہ نے فارد کی جانب دیکھا تھا۔صاحبہ روتے ہوئے بھاگ کر کمرے سے نکل گئی۔

"صرف یہی کہوں گی کہ بہت افسوس ہوا۔جو مان مجھے اپنے بھائی پہ تھا وہ تم نے توڑ دیا۔" آئمہ نے رندھی ہوئی آواز میں سر جھکائے فارد سے کہا۔

"آپو آپ کو نہیں پتہ وہ کتنی بدتمیزی کر رہی تھی۔"

فارد نے غصے سے کہا تھا۔

"وہ بدتمیزی نہیں کر رہی تھی صرف اپنے شوہر جس سے وہ محبت کرتی ہے اس کے لیے پوزیسو تھی اور کیا تانیہ کو تم نہیں جانتے۔۔اس کی حرکتوں کو نہیں جانتے کہ

کس طرح کی لڑکی ہے وہ۔ صاحبہ نے جو کچھ کہا سچ کہا اور۔ تم نے تانیہ جیسی لڑکی کے لیے اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھایا۔ اگر غلطی اس کی تھی بھی تو تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کہ تم اس پر ہاتھ اٹھاؤ۔ بہت شرمندہ کیا ہے تم نے مجھے "آئمہ نے غصے سے اسے جھڑک کر کہا اور کمرے سے نکل گئی۔

فارد نے پیچھے سے گلدان اٹھا کر دیوار پہ دے مارا۔ وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

★★★

"شش۔ بس کرو میری جان رومت۔۔" آئمہ کب سے اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ اس کے گلے لگے صرف روئی جا رہی تھی۔ بچیاں بھی ماں کو دیکھ کر اداس تھیں

"پھپھو مما کو کیا ہوا ہے۔" سونی نے آئمہ سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں میری جان۔۔۔بس ایسے ہی آپ جاؤ باہر بہنوں کو بھی لے جاؤ۔کھیلو۔میں اور مما ابھی آتے ہیں۔"اس نے ان تینوں کو باہر بھیجا۔تو سونی سمجھداروں کی طرح ان دونوں کو لے کر باہر چلی گئ

"صاحبہ چندہ۔پلیز چپ ہو جاؤ۔طبیعت خراب ہو جائے گی۔ادھر دیکھو میری طرف۔۔"آئمہ نے اسے اپنے سامنے بٹھا کر اس کے آنسو پونچھے۔

"اتنی زور سے تھپڑ مارا ہے آپو۔.دیکھیں اتنا درد ہو رہا۔آپ کو نہیں پتہ وہ لڑکی جان بوجھ کر فارد جی کے ساتھ چپک رہی تھی"اس نے آنسو بہاتے ہوئے کہا اور اپنا گال آگے کیا جہاں انگلیوں کے نشان چھپ گئے تھے۔۔

"اچھا رونا تو بند کرو۔پھر خبر لیتے ہیں اس کی۔"آئمہ نے پیار سے کہا۔

"خود بخود رونا آئی جا رہا۔"اس نے اپنے آنسو صاف کیے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا دیکھو میری جان۔۔مجھے پتہ ہے فارد نے غلط کیا لیکن غلطی تمہاری بھی ہے تمہیں اس پہ پانی نہیں پھینکنا چاہیے تھا ناں۔یہ تو بری بات ہوتی ہے ناں۔"

"آپ کو نہیں پتہ وہ لڑکی جان بوجھ کر فارد جی کے ساتھ چپک رہی تھی تو بس مجھے غصہ آگیا۔مجھ سے پیار ہی ہیں کرتے"۔

"ایس نہیں ہے میری جان۔اچھا چلو اب فریش ہو جاؤ۔۔پھر کھانا کھاتے ہی۔" آئمہ نے اسے کہا تو وہ بھی سب بھول بھال اٹھ گئی۔

ائمہ نے کچھ سوچا۔اب اسے اپنے پلین پر عمل کرنا تھا۔

★★★

www.novelsclubb.com

عصر کے وقت فارد جو لاؤنج میں بیٹھا ہوا آج کے واقعے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

آئمہ اور صاحبہ کو بیگ باہر لاتے اور بچیوں کو تیار دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"کہاں جا رہی ہیں آپو۔ابھی آج تو آئیں ہیں"اس نے حیرانی سے ان سے پوچھا۔

"میں جا رہی ہوں۔بچیوں کو اور صاحبہ کو لے کر ساتھ"آئمہ نے اس کے سر پہ دھماکہ کیا تھا۔فاردنے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔فاردنے صاحبہ کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں وہ سر جھکائے ہوئے تھی۔

"کیوں یہ کیوں جا رہی ہیں۔"اس نے جلدی سے پوچھا۔

"کیا مطلب کیوں جا رہی ہیں۔میں پھپھو ہوں بچوں کی۔اور وہ جا سکتے ہیں میرے ساتھ،اور جہاں تک صاحبہ کی بات ہے تو وہ تب تک میرے ساتھ رہے گی جب تک تم اس سے اپنے کیے کی معافی نہیں مانگ لیتے۔ورنہ بھول جاؤ۔"آئمہ نے بے لچک انداز میں کہا۔

"آپی لیکن غلطی بھی تو۔"آئمہ نے اس کی بات کاٹ دی۔

"مجھے صفائیاں نہیں سننی۔ معافی نہیں مانگنی تو یہیں رہو۔ میں ان کو لے کر جا رہی ہو۔۔اللہ حافظ" وہ ایک نظر اسے دیکھ کر نکلتی چلی گئی۔ صاحبہ نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا شکوہ کناں نگاہوں سے۔ فاردنے بھی اسے دیکھا لیکن انا کا پہاڑ اونچا تھا وہ بچوں سے ملتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے میں چلا گیا۔ صاحبہ نے آنسو پونچھ کر آئمہ کی تقلید میں قدم بڑھا دیئے۔

وہ لوگ اسلام آباد پہنچ گئے تھے۔ سفر میں صاحبہ بالکل گم سم سی بیٹھی تھی۔ گھر پہنچ کر سب گھر میں داخل ہوئے تو سامنے ہی حماد بھی دکھ گیا۔۔

"ارے آپ السلام علیکم! کیسی ہیں بھابھی۔" حماد نے آگے بڑھ کر سلام کرتے ہوئے کہا۔ بچے بھی آئمہ کے بچوں کرن اور اسماعیل کے ساتھ کھیلنے چلے گئے۔

"وعلیکم السلام۔!" صاحبہ نے نقاہت سے جواب دیا۔

"صاحبہ ایسا کرو آرام کرو۔آؤ تمہیں کمرے میں لے چلوں۔۔باقی باتیں بعد میں ہوں گی"آئمہ نے حماد کو آنکھوں سے تسلی دی اور صاحبہ کو کمرے کی طرف چل دی۔اچانک صاحبہ چکر آنے کی وجہ سے بے ہوش ہو کر زمیں پر گر پڑی۔۔

"صاحبہ۔حماد دیکھو صاحبہ کو کیا ہو گیا ہے۔۔آئمہ نے نیچے بیٹھ کر اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے حماد کو چیخ کر بلایا

"اسے کمرے میں لے کر چلتے ہیں۔تم ڈاکٹر کو کال کرو"

حماد اسے اٹھا کر کمرے میں لے گیا اور بیڈ پہ لٹایا۔آئمہ نے ڈاکٹر کو کال کی۔

کچھ دیر میں ڈاکٹر آئی۔

"آپ لوگ باہر جائیں مجھے چیک اپ کرنے دیں۔۔"ڈاکٹر نے کہا تو وہ اسے فکر سے دیکھتے باہر چلے گئے۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آئی۔

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر سب ٹھیک ہے ناں۔ کیا ہوا ہے صاحبہ کو" آئمہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر پوچھا۔

"ارے فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ گڈ نیوز ہے۔ شی از ایکسپیکٹنگ۔ کانگریچولیشنز۔ بس کمزوری کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی ہیں۔ کچھ دیر میں ہوش آ جائے گا۔" ڈاکٹر نے خوشی سے ان کو خبر سنائی تو آئمہ نے خوشی سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ اس نے حماد کو دیکھا جو خود بھی خوش نظر آ رہا تھا۔

"تھینک یو سو مچ ڈاکٹر، آیئے آپ کو باہر تک چھوڑ دوں۔" حماد کہتے ہوئے ان کو لیے باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

آئمہ جلدی سے اس کے کمرے میں گئی جہاں وہ ابھی بھی بے ہوش لیٹی تھی۔ آئمہ نے اس کا پاس بیٹھ کر اس کی پیشانی چومی اور اسکے لیے سوپ بنانے کچن میں چلی گئی۔

صاحبہ کو ہوش آیا تو وہ کمرے میں اکیلی تھی کچھ دیر تو غائب دماغ سے لیٹی سوچتی رہی۔

"ارے صاحبہ اٹھ گئی تم۔" آئمہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو صاحبہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"کیسی طبیعت ہے اب" آئمہ نے پیار سے اس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

"ٹھیک یو آپو۔۔۔بس جی متلا رہا ہے۔" اس نے نقاہت سے کہا۔

"میری جان اب اس حالت میں یہ تو ہو گا۔ چلو جلدی سے یہ سوپ پیو۔۔" آئمہ نے پیار سے کہا تو وہ اسے الجھن بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔

"کیا مطلب آپا۔" اس کی بے خبری پہ آئمہ مسکرا دی۔۔

"میری جان تم مما بننے والی ہو۔۔" آئمہ نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر کہا۔

صاحبہ زیر لب دہرانے لگی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں مما بننے والی ہوں آپو۔سچ میں۔آپ سچ بول رہی ہیں" صاحبہ نے ہکلاتے ہوئے نم آنکھوں سے جلدی میں پوچھا۔

"ہاں میری جان۔اب میری چھوٹی سے بھابھی ماں بن رہی ہے۔میں بہت خوش ہوں صاحبہ۔اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔۔"اس نے اس کا ہاتھ چوم کر کہا تو صاحبہ اچانک پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"صاحبہ کیا ہوا چندہ۔رو کیوں رہی ہو۔"آئمہ نے اسے ساتھ لگا کر پوچھا۔

"یہ تو خوشی کے آنسو ہیں۔"اس نے الگ ہو کر منہ بسور کر کہا تو آئمہ مسکرا دی۔

"چلو اب یہ سوپ ختم کرو۔کتنی کمزور ہو گئی ہو۔رنگت بھی پیلی ہو رہی ہے۔" آئمہ نے زبردستی اسے سوپ پلایا۔

"آپی وہ فارد جی ان کو بھی بتا۔"آئمہ نے اس کی بات کاٹی۔

"نہیں ابھی میں نہیں بتانے والی اسے۔میں نہیں چاہتی کہ بچے کا سن کر آئے۔میں چاہتی ہوں کہ اسے تمہاری قدر کا اندازہ ہو۔جب اکیلا گھر میں رہے گا ناں عقل ٹھکانے آئے گی۔پھر کبھی میری بھابھی کو رلانے کی ہمت نہیں کرے گا" آئمہ نے سختی سے کہا تو وہ چپ کر گئی حالانکہ اس کا اتنا دل کر رہا تھا اسے بتانے کو۔

"چلو اب لیٹ جاؤ۔آرام کرو۔"اس نے اسے لٹا کر کمبل اوڑھا دیا۔

"آپو بچے کہاں ہیں۔"اس نے یاد آنے پر پوچھا۔

"تم فکر نہیں کرو،ان کو میں سلا دوں گی۔عیشہ کو سلا کر تمہارے پاس لے آؤں گی ۔ٹھیک ہے۔۔"اس کی بے چینی دیکھتے اس نے کہا تو صاحبہ نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔

آئمہ بھی لائٹ آف کرتے باہر چلی گئی۔

رات کو اس کی آنکھ کھلی کسی کی چھوٹی چھوٹی انگلیوں کے لمس سے کھلی۔اس نے آنکھیں کھولی تو عیشہ تھی جو بیٹھ کر اس کے چہرے کو چھو رہی تھی۔

"عیشہ میری جان کیا ہوا۔"اس نے اٹھ کر اسے گود میں لیا۔

"مما بھوک۔"عیشہ نے آں آں کرتے ہوئے کہا تو صاحبہ مسکرا دی۔

"صاحبہ کو یاد آیا کہ عیشہ رات میں ایک مرتبہ ضرور فیڈر پیتی تھی۔

"اے میلی جان۔ مما کی بے بے کو بھوک لگی ہے۔اور مما سوئی پڑی ہیں۔ مما بہت گندی ہیں۔ہیں ناں۔"اس نے اس کو گود میں کھڑا کرتے ہوئے اس کی ناک سے ناک ملا کر کہا تو عیشہ کھکھلا کر ہنس پڑی۔۔

"آجاؤ۔میری گڑیا۔فیڈر بنا کر دیتی ہو۔"وہ اسے لے کر اٹھ کھڑی کمرے سے باہر نکل کر ڈھونڈتے ہوئے کچن کی طرف چل دی۔

کچن کی لائٹ آن کی تو سامنے ہی گرم پانی میں فیڈر پڑی تھی۔اس نے دھو کر فریج سے دودھ اٹھایا اور گرم کر کے فیڈر میں ڈالا۔اس دوران عیشہ اس کے کندھے سے چپکی ہوئی تھی۔

فیڈر بنا کر ان نے لائٹ آف کی اور کمرے کی جانب چل دی۔

کمرے میں آ کر اس نے عیشہ ک بیڈ پہ لٹایا اور فیڈر اسے دیا تو آرام سے پیٹ پوجا کرنے لگی۔ صاحبہ نے اسے مسکرا کر دیکھا۔ اچانک دروازے پہ دستک ہوئی ۔صاحبہ نے گھڑی پہ ٹائم دیکھا تو 2 بج رہے تھے۔

اس نے آئمہ کا سوچتے جا کر دروازہ کھولا۔ تو سامنے جس کو دیکھا اس کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"آپ۔؟ اس نے حیران سا کہا

۔فاردان لوگوں کے جانے کے اپنے کمرے میں آ گیا تھا۔ لیکن گھر تو کیا کمرہ بھی اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا۔ صاحبہ کی اتنی عادت ہو گئی تھی کہ اب اس کے بنا ایک پل بھی نہیں گزارا جا رہا تھا۔

"فارد تم نے غلط کیا۔ تھپڑ نہیں مارنا چاہئے تھا اسے۔" اس نے غصے سے ادھر ادھر ٹہلتے سوچا۔

"کتنی زور سے لگا ہو گا اسے۔"

"پھر سوری بھی نہیں کیا تم نے" وہ بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔

"کم از کم روک ہی لیتے اسے" اس نے پھر سوچا اور غصے سے ہاتھ کا مکہ بنا کر شیشے پہ دے مارا۔ شیشہ کرچی کرچی ہو کر بکھر گیا۔ ایک ٹکڑا اسے بھی ہاتھ پہ لگا جو ہاتھ کو لہولہو کر گیا۔ لیکن اسے وہ درد محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا۔

کچھ دیر بعد جب برداشت نہ ہوا تو کمرے سے نکل کر گاڑی میں بیٹھا اور اسلام آباد کے لیے روانہ ہو گیا یہاں پہنچ کر وہ گھر میں داخل ہوا تو سمجھ نہ آیا کہ پتہ نہیں کس کمرے میں ہو گی۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اسے کمرے سے نکل کر کچن میں داخل ہوتے دیکھ وہ وہیں پہ کھڑا رہا اور اس کے کمرے میں جانے کے بعد خود بھی پیچھے پیچھے آ گیا۔

"جی میں۔ میڈم اب اندر آنے دو۔" فارد نے مسکرا کر کہا تو صاحبہ نے اسے اندر آنے دیا۔ فارد اندر داخل ہوا تو صاحبہ نے لائٹ آن کی۔ عیشہ اپنے بابا کو دیکھ کر فیڈر چھوڑ کر بیڈ پہ کھڑی اس کی طرف لپکنے لگی۔

"ارے میری گڑیا۔ بابا نے بہت مس کیا اپنی جان کو" فارد نے آگے بڑھ کر اسے گود میں اٹھایا اور اسے چٹاچٹ چوم ڈالا۔ عیشہ نے بھی اس کی گال پہ بوسہ دیا۔

صاحبہ اب تک کھڑی اس کے ہونے کا یقین کر رہی تھی۔

فارد نے اسے چپ دیکھ کر عیشہ کو بیڈ پہ لٹایا اور خود قدم بہ قدم چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو۔" فارد نے اس کی مرجھائی شکل دیکھ کر نرمی سے پوچھا۔ صاحبہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ اچانک وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اس کے گلے لگ گئی۔ فارد ان اچانک افتاد پہ گھبرا گیا۔

"صاحبہ جان۔ کیا ہوا ہے۔ رو کیوں رہی ہو۔۔۔"فارد نے اس کر بال سہلاتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔"کچھ دیر بعد صاحبہ اس سے الگ ہو کر نظر جھکا کر بولی۔ فارد بے اختیار مسکرایا۔

"اچھا تو کیا اس لیے رو رہی ہو۔"فارد نے اس کے آنسو صاف کر کے پوچھا۔

"تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"پھر۔"

وہ میں مما بننے والی ہوں۔"اس نے سوں سوں کرتے بتایا

"واٹ۔۔۔ تم ماما۔ مطلب۔ مطلب میں۔ بابا بننے والا ہوں۔ اومائی گوڈ صاحبہ تم سچ کہہ رہی ہو۔"فارد نے اسے بازوؤں سے تھام کر بے یقینی سے پوچھا۔

"جی آپ بابا بننے والے ہیں۔"اس نے شرمیلی مسکان سے کہا۔

"یااللہ۔صاحبہ!تھینک یو سو مچ۔"اس نے اسے پھر سے خود میں بھینچ لیا۔

★★

صبح دروازے پہ دستک ہوئی تو صاحبہ نے ڈرتے فارد کی طرف دیکھا جو سکون سے صوفے پہ بیٹھا عیشہ سے کھیل رہا تھا۔

"دروازہ کھولو ڈرو مت۔"فارد نے سکون سے کہا تو صاحبہ نے ڈرتے ڈرتے دروازہ کھولا۔

"صاحبہ میں کب سے دروازہ بجا رہی۔طبیعت ٹھیک۔"آئمہ نے اندر آتے پریشانی سے کہا لیکن سامنے فارد کو بیٹھا دیکھ کر چپ ہو گئی۔

اس نے پھٹی نگاہوں سے بے یقینی سے صاحبہ کو دیکھا۔

"تم یہاں کیا کرنے آئے ہو۔"آئمہ نے ناراضی سے کہا۔

فارد نے اس کی ناراضگی بھری آواز سن کر مسکرایا۔

"جہاں میری بیوی ہو گی۔ میں بھی تو وہیں ہو! گا میری پیاری بہن۔" فارد نے اٹھ کر آئمہ کر ساتھ لگا کر جتایا۔ آئمہ نے منہ بسورا۔

"تو میری شرط یاد ہے تمہیں۔" آئمہ نے اسے گھورا۔

"جی یاد ہے" فارد نے گہرا سانس بھرا۔ صاحبہ خاموشی سے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

اچانک فارد آئمہ کو چھوڑ کر صاحبہ کے سامنے آیا اور ایک گھٹنا زمین پر رکھ کر بیٹھا۔ دونوں نے حیرت سے اسے دیکھا۔ صاحبہ تو تڑپ گئی۔

"صاحبہ" فارد نے اسے پکارا تو صاحبہ نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"میں جانتا ہوں میں نے تمہارے ساتھ اول دن سے بہت زیادتیاں کی ہیں۔۔ تمہیں دوسری عورتوں کی طرح سمجھا۔ تمہیں جان بوجھ کر دکھ دیا۔۔ تکلیف دی۔۔ لیکن تم نے آج تک افف تک نہیں کی۔ میرے گھر کو میرے بچوں کو اپنایا۔ انہیں ماں کا پیار دیا۔۔ ان کا خیال رکھا۔۔۔ اور مجھے۔ جو انسان تم

سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتا تھا اس کی ہر چیز کا خیال رکھا۔۔میری بے رنگ زندگی میں تم نے رنگ بھر دیئے ہیں۔اگر سچ کہوں تو میں نے آج تک تم جیسی لڑکی نہیں دیکھی۔تم بہت اچھی ہو۔اور کل کے لیے اور پچھلی تمام ہوئی زیادتیوں کے لیے میں تم سے معافی مانگتا ہوں۔مجھے معاف کر دو اور میرے گھر میں واپس آجاؤ۔۔۔وہ گھر تمہارے بنا ادھورا ہے

۔میں ادھورا ہوں۔۔۔آج مجھے اعتراف کرنے میں کوئی شرمندگی نہیں کہ فارد حسین تم سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔۔تمہارے بغیر رہوں گا تو مر جاؤں گا۔واپس چلو میرے ساتھ۔چلو گی؟؟؟؟فارد نے نم آنکھوں سے کہتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ پھیلایا۔حماد آئمہ مسکراتے اسے دیکھ رہے تھے۔

صاحبہ زور سے سر ہاں میں ہلاتے ہوئے اس کے سامنے بیٹھی اور اس کی کے گلے لگ گئی۔۔فارد نے بھی اس کے گرد بازو پھیلا کر خود میں بھینچ لیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اب بس یہ رو مینس بعد میں کرنا۔پہلے اٹھو ناشتہ کر لو۔۔"حماد نے ہنستے ہوئے ماحول کو ہلکا کرنا چاہا۔

فارد نے صاحبہ کو الگ کیا تو وہ بھی جھینپتی آنسو پونچھتے کھڑی ہو گئی۔

"آپو آپ ناراض تو نہیں۔۔"فارد نے اٹھ کر آئمہ کے ہاتھ پکڑ کر پوچھا۔

"نہیں میری جان۔میں ناراض نہیں ہوں۔۔مجھے فخر ہے کہ تم میرے بھائی ہو۔"آئمہ نے اس کا چہرہ ہاتھ میں بھر کر نم آنکھوں سے مسکراتے کہا۔تو فارد نے اسے گلے لگایا۔

"اچھا فارد تمہیں ایک گڈ نیوز بھی دینی ہے۔"آئمہ نے اچانک فارد سے کہا تو فارد ہنس دیا۔

"ہاہاہا میں جانتا ہوں آپو۔میں بابا بننے والا ہوں۔"فارد نے مسکرا کر اس کا گال کھینچ کر کہا۔صاحبہ عیشہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھی۔

"ہیں تمہیں کس نے بتایا۔"آئمہ نے حیرانی سے پوچھا۔

"ہماری بیگم نے۔"فارد نے آنکھ مار کر اشارے سے بتایا۔تو آئمہ نے کھلے منہ سے صاحبہ کو دیکھا صاحبہ سٹپٹا کر شرمندگی سے نظریں جھکا گئی۔

اچانک آئمہ کے ہنسنے پر وہ بھی ہنس دی۔

اللہ تمہیں نیک اولاد عطا فرمائے۔میں تو چاہتی ہوں تم تینوں بچیوں کو ان کا بھائی دے دو۔"آئمہ نے صاحبہ کو ساتھ لگا کر کیا تو سب نے بے ساختہ آمین کہا۔

ناشتے کے بعد فارد بچوں اور صاحبہ لے کر روانہ ہوا۔بچے پیچھے اور صاحبہ فرنٹ سیٹ پہ عیشہ کے ساتھ بیٹھی تھی۔فارد ڈرائیونگ کر رہا تھا۔دونوں ہی خاموش تھے۔

"صاحبہ"اچانک فارد نے پکارا۔

"جی۔"

"تم نے معاف کر دیا ناں مجھے۔"

"فارد جی میں آپ سے ناراض بھی نہیں تھی۔اماں کہتی تھیں کہ بیویاں شوہر سے ناراض نہیں ہوتی۔گناہ ملتا ہے۔آپ بات بار مجھ سے معافی نہیں مانگیں۔"

صاحبہ نے اس کی طرف دیکھ کر پیار اور معصومیت سے کہا تو فارد مسکرا دیا۔

"ویسے تمہاری اماں نے میرا بہت بھلا کیا ہے۔"اس نے شرارت سے کہا۔

"وہ کیسے۔"

وہ ایسے کہ اب کبھی بھی تم مجھ سے ناراض نہیں ہوا کرو گی۔نہ غصہ ہوا کرو گی۔اچھی بیویوں والے سارے گن ہیں تم میں۔میرے تو عیش ہی عیش۔"فارد نے شرارت سے کہا تو صاحبہ نے سمجھ کر اس کا بازو پہ دھموکا جڑا۔فارد کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

فارد نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور لبوں سے لگایا۔صاحبہ جھینپ گئی

"آئی لو یو۔" فار دنے گھمبیر آواز گاڑی میں گونجی۔

"آئی لو یو۔" صاحبہ نے بھی اس کی آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں ڈال کر کہا۔

فار دنے مسکرا کر دیکھا اور اور اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے جکڑے ڈرائیونگ پہ دھیان دیا۔

صاحبہ نے مسکرا کر ونڈو سے سر ٹکا لیا۔ اسے اپنا شہزادہ مل گیا تھا۔ خدا کا جتنا شکر کرتی وہ کم تھا۔

دونوں کی آنکھوں میں آنے والے مستقبل کے خواب تھے، چمک تھی خوشیاں تھیں۔ دونوں محبت کی قید میں تھے۔ خوش تھے۔ بے تحاشہ خوش۔ قسمت دور کھڑی ان کے لیے دعائیں کر رہی تھی۔ محبت جیت گئی تھی۔ اور محبت تو جیت ہی جاتی ہے ہر حال میں اگر سچی ہو تو۔!

واہ رے محبت تیرے کیا کہنے!

ختم شد!

www.novelsclubb.com

وہ محافظ میرا

"زوبی بیٹا کہاں ہو؟۔ہم کب سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"کبیر صاحب نے فون کی دوسری طرف زوبی سے کہا تھا۔

"میرے پیارے بابا۔پریشان نہ ہوں۔میں دوست کے گھر آئی

تھی۔۔کچھ نوٹس لینے تھے۔۔بس آدھے گھنٹے تک آجاتی۔"فون سے زوبی کی میٹھی مسکاتی آواز گونجی تھی۔

"بیٹا لیکن۔گئی کیسے تم۔۔؟اکیلی گئی ہو۔؟انہوں نے پوچھا۔ "جی بابا۔میں ٹیکسی پہ گئی تھی.آپ پریشان نہیں ہوں۔میں آتی ہوں۔آپ میڈیسن لیں لے اپنی۔۔"زوبی نے ان کی پریشانی دور کرنے کی خاطر کہا۔ "اچھا۔میں تو پریشان ہو گیا تھا میری جان۔۔بتا کر جاتی ناں۔واپس کیسے آؤ گی"انہوں اس کے واپس آنے کی فکر ستائی۔ "بابا میں آجاؤں گی۔عینی مجھے ڈراپ کر دے گی۔" "نہیں میں ایسا کرتا ہوں دراب کو بھیج دیتا ہوں تمہیں لینے کے لیے۔اس کے ساتھ آجانا۔۔" "لیکن پاپا دراب بھیا کو زحمت ہو گی۔میں آجاؤں گی۔"اس نے لاپرواہی سے کہا۔ "بچے میں نے کہا ناں وہ آجائے گا۔اسے ایڈریس بتادو۔مجھے بھی تسلی رہے گی۔" اس نے سخت لہجے میں حتمی انداز سے کہا تو زوبی بھی خاموش ہو گئی۔ "ٹھیک ہے بابا۔لو یو۔بائے۔"اس نے چہک کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا کتنی بار کہا ہے سلام کیا کرو۔"انہوں نے تنبیہ کی۔

"اوسوری بابا۔اللہ حافظ ،اسلام علیکم "اس نے شرافت سے کہا۔

"وعلیکم السلام خدا حافظ "انہوں نے جواب دے کر فون بند کر دیا تو زوبی نے گہرہ سانس بھرا اور مڑی تو عینی کو اسے گھورتے پایا۔

"کتنی کمینی ہو تم زوبی۔"اس نے چائے کا ٹرے اس کے پاس س بیڈ پہ رکھتے کہا تو زوبی ہنس پڑی۔

"لو اس میں کمینہ پن کیا ہے؟"اس نے بیڈ پہ پھیل کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کونسے نوٹس لینے آئی تھی مجھ سے "عینی اسے گھورتے بیڈ پہ اس کے سامنے بیٹھ گئی۔

"یہ تو تمہیں پتہ ہے ناں میری جان۔بابا کو تو نہیں ناں۔"اس نے قہقہ لگاتے ہوئے بسکٹ چائے میں ڈبویا۔

"تو تو نے جھوٹ کیوں بولا۔"اس نے منہ بنایا۔

"یار اور کیا کرتی۔شایان نے ملنے کے لیے بلایا تھا۔۔تم جانتی تو ہو کہ میں اسے منع نہیں کر سکتی تھی سو اسی لیے۔"اس نے آخر میں آنکھ مار کر بسکٹ منہ میں ڈالا۔

"یار لیکن ایسے ٹھیک تو نہیں لگتا نا۔تیرے بابا جو کتنا یقین ہے تجھ پہ۔اگر انہیں پتہ۔"زوبی نے اس کی بات کاٹی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا کہ یقین ہے۔کیا میں کچھ غلط کر رہی ہوں۔"زوبی غصہ ہوئی تو عینی نے سر نفی میں ہلایا۔

"نہیں یار میں وہ نہیں کہہ رہی۔میں بس کہہ رہی کہ اگر تم محبت کرتی ہو اس سے تو اسے کہو کہ رشتہ بھیجے۔لیکن اگر اس طرح تم چھپ کے ملتی رہی ہو اللہ نا کرے کسی کو پتہ چل گیا تو بہت بدنامی ہو گی۔"عینی نے رسان سے سمجھایا تو زوبی خاموش ہو گئی۔

"لیکن عینی تم جانتی ہو۔ابھی میری بی اے بھی کمپلیٹ نہیں ہوا۔بابا ابھی شادی کے لیے نہیں مانیں گے۔"اس نے اداسی سے وجہ بتائی۔

"تو میری جان مناؤناں انہیں۔لیکن پہلے شایان سے بات کرو۔اس کی رضامندی لو پہلے۔"عینی کی بات اسے بھی ٹھیک لگی۔

"ہاں تم سہی کہہ رہی ہو۔شایان سے پوچھتی ہوں۔"زوبی مسکرائی۔

"اچھا تم سچ میں شایان نے بہت محبت کرتی ہو۔؟"عینی نے دل میں کلبلاتا سوال پوچھا کیونکہ جیسی زوبی چلبلی سی امیچور لڑکی تھی۔اسے امید نہیں تھی۔۔

"ہاں تو۔بہت محبت کرتی ہوں ان سے۔۔تم جانتی ہو کہ میں کبھی بھی ان سب چیزوں کو نہیں مانتی تھی لیکن شایان سے ملنے کے بعد میں بدل گئی ہوں۔انہوں نے مجھے ایک نئے جذبے سے آشناس کروایا ہے۔اس کے علاوہ وہ ہینڈسم ہے امیر ہے کیا کمی ہے اس میں۔کسی بھی لڑکی کی خواہش ہو سکتا ہے وہ لیکن اس نے ان لاکھوں میں صرف مجھے چنا ہے۔"

زوبی کے چہرے پر ایک الگ ہی مسکان تھی۔چہرے پہ غرور تھا۔آخر میں چہرے پہ شرارت تھی۔

"سوچو اگر تمہاری شادی شایان سے نہ ہوئی تو۔"

اس نے زوبی کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو زوبی ہنس دی۔عینی نے حیرت سے اسے دیکھا جو قہقہ لگا رہی تھی۔

"یار تم اب ہنس کیوں رہی ہو؟"عینی نے برا سا منہ بنایا۔

"کچھ نہیں"کہہ کر وہ پھر سے ہنسنے لگ گئی۔

عینی نے کشن اٹھا کر اسے دے مارا۔زوبی نے وہ کیچ کر لیا۔

"یار بتاؤ تو میں سنجیدہ ہو"عینی نے روہانسی ہو کر کہا۔

"یار ایسی بات پوچھ ہی کیوں رہی جو ممکن ہی نہیں۔"زوبی نے ہنستے ہوئے سر جھٹکتے سے کہا۔

"لیکن پھر بھی اگر ایسا ہو گیا تو۔"عینی نے اسفسار کیا۔

"میں ایسا ہونے ہی نہیں دوں گی۔اس دنیا میں زوبیہ صرف شایان کی ہے"اب کہ زوبی نے بھی سنجیدگی سے کہا۔لیکن جانتی تھی کہ قسمت اسے کیا دکھانے والی ہے۔

"لیکن اگر قسمت میں وہ نہ لکھا ہو۔"عینی نے پھر سوال کیا۔

"تو زوبیہ قسمت کو بدل دے گی۔"زوبی نے غرور سے کہا

"قسمت سے آج تک کوئی جیتا ہے بھلا۔"عینی نے کہا

"میں جیتوں گی۔"اس نے پختہ لہجے میں کہا۔

"اللہ تمہارا بھرم یوں ہی قائم رکھے اور تمہیں شایان کا بنا دے۔"عینی نے صدق دل سے دعا دی۔۔

www.novelsclubb.com

"اللہ۔۔آدھا گھنٹا ہو گیا میں نے دراب بھائی کو میسج بھی نہیں کیا ہے۔۔تم بھی ناں پتہ نہیں کونسی باتوں میں لگا دیا مجھے۔"زوبی نے سر پہ ہاتھ مارتے عینی کو گھورتے ہوئے کہا۔۔

"دفعہ ہو بد تمیز، تمہیں قدر ہی نہیں ہے میری"عینی خفا ہوئی۔

"چل چل۔"زوبی نے لاپرواہی سے کہا اور دراب کو فون کو میسج کیا۔

"ویسے یہ جو تیرے دراب بھیا ہیں۔یہ بھی تو کافی ہینڈسم ہیں۔"عینی نے دراب کو سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں دراب بھیا کی بات ہی کچھ اور ہے۔"زوبی کے چہرے پہ ایک الگ مسکان چھا گئی۔

"ہمیں بھی ملی تھی ایک بار۔کافی سوفٹ سپوکن ہیں۔اور کتنے اچھے بات کرتے ہیں۔اتنا نرم لہجہ ہے ان کا۔میں نے زندگی میں کبھی ان کی طرح کا حیادار مرد نہیں دیکھا۔"عینی نے کی بات پہ زوبی بھی مسکرادی۔

"یہ تو ہے۔وہ دنیا کے بیسٹ بھائی ہیں۔انہوں نے آج تک میری کوئی فرمائش رد نہیں کی۔بہت محبت کرتے ہیں مجھ سے۔۔"زوبی نے اترا کر کہا۔

"ویسے میں ایک بات سوچ رہی تھی۔"عینی نے شوخ پن سے کہا۔

"کیا۔"زوبی نے اس کی شرارت سے انجان پوچھا۔

"دراب بھائی شایان سے زیادہ ہینڈسم ہیں،میں تو کہتی ہوں ان سے شادی کر لو۔چھوڑو شایان کو۔"عینی نے معنی خیزی سے کہا لیکن زوبی کا غصہ سے سرخ چہرہ دیکھ کر دروازے کی طرف دوڑ لگادی۔زوبی اسے پکڑنے اس کے پیچھے بھاگی۔

"رک جا عینی۔آج تو لگ میرے ہاتھ۔"زوبی نے اس کے پیچھے بھاگتے بھاگتے کہا۔اتنے میں بیل کی آواز پہ عینی نے اسے رکنے کا اشارہ کیا اور خود جا کر دروازہ کھولا۔

"السلام علیکم بھائی"عینی کی آواز پہ زوبی بھی باہر نکلی۔

"وعلیکم السلام۔وہ زوبی کو بلا دینا"دراب نے کہا تو زوبی باہر آگئی۔

"لیں آگئی۔آپ اندر آئیں نا بھائی۔"عینی نے مسکرا کر کہا۔کالے رنگ کی قمیض اور ساتھ میں کھلی شلوار،ہلکے لمبے بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے،ہلکی براؤن داڑھی اور ہلکی تراشی ہوئی مونچھیں پشاوری چپل پہنے وہ اپنے دراز قد کے ساتھ تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

عینی نے دل میں اسے دیکھ کر ماشاءاللہ کہا۔

"نہیں۔میں چلوں گا۔آؤزوبی۔"دراب نے کہتے ہوئے زوبی کو مخاطب کیااور گیا۔زوبی جلدی سے عینی سے ملتی اس کے پیچھے آگئی۔

وہ بائیک پہ بیٹھا بائیک سٹارٹ کر رہا تھا۔زوبی نے بائیک دیکھ کر منہ بنایا۔

"دراب بھائی آج پھر آپ یہ پھٹیچر بائیک لے آئے۔بھئی مجھ سے نہیں بیٹھا جاتا اس پر۔"زوبی کے منہ بنانے پر وہ ہنس پڑا۔اس نے بغور اسے دیکھا۔گداز دلکشی کا پیکر،متناسب سراپااور معصیت چھلکاتے نقوش!!وہ صحیح معنوں میں اس کے حواسوں پہ چھاجایا کرتی تھی۔

"یاراب گزارا تو کرنا پڑے گا۔"دراب نے بے بسی سے بائیک سٹارٹ کرتے کہا۔

"ایک تو آپ میرے لیے گاڑی بھی نہیں لے سکتے۔"وہ منہ بسورتی اس کے پیچھے بائیک پہ بیٹھی۔اس کی بات پہ دراب نے اسے دیکھا۔پھر کچھ سوچ کر مسکرایا۔

"اگلے مہینے نئی بائیک لے لوں گا۔ فکر نہیں کرو۔"اس نے آہستہ سے اپنے مخصوص مدھم لہجے میں کہا۔اور بائیک سٹارٹ کی۔زوبی کچھ دیر خاموش رہی۔

"ہاں لیکن گاڑی کا تو اور مزہ ہے ناں۔ بائیک پہ بیٹھ کر تو سر ہی گھوم جاتا ہے۔" زوبی زور سے ایک ہاتھ سے اس کے کندھے کو اور دوسرے سے پیچھے بائیک کو ہینڈل کو پکڑ کر بیٹھی۔

"گاڑی بھی آجائے گی انشاءاللہ۔ سی ایس ایس کے لیے اپلائی کیا ہوا ہے۔دعا کرو ٹیسٹ کلیئر ہو جائے۔۔"دراب نے کہا۔

"جی انشاءاللہ"زوبی نے مسکرا کر کہا اور نظریں سڑک پر مرکوز کر دیں۔

زوبیہ کبیر صاحب کی اکلوتی بیٹی تھی۔شادی کے دس سال بعد زوبی نے ان کے آنگن میں قدم رکھا تھا۔اولاد کی طرف سے جب مایوس ہو گئے تھے زوبی نے آکر

ان کی زندگیوں میں رنگ بھر دیئے تھے۔ لیکن زوبی کی پیدائش 5 سال بعد ہی اس کی امی کی وفات ہو گئی تھی۔

کبیر صاحب کے ایک اور بھائی محسن صاحب تھی۔ جو ان کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ وہ اپنی بیوی اور ایک بیٹی آنیہ کے ساتھ رہتے تھے۔

کبیر صاحب ایک معمولی کلرک کی جاب کرتے تھے۔۔ گھر کے حالات بہت بہتر نا صحیح تو برے بھی نہیں تھے۔ دو سال پہلے ہی انہوں نے ریٹائرمنٹ لے لی تھی۔ زوبی کی ماں کی وفات سے لے کر اب تک کبیر صاحب نے ہی اس کی پرورش کی۔ ماں باپ دونوں کا پیار دیا۔ یہی نتیجہ تھا کہ وہ ہمیشہ سے سب کی لاڈلی رہی تھی۔

کبیر صاحب کی بہن جویریہ بیگم بھی ان کے گھر کے ساتھ ہی رہتی تھیں۔ کبیر صاحب نے جویریہ کی شادی اپنے دوست جمال صاحب سے کی تھی ان کا تعلق بھی متوسط طبقے سے تھا۔ دو سال پہلے جمال صاحب بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔۔ جویریہ کے تین بیٹے تھے۔ ایک بڑا بیٹا آفان جو شادی شدہ تھا۔ اس کی بیوی ردا تھی جو بہت

سلیقہ منداور نرم مزاج لڑکی تھی۔آفان ایک آفس میں جاب کرتا تھا۔تین سال پہلے ہی ان کی شادی ہوئی تھی۔اس کا ایک سال کا بیٹا ارحم تھا۔آفان کے بعد دراب تھا جس نے ابھی گریجویشن کی تھی اور ساتھ میں سی ایس ایس کے ٹیسٹ کے لیے اپلائی کیا ہوا تھا۔پھر سب سے چھوٹا علی جو ابھی ایف ایس سی میں تھا۔آنیہ اور علی ایک ہی کلاس میں تھے۔

زوبی اپنے گھر میں تو لاڈلی تھی ہی لیکن اپنی پھپھو کے گھر میں بھی سب کی لاڈلی تھی۔اب سے زیادہ دراب اس کے لاڈ اٹھاتا تھا۔زوبی بھی اپنے سارے لاڈ اس سے اٹھواتی تھی۔دراب کو وہ اپنا بیسٹ فرینڈ مانتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم بھابھی کیسی ہیں آپ۔"زوبی گھر میں داخل ہوتے ہوئے ردا کے پاس جاتی ہے جو صحن میں بیٹھی سبزیاں کاٹ رہی ہوتی ہے۔

"وعلیکم اسلام میں ٹھیک تم کیسی ہو۔اتنے دنوں بعد چکر لگایا۔"ردا نے مسکرا کر شکایت کی۔

"ارے بھابھی آپ کو کیا بتاؤں بس پیپرز سے فرصت نہیں ملی۔قسم سے ان پیپرز نے دماغ خراب کیا ہوا۔"اس نے کھڑے کھڑے ادھر ادھر دیکھتے جواب دیا۔

"اچھا چلو تم بیٹھو۔میں چائے بناتی ہوں تمہارے لیے۔"ردا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں بھابھی چائے رہنے دیں۔میں ایک کام سے آئی تھی۔"

"اچھا۔خیریت۔؟ردا نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"جی خیریت ہی ہے بھابھی،یہ بتائیں دراب بھائی کہاں ہیں"۔

"وہ تو اپنے کمرے میں ہے۔"ردا نے جواب دیا۔

"اچھا میں آتی ہوں۔"وہ جلدی میں سیڑھیاں چڑھ گئی۔وہ اجلت میں لگتی تھی۔ردا ہنس دی۔

"دراب بھیا۔" وہ پکارتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی جہاں وہ سٹڈی ٹیبل پہ کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔

"دراب نے چونک کر سر اٹھایا۔ "ارے زوبی تم۔آؤناں۔"دراب نے خوش ہوتے کہا۔

"کیادراب بھیاجب بھی دیکھوپڑھتے رہتے ہیں۔ کبھی کتابوں کی جان چھوڑ بھی دیا کریں۔اب آپ کی شادی کی عمر ہے۔اس کی فکر کریں آپ۔لڑکی ڈھونڈیں اپنے لیے۔یا یہ بھی کام میں کردوں۔"زوبی نے اندر آکر بیڈ پہ بیٹھ کر شرارت سے کہاتو دراب نے اس کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"توتم لڑکی ڈھونڈو گی میرے لیے۔"دراب نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"اپ حکم توکریں۔دیکھنا کیسی لڑکی ڈھونڈوں گی آپ کے لیے۔"زوبی نے جوش سے آنکھ مارتے کہا۔

"ہاہاہا۔زوبی۔کوئی ایسی ویسی ہی ناں ڈھونڈ لینا۔"دراب نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ نے مجھے ہلکے میں لیا ہوا ہے بھائی۔"اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا۔۔۔

"ناں بھئی ! ہماری ایسی مجال۔"دراب نے مسکرا کر کہا۔

"اچھا تو پھر ڈن کریں۔؟"اس نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔۔

"کیا چیز"دراب نے حیرت سے پوچھا۔

"بھئی وہی۔لڑکی ڈھونڈوں آپ کے لیے"اس نے اسے گھور کر کہا۔

"نہیں رہنے دو میں خود ہی دیکھ لوں گا۔کہیں اپنے جیسی ناڈھونڈ لو۔"دراب نے زو معنی انداز میں اسے دیکھتے کہا۔

"ہا۔کیا مطلب میرے جیسی۔"اس نے سخت نظروں سے اسے گھورا۔

www.novelsclubb.com

میرا مطلب ہے کوئی تمہارے جیسی ہو تو کام چل سکتا۔ لیکن تم تو ہوا تنی اچھی جو پوری دنیا میں اکلوتا پیس ہے ہے۔ سو ملنا مشکل ہے۔"اس نے وضاحت دی۔

"ہاں یہ تو ہے میرے جیسا تو کوئی بھی نہیں۔"وہ اترائی۔

"ہاں ڈرامہ کوئن۔"وہ ہنسا۔

"اچھا لگ رہا دیکھی ہوئی ہے آپ نے کوئی۔بتادیں کون ہے۔ہو سکتا ہے میں کوئی مدد کر سکوں۔"اس نے اسے اکسایا تھا۔

"ارے نہیں کوئی نہیں۔"وہ سر جھٹکتے ہوئے مسکراہٹ چھپا گیا۔

"آپ نے کوئی اپنے جیسی ہی ڈھونڈنی ہے۔بورنگ!!!"اس نے ناک چڑھائی۔دراب نیچے منہ کر کے گہرا ہنس دیا۔

"چھوڑو ان باتوں کو۔بتاؤ کیوں آئی ہو۔"دراب اصل مدعے پہ آیا۔

"آپ کو لگتا میں کام سے آتی ہوں آپ کے پاس۔"اس نے غصے سے اسے دیکھا۔

"ارے پگلی میں نے ایسا کب کہا۔" دراب نے اٹھ کر اس کے سر پہ چپیت لگائی۔

"مطلب تو یہی تھا ناں۔" منہ بسور کر جواب دیا۔

"اچھا بتاؤ اب کیا بات ہے۔" دراب نے اسے چپ دیکھ کر کہا۔

"وہ دراصل میری ناں ایک دوست کی شادی ہے۔ تو اس نے مجھے انوائیٹ کیا ہے۔" اس نے بات شروع کی۔

"تو۔" دراب نے کہا۔

"میرے پاس جتنے پیسے تھے اس کا میں نے ڈریس لے لیا۔۔"

www.novelsclubb.com

"تو پھر۔" اس کی بے ساختہ امڈنے والی ہنسی دبائی۔

"پھر یہ کہ اب میرے پاس اسے گفٹ دینے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔۔" اس نے سر جھکا کر شرمندگی سے بتایا۔

"بس اتنی سی بات۔کتنے پیسے چاہیے۔"دراب نے اس کی مشکل آسان کرتے اس سے پوچھا۔

"پانچ ہزار دے دیں۔میں اس حساب سے کوئی گفٹ لے لوں گی۔۔پر امس پھر میں واپس کر دوں گی۔"زوبی نے جلدی جلدی بتا کر اسے دیکھا۔دراب نے خفا نظروں سے اسے دیکھا۔

"زوبی پیسے لے لو۔جتنے لینے ہیں۔لیکن واپس دینے کی بات مت کیا کرو۔۔پہلے کبھی میں نے مانگے ہیں تم سے۔"دراب نے سنجیدگی سے کہا لیکن لہجے میں پیار تھا۔

"اچھا ناراض تو ناں ہوں۔پیسے۔؟زوبی نے اسے خفا دیکھ کر کہا اور ہتھیلی آگے کی۔

"دراب نے جیب سے والٹ نکالا۔اس نے پانچ ہزار نکال کر اس کی ہتھیلی پہ رکھ دیئے۔

"تھینک یو سو مچ بھائی۔"زوبی نے خوش ہو کر کہا۔

"پگلی۔آئیندہ پیسے چاہیے ہوں تو وجہ مت بتایا کرو۔حق سے مانگا کرو۔"دراب نے مسکرا کر کہا۔زوبی مسکرادی۔

"اچھا وہ ایک اور کام تھا۔"زوبی نے ہچکچا کر کہا۔

"کیا۔"دراب نے پوچھا۔

"مجھے مارکیٹ لے چلیں ناں۔گفٹ بھی تو لینا ہے۔پلیز پلیز۔بس تھوڑی دیر میں واپس آجائیں گے"زوبی نے ڈرتے ڈرتے اسے دیکھ کر کہا۔جانتی تھی اسے شاپنگ سے کتنی چڑ ہے۔

دراب نے گھور کر اسے دیکھا۔

"ہاہاہا۔چلو تم نیچے میں آتا ہوں۔"دراب نے مسکرا کر کہا۔

"ویسے آفر ابھی بھی قائم ہے۔"اس نے مڑتے ہوئے پھر سے اسے دیکھا اور مسکرائی تو دراب محض اسے دیکھ کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

(ابھی نہیں زوبی۔ابھی میں خود کو اس قابل نہیں پاتا کہ تم پہ اپنے جذبات آشکار کروں۔ مشکل ہے بہت مشکل)۔۔دراب نے محبت پاش نظروں سے اسے جاتے دیکھا۔

میری سوچیں میری باتیں اسے خود جان جانے دو

ابھی کچھ دن مجھے میری محبت آزمانے دو

"آپی آپی۔بچائیں مجھے پلیز۔"آنیہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی۔

"کیا ہوا آنیہ کیوں بھاگتی پھر رہی ہو۔"زوبی نے گھور کر اسے دیکھا جو اس کے پیچھے آکر چھپ چکی تھی۔

"آپی وہ علی کا بچہ۔میرے پیچھے لگا ہے۔پلیز مجھے بچالیں۔"وہ زوبی کے ساتھ چھپتی لجاجت سے بولی۔

"ضرور تم نے یہ کوئی بد معاشی کی ہو گی پھر سے۔کیوں اس بے چارے بچے کو تنگ کرتی ہو۔"

"آپی میں کچھ نہیں کیا۔پہلے وہ مجھے تنگ کرتا ہے۔میں نے بس بدلہ لیا۔"

"ہاں ہاں جیسے مجھے تو پتہ ہی نہیں کہ پہلے کون تنگ کرتا ہے۔"وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"آپ قسم لے لیں۔میں معصوم تو کچھ کہتی بھی نہیں۔"اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں

۔اتنے میں علی سرخ چہرہ لیے اندر داخل ہوا۔اس کی شرٹ بھیگی ہوئی تھی۔زوبی نے ہنسی دبائی۔

www.novelsclubb.com

"آپ آج میں اس چھپکلی کو نہیں چھوڑوں گا۔"علی نے اندر آتے غصے سے آنیہ کو گھورتے کہا۔

"کیوں بھئی کیا کیا ہے آنیہ نے"زوبی نے مصنوعی حیرانی سے پوچھا۔

"آپ آج آپ اس کے اور میرے بیچ نہیں آئیں گی۔ میں بتاتا ہوں اسے۔اور تم نکلو باہر۔۔ یہاں کیوں چھپی ہو۔" علی نے غصے سے اسے گھورا۔

"اچھا اچھا ٹھنڈ رکھو۔ میں دیکھتی ہوں اسے۔ غصہ نہیں کرو میری جان۔" زوبی نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا۔

"آپی اس نے میری اسائمنٹ ساری خراب کر دی۔ پانی پھینک کر!! اور میرے اوپر بھی پانی پھینکا۔" علی نے اس کی شکایت لگائی۔ زوبی نے آنیہ کو گھورا۔

"آپی میں صرف بدلہ لیا ہے۔اس نے کالج میں میری یونیفارم پہ انک پھینکی تھی ۔میری ساری یونیفارم خراب کر دی۔ یہ دیکھیں" اس نے بھی الٹا شکایت لگائی۔

"تو تم نے جو مجھے ٹانگ مار کر گرایا تھا وہ۔" وہ دوبدو بولا تو آنیہ کو وہ منظر یاد آ گیا جس میں وہ منہ کے بل گرا تھا۔ وہ قہقہ لگا کر ہنس پڑی لیکن زوبی کہ گھوری پہ ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر خاموش ہوئی۔

"آنیہ بچ جاؤاب تم مجھ سے۔" علی نے غصے سے کہا۔توانیہ نے معصوم شکل بنا کر زوبی کو دیکھا۔

"علی۔" زوبی نے تنبیہ کی۔

"اچھاآنیہ تم جاؤ۔ چینج کرو۔" زوبی نے آنیہ سے کہاتووہ اس کی سائیڈ سے نکلتی علی کو منہ چڑاتی باہر بھاگ گئی۔ علی نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔

"آپی یہ انیہ بالکل بھی معصوم نہیں ہے بہت چالاک ہے۔" علی معصومیت سے بولا۔

علی میری جان کیوں لڑتے رہتے ہو دونوں بچوں کی طرح" زوبی نے اس کے بال بکھیر کر کہا۔

"آپی پہلے وہ لڑتی ہے۔" علی نے زوبی سے کہا۔

"اچھا چلو کچھ نہیں ہوتا۔اب کچھ مت کہنا اسے۔جاؤ۔"زوبی نے اسے واپس بھیجا۔تو وہ منہ بسورتا چلا گیا۔

"آنیہ کی بچی بدلہ تو میں لے کر رہوں گا"وہ باہر نکلتا ہوا بولا۔لاؤنج میں پہنچ کر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور سیدھا کچن میں گھس گیا۔

اس نے فریج کھولا تو سامنے ہی چاکلیٹ رکھی تھی

وہ جانتا تھا کہ آنیہ اپنے لیے چاکلیٹ فریج میں ضرور رکھتی تھی۔وہ چپکے سے چاکلیٹ اٹھاتا کمینی مسکراہٹ لبوں پہ سجاتا نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

شام میں آنیہ نیچے آئی اور کچن میں گئی۔فریج کھول کر اس نے اپنی چاکلیٹ ڈھونڈی لیکن ہوتی تو ملتی ناں۔۔

"میری چاکلیٹس کہاں گئیں۔یہیں تو رکھی تھیں۔"اس نے پورا فریج کھنگال لیا !!لیکن نا ملی۔

"امی میں نے فریج میں چاکلیٹ رکھی تھی۔کہاں ہیں۔مل نہیں رہیں۔"اس نے روہانسے ہوتے ان سے پوچھا۔

"آنیہ مجھے کیا پتہ کہاں ہیں۔ہوں گی وہیں۔"انہوں نے لاپرواہی سے کہا تو وہ پیر پٹک کر لاؤنج میں چکر لگانے لگی۔

"کہاں جاسکتی ہیں۔"وہ ادھر ادھر ٹہلتی سوچ رہی تھی پھر اسے خیال آیا۔علی کی وہ شیطانی شکل جس میں بدلہ لینے کا عندیا دیا جارہا تھا۔

"علی کے بچے۔بچو مجھ سے اب۔"وہ جوالا مکھی بنی گھر سے نکل کر پھپھو کے گھر کی طرف چل پڑی۔پیچھے آنسہ بیگم اسے روکتی رہ گئیں۔

"علی کے بچے کہاں ہو تم۔ نکلو باہر۔ میں تمہارا خون پی جاؤن گی آج۔" وہ تن فن کرتی ہوئی گھر میں داخل ہو کر آوازیں دینے لگیں تو جویریہ بیگم اسے دیکھ کر ہنسنے لگی۔ جو ہر وقت جب بھی گھر آتی جوالہ مکھی ہی بنی ہوتی تھی۔

"کیا ہو گیا آنیہ۔ کیوں غصے سے لال پیلی ہو رہی ہو۔" انہوں نے اس سے پوچھا۔

"پھپھو آپ کو نہیں پتہ اس نے کیا کیا ہے۔ میری چاکلیٹ اٹھا کر لے گیا ہے وہ۔" وہ غصے سے بولی۔ سفید رنگت سرخ ہو رہی تھی۔

کیا ہوا آنیہ۔ کیوں چیخ یو رہی ہو ڈیئر۔" اتنے میں علی وہاں آیا اور کمینی مسکان سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تم بچو مجھ سے آج۔ میری چاکلیٹ نکالو۔" وہ اس کے پیچھے لپکتی بولی تو علی بھاگ نکلا۔

"کونسی چاکلیٹ۔ مجھے تو کسی چاکلیٹ کا نہیں پتہ۔" وہ بھاگتا ہوا انجان بنتا بولا۔

"علی شرافت سے مجھے میری چاکلیٹ دے دو۔ورنہ میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں ۔۔"وہ اس کے پیچھے بھاگتی غصے سے بولی۔

"لیکن وہ تو میں کھا گیا۔"وہ آنکھ دبا کر بولا تو انیہ کا صدمے سے منہ کھل گیا۔اس نے کمر پہ لڑاکا عورتوں کی طرح ہاتھ رکھا۔

"پھپھو دیکھیں یہ میری چاکلیٹ کھا گیا۔"جب اسے پکڑ نہیں پائی تو پھپھو کے پاس آکر بھرائی آواز میں بولی۔۔

"ارے میری جان۔رومت۔۔اور اس کو میں کہتی ہوں اور لا دے چاکلیٹ تمہیں۔علی یہاں آؤ"انہوں نے اسے دلاسا دیا۔

"سوری امی۔مجھے دوست کے گھر جانا،میں آتا ہوں۔"وہ جلدی جلدی اپنی جان بچاتا گھر سے نکل گیا۔

"میں بھی تمہیں ہضم نہیں ہونے دوں گی!! علی کے بچے۔" وہ بھی پیر پٹختی واپس گھر چلی گئی۔

رات کو جویریہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں تو دراب جو لیٹنے لگا تھا اٹھ کر بیٹھا۔

"امی آپ آیئے ناں۔" اس نے اٹھ کر ان کے لیے جگہ بنائی۔ جویریہ بیگم اندر آئیں۔

"یہ لو دودھ پیو جلدی سے پھر سونا۔" انہوں نے دودھ کا گلاس اسے پکڑایا۔ دراب ہنس دیا۔ وہ کبھی بھی اس کے لیے دودھ لانا نہیں بھولتی تھیں۔ بقول ان کے ان کا ہٹا کٹا بیٹا کمزور ہو گیا تھا۔

"شکریہ امی۔" اس نے دودھ کا گلاس خالی کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

"ارے ماں کو بھی کوئی شکریہ کہتا ہے بھلا" وہ خفگی سے بولی۔

"ارے میری پیاری اماں میں تو اسی لیے بول رہا تھا کہ اگر آپ جیسی امی ہو تو بندہ کبھی بھی کمزور نہ ہو۔"اس نے شرارت سے ان کے گلے میں بازو ڈال کر کہا تو وہ مسکرا دیں۔

"بیٹا شادی کا کیا سوچا ہے۔میں چاہتی ہوں کہ اب تمہاری شادی کر دوں۔کوئی لڑکی ہے نظر میں۔"جویریہ بیگم نے اس کی پیشانی پہ بکھرے بال ہاتھ سے سمیٹ کے کہا۔دراب مسکرا دیا۔

"امی اتنی جلدی بھی کیا ہے شادی کی۔"اس نے منہ بسور کر کہا۔

"لو کیسے جلدی نہیں ہے۔کیا ساری زندگی کنوارے رہنا ہے۔یہی عمر ہوتی ہے شادی کی۔تمہارے بھائی کی بھی اسی عمر میں ہوئی تھی۔تمہاری عمر کے لڑکوں کے تو دو تین تین بچے بھی ہو جاتے ہیں۔۔اور تم شادی ہی نہیں کرنا چاہتے"وہ بولنے پہ آئیں تو بولتی چلی گئیں۔

"ارے میری پیاری امی۔بس بس۔ٹھیک ہے میں شادی کے لیے تیار ہوں لیکن لڑکی میری پسند کی ہو گی۔"دراب نے خیالوں میں کھوئے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔

"تو نے لڑکی بھی پسند کر لی۔بتا مجھے کون ہے، کیسی ہے۔جلدی بتا میں کل ہی رشتہ لے کر جاتی ہوں۔"انہوں نے جوش میں آتے کہا۔

"زوبی۔"اس نے سر جھکا کر کان کھجاتے لجاجت سے کہا تو جویریہ بیگم کو یقین نہ آیا جو اس نے کہا وہ صحیح ہے۔۔

"کیا کہا دوبارہ کہنا۔زوبی۔۔ہماری زوبی ناں۔"انہوں نے بے یقینی سے پوچھا۔۔ "جی امی۔"اس نے خفیف سی مسکان سے کہا۔ "نالائق تو نے تو میرے دل کی بات کر دی۔میں کل ہی بھائی سے بات کرتی ہوں۔۔"انہوں نے اس کا کان مروڑ کر کہا۔ "امی لیکن ابھی زوبی کی پڑھائی تو مکمل ہونے دیں۔۔"اسے اس کی پڑھائی کی فکر ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"فکر نہ کر میرے شہزادے۔ابھی بات تو کرنے دے مجھے۔پھر دیکھتے ہیں۔"

انہوں نے مطمئن کیا اسے۔۔وہ سر ہلا گیا۔

"خوش رہو۔جیتے رہو"اس کے چہرے پہ پھیلتے خوشی کے رنگوں کو دیکھ کر انہوں نے دل میں ماشاءاللہ کہتے اس کی پیشانی چومی اور اٹھ کر باہر چلی گئیں۔پیچھے دراب گہرا مسکرا دیا۔

اگلے دن علی ان کے گھر داخل ہوا تو اسے آنسہ بیگم نظر آئیں۔

"ممانی جان۔آنیہ کہاں پر ہے۔؟اس نے ادھر ادھر نظر گھماتے ان سے پوچھا۔

اپنے کمرے میں ہی ہے، کوئی کام تھا کیا؟انہوں نے پوچھا "ہاں وہ بس کل ناراض ہو گئی تھی اس کے لیے چاکلیٹ لایا ہوں۔"وہ سر کھجاتے ہوئے بولا۔وہ جتنا لڑتے جھگڑتے تے بنتی بھی بہت تھی دونوں کی۔وہ دونوں ایک دوسرے کے کرائم

پارٹنرز تھے۔

"اچھا تو وہ چور تم تھے چاکلیٹ کے "انہوں نے شرارت سے کہا تو وہ ہنس دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے جاؤ کمرے میں ہے وہ" وہ مسکرا کر کہتی کام میں لگ گئیں۔

وہ بیڈ پر بیٹھی موبائل پر گیم کھیل رہی تھیں دروازہ ناک ہوا۔

"آجاؤ۔"اس نے مصروف سے انداز میں کہا تو علی اندر داخل ہوا۔

"تم۔تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔دفع ہو یہاں سے "اس کو دیکھ کر آنیہ کو اپنی چاکلیٹ یاد آئی تو وہ اس پہ چڑھ دوڑی۔

"ارے ارے آرام سے۔بیٹھنے تو دو۔" وہ اپنا بچاؤ کرتا بولا۔

"کیا کرنے آئے ہو۔" وہ منہ پھلا کر بولتی اسے کیوٹ لگی۔

"پہلے ادھر تو دیکھو۔۔" علی نے اس کے سامنے چاکلیٹ لہرائی تو وہ ایکسائیٹڈ ہو گئی۔ لیکن پھر منہ پھلا لیا۔

"یہ کس کے لیے ہے۔۔" وہ خفا سی بولی۔

"بھئی تمہارے لیے ہی لایا ہوں۔" وہ مسکراہٹ دبا کر بولا۔

"مجھے نہیں لینی تم سے۔۔"

"اچھا پکا؟"

"ہاں۔" وہ دل پہ جبر کر کے بولی۔

"اچھا ٹھیک ہے پھر یہ میں زوبی آپی کو دے رہا۔" وہ جان بوجھ کر بولا۔

اور صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اچھا لاؤ دے دو۔ اب ایسے اچھا تھوڑی لگتا۔" وہ جلدی سے اسے روکتی ہوئی بولی اور اس کے ہاتھ سے چاکلیٹ چھین لی۔ ایک چاکلیٹ کا ریپر اتار کر وہ وہیں کھانے لگی۔ علی حیرت سے اسے دیکھنا لگا۔

"یار آرام سے کھاؤ۔تم تو ایسے کھار ہی ہو جیسے برسوں بعد تمہیں چاکلیٹ ملی ہو۔۔"وہ اسے ندیدوں کی طرح کھاتے دیکھ بولا۔

"تو تمہیں کیا تکلیف ہے جاؤ یہاں سے۔"وہ پھر سے اسے گھور کر بولی تو علی کا منہ کھل گیا۔ایک تو اسے چاکلیٹ لا کر دی اور اوپر سے اسے شکریہ تک نہیں کہا اور پھر اسے ہی سنا رہی ہے۔"تم سے تو اللہ پوچھے۔غلطی ہو گئی جو تم جیسی چڑیل کے لیے چاکلیٹ لے آیا۔"وہ جل بھن کر بولا۔ "ہاں تو کس نے بولا ہے لانے کو"وہ بھی چڑ کر بولی۔

"اللہ کرے تمہیں اگلے دس برس تک کوئی چاکلیٹ نہ ملے۔"وہ اسے بد دعا دیتا بھاگ کھڑا ہوا۔آنیہ اس کے پیچھے لپکی۔

"علی تم رکو زرا۔میں پوچھتی تم سے۔"وہ چاکلیٹ بھول کر اس کے پیچھے لپکی۔

"ہاہاہا۔بے چاری آنیہ۔"وہ بھاگتے ہوا بولا اور گھر سے نکل گیا۔پیچھے آنیہ بسور کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

زوبی اوپر چھت پہ عینی سے فون پہ بات کر رہی تھی جب اس نے دراب کو بھی اپنے گھر کی چھت پہ چارپائی پہ بیٹھے پڑھتے دیکھا۔ عصر کا ٹائم ہو رہا تھا۔اس نے عینی کو بائے کہا اور چھت کے کنارے آئی۔

"دراب بھیا۔" زوبی نے آواز لگائی تو دراب نے چونک کر آواز کی جانب دیکھا جہاں زوبی زور زور اسے ہاتھ ہلا رہی تھی

دراب نے اشارے پوچھا کہ کیا ہوا۔زوبی نے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔دراب نے کتابیں رکھیں اور چپل پہن کر اس کی جانب آیا۔

"کیا ہوا لڑکی۔دیکھ نہیں رہی تھی میں پڑھ رہا تھا۔" دراب دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔

"دراب بھیا کیا آپ ہر وقت کتابی کیڑہ بنے رہتے ہیں۔یار چل کیا کریں۔اگر ایسے ہی بور نگ رہے تو کسی نے آپ کو اپنی لڑکی بھی نہیں دینی۔۔"زوبی نے شرارت سے کھکھلا کر کہا۔

"اچھا جی۔چلیں جی کوئی نہیں۔تم کر لینا مجھ سے شادی۔"دراب نے شرارت سے مسکرا کر کہا۔

"ہآپ سے شادی تھوڑی کروں گی میں۔"زوبی نے اترا کر کہا۔

"کیوں مجھ میں کیا خرابی ہے۔ہنڈسم ہوں۔کیوں نہیں کر سکتی۔"دراب نے گھور کر پوچھا لیکن چہرے پہ سنجیدگی تھی۔

"وہ تو نہیں بتاؤں گی۔"زوبی نے ہنس کر کہا۔ "زوبی۔۔۔"گہرا گھمبیر لہجہ

"ہمم" "یہ دیکھو تمہارے لیے کچھ لایا تھا۔۔"دراب نے جیب سے ایک ڈبی نکال کر اسے دی۔۔"کیا ہے۔۔۔"اس نے اشتیاق سے ڈبی کھولی تو اس میں ایک

آرٹیفیشل رنگ تھی۔ "ارے واہ یہ تو بہت پیاری ہے۔ تھینک یو بھیا۔ آپ کتنے اچھے ہیں۔ یو آر گریٹ" زوبی نے خوش ہوتے کہا۔

"تم خوش ہوتی ہو تو مجھے خوشی ملتی ہے زوبی۔ تمہارے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ یاد رکھنا۔ ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی تم۔ میں ہمیشہ تمہیں مسکراتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔" دراب نے اسے کے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر کیا۔

"آئی نو۔ آپ میرے بیسٹ بیسٹ فرینڈ ہیں۔ ہمیشہ ایسے ہی رہیے گا۔" زوبی نے نم آنکھوں سے کہا۔ پھر مسکرا دی۔

دراب نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر اس کا سر ہلایا تو وہ مسکرا گئی۔

"دیکھیں کیسی لگ رہی ہے۔" اس نے اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے اسے دیکھایا۔ اسکے بعد زوبی کی نا ختم ہونے والی باتیں تھیں جو وہ صرف اس سے کرتی تھی۔ دراب مسکرا کر اسے سنے گیا۔

اس کے لیے وہ اپنی ہر مصروفیت ترک کر دیا کرتا تھا۔

اگلے دن انیہ پھپھو کے گھر آئی تھی اس وقت وہ ننھے ارحم کے ساتھ بیٹھی کھیل رہی تھی جب علی گھر میں داخل ہوا۔ان لوگوں کے ایف ایس سی کے امتحانات ہو چکے تھے۔اسی لیے اب بالکل فری تھے۔ردابھا بھی اور جویریہ بیگم بھی وہیں بیٹھی تھیں۔

"ارے یہ چڑیل آج یہاں کیسے۔"وہ فٹ بال سائیڈ پہ پھینکتا ہوا اس کے ساتھ آکر بیٹھا۔

انیہ تو اس کے چڑیل کہنے پہ جل بھن گئی۔

"علی دور ہو کر بیٹھو مجھ سے۔پسینے کی بدبو آرہی تم سے۔"وہ ناک بند کر کے بولی۔

"مجھے تو نہیں آرہی۔تم خود نہیں نہائی ہو گی ناں اتنے دنوں سے سے اسی لیے۔میں یہیں بیٹھوں گا۔"وہ اسے مزید جلاتا ہوا بولا تو انیہ کا منہ کھل گیا۔

"میں تمہاری جان لے لوں گی علی۔۔"وہ غصے سے بولی۔

"یہ ہر بات پہ جان لینے پہ کیوں آجاتی ہو پاگل۔" وہ چڑ کر بولا۔اس سے پہلے کہ انیہ مزید اسے کچھ کہتی وہ ارحم کو اٹھا گیا۔

"کیسا ہے چیمپ۔۔" وہ اس کا گال چوم کر بولا۔تو بدلے میں ارحم بھی کھلکھلا کر اس کے چہرے پہ ننھے ننھے ہاتھ مارتا اس کا استقبال کر رہا تھا۔جویریہ بیگم اٹھ کر نماز پڑھنے چلی گئیں۔رداوہیں بیٹھی تھی۔اتنے میں دراب گھر میں داخل ہوا۔ "اسلام علیکم!۔بھائی" وہ محبت سے بولی۔ "وعلیکم اسلام کیسی ہو انیہ۔" وہ مسکرا کر شفقت سے بولا۔ "میں ٹھیک ہوں۔۔" وہ نرمی سے بولی۔زوبی کی طرح دراب کو آنیہ بھی بہت عزیز تھی۔علی سے ان کا پیار ہضم نہیں ہوا۔ "بھائی آپ مجھ سے تو اتنا پیار سے بات نہیں کرتے۔" اس نے منہ بسور کر شکایت لگائی۔تو انیہ ہنس پڑی۔دراب وہیں ارحم کو لے کر ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"چچچ۔بھائی کسی کو آگ لگ رہی ہے میرے خیال میں۔" وہ شرارت سے بولی تو علی نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"بھیا یہ دیکھیں مجھے کیسے گھور رہا ہے" اس نے فوراً دراب کو شکایت لگائی "علی۔!!" اس نے علی کو آنکھیں دکھائیں۔

"بھائی۔" اس نے رونی صورت بنائی۔

"بھائی یہ علی مجھے بہت تنگ کرتا ہے،اس نے میری چاکلیٹس بھی اٹھالی تھیں اور تو اور مجھے چڑیل بھی بولتا ہے۔" لگے ہاتھ وہ معصوم شکل بنائے اس کی شکایتیں کرنے لگی۔ "بھائی یہ جھوٹی ہے جھوٹ بول رہی۔میں نے اسے چاکلیٹ لا کر دی تھیں۔" وہ تڑپ کر بولا۔اور ایک نظر اس چالاک کو گھورا۔جیسے نگاہوں سے کچا چبانے کا ارادہ ہو۔

www.novelsclubb.com

"علی تم سدھر جاؤ۔آئندہ تم نے انیہ کو تنگ کیا ناں تو خیر نہیں تمہاری۔" دراب مصنوعی غصے سے بولا تو علی نے غصے سے انیہ کو دیکھا جو اس کی عزت افزائی پہ کھی کھی کر رہی تھی۔ وہ ناراضگی سے اسے دیکھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔انیہ کی مسکراہٹ سمٹی۔اس نے بے چارگی سے دراب کو دیکھا جو مسکراہٹ دبا رہا تھا۔

"بھائی وہ تو ناراض ہو گیا اب۔" وہ بولی۔ "کوئی نہیں ہونے دو۔ٹھیک ہو جائے گا۔" دراب لاپرواہی سے بولا۔ "اچھا۔" وہ بے دلی سے سر ہلا گئی۔۔("کیا ضرورت تھی اس کی شکایت لگانے کی۔۔بے چارہ۔۔") وہ دل میں خود کو ملامت کرتی بولی۔کچھ دیر بعد وہ گھر آ گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ گھر آئی تو کچن سے خوشبو محسوس کر کے وہ کچن میں چل پڑی تو زوبی کچن میں چاکلیٹ کیک بیک کر رہی تھی۔

"ارے آپی یہ کس کے لیے بنا رہی ہیں آپ۔" وہ اندر آتی خوشی سے بولی۔اسے چاکلیٹ کیک بہت پسند تھا۔

"بس ایسے ہی۔دل کر رہا تھا بنانے کا اسی لیے۔ تمہیں بھی تو پسند ہے ناں۔" وہ مصروف انداز میں اس کو دیکھ کر مسکرا کر بولی۔

"واؤ آج تو مزہ آجائے گا۔میں کچھ ہیلپ کروں آپ کی۔" وہ ایکسائیٹڈ ہوئی۔ "بس ابھی ریڈی ہونے والا۔تم جاؤ۔" وہ مسکرا کر بولی تو آنیہ اس کا گال چومتی کچن سے باہر آگئی۔دونوں میں بالکل بہنوں جیسا پیار تھا۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد کیک بنا تو زوبی نے سب کو ٹیسٹ کروایا۔تایا جان نے تو اسے خوب پیار کیا۔ "آنیہ ایسا کرو یہ علی کو دے کر آؤ جلدی سے۔" زوبی نے پلیٹ میں کیک نکالا۔ "آپی میں۔" اس نے منہ بسورا۔ "ہاں تم اب اٹھو۔" زوبی

نے اس گھورا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ پلیٹ لے کر گھر سے نکلی۔ "ویسے اچھا ہے۔۔اسے منا بھی لوں گی۔ناراض بھی تو تھا۔۔"وہ سوچتی ہوئی جا رہی تھی۔گھر پہنچ کو اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو وہ سیدھا اس کے کمرے میں آ گئی جہاں وہ بیڈ پہ لیٹا موبائل یوز کر رہا تھا۔

"ہائے علی۔"وہ موڈ ٹھیک کرتی خوشگواری سے بولی۔علی نے حیرت سے اسے دیکھا۔وہ یونہی بیٹھا رہا جیسے اسے اگنور کیا ہو۔

"مطلب نور سپانس۔"وہ خود سے بولی۔

"یہ دیکھو میں تمھارے لیے کیا لائی ہوں۔"وہ اس کے سامنے بیٹھتی ہوئی بولی تو علی نے ایک نظر کیک کو دیکھا۔منہ میں پانی آیا۔

"کیوں لائی ہو۔میں نے نہیں کھانا۔"وہ ناراضگی سے بولا۔

"یار میں نے اتنی محنت سے بنایا ہے۔"اس نے معصوم شکل بنا کر شکوہ کیا۔علی حیران ہوا۔۔کیک اور وہ بنا لے۔ناممکن!

www.novelsclubb.com

"ہاں جیسے میں تو جانتا ہی نہیں کہ کس نے بنایا ہے۔" وہ ایک آئبرو اچکا کر دانت پیستے بولا۔ "اچھا میں نے نہیں بنایا۔ لیکن لائی تو ہوں ناں تمہارے لیے۔" وہ پکڑے جانے پر مصالحت آمیز لہجے میں بولی۔ "میں نہیں کھاؤں گا۔" وہ ضدی انداز میں بولا۔ "اچھا سوری ناں۔ معاف کر دو۔ میں تو بس مزاق کر رہی تھی۔" آخر کار وہ اسے منانے کے لیے سوری بھی بول گئی۔

"دل سے کہہ رہی ہو۔"

اس نے ایک آئیبرو اٹھائی اور جانچتی نظر سے دیکھا۔ "ہاں ناں۔ تم میرے دوست ہو۔ میں تمہیں ناراض کر سکتی بھلا۔" وہ مسکرا کر معصومیت سے بولی تو علی بھی ہنس دیا۔ اسے ہنستے دیکھ کر آنیہ نے بھی شکر ادا کیا۔ ورنہ وہ روٹھتا تھا تو اسے منانا بہت مشکل ہو جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

دراب صوفے پر بیٹھا اپنے جوتوں کے تسمے کھول رہا تھا۔ابھی کچھ دیر پہلے وہ کبیر صاحب کے ریگولر چیک اپ کے لیے انہیں ہاسپٹل لے کر گیا تھا۔اب انہیں کمرے میں چھوڑ کو وہ باہر لاؤنج میں آکر بیٹھا تھا۔تو زوبی اس کے لیے پانی لینے چلی گئی۔اب وہ سارے کشنز اکھٹے کر کے کمر کے پیچھے رکھے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔کچھ عرصے سے پڑھائی زیادہ کرنے کی وجہ سے گردن اور کمر میں ہلکی سی درد تھی۔اسی لیے وہ ٹیک لگا کر ریلیکس ہو کر بیٹھ گیا۔

"پانی۔"زوبی کی مترنم آواز پہ اس نے آنکھیں کھولی تو وہ پانی کا گلاس لیے سامنے کھڑی تھی۔اس نے شکریہ کہہ کر گلاس تھام لیا اور ایک ہی گھونٹ میں پی کر اسے واپس کر دیا۔"چائے لاؤں آپ کے لیے"اس نے اس کے تھکن زدہ چہرے کو دیکھ کر کہا تو دراب چونکا۔"ارے نہیں۔۔چائے کی ضرورت نہیں۔اب گھر جاتا ہوں۔"اس نے انکار کرنا چاہا۔"دو منٹ کی تو بات ہے۔آپ بیٹھیں۔تھکے ہوئے لگ رہے ہیں۔"اس نے اسے روکنا چاہا۔"نہیں ایسی بات نہیں گھر جا کو ریسٹ

www.novelsclubb.com

کروں گا۔" وہ اٹھنے لگا۔ "خبردار اگر اٹھے، بیٹھیں۔ میں بنا کر لاتی ہوں۔" اس نے کڑے تیوروں سے اسے روکا تو دراب بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔ زوبی مسکراتی ہوئی اسے دیکھ کر کچن میں چلی گئی۔ دراب اسے جاتا دیکھ کر کتنی دیر تک مسکراتا چلا گیا۔

عشق کی آگ جو سینے میں لگا بیٹھے ہیں سلگتی رہتی ہے یہ نیندیں حرام ہونے تک

وہ کمرے میں آئی تو شایان کا میسج پڑھ کر اس کے لبوں پہ دھیمی مسکان بکھر گئی۔ وہ جا کر بیڈ پہ بیٹھی اور اس کے لفظوں کی تاثیر کو دل میں اتارنے لگی۔ اتنے میں دوسری طرف سے کال آنے لگی۔ اس نے دروازہ اچھے سے بند کیا اور بیڈ پہ آ کر کال پک کی۔

"السلام علیکم۔" شایان کی دل کو چھو لینے والی سحر زدہ آواز گونجی تو زوبی نے بے اختیار دل پہ ہاتھ رکھا۔

"وعلیکم السلام!"اس نے دھیمی سے جواب دیا۔ "کہاں تھی میں نے انتظار کیا کافی"شایان کے بے تاب مچلتے ہوئے سوال نے زوبی کے لبوں پہ مسکراہٹ بکھیری۔ "کچھ نہیں بس کچھ کام تھے۔"زوبی نے آہستہ سے جواب دیا۔ "آئی مس یو یو مچ زوبی۔"اس نے بے چینی سے کہا تو زوبی ہنس دی۔ "اچھا جی۔اور میں کیسے مان لوں۔"زوبی نے تنگ کرنا چاہا۔ "اپنے دل سے پوچھو جس کی یاد کسی کو شدت سے ستا رہی ہے۔یہ خود ہی گواہی دے گا۔"اس نے شدت سے کیا تو زوبی کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا ہوا محسوس ہوا۔دوسری جانب شایان بھی اس کی خاموشی محسوس کر کے مسکرا دیا۔گویا جانتا ہو اس کی حالت۔

www.novelsclubb.com

"سنو۔"شایان نے محبت سے سرگوشی نما آواز میں پکارا۔

"ہمم۔"وہ بالوں میں انگلیاں چلاتی ہوئی بولی۔

"پھپھو کو بھیجوں تمہارے گھر،اب اور انتظار نہیں ہوتا،"اس نے بے بسی سے کہا۔

"اتنی جلدی بھی کیا ہے۔"زوبی نے شرارت سے کہا۔

"یہ جلدی ہے۔؟؟مجھے سے تو ایک ایک سیکنڈ کا انتظار مشکل ہے۔۔میرا بس نہیں چلتا کہ پل میں تمہیں اپنی دسترس میں لے لوں۔"اس کے لہجے کی طرح اس کے الفاظ بھی محبت کی مٹھاس میں ڈوبے ہوئے تھے۔زوبی نے نچلے ہونٹ کو دانتوں تلے دبایا۔

"لیکن شایان بابا۔"اسے پتہ تھا کہ بابا اس کی پڑھائی مکمل کروا کر ہی اس کی شادی کا سوچیں گے۔

"زوبی نا جانے کیوں مجھے خدشہ لگا رہتا ہے۔دل بہت ڈرتا ہے کہ کہیں کوئی اور تمہیں مجھ سے چرا کر نہ لے جائے۔"اسکے لہجے کا ڈر اس کے لفظوں سے عیاں تھا۔

"کیسی باتیں کر رہے ہیں شایان۔جہاں اتنا صبر کیا ہے وہاں کچھ دن اور۔اور ویسے بھی زوبی کو آپ سے کوئی نہیں چرا سکتا۔زوبی صرف آپ کی ہے۔"زوبی نے رسانیت اور جذب سے کیا تو شایان کے دل پہ بھی ٹھنڈ سی اتری۔زوبی کا کبھی کبھار

کا اظہار بھی اسے خوش کر دیتا تھا۔ کیونکہ وہ اکثر اظہار میں کنجوسی کر جاتی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے مان لیا

جناب۔ ویسے کتنی دیر اور صبر کرنا پڑے گا؟ اس نے خاصی جھنجھلاہٹ اور بے بسی سے کہا۔

"شایان کم از کم میری ماسٹرز تو ہو جائے۔" اس نے رسانیت سے کہا۔

"زوبی مطلب دو سال اور نہیں میں اور انتظار نہیں کر سکتا۔ یار تھک گیا ہوں اکیلے رہ کر۔ اب تم چاہئے ہو زندگی میں" شایان نے جتنی بے صبری سے کہا زوبی مسکرانے پہ مجبور ہو گئی۔ "شایان میں سمجھتی ہوں۔ لیکن! اچھا ٹھیک ہے۔ میں کوئی موقع دیکھتی ہوں پھر بات کرتی بابا سے۔" اس نے فالحال کے لیے اسے ٹال کر سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹھیک ہے تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں۔اچھا اور بتاؤ۔"شایان نے بھی اس ٹاپک کو ختم کیا اور پھر چند ادھر ادھر کی باتوں کے بعد فون بند کر دیا۔زوبی محض مسکرا رہی تھی۔

کیسے ہیں بھائی آپ۔اب طبیعت کیسی ہے۔۔"جویریہ بیگم اور دراب آج کبیر صاحب کو ملنے آئیں تھیں۔کل رات سے ان کا بی پی ہائی تھا۔زوبی کچن میں تھی۔

"ٹھیک ہوں۔اب تو اس عمر میں سب چلتا رہتا ہے۔۔"کبیر صاحب نے بیڈ سے ٹیک لگاتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا۔ "لیکن بھائی آپ بھی تو بالکل خیال نہیں رکھتے اپنا۔دیکھا نہیں کیسے آپ کی صحت دن بدن گرتی جا رہی ہے۔اتنے کمزور ہو گئے ہیں۔"جویریہ بیگم نے ان کے پاس بیٹھ پریشانی سے کہا۔حالانکہ سب ان کا خیال رکھتے تھے۔ "بس یہ تو عمر کا تقاضا ہے جویریہ۔میں نے تم سے کچھ بات بھی کرنی تھی"انہوں نے آزردگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"جی بھائی بولیں۔"جویریہ نے کہاتوانہوں نے ایک نظر دراب کو دیکھاجو خود بھی پریشان تھا۔

"دراب بچے ادھر آؤ۔"انہوں نے دراب کواپنے پاس بلایا۔دراب کرسی کھینچ کر ان کے پاس بیٹھ گیا۔

"جویریہ میری زندگی کااب کوئی بھروسہ نہیں ہے۔میں چاہتا ہوں اپنی زندگی میں میں زوبی کے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں۔ایسے اچھاتو نہیں لگتاکہ ایک بیٹی کا باپ ہو کر مین خود رشتہ مانگوں۔میں۔میں چاہتاہوں کہ تم زوبی کواپنی بیٹی بنالو۔دراب کے لیے میری زوبی کو قبول کرلو۔"کبیر نے لہجے میں آس لیے ان سے کہا۔

"بھائی ایسے ناں کہیں۔اللہ آپ کو لمبی زندگی دے۔اور زوبی میری بیٹی ہی ہے۔میری تو شروع سے خواہش تھی کہ زوبی میرے دراب کی دلہن بن کر

میرے گھر آئے۔آپ نے میرے منہ کی بات چھین لی۔"جویریہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہاتو کبیر صاحب کھل اٹھے۔ "دراب کیا تمہیں زوبی کا ساتھ قبول ہے"کبیر صاحب نے چپ بیٹھے دراب کا ہاتھ دبا کر پوچھا۔ اس کی خاموشی سے وہ پریشان ہو گئے۔اسی لیے کسی خدشے کے تحت انہوں نے پوچھا۔جویریہ بیگم نے بھی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا دراب جو ابھی کبیر صاحب کی بات سن کر ابھی تک یقین کر رہا تھا کہ کیا اس نے جو سنا وہ صحیح سنا ہے۔کیا خواب ایسے سچ ہوتے ہیں۔جسے اس نے چاہا تھا۔جسے دل میں بسایا تھا آج حقیقت میں اس کی ہونے جا رہی تھی۔"جی ماموں۔"دراب نے ان کا ہاتھ چوم کر مسکراتے ہوئے کہا تھا "بہت شکریہ میرا بچہ۔"انہوں نے اسے سینے سے لگا لیا تو وہ مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ ایک بار زوبی سے بھی پوچھ لیجئیے گا اس کا مرضی۔"جویریہ بیگم نے کہا تو دراب کا دل شدت سے دھڑکا۔

"میں جانتا ہوں۔زوبی راضی ہو گی وہ اپنے باپ کا مان کبھی نہیں توڑے گی۔"ان کے لہجے میں مان تھا۔ "ان شاءاللہ۔۔۔"جویریہ بیگم نے مسکرا کر کہا۔ "اب بس جلدی سے تاریخ رکھ لو منگنی کی۔پھر شادی کی تاریخ دیکھ لیں گے۔اپنی زوبی کی شادی میں دھوم دھام سے کروں گا۔"انہوں نے مسکرا کر کہا تو وہ دونوں بھی مسکرا دیئے۔ایک فیصلہ زوبی نے کیا تھا اور ایک کبیر صاحب نے کیا تھا۔قسمت نا جانے کیا کرنے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

زوبی ان باتوں سے ابھی بے خبر تھی۔رات کو جب زوبی کبیر صاحب کو دوائی دینے آئی تو ان کو کتاب پڑھتے ہوئے پایا۔ "چلیں اب رکھیں یہ کتاب۔اور میڈیسن لیں جلدی سے۔"زوبی نے آگے بڑھ کر ان سے کتاب لی اور سائیڈ ٹیبل پر رکھ

دی۔ "ارے زوبی بیٹا تم آؤ ناں بیٹھو تم سے کچھ بات کرنی ہے میں نے۔"انہوں نے اس کو ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھایا تو وہ ان کے پاس بیٹھ کر انہیں دیکھنے لگی۔

"زوبی بیٹا اگر تمہارا باپ کبھی تمہاری زندگی کا کوئی فیصلہ کرے تو کیا تم اسے قبول کرو گی۔۔میرے فیصلہ مانو گی۔"انہوں نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو زوبی مسکرا دی۔ "بابا آپ میرے لیے میرے سب کچھ ہیں۔۔آپ میری زندگی کا جو بھی فیصلہ لیں گے مجھے منظور ہو گا۔کہیے کیا بات ہے ۔"زوبی نے مسکرا کر کہا۔ "زوبی بیٹا دراب کیسا لگتا ہے تمہیں۔"انہوں نے اس سے پوچھا۔

"دراب بھائی تو بہت اچھے ہیں۔مجھے بھی اچھے لگتے ہیں۔انفیکٹ گھر میں سب کو ہی اچھے لگتے ہیں۔لیکن آپ کیوں ہو چھ رہے ہیں۔"زوبی نے ہنس کر کہا۔ "جی اور آپ کی تو انڈر سٹینڈ نگ بھی بہت ہے ناں دراب سے"انہوں نے ہلکی مسکان لیے

کہا۔"ہاں یہ تو ہے۔وہ بیسٹ فرینڈ ہیں میرے۔"اس نے خوشدلی سے کہا۔"ہاں اور دراب بیٹا کیئر نگ بھی ہے۔"ان کی مسکان کچھ اور گہری ہوئی۔زوبی ہنس دی۔"بابا آپ کیوں دراب بھائی کی تعریفیں کرنے بیٹھ گئے آج۔خیریت"اس نے حیرت سے انہیں پوچھا

"زوبی میری جان میں نے دراب سے تمہارا رشتہ منسوب کر دیا ہے۔بس آپ کی رضامندی ضروری ہے"انہوں نے اس کے سر پہ دھماکہ کیا۔زوبی نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے انہیں دیکھا۔ان کی بات سن کو وہ ایک سکتے کی سی کیفیت میں گھری رہ گئی۔انہوں نے ایک نظر اس کے پتھرائے چہرے پہ ڈالی۔ "زوبی۔آر یو آل رائیٹ۔"انہوں نے تشویش سے پوچھا۔انہیں خدشہ ہوا۔

"زوبی میں چاہتا ہوں جتنے دن میں زندہ ہوں میں تمہیں تمہارے گھر کا ہوتا دیکھ لو۔اور دراب سے بہتر مجھے تمہارے لیے کوئی نہیں لگا۔کیا تمہیں قبول ہے یہ فیصلہ۔"انہوں نے اس کی خاموشی پہ مزید کہا۔

www.novelsclubb.com

"دراب بھائی نے کیا کہا۔"اسکے لہجہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہا تھا۔ "دراب کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔وہ دل و جان سے اس رشتے پہ راضی ہے۔اس نے ہی تم سے رائے لینے کا کہا ہے۔"انہوں نے دوسرا دھماکہ اس کے سر پہ کیا تھا۔۔آنکھیں نمکین پانیوں سے بھری۔

"زوبی بیٹا۔کیا ہوا۔کیا تم نہیں چاہتی یہ رشتہ۔جو بات ہے مجھے بتادو۔"انہوں نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر پیار سے کہا۔ "وہ بابا۔۔مجھے کچھ ٹائم چاہیے۔"اس نے ان کے سینے سے لگتے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔"ہاں کیوں نہیں۔سوچ لو میری جان۔۔دراب سے بہتر ساتھی تمہیں نہیں مل سکتا۔انہوں نے اس کو سینے سے لگا کر خوشی سے کہا۔تو زوبی چپکے سے آنسو بہانے لگی۔

ان کے کمرے سے آنے کے بعد وہ مسلسل دراب کا نمبر ملا رہی تھی لیکن دوسری جانب سے جواب نہیں آ رہا تھا۔اس کا فون آف تھا۔زوبی نے غصے میں فون بیڈ پہ پٹخ دیا اور خود بیڈ پہ اوندھے منہ گر کر رونے لگی۔

"یہ آپ نے اچھا نہیں کیا دراب بھائی۔"اس نے تنفر سے سوچا اور سسک کر رونے لگی۔

اگلے دن وہ صبح صبح ہی اس کے گھر چلی گئی۔سیدھا دراب کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ موبائل چارجنگ پہ لگا رہا تھا۔زوبی کو دروازے پہ اتنی صبح دیکھ کر وہ باقاعدہ چونکا۔زوبی اجلت میں اندر آئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے کل۔۔۔۔"اس نے غصے سے پوچھا۔

"یار کل وہ موبائل کی بیٹری ڈیڈ ہو گئی تھی۔کچھ دوستوں کے ساتھ تھا باہر۔پھر گھر آ کر بھی چارجنگ پہ لگانا بھول گیا۔اب لگایا ہے چارجنگ پہ۔"اس نے مسکرا کر

اسے جواب دیا۔اسے لگ رہا تھا کہ وہ فون نہ اٹھانے پہ غصہ ہے۔۔پہلے بھی وہ ایسے کرتی تھی۔جب وہ اس کا فون نہیں اٹھاتا تھا وہ ناراض ہو جایا کرتی تھی۔وہ خاموشی سے اسے دیکھے گئی۔ "کیا ہوا ہے زوبی۔۔تم روئی ہ۔کچھ ہوا ہے کیا۔"دراب نے آگے بڑھ کر فکر سے پوچھا۔۔"آپ کو پتہ ہے گھر میں کیا چل رہا ہے۔"زوبی نے سنجیدگی سے پوچھا۔ "کیا چل رہا ہے۔۔"دراب نے ناسمجھی سے پوچھا "آپ کے اور میرے رشتے کی بات۔"زوبی نے ضبط کرتے ہوئے کہا۔دراب مسکرایا۔ "ہاں۔زوبی تمہارے اور میرے رشتے کی بات۔لیکن تمہیں کیا ہوا ہے۔۔فکر نہیں کرو شادی تمہاری پڑھائی کے بعد ہی ہو گی۔"اس نے شفتگی سے مسکراتے کہا۔ "آپ ہاں کیسے کر سکتے ہیں اس رشتے کے لیے۔میں نے آپ کو ہمیشہ بھائی مانا ہے۔۔ایک دوست اور کچھ نہیں۔"اس نے جھنجھلا کر غصے اور دکھ کے ملے جلے تاثرات سے کہا۔آنکھوں میں نمی امڈنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا ہوا زوبی۔اور میں تمہارا سگا بھائی تو نہیں۔ہم۔کزن ہیں"اس نے نا سمجھی سے اس کا غصہ ہونا دیکھا تھا۔

"آپ سمجھ نہیں رہے۔میں شادی نہیں کر سکتی"وہ رو پڑی۔دراب بوکھلا گیا۔"کیا ہو گیا ہے زوبی۔اتنی پریشان مت ہو،کوئی جلدی نہیں،میں مانتا یہ سب کے لیے تم تیار نہیں ہو۔"اس نے بازوؤں سے تھام کر اسے نرمی سے بہلایا۔اس کی چھٹی حس اسے الارم کرنے لگی۔کوئی طوفان آنے کو تھا۔ "میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔"اس نے اس کے بازو جھٹکتے ہوئے کہا۔دراب ششدر رہ گیا۔ "دیکھیں دراب بھیا۔میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی ۔میرے بہت سے خواب ہیں۔جو آپ سے شادی کر کے پورے نہیں ہو سکتے ۔میں اپنی زندگی ایک معمولی سی نوکری کرنے والے کے ساتھ نہیں گزار سکتی۔جن آسائشوں کے لیے میں ساری زندگی ترسی ہوں وہ آپ پوری نہیں کر سکتے۔جو انسان ساری عمر ایک بے کار سی بائیک پہ گزارا کرتا ہے۔۔۔میں اس کے

www.novelsclubb.com

ساتھ کیسے اپنی زندگی اپنی خواہشوں کو مارتے ہوئے گزاروں۔آپ میرے دوست ہیں۔۔میرے بھائی ہیں۔بہت خاص ہیں آپ میرے لیے لیکن میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی۔میں۔میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں جو میری ہر آسائش کو پورا کر سکتا ہے۔۔"زوبی نے آگے ہو کر سنجیدگی سے کیتے خود غرضی اور مفاد پرستی کی انتہا کر دی۔کسی کے جزبات کو کچلنے کی غلطی کر ڈالی۔اور دراب۔ دھڑ دھڑ۔۔دراب دھماکوں کی زد میں آتا گیا دراب چپ چاپ اسے سنتا رہا۔اس کی باتیں اسے دل پہ چھری کی طرح چلتی محسوس ہوئی۔طوفان آیا اور چلا بھی گیا۔اور دراب کو اپنی ہستی ریزہ ریزہ بکھرنے کی خبر ہی نہیں ہو سکی۔دراب نے اس کی طرف ساکت نظروں سے دیکھ کر پوچھا۔"کون ہے وہ۔"دراب نے پوچھا تو اس نے روتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔لیکن آج اسے لگا کہ سچ بتانا ہو گا ورنہ وہ ہمیشہ کے لیے اپنی محبت کھو دے گی۔ "شایان۔میں محبت کرتی ہوں اس سے۔شادی اسی سے کرنی ہے مجھے۔آپ پلیز بابا کو منع کر دیں۔"زوبی نے روتے

www.novelsclubb.com

ہوئے کہہ کر سر جھکا لیا۔ لیکن کسی کو زلزلوں کی زد میں چھوڑ کر۔ دراب کو لگا اس کا چلتا دل ایک دم ساکت ہوا ہو۔ وہ بے یقین نظروں سے اس کی جانب دیکھے گیا۔ زوبی سر جھکا کر ہنوز روتی رہی۔ "تو۔ تو تم منع کر دو ماموں کو۔۔" دراب نے بامشکل الفاظ ادا کیے ورنہ اس سے کھڑے ہونا مشکل لگ رہا تھا۔ اچانک گھٹن کا احساس ہوا۔ "میں بابا کو منع نہیں کر سکتی۔ وہ پریشان ہو جائیں گے۔ ان کا مان ٹوٹ جائے گا۔ آپ تو دوست ہیں ناں میرے۔ آپ بولیں ناں ان سے پلیز۔ آپ میری ہر بات مانتے ہیں۔ یہ بھی مان جائیں ناں پلیز۔ میں آپ سے شادی کبھی نہیں کر سکتی۔ میں شایان سے محبت کرتی ہوں اور انہی سے شادی کروں گی۔ بابا سے آپ بات کریں۔" زوبی نے اس کا ہاتھ تھام کر مان سے اس کی حالت سے انجان کہا کہا۔ اس کے لہجے میں ایک ضد بول رہی تھی۔ وہ ایک گہری اور تنبیہی نظر اس پہ ڈال کر مڑ کر واپس چلی گئی۔ دراب کو سناٹوں کی زد میں چھوڑ کر وہ چلی گئی۔ اور وہ خالی خالی نظروں اسے اس راستے کو تکتا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

پھر نا جانے دراب نے کیسے کبیر صاحب کو راضی کیا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا ۔چونکہ یہ بات ابھی کسی کو نہیں پتہ تھی اسی لیے کسی کو پتہ نہیں چلا لیکن جب دراب نے آکر جویریہ بیگم کو بتایا تو وہ ضرور بے یقین رہ گئی تھیں۔

"دراب تم نے منع کر دیا لیکن کیوں۔اور مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔" جویریہ بیگم نے اس کو بازو پکڑ کر اپنی طرف موڑتے ہوئے کہا۔اس وقت وہ لوگ دراب کے کمرے میں تھے۔

"جی امی اس میں کونسی بڑی بات ہے۔کر دیا تو کر دیا۔"اس نے مسکرا کر کہا۔

"اور وجہ تم تو پسند کرتے تھے نا اسکو۔"انہوں نے غصے سے پوچھا۔

"امی میں نے کافی سوچا اس بارے میں تب مجھے پتہ چلا کہ یہ ایک۔جذباتی فیصلہ ہے۔زوبی ایک جذباتی اور نا سمجھ لڑکی ہے۔۔ابھی بہت بچگانہ پن ہے اس کے اندر

۔اور میری بھی طبیعت کا آپ جانتی ہیں۔میرا اس کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔بس اسی لیے اور میں نہیں چاہتا کہ مجھ جیسے لڑکے کے ساتھ اس کی بھی زندگی برباد ہو۔اسے کوئی اس کے جیسا ملنا چاہیے۔زندہ دل،امیر،اور اسے سمجھنے والا۔"اس نے وجہ بتائی۔

"تم سے بہتر کون سمجھتا ہے اسے دراب۔مجھے ابھی بھی لگ رہا ہے یہ غلط فیصلہ ہے ۔بھائی صاحب کو کتنا برا لگا ہو گا۔"وہ ماننے کو تیار نہیں تھیں۔

"امی جان۔زوبی دنیا کی آخری لڑکی تھوڑی نہ ہے۔اور ماموں سے میری بات ہوئی ہے۔۔انہیں برا نہیں لگا۔۔اور زوبی کے لیے لڑکا میں خود ڈھونڈوں گا۔اب پلیز اس بارے میں بات نہ کریں۔"

"چھوڑیں اس معاملے کو۔مجھے ابھی پڑھنا ہے۔میری لیے ایک کپ چائے بھجوا دیں پلیز۔"دراب نے مسکرا کر ہشاش بشاش لہجے میں کہا تو جویریہ بیگم اسے ایک

نظر دیکھتی باہر چلی گئیں۔دراب نے گہرہ سانس بھرااور بیڈ پہ چت لیٹ گیا۔ایک تھکن سی تھی جو دماغ پہ حاوی تھی۔۔

(۔میں اپنی زندگی ایک معمولی سی نوکری کرنے والے کے ساتھ نہیں گزار سکتی) (میں نے آپ کو ہمیشہ بھائی مانا ہے۔ایک دوست۔اور کچھ نہیں۔") ("میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔) (میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں جو میری ہر خواہش کو پورا کر سکتا ہے۔۔") (شایان۔میں محبت کرتی ہوں اس سے۔شادی اسی سے کرنی ہے مجھے۔آپ پلیز بابا کو منع کر دیں)زوبی کی باتیں ہتھوڑے کی طرح برس رہی تھی۔اضطراب اور وحشت نے پورے وجود میں حشر برپا کر رکھا تھا۔زوبی کی باتیں یاد نہ بھی کرنے کی کوشش کرتا تو بھی دماغ پہ برس رہی تھیں۔کیسا کڑا امتحان تھا کہ وہ وہ ضبط کھو بیٹھا اور آنکھیں پل میں نم ہوئیں تھیں۔ تھکن اتنی سوار ہوئی اس نے بال مٹھی میں جکڑ کر سر تکیے پہ پٹخا کہ چند منٹ میں ہی وہ نیند میں چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

رات کو جب زوبی سونے کے لیے لیٹنے لگی تو کبیر صاحب اس کے کمرے میں آئے۔

"بابا آئیں ناں آپ۔ مجھے بلا لیا ہوتا۔ کچھ چاہیئے۔" اس نے اٹھ کر ان کے پاس آتے کہا۔

"کل شایان کو بلا لینا۔ باقاعدہ رشتہ لے کر آجائیں۔" کبیر صاحب نے ایک نظر اسے دیکھ کر سنجیدگی سے کہا۔ زوبی ششدر سی انہیں دیکھتی رہ گئی۔ کبیر صاحب بات کر کے مڑ گئے۔ "بابا۔" زوبی ان کے پیچھے بھاگی۔ کبیر صاحب رک گئے۔

"بابا آپ ناراض ہیں مجھ سے" زوبی نے نم آنکھوں سے پوچھا۔ کبیر صاحب خاموشی سے اسے دیکھنے لگے۔ "یہاں آؤ۔" وہ اسے لے کے بیڈ پہ بیٹھ گئے۔

"زوبی بیٹا میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔ لیکن مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ اگر آپ کسی کو پسند کرتی ہیں تو آپ کو مجھے بتانا چاہیے تھا۔ اگر آپ دراب کو بتا سکتی ہیں تو مجھے بھی بتا سکتی تھیں۔ اتنی فرینکنس

تو ہے ناں ہم میں کہ آپ مجھ سے کوئی بھی بات کہہ سکتی ہو۔ کیا ہم نے کبھی آپ کی کسی بات سے منع کیا ہے۔؟؟؟ کبیر صاحب نے اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے کہا تو زوبی کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ "بابا مجھے۔۔لگا۔۔کہ آپ کو۔دکھ ہو گا۔آپ کا۔۔مان ٹوٹ جائے گا۔"اس نے روتے ہوئے بتایا۔

"نہیں میرا بچہ۔تم تو میرا بہادر بچہ ہو۔۔میرا فخر میرا مان۔چلو اب رومت۔"انہوں نے اس کا سر سینے سے لگا کر کر تھپکا۔۔زوبی ہنوز روتی رہی۔

"بس میرا بچہ۔میں چاہتا ہوں میری بیٹی خوشی خوشی اس گھر سے رخصت ہو۔،شایان کو بلالو کل گھر میں،میں اس سے مل لوں گا۔پھر باقی کے معاملات طے کر لیں گے،ٹھیک ہے۔؟انہوں نے اس کو سامنے کر کے اس کے آنسو پونچھے تو وہ مسکرا کر سر ہلا گئی۔

www.novelsclubb.com

"چلو سو جاؤ اب۔ شاباش میرا بچہ "انہوں نے کہا۔

"آئی لو یو بابا۔" زوبی نے اس نے سینے سے لگتے کہا۔

"لو یو ٹو میرا بچہ۔" انہوں نے پیار سے کہا تو زوبی نے ان کو ان کے کمرے میں چھوڑا اور خود اٹھ کر کمرے میں آ گئی۔ کمرے میں آ کر اس نے شایان کو کال کی اور اسے کل آنے کا بول کر فون رکھ دیا۔ شایان کے ماں باپ کی ڈیتھ ہو چکی تھی۔ ایک پھپھو تھیں جو اس کے پاس ہی رہتی تھیں۔ شایان ایک بزنس مین تھا جس کی اپنی کروڑوں کی جائیداد تھیں۔ وہ اپنی ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھا۔

---

www.novelsclubb.com

اگلے دن شایان اور اس کی پھپھو ان کے گھر آئے۔ کبیر صاحب کو شایان پسند آیا تھا۔۔ وہ ایک نہایت سلجھا ہوا شریف لڑکا تھا۔ دراب بھی اس سے ملا تھا۔ اسے بھی شایان اچھا لگا تھا۔ شایان کی پھپھو بھی زوبی سے ملی تھی۔ ان کو اپنے شایان کی پسند بہت پسند آئی تھی۔ اسی مہینے کی جمعہ کو منگنی اور ایک ہفتے بعد ہی اتوار کو مہندی اور

سوموار کو نکاح اور رخصتی رکھی گئی تھی۔شادی کی تیاریاں شروع کر دی گئیں تھیں۔جویریہ بیگم اور ردا ہی تمام شادی کے معاملات سنبھال رہی تھیں۔زوبی کی تو دل کی خواہش پوری ہو گئی تھی۔زوبی اس وقت کمرے میں بیٹھی عینی سے بات کر رہی تھی۔آج ہی وہ جا کر اپنی منگنی کا جوڑا لے کر آئی تھی۔اب وہ بیٹھی عینی کو دکھا رہی تھی۔"یار زوبی تم تو بہت لکی ہو۔تم نے جو چاہا تھا تمہیں مل رہا ہے۔اللہ خوش رکھے تمہیں۔"عینی نے اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر کہا۔

"ہاں عینی تم سوچ نہیں سکتی میری کیا حالت ہوئی تھی جب بابا نے دراب بھیا کے ساتھ میرا رشتہ جوڑ دیا تھا۔وہ تو دراب بھائی تھے جنہوں نے بابا کو منایا۔وہ بہت اچھے ہیں۔"زوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔اس کے انگ انگ سے خوشی پھوٹ رہی تھی۔

"ہاں۔صحیح کہہ رہی ہو۔بہت کم مرد ایسے ہوتے ہیں جو کسی کی دل کی بات سمجھتے ہیں۔لوگ اسے انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں۔لیکن دراب بھائی ایک اعلیٰ ظرف مرد ہیں۔مجھے بہت خوشی ہوئی یہ سن کر۔آج سے میری نظر

www.novelsclubb.com

میں ان کا مقام اور بڑھ گیا ہے۔" زوبی مسکراتے ہوئے اسے سنے گئی۔ اگر دراب سب کچھ نہ سنبھالتا تو اسے اپنی محبت کو کھونا پڑتا۔ اگر دراب بھی غیرت مند مرد ہوتا تو کبھی بھی اس کی شادی کسی اور سے نہیں ہونے دیتا۔ لیکن دراب اس کا دوست تھا۔ اس نے اسے سمجھا۔ اس کے لیے وہ اس کا ہیرو تھا۔ "اچھا یار میری تو بات ہی نہیں ہوئی دراب بھائی سے اس دن سے سے۔ تم فون رکھو میں ان سے مل کر آتی ہوں۔" اس نے جلدی جلدی کہا اور فون رکھ کر باہر کی جانب چل پڑی۔ وہ گھر میں گئی تو سامنے ہی اسے جویریہ بیگم نظر آئیں۔

"پھپھو السلام علیکم۔ دراب بھیا کہاں ہیں؟" اس نے اجلت میں ان سے ملتے ہوئے پوچھا۔ "بیٹا وہ تو شاید چھت پر ہو۔" انہوں نے کہا تو وہ سیڑھیاں چڑھتی اوپر آ گئیں۔ سامنے ہی وہ اسے کو وہ چھت کو دیوار سے ٹیک لگائے اسے خیالوں میں گم نظر آیا۔ "دراب بھیا۔ آپ یہاں پہ کیا کر رہے ہیں اکیلے۔" اس نے اس کے پاس جا کر پوچھا۔ اس کا کھنکتا ہوا لہجہ آرے کی مانند اس کے دل کو دو لخت کر گیا۔

"کچھ نہیں۔تم کب آئی۔"دراب نے دوسری طرف دیکھ کر کہا۔ "بس ابھی آئی۔دراب بھیاوہ میں نے کچھ کہنا تھا آپ سے"زوبی نے کہاتو دراب اسے دیکھنے لگا۔خاموش نظروں سے۔ "ہاں کہو۔"اس نے نارمل سا جواب دیا۔ "میں آپ کو تھینکس بولنا چاہتی ہوں۔آپ نے میرے لیے اتنا کچھ کیا۔بابا کو منایا اور میں پاگل اتنے دنوں سے آپ کو تھینک ہی نہیں بول سکی۔اور تو اور آپ ہی مجھے مبارک دینے نہیں آئے۔یہ جو کچھ ہوا ہے آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔تھینک یو سو مچ۔"زوبی نے دل کی گہرائی سے اسے شکریہ بولا تو دراب نے اسے خاموشی سے دیکھا۔ "تھینکس کیسا۔اچھا ہی ہوا۔میری بھی جان چھوٹ گئی۔تم جیسی شرارت کی پوٹلی شادی کر کے میری زندگی کا تو اللہ ہی حافظ ہونا تھا۔اچھا ہی ہوا جو دونوں بچ گئے۔"اس نے دل کی حالت پہ قابو پاتے ہوئے شرارت سے کہا تو زوبی نے اسے گھورا۔ "اب آپ ایسا کہیں گے۔"زوبی نے مصنوعی ناراضی سے کہا۔ "ہاں ناں دیکھو تو اگر تمہاری میری شادی ہو جاتی تو

www.novelsclubb.com

ناجانے کیاہوتاایک تومجھے تمہیں جھیلناپڑتاساری زندگی۔اور تمہیں بھی تومجھ جیسے غریب کے ساتھ گزارا کرناپڑتا۔"دراب نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہالیکن زوبی شرمندگی سے سر جھکا گئی۔ "دراب بھیاآئی ایم سوری۔۔مجھے وہ سب نہیں بولنا چاہیے تھامیں نے غلطی سے بول دیا۔۔آپ ناراض ہیں مجھ سے۔"زوبی نے شرمندگی سے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔

"یارزوبی میں ناراض نہیں ہوں۔اور تم نے کچھ غلط نہیں کہا۔وہ سب سچائی ہے۔جو آسائشیں تمہیں شایان دے سکتا ہے وہ میں نہیں سے سکتا تھا۔اور تمہیں تواس دنیا کی ہر خوشی ملنی چاہیے۔میں ہمیشہ تمہیں مسکراتاہوادیکھناچاہتا ہوں۔ سمجھی بدھو"دراب نے اس کی رندھی ہوئی آواز کو سن کر خود کو ملامت کیا اوراسے کندھوں سے تھام کر سمجھایاتوزوبی نے اس کی طرف دیکھا۔"سچ میں آپ ناراض نہیں ہیں ناں"زوبی نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "نہیں۔"دراب مسکرایا۔ "آپ مجھ سے ناراض نہ ہوا کریں آپ ناراض ہوتے ہیں تومجھے بالکل

www.novelsclubb.com

بھی اچھا نہیں لگتا۔"زوبی نے اس کی طرف دیکھ کر معصومیت سے کہا تو دراب اسے دیکھ کر رہ گیا۔ "نہیں ہوں ناراض میں تم سے زوبی۔میں کبھی تم سے ناراض ہو ہی نہیں سکتا۔"دراب نے اسے دیکھ کر کہا۔زوبی بھی مسکرا دی۔

اس شادی سے جو دو شخصیات اداس تھی وہ انیہ اور علی تھے۔اس وقت بھی وہ دونوں سر جوڑے اداس روح بنے بیٹھے تھے۔وہ دونوں چھت پہ تھے۔

"علی۔۔۔" "ہمم" "یار آپی کے ساتھ دراب بھائی میچ کرتے تھے۔ان کی شادی دراب بھائی سے ہونی چاہیے۔"اس نے اداسی سے کہا۔

"ہاں آنیہ۔میں نے ہمیشہ ان دونوں کو ساتھ سوچا تھا۔"علی نے بھی کہا۔

www.novelsclubb.com

"اور تم نے مجھے بتایا تھا ناں کی دراب بھائی زوبی آپی سے محبت کرتے ہیں۔"آنیہ نے پوچھا۔"ہاں۔میں جب ان کے روم میں گیا تھا تو زوبی آپی کی تصویر دیکھی تھی ان کی الماری میں""تو پھر دراب بھائی نے سٹینڈ کیوں نہیں لیا ان کے لیے۔"آنیہ حیرانی سے بولی۔ "یار پتہ نہیں۔ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ شاید وہ محبت نہ کرتے ہوں

ان سے۔ ہمیں غلط فہمی ہوئی ہو۔" علی بولا۔۔ "ہاں لیکن پھر بھی۔ ہم آپی سے بات کریں کہ وہ دراب بھائی سے شادی کر لیں۔۔" "نہیں انیہ۔ ہمیں ایسے کچھ بھی نہیں بولنا چاہیے۔۔ زوبی آپی شایان بھائی کو پسند کرتی ہیں۔۔" وہ اسے ٹوکتے ہوئے بولا "اچھا۔" وہ اداسی سے چپ ہوئی۔ "ہاں ہمیں بھی ان کی خوشی میں خوش ہونا چاہیے۔ اب موڈ ٹھیک کرو۔" علی مسکرا کر بولا تو انیہ بھی مسکرا دی۔۔

وہ بے کل تھا۔ وحشت، بے چینی، بے کلی جا کوئی خاتمہ نہیں تھا۔ پل پل تنہائی کا ناگ اسے اندر ہی اندر ڈس رہا تھا۔ عشق کی اس آزمائش نے اس کے عصاب شکستہ کر ڈالے تھے۔ اسی کشمکش اور بے چینی میں گھر سے باہر نکل آیا۔ تھا۔ بائیک سڑک پہ دوڑاتا وہ عجیب حالت میں تھا۔ نہیں پتہ تھا کہ کدھر جانا ہے۔ آنکھوں میں بار بار دھند چھا رہی تھی۔ اور اسی کیفیت میں اس کی بائیک کا ٹکراؤ سامنے آتی گاڑی سے

ہو گیا۔وہ بائیک سمیت اچھل کر دور جا گرا۔گاڑی والا موقع پہ ہی گاڑی بھگا لے گیا۔پیشانی سے نکلتا خون سڑک پہ بہتا جا رہا تھا۔وہ ہوش و حواس سے بیگانہ پڑا تھا۔ لوگوں کا ہجوم ارد گرد جمع ہو گیا۔۔شایان جو واپس گھر کی جانب جا رہا تھا سڑک پہ ہجوم دیکھ کر گاڑی سائیڈ پہ کرتا ہوا آگے آیا تو دراب کو لت پت پڑا دیکھ کر ساکت ہوا۔ سمجھداری سے کام لیتے اس نے جلدی سے لوگوں کی مدد سے اسے گاڑی میں اٹھا کر ڈالا اور ریش ڈرائیونگ کرتا ہوا ہسپتال روانہ ہو گیا۔اسے جلدی سے ایڈمٹ کروا کر آپریشن تھیٹر لے جایا گیا۔شایان نے سوچا کہ اس کے گھر والوں کو اطلاع دے دی جائے لیکن پھر ان کے پریشان ہونے کا سوچ کر ارادہ ملتوی کر دیا۔کچھ دیر بعد ڈاکٹرز باہر نکلے تو وہ وہ ان کے پاس آیا۔ "فکر کی کوئی بات نہیں۔زیادہ سیریس انجریز نہیں ہے۔سر پہ ہلکی سی چوٹ ہے اور ٹانگ ہلکی سی متاثر ہوئی ہے۔"ڈاکٹرز نے کہا تو اس نے بے ساختہ شکر ادا کیا۔ "کیا میں مل سکتا ہوں۔؟"اس نے پھر سے پوچھا۔ "جی کچھ دیر میں انہیں ہوش آ جائے گا۔پھر مل لیجئے گا۔"ان کی بات

www.novelsclubb.com

پہ وہ سر ہلا گیا۔ "پھر کچھ دیر بعد اسے ہوش آیا تو شایان اس کے پاس گیا۔اپنے مسیحا کو شایان کی صورت میں دیکھ کو وہ حیران ہوا مگر جلد اپنی حیرت پہ قابو پا گیا۔ "اب کیسا فیل کر رہے ہو۔" شایان نے دوستانہ انداز میں اس کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔دراب نے اسے غور سے دیکھا۔چھ فٹ سے نکلتا قد، مضبوط جسامت، سرخ و سفید رنگ، پر کشش پرسنیلیٹی اور سوٹڈ بوٹڈ وہ ہر لحاظ سے زوبی کے لیے پرفیکٹ تھا۔دراب تو اس کے آگے کچھ بھی نہیں تھا۔اسے ایک بار پھر اپنا آپ بے معنی لگا۔ "ہمم ٹھیک ہوں۔بہت شکریہ آپکا۔" دراب نے دھیمے سے انداز میں بتایا۔ "ارے شکریہ کیسا۔یہ میرا فرض تھا۔اور اب تو ویسے بھی رشتہ دار بننے والے ہیں ہم۔" اس نے خوشدلی سے کہا۔وہ مزوج میں بہت نرم اور دوستانہ معلوم ہوتا تھا۔دراب محض دھیما سا مسکرا دیا۔پھر دراب کی ہی ضد پہ شایان اسے ڈسچارج کروا کے گھر لے گیا۔دراب کو اس حالت میں دیکھ کر سب ہی بہت پریشان ہو گئے۔جویریہ بیگم تو باقاعدہ رونے لگیں تو دراب نے انہیں ساتھ لگا کر

www.novelsclubb.com

دلاسہ دیا۔آفان بھی پریشان نظر آرہا تھا۔آفان نے شایان کا شکریہ ادا کیا اور اسے رکنے کا کہا لیکن وہ پھر کبھی آنے کا کہتا نکل گیا۔ابھی زوبی لوگوں کو خبر نہیں تھی۔ دراب کو اس کے کمرے میں لٹانے کے بعد جویریہ بیگم اس کے لیے سوپ بنا کر لائیں۔سب لوگ اس کے کمرے میں ہی تھے۔علی تو باقاعدہ اس کے ساتھ چپکا بیٹھا۔آخر سب کی جان دراب میں جو تھی۔تھوڑی دیر میں زوبی لوگوں کو علم ہوا تو وہ لوگ بھی آگئے۔زوبی تو روہانسی ہوئی جا رہی تھی۔سب نے بڑی مشکل سے اسے سنبھالا تھا۔اپنے دوست کو اس حالت میں دیکھ کر وہ بھی تکلیف میں تھی۔سب اس کی خدمتوں میں لگے تھے۔دراب دانستہ زوبی کو دیکھنے اور زیادہ بات کرنے سے اجتناب برت رہا تھا۔سب لوگ اس کی خدمت میں لگے ہوئے تھے اور وہ باقاعدہ شرمندہ ہوا جا رہا تھا پھر اس نے سب کو مطمئن کر کمرے سے بھیج دیا۔سب لوگ اس کے آرام کی غرض سے کمرے سے چلے گئے۔البتہ آفان بھیا وہیں پہ ٹک گئے اور اسے جانچتی نظروں سے دیکھنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا بھیا" دراب نے حیرت سے پوچھا۔ "دیکھ رہا ہوں کہ کب سے اتنے بہادر ہو گئے ہو۔؟ انہوں نے سپاٹ انداز میں کہا تو دراب نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"کیا مطلب بھیا۔" اس نے پوچھا تو آفان اس کے پاس آ کے بیٹھا۔

"تم کیا سمجھتے ہو کہ تم کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گے تو کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا۔ میں سب جانتا ہوں۔ جو تم کرنے جا رہے ہو اس کا اندازہ ہے تمہیں۔ اپنی محبت کو کسی اور کو سونپنے جا رہے ہو۔ اور خود یوں گھٹ گھٹ کر جیتے رہو گے۔ میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گا میں بات کروں گا ماموں سے۔ تمہاری شادی زوبی سے ہی ہو گی۔" آفان بھیا کی کہی باتوں نے اس کے چہرے حیرانی بکھیر دی۔ وہ گنگ سا کچھ لمحے کچھ بول نہیں پایا۔ "نہیں۔ بھیا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ کوئی بات نہیں کریں گے ماموں سے۔" اس نے لجاجت کچھ بے بسی سے کہا۔ وہ کبھی بھی زوبی کا بھرم نہیں توڑ سکتا تھا۔ اور محبت میں تو بھرم قائم رکھے جاتے ہیں ناں۔

"شٹ اپ دراب۔ میں جانتا ہوں کی تم زوبی سے محبت کرتے ہو۔ یہ سب کیوں

www.novelsclubb.com

ہو رہا ہے۔میں نہیں جانتا لیکن مجھے تمہیں بچانا ہے۔تمہاری محبت کو بچانا ہے۔مت کرو خود پہ یہ ظلم۔بتاؤ مجھے سچ کیا ہے"اس کے لہجے میں لاچاری تھی۔۔ہلکی سی سختی تھی۔کیسے بکھرنے دے سکتا تھا وہ اپنے بھائی کو۔دراب تمسخر سے ہنس پڑا۔

"بھیا کیا کر لیں گے سچ جان کر آپ۔۔بس یہ سمجھ لیں کسی کی محبت کا بھرم رکھ رکھ رہا ہوں۔"اس نے نظریں چرائیں۔

"تو کیا یہ سب زوبی کی خواہش پہ ہو رہا ہے۔؟آفان نے گنگ ہو کر پوچھا۔دراب نے نظریں چرائیں۔ "اور تم نے مان لیا۔تمہاری محبت کا کیا۔میں کسی قیمت پہ ایسے نہیں ہونے دوں گا سمجھے تم۔"وہ غصے میں چیخ اٹھے۔

"بھیا پلیز۔ سمجھیں۔ محبتوں میں زور زبردستی نہیں ہوتی۔اگر زور زبردستی سے محبت حاصل کی جائے تو محبت کھو جاتی ہے۔"اس نے لاچاری سے کہا۔آفان اسے دیکھ کر رہ گیا۔وہ ہونٹ بھینچے اسے دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

"دراب لیکن کیااس کے بغیر جی پاؤ گے تم۔"آفان کی آواز بوجھل تھی۔

"میرے لیے محبت ہی کافی ہے اس کی۔"اس نے خوف کو پل صراط پہ محسوس کیا۔

"میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا میرے بھائی۔"آفان نے اسے خود میں بھینچ لیا۔دراب کی آنکھوں میں بلا کی حدت اور سرخی سمٹ آئی۔وہ رو پڑا۔وہ ٹوٹ گیا ۔بکھر گیا۔

"کیوں خود کو برباد کرنے پہ تلے ہوئے ہو۔"آفان نے عاجز ہو کر اسے دیکھا۔

"میری قسمت میں یہی لکھا ہے بھائی۔"

"تم اپنی قسمت بدل سکتے تھے؟"اس نے برہمی سے کہا۔

قسمت سے کون جیت سکتا ہے بھیا۔"ایک وہ تھا جو کہہ رہا تھا کی قسمت سے کوئی جیت نہیں سکتا اور ایک زوبی تھی جو کہتی تھی کہ میں قسمت سے جیتوں گی اور وہ

www.novelsclubb.com

جیت گئی تھی۔ "ایک بات پھر سوچ لو دراب۔" آفان نے آخری کوشش کی۔ " میں صرف زوبی کی خوشی چاہتا ہوں بھیا۔"

"یہ کیسی محبت ہے جس میں پانے کی کوشش ہی نہ کی جائے۔"؟ وہ تلخ ہوا۔ دراب زخمی سا مسکرایا۔ "یہی تو محبت ہے بھیا۔ یہی تو محبت ہے۔ محبت میں محبوب کی خوشی سب سے عزیز ہوتی ہے، حاصل اور لاحاصل کا مقام تو بعد میں آتا ہے۔" اس کا لہجہ پر زور تھا۔ آفان چپ ہوا۔ "جیسی تمہاری مرضی۔ دعا ہے کہ خدا تمہیں حقیقی خوشی سے نواز دے۔ شاید یہی تمارے حق میں بہتر ہو۔" اس نے اسے دعا دی تو دراب دھیما مسکرایا۔ آفان چلا گیا لیکن دراب ان گنت سوچوں میں الجھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یار تنگ نہیں کرو ناں پلیز۔" علی نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں اسے کہا۔ "علی پلیز۔ دیکھو چلتے ہیں۔ میرا بہت دل کر رہا ہے آئسکریم کھانے کا۔" انیہ نے اس کی

منت کرتے ہوئے کہا۔ "یار آخر ایسی بھی کیا آفت آگئی ہے کی تمہیں آئسکریم کھانی ہے" علی لاپرواہی سے بولا۔

"دیکھو پلیز علی۔میرا پلین تھا کہ ہم زوبی آپی اور دراب بھیا کو بھی ساتھ لے کر چلتے ہیں۔سب مزے کریں گے" وہ ایکسائٹڈ ہو کر بولی۔ "تو ان کو منائے گا کون ۔" علی نے اسے گھورا "یار آپی کو تو میں نے نالیا ہے بس دراب بھائی سے اجازت لینی ہے۔ "اس نے اسے بتایا تو علی بھی مانتا ہوا نظر آیا" ٹھیک ہے۔" اس نے کہا تو انیہ خوشی سے چیختی ہوئی بھاگ گئی۔چند دنوں میں وہ مکمل طور پہ صحت یاب ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آج علی اور انیہ زوبی کو لے کر گھر آئے تھے اور اس وقت وہ دراب کو منا رہے تھے کہ انہیں باہر گھومنے جانا ہے۔دراب نہیں مان رہا تھا کیونکہ اسے پڑھنا تھا لیکن انہوں نے اس کی کوئی بات نہیں سنی۔وہ لوگ زوبی کے تایا ابو کی گاڑی لے کر

نکلے۔زوبی آگے ناکر بیٹھ گئی۔دراب ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔علی اور انیہ پیچھے بیٹھے تھے۔

"دراب بھائی پہلے ہم لوگ آئسکریم کھائیں گے۔"علی نے شوشا چھوڑا۔

"نہیں نہیں۔نہیں۔مجھے گول گپے کھانے ہیں پہلے کیوں زوبی آپی۔"وہ علی کی بات کو رتی برابر اہمیت نا دیتے ہوئے گول گپوں کی فرمائش کر گئی۔تو زوبی نے بھی زور و شور سر ہلایا۔علی نے منہ بنایا۔ "لیکن یار گول گپے۔گلا خراب ہو گا تم لوگوں کا۔"دراب کو آئیڈیا پسند نہیں آیا۔"نہیں نہیں۔ہمیں گول گپے کھانے ہیں۔وہ دیکھیں سٹال۔گاڑی روکیں۔"زوبی نے جلدی سے گاڑی رکوائی تو وہ لوگ گاڑی سے اترے۔

"بھیا چار پلیٹ گول گپے۔فل مصالحہ تیز۔"زوبی نے ریڑھی والے سے کہا۔"یار انیہ کتنی ان،ہیلتھی ہے یہ۔کیا ضرورت یہ گندبلا کھانے کی۔"علی نے آنیہ کو کہا تو انیہ نے غصے سے اسے دیکھا۔ "کیوں ان،ہیلتھی نہیں ہے۔سب کھاتے

ہیں۔چپ چاپ تم بھی کھاؤ۔"انیہ نے پلیٹ پکڑ کر اسے بھی دی اور خود بھی کھانے میں مصروف ہو گئی۔ "ارے دراب بھائی ایسے نہیں۔ایسے کھاتے ہیں۔"زوبی نے دراب کو ہلکا ہلکا سا توڑ کے کھاتے دیکھ کر کہا اور پھر خود گول گپا اٹھا کر اسے پورا منہ میں ڈالا۔دراب کا منہ حیرت سے کھل گیا۔"یار میں ایسے کیسے کھاؤں اور کتنا سپائسی ہے یہ۔"دراب نے برا سا منہ بنا کر گول گپے کو دیکھا۔"ہاں تو اسی میں تو مزا ہے۔کھائیں چلیں۔"اس نے زبردستی اس کے منہ میں ڈالا تو اس نے بڑی مشکل سے کھایا۔لیکن تیز مرچی کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔اس نے جلدی سے گاڑی سے پانی کی بوتل نکال کر پانی پیا تو سب اس کی حالت پہ ہنس دیے۔ تھوڑی دیر میں وہ لوگ آئسکریم کھا کر واپس گھر کے لیے روانہ ہوئے۔اور پھر گھر آ کر آنسہ بیگم سے انہیں خوب ڈانٹ پڑی تھی کہ شادی سے پہلے لڑکی کو باہر نہیں گھومنا چاہیئے تو سارے ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔دراب تو سب کو گھورتا گھر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

منگنی بہت خوش اسلوبی سے طے پا گئی تھی۔زوبی بہت خوش تھی۔اس کے خوابوں کی تعبیر ہونے جا رہی تھی۔شادی کی تیاریاں زور و شور سے ہو رہی تھی۔دراب کا سی ایس ایس کا ٹیسٹ کلیر ہو گیا تھا۔اب اسے انٹرویو کال کا تھا۔اسی وجہ سے وہ منگنی میں بھی نہیں شریک ہو پایا تھا۔زوبی کو اس کی کمی محسوس ہوئی تھی۔اسے برا بھی لگا تھا کہ دراب اس کی شادی کی تیاریوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں لے رہا تھا۔

اب بھی وہ اس کے کمرے میں آن دھمکی تھی جہاں وہ لیپ ٹاپ پہ کچھ کام کر رہا تھا۔"دراب بھیا۔" اس نے غصے سے آ کر اسے پکارا۔دراب نے اسے دیکھا۔

"ہمم۔۔کیا ہوا۔"اسے ایک نظر دیکھ کر وہ مصروف ہو گیا۔ "دراب بھیا کہاں بزی ہیں آج کل آپ۔میرے لیے آپ کے پاس ٹائم ہی نہیں ہے۔اور منگنی پہ بھی آپ موجود نہیں تھے۔"اس نے غصے میں اسے دیکھ کر کہا۔ "زوبی یار میں

بزی تھا۔ تمہیں پتہ تو تھا کہ میرا ٹیسٹ ہے۔بس اسی لیے شریک نہیں ہو سکا۔"دراب نے سنجیدگی اور مصروفیت سے بتایا۔ "اچھا یہ دیکھیں میری منگنی کی انگوٹھی۔آپ نے تو دیکھی ہی نہیں۔میں دکھانے آگئی خود۔۔"اس نے اس کے آگے ہاتھ کرتے ہوئے انگوٹھی دکھائی۔دراب اس کے ہاتھ میں منگنی کی انگوٹھی نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ اپنی دی ہوئی انگوٹھی دیکھ رہا تھا۔ "زوبی یہ انگوٹھی کیوں پہنی ہوئی ہے تم نے اتار دو اسے۔"دراب نے انگوٹھی کی طرف اشارہ کر کے سختی سے کہا۔

"نہیں دراب بھیا۔یہ کتنے پیار سے آپ نے دی تھی۔میں یہ کبھی نہیں اتاروں گی ۔"زوبی نے معصومیت سے کہا۔ "ہمم مرضی ہے تمہاری۔"وہ پھر سے کام میں مصروف ہو گیا۔زوبی اسے دیکھ کر رہ گئی جس جو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ بہت مصروف ہے۔ "آپ مصروف ہیں۔"زوبی نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں۔کیوں کوئی کام ہے۔"دراب نے سنجیدگی سے پوچھا۔ "آپ کریں اپنا

www.novelsclubb.com

کام "زوبی غصے میں پاؤں پٹک کر چلی گئی۔دراب نے اس کے جانے کے بعد تھک کر ٹیبل پہ سر گرادیا"آئی ایم سوری زوبی۔۔اس نے سرگوشی کی تھی۔۔اس کی انکھیں پھر سے بھیگتی چلی گئیں۔ماتم زدہ تھا وہ اپنی دل کی بے بسی پر۔لیکن اب اس کے اختیار میں کچھ نہیں رہا تھا۔۔وہ خود سے بھاگتے بھاگتے تھک گیا تھا بالآخر اس نے شکست تسلیم کرلی تھی۔کتنای لاچاری محسوس ہورہی تھی اسے۔اور وہ کچھ بھی نہیں کر پارہا تھا۔

وہ ہم سفر تھا مگر اس سے ہم نوائی نہ تھی کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا جدائی نہ تھی

زوبی غصے میں گھر آگئی تھی کیوں کہ اسے پتہ تھا کہ دراب ضرور اسے فون کرے گا اور سوری کرے گا۔یا منانے آئے گا۔لیکن اس کی طرف سے کوئی میسیج کوئی کال نہیں آئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دراب بھیا آپ بدل گئے ہیں۔" وہ بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹے ہوئے رندھی آواز میں بولی۔اتنے دن سے اس کا بدلہ رویہ وہ بھی محسوس کر رہی تھی۔ "آئی ہیٹ یو۔" اس نے غصے میں کشن پھینکا اور تکیے میں منہ چھپا گئی۔

وہ قمیض کے کف لنکس بند کرتا سیڑھیوں سے اتر کر نیچے لاؤنج میں آیا تو سامنا زوبی سے ہوا۔وہ اس کے راستے میں کھڑی ہو گئی اور اس کا راستہ روکا۔دراب نے حیرانی سے اسے دیکھا۔ "کیا ہوا۔" اس نے کشمکش میں اس کے غصیلے تیور ملاحظہ کیے۔ "آپ کو نہیں پتہ کیا ہوا۔؟" اس نے برہمی سے کہا۔چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ "نہیں مجھے تو نہیں پتہ۔جب تک بتاؤ گی نہیں کیسے پتہ چلے گا۔" اس نے جز بز ہو کر پوچھا۔ "آپ جانتے ہیں کہ آج کیا ہے۔کچھ یاد ہے آپ کو۔؟ اس کا انداز خفا خفا سا تھا۔" کیا مطلب کیا یاد آنا چاہئے۔۔" اس نے نا سمجھی کے تاثرات لیے پوچھا۔ "آپکو نہیں یاد کہ آج میری برتھڈے تھی۔۔ صبح سے شام ہونے کو آئی ہے لیکن نہ تو

آپ نے مجھے وش کیا نہ کوئی گفٹ دیا۔۔حالانکہ آپ سب پہلے مجھے وش کرتے تھے۔"وہ غم وغصے سے چیخ پڑی۔وہ صحیح معنوں میں روہانسی ہو گئی تھی۔دراب نے۔گہری سانس بھر کے ایک نظر اس کی بہتی آنکھوں کو دیکھا اور پھر آہستگی اور نرمی سے بولا۔ "ہیپی برتھ ڈے زوبی۔سوری یار میں بھول گیا۔واپسی پہ تمہارے لیے گفٹ لیتا آؤں گا۔"اس نے نرمی سے کہا۔

"اب کیا فائدہ۔آپ کو خود تو یاد نہیں تھا۔اور نہیں چاہیے مجھے کوئی گفٹ۔"اس کی شکایت پہ دراب نے عاجز نظروں سے اسے دیکھا۔ "اوہ کم آن زوبی بے وقوف ہو پوری۔اب یہ بچوں والی حرکتیں چھوڑ دو۔ورر ویسے بھی اب یہ لاڈ اپنے شوہر سے اٹھوانا"دراب نے ہنستے ہوئے شرارت سے کہا۔حالانکہ چہرے پہ واضح اضطراب پھیل گیا تھا۔ "کیوں کیوں آپ سے لاڈ کیوں نہ اٹھواؤں۔آپ سے لاڈ ہمیشہ میں ہی اٹھواؤں گی۔اور کوئی نہیں روک سکتا مجھے "اس نے غصے سے منہ پھلا کر کہا۔دراب کے چہرے کی رنگت متغیر ہو گئی۔نارسائی کا ناگ پھر سے سر اٹھانے

www.novelsclubb.com

لگا۔ "اچھا۔اب ہٹو تو مجھے کام سے جانا ہے اتنا ٹائم ضائع ہو گیا میرا۔" وہ بے اعتنائی سے کہتا ہوا مزید اس کی کوئی بات سنے بغیر کترا کر سائیڈ سے نکل گیا۔زوبی نے دکھ سے اس کا اسے اگنور کیے جانا دیکھا اور پھر ہونٹ بھینچ لیے۔اسے دراب کا یوں بدل جانا تکلیف دے رہا تھا۔اور وجہ بھی اسے نہیں معلوم تھی۔

اس دن کے بعد ان میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔پرسوں مہندی تھی۔زوبی بور ہو رہی تھی۔وہ تھوڑی دیر کے لیے ردا کے پاس آ گئی۔وہ ردا کے کمرے میں گئی تو وہ بیڈ پہ بیٹھی احمر کے کپڑے چینج کر رہی تھی۔وہ اندر داخل ہوئی اور اسے سلام کیا۔

"آؤ زوبی بیٹھو۔" ردا نے اس سے کہا تو وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ردا سے اس کی کافی دوستی تھی۔تھوڑی دیر ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہی دونوں۔یہاں پر آ کر وہ کافی فریش ہو گئی تھی۔اچانک اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑے مٹھائی کے ڈبے پر پڑی۔ "بھابھی یہ مٹھائی کہاں سے آئی۔کوئی خوش خبری ہے کیا۔۔؟اس نے

حیران نظروں سے ردا کو دیکھ کر کہا۔ "کیوں تمہیں نہیں پتہ کیا۔" ردا کو اس سے بھی زیادہ حیرت ہوئی۔ "کیوں کیا ہوا۔" "یار تمہیں نہیں پتہ دراب کا سی ایس ایس کا انٹرویو کلئیر ہو گیا ہے۔۔چار پانچ دن میں اس کی پوسٹنگ ہے اسلام آباد میں اسسٹنٹ کمشنر کے طور پہ۔مجھے لگا کہ سب سے پہلے تمہیں ہی بتایا ہو گا اس نے۔ حیرت ہے۔شاید بھول گیا ہو۔" ردا بھابھی کی بات سن کو وہ لمحے کے لیے چپ ہو گئی۔ "جی شاید بھول گئے ہوں۔میں ان کو مبارک بعد دے کر آتی ہوں۔۔" اس نے کہا اور اس کے کمرے کی طرف چل پڑی۔

www.novelsclubb.com

وہ شاید اپنے کپڑوں کی پیکنگ کر رہا تھا۔

"کہاں جا رہے ہیں آپ۔" زوبی نے دروازے پہ کھڑے ہو کر پوچھا تو دراب چونک گیا۔اس نے زوبی جو دیکھا جو خفا خفا سی کھڑی تھی۔ناراضگی کے باوجود وہ

آج خود آئی تھی اس سے ملنے۔"ہاں اسلام آباد جارہا ہوں۔وہاں پوسٹنگ ہے میری۔"دراب نے نظریں چراتے ہوئے الماری کی طرف مڑ گیا۔زوبی اس کے اتنے اجنبی رویے پہ حیران تھی۔وہ چلتی ہوئی اندر آئی۔

"مجھے لگا تھا کہ آپ میرے دوست ہیں۔اتنی بڑی خبر آپ سب سے پہلے مجھے سنائیں گے۔لیکن پہلے سنانا تو دور کی بات آپ نے تو مجھے بتائی تک نہیں۔ایسے تو نہیں تھے آپ۔"زوبی نے اندر آکر آنکھوں میں آنسو لیے کہا تو دراب کے قدم رکے۔ "اوہ کم آن زوبی۔بس مصروفیت میں بتانا ہی بھول گیا۔مجھے لگا امی نے خبر دے دی ہو گی۔۔اسی لیے بھول گیا۔"دراب نظریں نہیں ملا رہا تھا۔ "میں تین دن سے آپ سے ناراض تھی آپ مجھے منانے بھی نہیں آئے۔"اس نے پھر سے کہا۔آنسو ٹپ ٹپ گالوں پہ گر رہے تھے۔دراب نے اس کی طرف اب بھی نہیں دیکھا تھا۔دیکھ لیتا تو کمزور پڑ جاتا۔ "تم ناراض تھی۔مگر کیوں۔"دراب نے لہجے میں حیرت لائے سپاٹ

www.novelsclubb.com

انداز میں پوچھا۔۔زوبی چپ ہو گئی۔ "یہاں مجھے دیکھ کر بات کریں آپ۔"زوبی نے آگے بڑھ کر چلاتے ہوئے اس کا بازو موڑ کر پوچھا۔دراب اس کا آنسوؤں سے تو چہرہ دیکھ کر ساکت ہوا۔ "زوبی کیا ہو گیا ہے۔کیسے بچوں جیسا بیہو کر رہی ہو۔" دراب نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔"میں بچوں جیسا بیہیو کر رہی ہوں اور آپ جو مجھ سے بات تک نہیں کر رہے۔میرا بیسٹ فرینڈ مجھ سے بات کر نہیں کر رہا۔۔میری شادی ہو رہی ہے اور آپ کو میری شادی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے کیا ہو گیا ہے آپ کو۔"زوبی نے روتے ہوئے چیختے ہوئے اسے دیکھ کر کہا۔

"بس کر دو زوبی شادی! شادی! شادی۔سب کی شادی ہوتی ہے۔صرف تمہاری تو نہیں ہو رہی۔اور کیا کروں میں۔مصروف ہوں میں۔پتہ ہے تمہیں۔ہر وقت بچوں کی طرح ریکٹ نہیں کیا کرو۔شادی ہو رہی ہے تمہاری۔بی میچیور۔"دراب نے سنجیدگی اور سختی سے اس سے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے کہا۔زوبی ششدر سی اسے کھڑی سن رہی تھی۔یہ اس کے دراب بھائی تو نہیں

www.novelsclubb.com

تھے۔اتنے اجنبی۔کہ بات کرنے کے لیے بھی اسے سوچنا پڑ رہا تھا کہ کیا بات کرے۔دراب نے کبھی اس پہ غصہ نہیں کیا تھا۔لیکن آج!۔آج کچھ پہلے جیسا نہیں تھا۔"ہمم ٹھیک ہے جائیں آپ نے جہاں جانا ہے۔مجھ سے کبھی بات مت کرنا آپ۔۔"وہ روتی ہوئی الٹے قدم مڑ گئی۔دراب خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔دراب نے اس جگہ دیکھا جہاں سے وہ گئی تھی۔اس نے سائیڈ ٹیبل پہ رکھا شو پیس ہاتھ مار کر گرا دیا۔"یا اللہ میں کیا کروں۔کیوں وہ سامنے آتی ہے۔میں بکھرنا نہیں چاہتا۔"وہ بستر پر گر گیا۔۔ایک آنسو چپکے سے نکل کر داڑھی میں جذب ہو گیا۔اتنا بے بس اس نے کبھی خود کو محسوس نہیں کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

انگلیاں خشک چٹانوں کی طرح تڑخی ہیں

کسی آنسو کی نمی ان کی زباں پہ کبھی اتری ہی نہیں

وہ ہاتھ سے جمائی روکتا سیڑھیاں اتر رہا تھا۔جب جویریہ بیگم کی اس پہ نظر پڑی۔

"ہو گئی صبح تمہاری۔" وہ اسے شرم دلاتے بولیں۔مگر علی کو اثر کہاں ہونا تھا۔

"کہاں امی۔وہ تو بھوک لگی تھی اسی لیے آ گیا نیچے۔" وہ ڈھٹائی سے جواب دیتا صوفے پہ ٹک گیا۔"علی باز آ جاؤ۔حرکتیں صحیح کر لو تم اپنی۔آج مہندی ہے زوبی کی ساری تیاریاں دراب اور آفان کر رہے ہیں کچھ ہیلپ کر لو انکی۔" انہوں نے اسے تنبیہ کی۔ "امی مجھے تو لگتا ہے میں آپ کا بیٹا ہی نہیں ہوں۔جیسے کہیں سے اٹھایا ہو آپ نے۔مجھے ناشتہ دے دیں۔آپ نے تو اٹھتے ہی طنز کے تیر چلانے شروع کر دیئے۔۔" وہ منہ بسور کر بولا تو وہ اسے گھورتیں کچن میں چلی گئیں.

" صحیح کہہ رہے ہو علی۔تمہیں گٹر سے ہی اٹھا کر لائیں تھیں پھپھو" گھر میں آتی انیہ نے اس کی بات سن کر اسے تپایا۔

"تمہیں اپنے گھر میں سکون نہیں آتا جو ہر وقت یہاں پڑی ہوتی ہو" علی نے طنز کیا۔"کیوں تمہیں کیا

www.novelsclubb.com

تکلیف ہے۔یہ میری پھپھو کا گھر ہے۔میں جب چاہے آؤں۔"وہ آرام سے بولی۔"

"اونہہ۔۔پھپھو کا گھر۔"وہ سر جھٹکتا بولا۔وہ بھی اگنور کرتی ارحم کے پاس آگئی۔

"ارحم تم نے کبھی لال بندر یاد یکھی ہے۔"اس نے انیہ کے لال سوٹ پی چوٹ کرتے پوچھا۔تو ارحم نے نا سمجھی سے اپنے چاچا کو دیکھا۔انیہ لالا بھبھو کا چہرہ لیے اسے گھور رہی تھی۔"تمہارا مسئلہ کیا ہے آخر۔"وہ دانت پیستے ہوئے بول ہی دی آخر "لواب میں نے کیا کیا۔۔"وہ معصومیت سے بولا۔

"تم نے مجھے۔۔مجھے۔۔"۔وہ مزید تنگ کرتا بولا۔"ہاں کیا میں نے تمہیں۔۔"

"پھپھو یہ دیکھیں علی مجھے تنگ کر رہا ہے۔"وہ اونچی آواز میں اپنا آخری حربہ استعمال کرتے بولی۔

"علی پٹائی لگاؤں گی آکر۔"انہوں نے کچن سے ہانک لگائی تو علی نے اسے گھورا۔انیہ نے مسکراہٹ دبائی۔ "ایک تو میرے گھر والے میرے سگے کم اور

اس کے زیادہ ہیں۔" وہ بڑبڑا کر رہ گیا۔ "لنگور کہیں کا۔" وہ اس کے رف حلیے پہ چوٹ کرتی گھر سے نکل گئی تو علی نے خونخوار نظروں سے اس کی پشت کو گھورا۔

آج اس کی مہندی تھی۔ پورے گھر کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ زوبی پیلے جوڑے میں ملبوس زوبی سوگوار سی بیٹھی تھی۔ دراب کے رویے پہ وہ اتنی پریشان تھی کہ اپنے اتنے اہم موقع پہ بھی وہ اداس تھی۔ عینی اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔ ایک سائیڈ پہ مہندی لگانے والی بیٹھی۔

"زوبی کیا ہے یار۔ تھوڑا سا مائیل ہی کر لو۔ دلہن ایسی تھوڑی نہ ہوتی ہے۔" عینی کی اس کی اداس شکل دیکھ کر کہا۔ تو زوبی ہلکا سا مسکرا دی۔ "کوئی بات ہوئی ہے زوبی۔ کل تک تو اتنی خوش تھی تم۔ آج وہ خوشی نظر کیوں نہیں آ رہی مجھے۔" عینی نے اس کو چہرہ اپنی طرف موڑ کر پریشانی سے کہا۔ زوبی کی آنکھوں میں نمی بھرنے لگی۔۔ "کچھ نہیں۔" زوبی نے مدھم آواز میں کہا۔

"ٹھیک نہیں ہو تم زوبی۔آنکھیں تو دیکھو اپنی۔لوگ دیکھیں گے تو کیا کہیں گے۔"عینی نے سرگوشی میں اسے کہا۔

"بس وہ نیند کی وجہ سے۔کل پوری رات سو نہیں سکی ناں۔"اس نے اسے مطمئن کرتے کہا۔"اچھا۔چلو موڈ ٹھیک کرو۔میں جانتی ہوں شایان بھائی کے پاس جانے کی بہت جلدی ہے تجھے۔۔اسی لیے نیند نہیں آئی۔لیکن تم شکل ٹھیک رہو ناں۔ورنہ تصویریں بھی اچھی نہیں آئیں گی۔"عینی نے شرارت سے کہا۔زوبی مسکرادی۔تھوڑی دیر میں عینی اپنی باتوں سے اس کا موڈ ٹھیک کرنے میں کامیاب ہو گئی۔عینی شایان کا نام لے کر اسے چھیڑ رہی تھی جس سے اس کے گالوں پہ گلال پھیل جاتا۔دراب جو کسی کام سے اندر آرہا تھا سامنے تیار زوبی کو کسی بات پہ شرماتے دیکھ کر وہیں کھڑا رہ گیا۔دل میں ایک درد سا اٹھا تھا۔اس کی آنکھیں سرخ ہوتی گئیں۔اپنی محبت کو کھونے کے دکھ نے اسے اندر تک زخمی کر دیا تھا۔ارد گرد سے بے نیاز وہ اسے دیکھ رہا تھا۔اچانک عینی کی نظر اس

www.novelsclubb.com

پہ پڑی۔اس نے حیرت سے دراب کے چہرے کو دیکھا "زوبی۔"عینی نے اسے پکارا

"ہاں۔۔۔"

"یہ دراب بھائی تمہیں ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔دیکھو تو مجھے ان کی آنکھوں سے ہی خوف آرہا ہے۔"عینی نے اس کی توجہ سامنے دلائی تو زوبی نے چونک کر اسے دیکھا۔زوبی نے اس کی طرف جو ساکت بے تاثر نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔زوبی نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں نا جانے کیا کچھ تھا۔دکھ،اذیت،شکوہ،تکلیف،درد کسی قیمتی چیز کو کھو دینے کی تکلیف۔لیکن زوبی نہیں سمجھ سکی۔زوبی کو اس کی نظروں سے بے چینی ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

اچانک دراب کو ہوش آیا تو وہ چونکا اور ایک آخری نظر اس پہ ڈال کر چلا گیا۔زوبی کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔اسے لگا تھا کہ وہ اس سے بات کرے گا۔یا اس کی تعریف کرے گا لیکن!"زوبی ایک بات بتاؤں۔۔"عینی نے کھوئے کھوئے

لہجے میں کہا۔ "ہاں۔" زوبی نے آنسو پونچھ کر کہا۔ "تم جانتی ہو جن نظروں سے دراب بھائی تمہیں دیکھ رہے تھے وہ کیا تھیں۔" عینی نے سنجیدگی سے سوال کیا۔ "مطلب۔" وہ الجھی۔ "مطلب یہ کہ یہ وہ نظریں تھیں جن سے ایک محبوب اپنے محب کو دیکھتا ہے۔ان آنکھوں میں پتہ ہے کیا تھا۔ان آنکھوں میں تمہیں کسی اور کا ہوتے دیکھنے کی تکلیف تھی۔زوبی! دراب بھائی تم سے محبت کرتے ہیں۔وہ محبت کرتے ہیں تم سے زوبی۔میں نے دیکھا ہے ان کے چہرے پہ اذیت۔" عینی نے کھوئے ہوئے لہجے میں اسے دیکھ کر پریشانی سے کہا۔زوبی کا وجود زلزلوں کی زد میں آیا تھا۔اس نے سر نفی میں ہلایا۔ "بکواس نہیں کرو عینی۔وہ میرے بھائی ہیں۔اور ایسا کچھ نہیں ہے۔۔" اس نے مضبوط لہجے میں ناگواری سے اسے ٹوکا۔

"زوبی تم مانو یا نہ

مانو۔میں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں۔" عینی نے اسے حقیقت بتانی چاہی۔ "بس کرو عینی مجھے۔فضول مت بولو۔" زوبی نے اسے غصے سے ٹوکا تو عینی چپ کر گئی۔زوبی

خاموش ہو کر بیٹھ گئی اور عینی کی باتیں دل سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی۔اس نے اپنے دل کو یقین دلایا کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔

فنکشن اپنے اختتام پہ پہنچا تو زوبی اپنے کمرے میں آگئی۔عینی بھی اسی کے ساتھ رکی تھی۔

آج اس کی مہندی تھی۔اور وہ تھوڑی دیر کے بعد ہی کمرے میں آگیا تھا۔اس نے گہرہ سانس کھینچا اور بجھتا ہوا سیگریٹ ایش ٹرے میں مسل دیا۔دل کو حالت کو یکسر نظر انداز کیے وہ تمام معاملات سنبھالتا رہا تھا لیکن پھر بھی خود سے ہزار وعدوں کے باوجود وہ کمزور پڑ رہا تھا۔اس نے بے چینی سے اپنی سر کے بال جکڑے۔کل وہ کسی اور کی ہو جانے والی تھی۔زوبی کو کسی اور کو سونپ دینے کا احساس اس قدر تکلیف دہ تھا کہ اسے اپنا وجود دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوتا محسوس ہوا۔اسنے اپنی جلتی آنکھیں بند کر لیں۔لاحاصل محبت انسانی وجود کو قبرستان بنا دیا کرتی ہے اور۔جس میں انسان اپنی ادھوری خواہشوں اور نامکمل آرزؤوں پہ ساری عمر روتا رہتا ہے۔جس قدر اس

کی زات ریزہ ریزہ ہو رہی تھی اسے حوصلے کی ضرورت تھی۔ابھی وہ اپنی انہی سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا کہ اسے قریب سے آہٹ محسوس ہوئی۔اس نے چونک کر سر اٹھایا تو علی کو خود کو تکتے پایا۔ "علی تم یہاں "اس نے آنکھیں جھپک کر بوجھل آواز میں پوچھا۔ "جی وہ میں آپکو دیکھنے آیا تھا۔امی بلا رہی تھیں آپکو "علی نے سنجیدگی اور دکھ سے اسے دیکھ کر کہا "ہمم۔ٹھیک ہے تم چلو میں آتا ہوں "دراب نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "بھائی آپ ٹھیک ہیں "اس نے پریشانی سے اس کی حالت دیکھی۔دراب زخمی سا مسکرایا۔ "ہاں یار میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے۔"وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگتا تھا۔علی کا دل بھر آیا۔وہ تو جانتا تھا اپنے بھائی کی دل کی حالت۔

www.novelsclubb.com

"بھائی۔"اچانک وہ اس کے گلے لگ گیا۔اور دراب کو تو کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔اس نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ اس کا دل رازیوں سب پہ افشاں ہو لیکن علی پہ اس حقیقت کا کھلنا سب بتا گیا تھا۔کچھ کہنے کو باقی ہی نہیں رہا تھا۔

"زوبی مجھے لگتا ہے کہ تمہیں دراب بھائی سے ایک مرتبہ بات کرنی چاہیے ۔"رات کو جب وہ دونوں سونے کے لیے لیٹیں تو عینی نے زوبی کو خاموش دیکھ کر کہا۔ "کیا بات۔"زوبی نے چونک کر پوچھا۔ "یار ان سے پوچھو ناں کہ وہ محبت کرتے ہیں تم سے۔"عینی نے اس کی عقل پہ ماتم کیا۔"عینی تم کیوں ایک ہی بات کے پیچھے پڑ گئی ہو۔۔مجھے پتہ ہے ایسا کچھ نہیں ہے۔میں جانتی ہوں انہیں۔"زوبی نے اسے سنجیدگی سے دیکھ کر کہا۔

"لیکن یار زوبی ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے محبت کرتے ہوں اور تمہاری خوشی کے لیے وہ پیچھے ہٹ گئے ہوں۔"عینی نے اسے سمجھانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"کل میری شادی ہے عینیا ور تم کیا کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی۔پہلے ہی میں دراب بھائی کی وجہ سے پریشان ہوں۔اتنے اجنبی ہو گئے ہیں وہ۔نا مجھ سے بات کر رہے ہیں۔تہ نہیں کیوں ناراض ہیں مجھ سے،مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔"زوبی نے پریشان سے اٹھ کر کہا تو عینی کو بھی پشیمانی نے آن گھیرا۔کل اس کا اتنا بڑا دن تھا اور وہ اسے پریشان کر رہی تھی۔

"اچھا میری جانتم۔ٹینشن نہیں لو۔دراب بھائی بات کر لیں گے تم۔تم سو جاؤ۔" عینی نے اٹھ کر اسے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔زوبی خاموش تھی۔اتنے میں فون کی بیل بجی۔عینی نے فون اٹھایا۔"شایان بھائی کا فون ہے۔یہ لو بات کر لو"عینی نے کہا تو زوبی نے خاموشی سے فون پکڑا۔"کال اٹینڈ کرو۔اور صحیح سے بات کرنا۔ٹھیک ہے۔"عینی نے کہا اور باہر چلی گئی۔اس کے جانے کے بعد زوبی نے فون اٹھایا۔اور تھوڑی دیر میں شایان سے بات کر کے وہ فریش ہو گئی تھی۔شایان نے بات کرنے کے بعد اس نے دراب کو کال ملائی۔دوسری جانب کال جا رہی تھی لیکن کوئی اٹھا

www.novelsclubb.com

نہیں رہا تھا۔زوبی نے دوبارہ کال ملائی تو تیسری بیل پہ اٹھالی گئی۔ "ہیلو۔" دوسری جانب سے بھاری گھمبیر آواز اسے سنائی دی۔ "ہیلو۔دراب۔ بھیا۔" زوبی نے اٹک اٹک کر کہا۔عینی کی باتیں ناچاہتے ہوئے بھی اس کے دماغ میں گھوم رہی تھیں۔ "زوبی تم سوئی نہیں۔اس وقت خیریت۔" دراب کی مدھم آواز اسے سنائی دی۔لیکن ناجانے کیوں زوبی کو لگا کہ اس کی آواز بھیگی ہوئی ہے۔ "دراب بھائی۔آپ ٹھیک ہیں۔" زوبی نے پریشان سا پوچھا۔اس کی خود کی بھی آواز رندھ گئی۔

"ہمم ٹھیک ہوں" دوسری جانب سے آواز آئی۔زوبی خاموش ہو گئی۔ "دراب بھائی۔" زوبی نے ہمت کر کے پھر پکارا۔ "ہمم بولو زوبی۔۔۔" دراب کی آواز بھاری ہو رہی تھی۔ "کل میری شادی ہے۔۔" زوبی نے اسے یاد دلایا۔دراب چپ ہو گیا۔زوبی کو اس کی خاموشی ہولانے لگی۔ "آپ مجھ سے ناراض ہیں۔" زوبی نے اپنے گالوں سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔اسے نہیں سمجھ آرہا تھا کہ اسے

www.novelsclubb.com

کیوں رونا آرہا ہے۔یہ خاموشی اسے بے چین کر رہی تھی۔ "نہیں میں ناراض نہیں ہوں تم سے زوبی۔میں خود سے ناراض ہوں۔"دراب نے سنجیدگی سے کہا۔"

"آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں۔"زوبی نے الجھن میں گھر کر کہا۔

"زوبی۔"کیا کچھ نہیں تھا اس پکار میں ایک فریاد۔ایک ٹوٹے دل کی فریاد۔(کہ پلیز زوبی رک جاؤ۔تمہیں میری محبت کا واسطہ ہے۔رک جاؤ۔۔میں تمہاری ہر خواہش پوری کروں گا۔بہت محبت دوں گا۔بس ایک بار رک جاؤ۔میرے پاس)

"جی دراب بھائی۔"

www.novelsclubb.com

"تمہیں پتہ ہے میں ہمیشہ تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔جانتا ہوں میں نے تمہیں بہت تکلیف دی ہے۔رلایا ہے۔مجھے معاف کر دینا۔مجھ سے ناراض مت ہونا۔"ناچاہتے ہوئی بھی

وہ دل کی بات نہ کہہ پایا۔اسے دراب کا لہجہ اسے ٹوٹا ہوا لگ رہا تھا۔۔زوبی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کہے۔

"نہیں دراب بھائی ایسی کوئی بات نہیں۔میں ناراض نہیں ہوں۔۔"زوبی نے بس یہی کہا۔آج دراب کی باتیں،اس کا لہجہ اس کی سمجھ سے باہر تھا

"دراب بھیا آپ میری شادی سے خوش نہیں ہیں کیا۔"اس نے کسی خدشے کے تحت پوچھا۔"نہیں زوبی۔میں کیوں خوش نہیں ہوں گا۔میں خوش ہوں کہ میری زوبی خوش ہے۔اور کیا چاہیے"اس کے لہجے میں محبت ہی محبت تھی۔اس نے میری زوبی کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ وہ تو اب اس کی زوبی نہیں تھی۔زوبی نے بے اختیار سوچا۔

"آپ ٹھیک ہیں ناں۔آپ کی آواز بھاری ہو رہی ہے۔"زوبی کو ابھی بھی اس کی آواز بیٹھی ہوئی لگی۔"

"ہاں وہ بس فلو ہو گیا۔ٹھیک ہو جائے گا۔۔اچھا رکھتا

ہوں۔اللہ حافظ۔۔اپنا خیال رکھنا۔خوش رہو۔"دراب نے نرمی سے جلدی جلدی کہا۔

"ہیلو درا۔۔"اس نے پکارنا چاہا لیکن دراب نے کال کاٹ دی۔زوبی فون کی کالی ہوتی سکرین کو دیکھ کر رہ گئی۔

تو بچھڑ رہا ہے تو سوچ لے تیرے ہاتھ ہے میری زندگی
تیرا روٹھنا میری موت ہے میری بے بسی کا خیال کر

صبح بہت بڑا دن تھا۔شادی کا انتظام میرج ہال میں کیا گیا تھا۔بارات دھوم دھام سے آئی۔زوبی سرخ رنگ کے لباس میں آسمان سے اتری پری لگ رہی تھی۔علی اور زوبی بھی بہت پیارے لگ رہے تھے۔دراب پورے فنکشن میں کبھی کبھی ہی نظر آتا تھا۔دلہا دلہن کو پردے میں بٹھایا گیا۔سب سے پہلے نکاح کا مرحلہ حل ہوا۔سب نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی گئی۔تھوڑی دیر میں رخصتی کا شور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اٹھا تو زوبی کبیر صاحب کے گلے خوب روئی۔انیہ بھی اداس تھی۔۔زوبی کو جویریہ بیگم نے اسے سنبھالا۔شایان ریلیکس کھڑا تھا۔

"چلیں بھائی صاحب اب ہمیں اجازت دیں۔ہم اپنی بیٹی کو اپنے گھر لے جائیں۔"شایان کی پھپھو نے کبیر صاحب سے کہا جو خود اداس تھے۔کبیر صاحب آگے آئے۔ "بیٹا شایان۔زوبی کو میں نے بہت لاڈ سے پالا ہے۔اس کا خیال رکھنا اسے خوش رکھنا۔"کبیر صاحب نے امید سے کہا۔

"آپ فکر نہیں کریں انکل۔میں بہت خیال رکھوں گا۔اب سے زوبی میری زمہ داری ہے"شایان نے ان کے گلے لگ کر مان سے کہا۔تو کبیر صاحب بھی مسکرا دیئے "پھپھو دراب بھائی کہاں ہیں۔"زوبی نے جویریہ بیگم سے پوچھا۔ "پتہ نہیں!!یہیں کہیں ہو گا۔۔"انہوں نے ادھر ادھر دیکھتے کہا۔زوبی بھی پریشان تھی۔علی نے بغور دراب کی غیر موجدگی کو جانچا تھا۔

"اچھا تم جاؤ آرام سے۔ کل مل لینا ولیمے پہ۔" پھپھو نے اسے کہا تو وہ ایک آخری نظر دروازے پہ ڈالتی شایان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی۔

ولیمہ بڑے پیمانے پہ کیا گیا تھا۔ میرون کلر کے گھیرے دار لباس میں ولیمہ کی دلہن پر جو روپ بن کر آیا تھا کہ گلاب بھی اس کے چہرے کی تازگی کے آگے ماند پڑ گیا تھا۔ زوبی کے چہرے کی تازگی ہی اس کی طمانیت اور آسودگی کا گواہ تھا۔ زوبی کھلی کھلی سی شرمیلی مسکان لبوں پہ سجائے شایان کے ہمراہ بیٹھی تھی۔ لوگ اتنی خوبصورت جوڑی کو دیکھ کر رشک کر رہے تھے۔ "ماشاءاللہ میری جان۔ بہت پیاری لگ رہی ہو، اللہ تم دونوں کو خوش رکھے۔" جویریہ بیگم نے اس کی پیشانی چوم کر کہا تو وہ نظر جھکا گئی۔ پہلو میں شایان بھی شہزادے کی آن بان رکھتا بیٹھا ہوا تھا، چہرے پہ مسکراہٹ تھی۔

"پھپھو دراب بھائی کہاں ہیں وہ نہیں آئے۔" وہ سب سے مل لی تھی

www.novelsclubb.com

لیکن دراب ابھی تک اسے نظر نہیں آیا تھا۔شایان کو کبیر صاحب نیچے لے گئے تھے اپنے دوستوں سے ملوانے۔ "کیا بتاؤں بیٹا۔وہ تو کل رات ہی فنکشن کے دوران اسلام آباد شفٹ ہو گیا تھا۔لو بھلا ایسے کون کرتا ہے نا کچھ بتایا نہ پوچھا۔تنگ کر کے رکھ دیا ہے اس لڑکے نے۔" پھپھو کی بات سن کو وہ حیرت اور دکھ سے انہیں دیکھنے لگی۔ "پھپھو لیکن وہ مجھ سے مل کر بھی نہیں گئے۔اتنی غیر اہم تھی میں ان کے لیے۔" زوبی نے آنکھوں میں آنسو لا کر کہا۔

"نہیں میری جان۔وہ کہہ رہا تھا ضروری تھا جانا بس کچھ بتانے کا ٹائم ہی نہیں ملا۔اس نے کہا تھا کہ زوبی کو میری طرف سے دعائیں دیجئے گا اور معذرت کر لیجئیے گا۔" پھپھو نے اسے حقیقت بتائی ایسی بھی کیا جلدی تھی کہ مل کر بھی نہیں جا سکے۔وہ سوچ ہی سکی۔اس نے سر ہلا دیا۔فنکشن خوش اسلوبی سے طے پا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ولیمے کے بعد وہ رسم کے مطابق کبیر صاحب کے ساتھ میکے آگئی تھی۔اس نے شایان سے کہا کہ وہ بھی رک جائے لیکن اسے کچھ کام تھا تو وہ اسے پرسوں آنے کا کہتا نکل گیا۔کافی دیر تک وہ اپنی کزنوں سے باتیں کرتی رہی۔عینی بھی بہت دیر تک اس کے پاس تھی۔رات کو سب چلے گئے تو وہ کبیر صاحب کے پاس آگئی

"زوبی بیٹا خوش ہو ناں آپ۔"کبیر صاحب نے اس سے پوچھا جو ان کے ساتھ لگ کر بیٹھی تھی۔"جی بابا۔میں بہت خوش ہوں۔شایان بہت اچھے ہیں۔میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔۔"زوبی نے مسکراتے ہوئے کہا تو کبیر صاحب بھی مطمئن ہو گئے۔

"تمہیں خوش دیکھ کر میرے دل کو سکون ہو گیا ہے زوبی۔اب مر بھی جاؤں تو گلہ نہیں۔میری زوبی اپنے گھر کی ہو گئی۔"انہوں نے کہا تو زوبی نے سر اٹھا کر بھیگی آنکھوں سے انہیں دیکھا۔"بابا ایسے مت کہیں۔ابھی بہت جینا ہے آپ نے۔پلیز ایسی باتیں نہ کیا کریں۔"زوبی نے کہا تو وہ ہنس دئے۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا موت تو برحق ہے۔آج نہیں تو کل آنی ہی ہے۔"کبیر صاحب نے کہا تو زوبی نے نفی میں سر ہلایا۔

"بس بابا۔آپ جانتے ہیں میرے لیے میری ماں اور باپ دونوں ہیں آپ۔آپ کو کھونے کا سوچ بھی نہیں سکتی میں۔"وہ سسک پڑی۔

"ارے میری گڑیا۔روتی کیوں ہو پگلی۔اچھا اب بات نہیں کرتا۔۔"انہوں نے اس کے آنسو پونچھے۔

"اب مجھے اپنے ہاتھ کی ایک کپ چائے پلادو۔"انہوں نے کہا۔

"ابھی لائی۔"وہ کچن میں آگئی۔چائے دینے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آگئی۔اب کچھ اچانک بدل گیا تھا۔آج وہ اپنے گھر میں مہمان کی حیثیت سے آئی تھی۔کتنی

www.novelsclubb.com

یادیں تھیں اس کی اس جگہ پر۔۔ بچپن سے لے کر سارے مناظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے۔ "دراب بھائی" اس نے سرگوشی میں نام پکارا۔

"کال کرتی ہوں ان کو۔" اس نے بیڈ پہ بیٹھ کر اس کو کال ملائی لیکن اس کا فون آف آرہا تھا سب باتیں بھول کر بھی وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔ "یہ فون کیوں بند کیا ہوا انہوں نے۔" اس نے حیرت و پریشانی سے سوچا۔ وہ کافی دیر تک ٹرائی کرتی رہی لیکن کوئی دوسری جانب سے مسلسل آف تھا۔

"یااللہ خیر۔ دراب بھیا کبھی فون آف تو نہیں کرتے" وہ بڑبڑائی۔ پھر تھک ہار کر سونے کے لیے لیٹ گئی۔ تھکن کی وجہ سے جلد ہی نیند میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن وہ پھپھو کے ہاں آئی ہوئی تھی۔ کافی دیر سے وہ ان لوگوں کے ساتھ بیٹھی باتیں کرتی رہی "پھپھو دراب بھیا کا فون کل سے آف جارہا۔ آپ کی بات ہوئی۔" اس نے احمر سے کھیلتے کچھ یاد آنے پر پوچھا۔

"نہیں میری تو رات میں ہی اس سے بات ہوئی ہے۔"

پھپھو نے کہا

"اچھا لیکن میرے پاس تو آف جا رہا تھا۔

اس نے حیرانی سے کہا۔

"اوہ ہاں یاد آیا۔اس نے نمبر تبدیل کیا ہے ناں۔ سرکاری نمبر ملا ہے۔گھر اور گاڑی بھی سرکار کی طرف سے ملی ہے۔اب وہیں رہے گا وہ۔" پھپھو نے تفصیل بتائی تو اس کے چہرے کا رنگ بدلا۔اس نے نمبر تبدیل کر لیا اور زوبی کو بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔اس کے رویے سے وہ الجھتی جا رہی تھی۔اس کا موڈ یک دم آف ہو گیا۔کچھ دیر بیٹھ کر وہ واپس گھر آ گئی تھی۔ "ٹھیک ہے آپ اگنور کرنا چاہتے ہیں ناں۔کریں اب آپ زوبی کی اگنورنس اور بے اعتنائی دیکھیں گے۔ سمجھتے کیا ہیں خود کو۔" اگلے دن شایان اسے لینے آیا تو وہ اس کے ساتھ واپس چل دی۔کبیر صاحب کو وہ پھپھو کے گھر شفٹ ہو گئے تھے۔

"یار میں نہیں آسکتا۔ابھی کل ہی تو ملے ہیں۔؟دراب نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں فون کی دوسری طرف موجود سجاد سے کہا۔

"یار۔تو کیا بات ہو گئی اور بھول مت وہ صرف ہم اتفاقاً ملے تھے۔اب میں تجھے گھر بلا رہا ہوں۔۔اور تیری بھابھی اور احمد بھی تجھے یاد کر رہے تھے۔۔اب بس نو بحث اور آجا شاباش۔"سجاد نے اسے پیار سے پچکارا تو دراب نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے گہری سانس بھری۔ "تو نہیں مانے گا ناں۔"دراب نے بے چارگی سے کہا۔ "نہیں۔تو آ رہا ہے تو بتا ورنہ میں آجاؤں گا۔"اس نے اسے دھمکی دینا چاہی۔

"یار آج نہیں آسکتا ناں۔طبیعت کچھ ناساز ہے۔پھر کبھی سہی۔"اس نے بے بسی سے اسے منانا چاہا۔

"کیا ہوا طبیعت کو۔تو ٹھیک ہے۔"سجاد کو سب بھول کر اس کی

www.novelsclubb.com

طبیعت کی فکر ہوئی۔ "ہاں بس۔ ہلکا سا بخار ہو رہا۔۔"اس نے بوجھل آواز میں کہا۔آنکھیں ناجانے کس کس تپش سے جل رہی تھیں۔ "حد ہے دراب۔ تم مجھے اب بتا رہے ہو۔ تم ٹھہرو میں آتا ہوں۔ کسی سے مدد لینا تو تم ناجانے گناہ سمجھتے ہو۔" سجاد نے اسے سنجیدگی سے ڈپٹتے ہوئے کہا اور فون بند جر دیا۔۔دراب بے چارہ اسے روکتا رہ گیا۔اس نے گہری سانس بھر کے اپنی جلتی آنکھیں بند کیں۔چار سال گزر گئے تھے۔اس لمبے کٹھن سفر کو۔۔ کہاں کہاں نہیں اس نے اپنا لوہا منوایا تھا۔وہ جس کی یادوں سے پیچھا چھڑانے کی خاطر وہ اسلام آباد مستقل شفٹ ہو گیا تھا۔اس کی درد دیتی یادیں آج بھی اس کے وجود کو گھول رہی تھیں۔۔ سجاد سے اس کی ملاقات یہیں اسلام آباد میں ہوئی تھی۔ سجاد اس کا یونیورسٹی کا دوست تھا۔ یونیورسٹی کے بعد اتنے سالوں میں اس کا کوئی رابطہ نہ ہو سکا۔اب یہاں پہ اس کے ساتھ تعلقات استوار کرنے میں سب سے زیادہ سجاد کا ہاتھ تھا۔چار سال پہلے وہ اس قدر ٹوٹا بکھرا ہوا تھا کہ سجاد نے اسے سنبھالا تھا۔ پھر سجاد کے گھر میں بھی اس کا اکثر

www.novelsclubb.com

آنا جانا رہتا تھا۔ سجاد کی بیوی بھی اس کی بہت عزت کرتی تھیں۔ ہر لحاظ سے اس کا خیال رکھا جاتا تھا۔ اور احمد کا تو وہ فیورٹ چاچو تھا۔

دس منٹ میں سجاد اس کے پاس حاضر تھا۔ اور آتے ہی اس کو بکھری حالت میں دیکھ کر وہ نئے سرے سے دکھ مبتلا ہوا تھا. اس کی نگاہیں اس کے زرد چہرے پی جمی تھیں۔ وہ تو بری طرح بخار میں تپا ہوا تھا اور کہہ رہا تھا کہ میں ٹھیک ہوں۔ اسے سخت غصہ آرہا تھا اس پر۔ اسے ڈپٹنے کا ارادہ ملتوی کر کے وہ اسے کمرے میں لے گیا اور خفا سی شکل بنائے سب سے پہلے اس نے ڈاکٹر کو کال کی اور خود اس کے سرہانے بیٹھ کر ٹھنڈی پٹیوں کی ٹکور کرنے لگا۔ دراب مسکاتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔ پھر سکون محسوس کرتے اپنی جلتی آنکھیں بند کر لیں۔

"قسم سے بیوی لگ رہو ہو!! اس طرح خدمت کرتے ہوئے۔" دراب نے کچھ دیر بعد بند آنکھوں سے ہی مدھم سی آواز میں کہا تو سجاد نے اس کے چہرے کو تیکھی نظروں سے گھورا۔ "ہاں تو لے آؤ بیوی۔ اتنا ہی شوق ہو رہا تو۔ میں ہر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

روز بیویوں والے کام سرانجام نہیں دے سکتا۔"اس نے سخت تلملاتے ہوئے اسے جواب دیا تو دراب نے چہرے پہ مسکراہٹ مچل گئی۔ لیکن وہ مسکان کتنی پھیکی کتنی جھوٹی تھی وہ سجاد بہت اچھے سے جانتا تھا۔اس نے لب بھینچ لیے۔

"دراب تم نے

اپنے ضبط سے اوپر کا کام کیا تھا۔اب بہت وقت گزر چکا ہے آگے بڑھو۔دس از ٹو مچ۔"سجاد نے تکلیف سے اسے دیکھ کر کہا۔دراب نے اپنی آنکھیں کھولیں۔

"کیا کہنا چاہتے ہو تم۔"دراب نے اس کو نافہم نظروں سے دیکھا۔ "شادی کر لو دراب۔میں یقین سے کہتا ہوں کہ بہت جلد تم سکون پالو گے۔"اس نے اسے قائل کرنے کے لیے کہا اور نظریں چرا لیں۔

"تم جانتے ہو کہ میرا جواب کیا ہو گا پھر بھی ایک ہی بات بار بار کیوں کرتے ہو۔اور شادی ہر مسئلے کا حل نہیں ہے۔"اس نے جواباً سکون سے جواب دیا۔ "تو پھر تم سنبھل کیوں جاتے ہو دراب۔ٹھیک ہو جاؤ یار۔اس اذیت سے خود کو نکالو"اس

www.novelsclubb.com

نے گویا اس کی منت کی کہ خود اس کا گلا بھی بھر آگیا۔ دراب زخمی انداز میں مسکرایا۔

"میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔ فکر نہیں کرو تم میری۔"

"کب۔ کب ٹھیک ہو گے۔ تم ٹھیک ہونا ہی نہیں چاہتے۔ اس آگ میں تم جان بوجھ کر خود کو جلانا چاہتے ہو جو تم جلا کر راکھ کر دے گی۔" وہ چیخ پڑا۔۔ وہ کرب زدہ انداز میں مسکرایا۔ اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھ دیا۔

"میں سنبھل جاؤں گا سجاد۔ فکر نہیں کرو۔ کٹھن ہے لیکن ناممکن نہیں۔۔" اس نے گویا تسلی دی "ٹھیک ہے اور پھر میں خود تمہارے لیے لڑکی ڈھونڈوں گا، جو تم سے محبت کرے گی۔ جو تمہارے سکون کی وجہ ہو گی، جس کے ساتھ سے تم اپنی ہر تکلیف بھول جاؤ گے،" اس نے محبت سے اسے کہا تو دراب نے اسے گھورا۔

"فضول مت بکا کرو۔ میں نے کہا ناں مجھے شادی نہیں کرنی۔" اس نے سختی سے کہا تو سجاد چپ کر گیا۔ پھر گہری جان لیوا خاموشی محسوس کر کے اس نے ایک

www.novelsclubb.com

نظر دراب کو دیکھا جو کھویا ہوا تھا۔"ویسے رمشہ کیسی رہے گی تمہارے لیے۔مجھے تو بہت اچھی لگتی ہے۔اور تو اور تمہیں پسند بھی کرتی ہے۔اگر ضرورت ہو تو بتانا میں بات چلادوں گا۔"سجاد نے اس کا موڈ بحال کرنے کے لیے شرارت سے کیا تو حسب توقع دراب نے گھور کر اسے دیکھا۔

"معاف کر بھائی۔اس چپکو سے تو اللہ بچائے۔توبہ نا جانے کیسی لڑکی ہے۔"دراب نے کانوں کو ہاتھ لگائے تو سجاد قہقہہ لگا اٹھا۔رمشہ دراب کے ماتحت افسروں میں سے تھی۔کچھ عرصے پہلے جب وی وہ نئ آئی تھی دراب کو دیکھ کر جیسے پاگل ہو اٹھی تھی۔بار بار دراب کے ساتھ بات کرنے کی بہانے ڈھونڈتی تھی۔دراب نے ہی بات سجاد کو بتائی تو وہ تب سے اسے چھیڑتا تھا۔سجاد کی بھی اس سے ایک دو بار آفس میں ملاقات ہو چکی تھی۔تب سے لے کر اب تک سجاد اسے رمشہ کے نام سے چھیڑتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا تو اللہ ہی حافظ ہے دراب۔ بچ کر رہنا اس حسینہ سے۔" اس نے ایک آنکھ دبا کر کہا تو دراب بھی ہنس پڑا۔ سجاد نے شکر ادا کیا۔ پھر ڈاکٹر آیا تو وہ رات گئے تک اس کے پاس ہی رکا۔ ملازم کو اس کا خیال رکھنے کی تاکید کرتا وہ گھر کے لیے نکل گیا جہاں اس کی بیوی اور بچہ بھی اکیلے تھے۔

چار سال گزر گئے۔ وقت گزرتا چلا گیا۔ دراب اسلام آباد میں مصروف ہو گیا تھا۔ مہینوں میں وہ ایک دو بار گھر چکر لگا لیا کرتا تھا۔ زوبی اپنی زندگی میں خوش تھی۔ شایان ایک بہترین ہمسفر ثابت ہوا تھا۔ اس نے زوبی کی خواہش سے بڑھ کر اسے خوشیاں اور محبت دی تھی۔ زوبی جتنا اپنے خدا کا شکر کرتی اتنا کم تھا۔ عینی کی بھی شادی ہو گئی تھی اور وہ اپنے شوہر کے ساتھ امریکہ شفٹ ہو گئی تھی اس کے بعد کبھی زوبی کی بات نہیں ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

دراب جمال وقت کے ساتھ ساتھ اور سنجیدہ اور غصے والا ہو گیا تھا۔اس نے اپنی محنت کے بل بوتے پر وہیں لاہور میں بنگلہ خریدا تھا۔آج اس کے پاس ہر آسائش تھی۔۔اسی وجہ سے فیملی بھی شفٹ ہو گئی تھی۔اس کی پوسٹنگ ابھی بھی اسلام آباد میں تھی۔ایک سال پہلے کبیر صاحب کی وفات پہ وہ گھر گیا تھا۔لیکن ان کی آخری رسومات کے بعد ہی وہ ضروری کام سے واپس لوٹ آیا تھا۔زوبی سے اس کی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔حالانکہ دل ہمک ہمک کر اس کو دیکھنے کی خواہش کرتا تھا۔زوبی کو بھی کوئی ہوش نہیں تھا کی کون آرہا ہے کون جارہا ہے۔وہ تو بس صدمے سے بے حال ایک جگہ بیٹھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

زوبی کو خدا نے "رحمت" سے نوازا تھا۔۔اس کی اب دو سال کی پیاری سی بیٹی تھی۔دو سال سال پہلے دراب کے پاس خبر آئی تھی کہ اس کی بیٹی ہوئی ہے۔لیکن وہ ملنے نہیں جا پایا تھا۔اس کے اندر ہمت نہیں تھی اسے دیکھنے کی۔اس نے دل کو سمجھا لیا تھا۔۔مشکل سے ہی سہی لیکن سمجھا لیا تھا۔اس

نے زوبی کی سوچوں سے پیچھا چھڑانے کے لیے خود کو مصروف کر لیا تھا۔زوبی آج کل میکے آئی ہوئی تھی۔دو تین دن وہ ماموں ممانی کے پاس رہ کر اب پھپھو کے بنگلے آئی تھی۔شایان بھی اس کے ساتھ تھا۔وہ لوگ لاؤنج میں صوفوں پہ بیٹھے تھے۔زوبی شایان کے ساتھ ایک صوفے پر بیٹھی تھی۔اس کی دو سالہ بیٹی ارحا جویریہ بیگم کی گود میں تھی۔ردا بھی وہیں پہ تھی۔سب باتوں میں مصروف تھے۔شایان آفان کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔"زوبی بیٹا اس بار تو کافی دیر بعد چکر لگایا تم۔۔"جویریہ بیگم نے زوبی سے کہا۔"بس پھپھو۔۔شایان کو بزنس ورک کی وجہ سے باہر جانا پڑا تھا تو ہمیں بھی ساتھ لے گئے۔۔اسی لیے مصروفیات میں وقت ہی نہیں ملا۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ان سالوں میں زوبی بھی وقت کے ساتھ مزید خوبصورت ہو گئی تھی۔لہجے میں ٹھہراؤ آ گیا تھا۔"ماشاءاللہ پھپھو گھر بہت پیارا ہے۔"اس نے گھر کو ستائشی نظروں سے دیکھتے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب دراب کی محنت کا نتیجہ ہے۔میرے بچے نے بہت محنت کی ہے۔اسے تو خود کا بھی ہوش نہیں ہے۔" پھپھو نے اداسی سے کہا۔زوبی اس کے ذکر پہ خاموش ہو گئی۔ "لو دیکھو دراب بھی آ گیا۔" پھپھو کی آواز پہ اس نے سر اوپر اٹھایا اور دروازے کی جانب دیکھا۔"دراب جو کسی کام سے گھر سے باہر تھا۔ابھی تھکا ہوا گھر میں داخل ہوا تھا۔لیکن سامنے آنے پر ٹھٹھک کر رکنا پڑا۔بکھرے بھورے بال، بڑھی ہوئی شیو، صاف سرخ رنگت، لمبی ناک، لمبا قد، اور کسرتی وجود کے ساتھ وہ بلیو قمیض اور وائیٹ شلوار میں پہلے سے زیادہ ہینڈسم ہو گیا تھا۔دراب کی اچانک نظر زوبی پہ پڑی۔اور لگا تھا جیسے وقت تھم گیا ہو۔وہ جامد سا اپنی جگہ پہ کھڑا ہوا تھا۔زوبی نے ایک نظر اسے دیکھا اور رخ پھیر لیا۔اتنے سالوں بعد اس کو دیکھ کر سینے میں خون کا لوتھڑا شدت سے دھڑک اٹھا۔اور پھر اس کے پہلو میں بیٹھے شایان کو دیکھا جو پیچھے صوفے پہ بازو پھیلائے زوبی کو حصار میں لیے بیٹھا تھا۔اس کی آنکھوں میں سرخی بھری۔کب سوچا تھا اس نے کہ ایسے سامنا ہو گا۔

www.novelsclubb.com

"السلام

علیکم۔" دراب نے خود کو سنبھالتے سب کو سلام کیااور شایان کو آکر گلے ملا۔شایان بھی خوش دلی سے اٹھ کر اس کے لگے لگا۔

"کیسی ہو زوبی۔" دراب نے سامنے صوفے پہ بیٹھتے زوبی سے براہ راست آہستگی اور نرمی سے پوچھا۔زوبی نے سپاٹ چہرے سے اسے دیکھا۔اسے دیکھ کر کوئی خوشی نہ تھی۔

"ٹھیک ہوں۔" اس نے رکھائی سے جواب دیا۔دراب اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"کہاں بزی ہوتے ہو یار۔شادی کے بعد سے نظر ہی نہیں آئے۔" شایان نے اسے دیکھ کر کہا تو دراب سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ہاں بس مصروفیات کی وجہ سے لاہور بہت کم آنا جانا ہوتا تھا" دراب نے سنجیدگی سے جواب دیا۔زوبی کو اس نے اس کے بعد مخاطب نہیں کیا۔یہاں تک کہ دیکھا بھی نہیں۔زوبی اس کی آواز چار سال بعد سن رہی

تھی۔اس کی آواز میں بھاری پن آگیا تھا۔ "آپ بیٹھیں میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔امی ایک کپ چائے بھجوادیں۔۔" وہ جویریہ بیگم سے کہتا اٹھ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔زوبی کچھ دن رہنے آئی تھی اسی لیے شایان واپس جارہا تھا۔زوبی اسے چھوڑنے باہر تک آئی۔ "قسم سے دل تو نہیں کر رہا جانے کا تمہیں چھوڑ کر۔" شایان نے اداسی سے کہا۔ "تو ٹھہر جائیں۔یہیں پہ ناں۔" زوبی نے مسکرا کر حل پیش کیا۔ "نہیں میری جان۔آفس کا بہت کام ہے ۔واپس جا کر بہت کام ہیں۔" اس نے جواب دیا۔ "اچھا خیریت سے جائیں۔" زوبی نے مسکرا کر کہا۔ "کب واپس آؤ گی۔" اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر سہلایا۔ "ایک ہفتہ تو رکوں گی یہاں۔اتنے دنوں بعد آئی ہوں۔ پھپھو بھی اصرار کر رہی تھیں۔" زوبی نے بتایا تو وہ سر ہلا گیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا چلو پھر ادھو آؤ۔رخصت کرو مجھے۔"شایان نے اپنے بازو پھیلائے تو زوبی نے اسے گھورا۔"شایان شرم کریں۔"اس نے شرم دلانی چاہی۔ "ارے یار کچھ نہیں ہوتا۔بیگم سے کیسی شرم۔آؤاب ادھر۔"اس نے کہتے ہوئے اسے سینے سے لگایا تو وہ مسکرادی۔

"آئی ول مس یو۔۔۔"شایان نے اس کو الگ کر کے پیشانی پہ بوسہ دیا۔"میں بھی۔۔چلیں اب جائیں"اس نے کہا۔۔

"جاؤں پکا۔"اس نے شرارت سے دہرایا۔"

"ہاں جی جائیں"اس نے مسکرا کر کہا

"افف ظالم۔"شایان نے دل پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔ "اچھا جائیں اب۔۔"زوبی نے اسے پرے کیا۔" "اللہ حافظ۔۔"شایان کہتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا۔زوبی نے مسکرا کر اس کی گاڑی کو جاتے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

کسی کی نظروں کی تپش محسوس کر کے اس نے ادھر ادھر دیکھا پھر اوپر دیکھا جہاں دراب کھڑا سرخ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔زوبی نے اسے دیکھا اور پھر نظریں پھیر کر واپس چلی گئی۔لاؤنج میں ارحا اور پانچ سالہ احمر کھیل رہے تھے۔ردا اور آفان بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔زوبی آ کر ان کے ساتھ بیٹھ گئی اور باتیں کرنے لگی۔

"زوبی تمہارے آنے سے رونق لگ گئی ہے۔آتی جاتی رہا کرو بیٹا۔" پھپھو نے پیار سے اسے خود سے لپٹا کر کہا۔"

"جی پھپھو اب یہیں لاہور میں آتی جاتی رہوں گی۔"اس نے کہا۔

سب کی توجہ ارحا اور ارحم کی جانب گئی۔جو دونوں کھلکھلاتے ہوئے کھیل رہے تھے

۔ "ردا بھابھی ارحم تو ماشاءاللہ کافی بڑا ہو گیا ہے۔۔"زوبی نے مسکرا کر کہا۔ "اور کافی شرارتی بھی ہو گیا ہے۔"آفان نے کہا تو سب ہنس دیے۔۔آفان اور ردا کا ایک ہی بیٹا تھا ارحم۔جو اب پانچ سال کا تھا۔

"علی نظر نہیں آ رہا بھابھی؟"اس نے

علی کے متعلق پوچھا۔وہ جب سے آئی تھی علی نظر نہیں آیا تھا۔

"زوبی ہمارے علی کے

چکر آج کل تمہارے میکے میں کچھ زیادہ لگ رہے ہیں۔کچھ کچھ چکر لگتا ہے" ردا نے اس کی بات سن کر شرارت سے کہا۔زوبی نے پہلے تو حیرانی سے اسے دیکھا پھر بات سمجھ لگنے پر اس کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔

"آپ کا مطلب انیہ مطلب علی اور انیہ۔۔اومائی گاڈ۔۔جس طرح سے یہ دونوں لڑتے تھے لگتا تو نہیں کہ کچھ ایسا بھی ان کے بیچ ہو سکتا ہے۔۔۔ہاہاہاہ" زوبی نے ہنستے ہوئے کہا تو سب ہنس دیئے۔"بس زوبی یہ بڑا چالاک ہے علی۔۔لڑائی لڑائی میں ہمیں بھنک بھی نہیں لگنے دی شہزادے نے اور لڑکی بھی پٹالی" ردا نے ہنستے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا مطلب ہے کہ انیہ بھی؟؟؟"اس نے آنکھیں پھاڑ کر حیرت سے پوچھا۔

"اور نہیں تو کیا اندر اندر سے تو اس نے انیہ کو بھی راضی کر لیا ہے۔بس ہمیں ہی بھنک نہیں لگنے دیتے میسنے۔"

"آئے ذرا یہ۔خبر لیتی ہوں اس کی۔"زوبی نے شرارت سے کہا۔ردا ہنس دی۔ "بلکہ ایسا کرتے ہیں اس کو کہتے ہیں کہ آتے ہوئے انیہ کو بھی لیتا آئے۔۔"زوبی نے نیا آئیڈیا دیا تو ردا نے بھی زور و شور سے سر ہلایا۔پھر علی کو کال کر کے بتایا تو وہ زوبی کی آمد کا سن کر فوراً سے آنے کی حامی بھر تا تیار ہو گیا۔علی اور انیہ اب دونوں یونیورسٹی کے آخری سال میں تھے۔

"آج کبیر بھائی ہوتے تو اپنی نواسی کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔"پھپھو نے افسردگی سے ارحا کو دیکھ کر کہا۔زوبی بھی اداس ہو گئی۔

"امی آپ بھی۔پلیز اداس نہ ہوں۔دیکھیں زوبی بھی اداس ہو گئی ہے۔"آفان نے ان کی نم آنکھیں دیکھ کر کہا۔"

"زوبی آج کا ڈنر باہر سے سپیشل۔میری طرف سے سب کے لیے۔تمہارے اور ارحا کی آنے کی خوشی میں۔"آفان نے خوش دلی سے کہا تو زوبی مسکرا دی۔ "ہاں زوبی۔اب تم آگئی ہو ناں۔کچھ دن یہیں رکنا۔۔ہم خوب مستی کریں گے۔"ردا نے بھی جوش سے کہا تو سب ہنس دیئے۔اتنے میں ارحا چلتی ہوئی زوبی کے پاس آئی اور بانہیں پھیلانے لگی۔زوبی نے جھک کر اسے اٹھایا اور گود میں بٹھا لیا۔وہ زوبی کا دوپٹہ اپنے چہرہ پہ کر کے اس سے لپٹ گئی۔

"وہ دراصل اب اسے بھوک لگی ہے اور یہ سونا چاہتی ہے۔ایسے ہی کرتی ہے یہ ہمیشہ۔"زوبی نے کہا تو سب مسکرا دیئے۔

"چلو تم بیٹھو میں اس کے لیے فیڈر بنا کر لاتی ہوں"ردا نے اٹھتے ہوئے کہا تو زوبی مسکرا دی۔تھوڑی دیر بعد ارحا سو گئی تو زوبی اسے کمرے میں لے گئی اور اسے بیڈ پہ ڈال کر اس کے گرد کشنز رکھے۔کھانے کا ٹائم ہوا تو وہ نیچے آگئی۔دراب پہلے

www.novelsclubb.com

سے ہی ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھا تھا۔زوبی اسے اگنور کیے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔دراب جو بغور اسے دیکھ رہا تھا اس کے اگنور کرنے اور سپاٹ چہرے سے پریشان ہوا۔۔کھانے کے دوران بھی ان میں کوئی بات نہیں ہوئی۔زوبی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔رات کو دراب زوبی سے بات کرنے کی غرض سے اس کے کمرے تک آیا۔اس نے رستک دی تو زوبی نے دروازہ کھولا۔وہ اسے رات کو دیکھ کر حیران ہوئی۔دونوں دروازے کی دونوں طرف کھڑے ایک دوسرے کو خاموشی سے دیکھنے لگے۔ "میں اندر آجاؤں۔"دراب نے اس کی خاموشی محسوس کر کے کہا تو زوبی سامنے سے ہٹ گئی۔دراب اس کے پیچھے کمرے میں آیا۔زوبی کمرے کے بیچ و بیچ کھڑی تھی۔دراب اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔وہ خاموشی سے اس کے جھکے سر کو دیکھنے لگا۔

"مجھے بات کرنی ہے تم سے۔"دراب نے طویل خاموشی کے بعد کہا۔"کیا بات کرنی ہے آپ نے۔جلدی کریں۔"اس نے سنجیدگی سے دراب کو دیکھ کر

www.novelsclubb.com

کہا۔ "کیا ہوا ہے زوبی۔ تم ناراض ہو مجھ سے۔" دراب نے ڈرئریکٹ اس سے پوچھا۔۔ "میں کیوں ناراض ہونے لگی آپ سے۔" زوبی نے تمسخر سے ہنس کر کہا دراب لب بھینچ گیا۔۔

"اگر ناراض نہیں ہو تو ایسے کیوں بات کر رہی ہو۔" دراب نے دل کی حالت پہ قابو پاتے نرمی سے پوچھا۔

"اگر تو آپ مجھ سے یہ پوچھنے آئے ہیں کہ میں ناراض کیوں ہوں آپ سے تو سوری ٹو سے میرے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔اب آپ جا سکتے ہیں۔" زوبی نے سپاٹ چہرے سے کہا۔ "زوبی کیا ہو گیا ہے۔" دراب نے اس کا بازو پکڑنا چاہا۔ "ایک منٹ۔ہاتھ مت لگایئے گا مجھے۔۔ سمجھے آپ۔" زوبی نے اس سے بازو چھڑا کر چیخ کر کہا۔دراب نے حیرت سے اسے دیکھا۔اتنا غصہ!!اس کی زوبی کو تو ایسی نہیں تھی "زوبی میں صرف بات کر رہا ہوں۔ہم دوست ہیں۔۔" دراب نے بولنا چاہا لیکن زوبی نے پھر

سے اس کی بات کاٹی۔

"دوست نہیں ہیں آپ۔ سمجھے دوست نہیں ہیں!!! خبردار جو اگر یہ لفظ اپنے منہ سے نکالا آپ نے۔" زوبی نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا۔ دراب ششدر رہ گیا۔ "کیا کیا ہے میں نے۔" اس کی پست آواز زوبی کو سنائی دی۔ "ہاہاہاہا۔۔ ویری فنی۔ کیا کیا ہے۔۔ واہ۔ آپ کو نہیں پتہ آپ نے کیا کیا ہے" زوبی نے قہقہ لگاتے ہوئے اس سے غصے سے پوچھا۔ آنسو اس کی آنکھوں سے بہنے لگے۔ "زوبی۔" اس کے آنسو دیکھ کر اسے تکلیف ہوئی۔ وہ آگے بڑھا "خبردار جو میرا نام لیا۔ آپ کے لیے زوبی کب کی مر چکی ہے۔" زوبی نے ہاتھ سے اپنے گال رگڑتے ہوئے چیخ کر کہا ۔دراب نے مٹھیاں بھینچ لیں۔

"زوبی۔ کیا بول رہی ہو۔" اس کی بات پہ دراب کا دل لرز اٹھا۔

" صحیح کہہ رہی ہوں میں۔ آپ کے لیے میں مر ہی تو چکی تھی چار سال

www.novelsclubb.com

پہلے۔۔"زوبی نے سرخ نظریں اس پہ جمائیں۔

"زوبی میری بات سنو۔"دراب نے اسے پکارنا چاہا

۔۔کتنا بے بس محسوس کر رہا تھا وہ اس وقت۔چار سال پہلے اس نے اسے بے اعتنائی کی موت مارا تھا آج وہ مار رہی تھی تو اسے درد ہو رہا تھا

"نہیں آپ میری بات سنیں۔آج آپ سنیں۔آپ کو کیا لگا تھا کہ آپ مجھے اگنور کریں گے۔۔میری رخصتی پہ نہیں آئیں گے۔مجھ سے رابطہ ختم کر دیں۔سوچیں گے چلو زوبی تو گئی جان چھوٹ گئی اس سے۔تو میں کیا روؤں گی۔نہیں!!۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔!!!کوئی فرق نہیں پڑا مجھے۔۔بس کچھ لوگوں کے چہرے سامنے آ گئے!!!جس کے لیے میں اللہ کی شکر گزار ہوں۔بوجھ تھی آپ پر میں۔۔تو بوجھ کی طرح ہی اتر گئی سر سے۔جس دن میں آپ کے لیے پرائی ہو گئی تھی ناں اسی دن آپ بھی میرے لیے مر گئے تھے۔۔سمجھے آپ۔کوئی رشتہ نہیں ہے میرا آپ سے۔"اس کے گریبان پکڑ کر وہ اپنے آنکھیں اس کی آنکھوں میں

www.novelsclubb.com

گاڑ کر پھنکاری تو دراب ساکت ہو گیا اس کے لفظوں میں درد اور اذیت محسوس کر کے۔ "نہیں زوبی۔ایسا نہیں ہے۔" دراب نے کہا لیکن زوبی نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹی۔" پتہ ہے میں ہمیشہ سے سوچتی تھی کہ ناجانے مجھ سے کیا غلطی ہو گئی کہ آپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا لیکن پھر میں سوچتی تھی کہ کسی دن آپ ضرور مجھ سے ملیں گ۔آخر اپنی زوبی سے اتنی دیر ناراض بھی نہیں رہ سکتے۔بابا کی وفات کے بعد مجھے لگا کہ شاید اب آپ آئیں گے۔کوئی تو ہو گا جس سے میں اپنا غم بانٹ لوں گی لیکن آپ نے مجھے دو بول ہمدردی تک نہیں بولے۔میں اکیلی تھی۔۔میرے بابا مجھے چھوڑ کر چلے گئے ۔۔لیکن مجھے امید تھی کہ میرا دوست،میرے بھائی دراب بھائی میرے ساتھ ہوں گے لیکن آپ!۔آپ نہیں آئے۔آپ نے نہیں آنا تھا۔آپ کے لیے میں کوئی معنی نہیں رکھتی تھی!۔تب پتہ ہے کیا ہوا میں نے بھی آپ کا انتظار کرنا چھوڑ دیا!۔مر گئے ہیں آپ میرے لیے۔!!!زوبی کو آپ جیسے انسان کی کوئی ضرورت

www.novelsclubb.com

نہیں ہے۔ نفرت کرتی ہوں آپ سے میں، نفرت، شدید نفرت "ایک ایک لفظ زور دے کر بولتی وہ اس کے سینے میں دھڑکتے خون کے لوتھڑے کو لرزا گئی۔۔ دراب کی آنکھوں میں نمی آگئی۔ شور سن کر ارحا بھی سوتے سے اٹھ گئی اور رونے لگی۔ زوبی جلدی سے اس کی طرف گئی اور بیڈ پہ بیٹھ کر اس کو گود میں لیا ۔دراب نے سرخ آنکھوں سے بہتا آنسو انگلی سے صاف کیا۔

"کتنا درد دے چکا تھا وہ اس لڑکی کو۔۔" اس کے دل میں درد اٹھا نا جانے وہ کیوں بھول گیا تھا کہ آج پہلے جیسا تو کچھ بھی نہ تھا۔ آج ان کے درمیان چار سال کا فاصلہ تھا۔ وہ اس کے سامنے جا کر بیڈ پہ بیٹھا۔ وہ گود میں ارحا کو لیے تھپک کر سلانے کی کوشش کر رہی تھی۔ دراب نے ارحا کو دیکھا جو بھورے بالوں والوں بالکل اپنی ماں جیسی تھی۔۔ وہی رنگ، وہی چہرہ، ویسی ناک۔۔ "کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی۔؟" دراب نے ایک آس سے اس کی جانب دیکھا۔

"اونہہ۔ معاف معافی تو دور کی بات میں آپ کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی" زوبی

نے ناگواری سے اسے دیکھا۔ "اتنی نفرت کرتی ہو مجھ سے۔۔"دراب نے درد میں اٹی آواز میں پوچھا۔

"حد سے زیادہ۔"زوبی نے نفرت سے اسے دیکھا۔دراب کو اس کی آنکھوں میں سب کچھ نظر آیا،درد،تکیف، شکوے گلے،ٹوٹا ہوا مان۔۔۔کرچی ہوا بھروسا ،غصہ۔۔لیکن نفرت نہیں دیکھ سکا۔زوبی کبھی دراب سے نفرت کر ہی نہیں سکتی وہ زخمی سا مسکرایا۔ "اگر میں کہوں کہ میں مجبور تھا تب بھی یقین نہیں کرو گی۔۔"وہ آج بھی چھپا رہا تھا محبت کو، مجبوری میں!! "مجھے آپ کی کوئی بات کوئی مجبوری نہیں سننی۔"زوبی نے غصے سے رندھی آواز میں کہا۔اسے دراب کے چہرے پہ تکلیف نظر آئی تھی لیکن بے حس بن گئی۔وہ پتھر کی ہو چکی اس کے لیے ۔"زوبی مجھے معاف کر دو پلیز۔"دراب نے تکلیف سے کہا۔زوبی رخ موڑ کر بیٹھی رہی۔ "زوبی میں جانتا ہوں میں نے تمہیں بہت تکلیف دی ہے۔۔لیکن پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کرو تم آج بھی میرے لیے اتنی اہم ہو جتنی پہلے تھی۔پلیز

مجھے معاف کر دو۔" دراب نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔ لیکن وہ بے بس بنی بیٹھی رہی۔ کیسے معاف کر دیتی اسے جس نے اسے اتنے دکھ دیئے تھے۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔ پلیز نہیں کریں۔" زوبی نے بے بسی سے کہا۔ وہ کمزور پڑ رہی تھی ایسا تو وہ بھی نہیں چاہتی تھی۔ "بس آخری بار معاف کر دو" دراب جانتا تھا کہ اس کی زوبی بہت نرم دل ہے اسے معاف کر دے گی۔ زوبی رو پڑی۔

"پلیز نہیں کریں۔ کر دیا آپ کو معاف۔" زوبی نے روتے ہوئے اس کے ہاتھ نیچے کیے اور اس کے ہاتھوں سے ہی سر ٹکائے رو پڑی۔ دراب بے بسی سے اسے روتا دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے آپ کو بہت یاد کیا دراب بھائی۔۔کیوں نہیں تھے آپ۔"زوبی نے سسک کر پوچھا"بس زوبی رو مت پلیز۔"دراب نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔زوبی نے سر اٹھایا اور اپنے آنسو پونچھے۔"ناراض تو نہیں ہو ناں۔"دراب نے خدشے کے تحت پوچھا۔ "نہیں۔"وہ مسکرائی۔دراب بھی مسکرایا۔وہ آج بھی ویسی تھی جلدی مان جانے والی۔"ہاں لیکن اتنی آسانی سے معاف نہیں کرنے والی۔۔آئسکریم کھلانی پڑے گی مجھے ابھی۔"زوبی نے شرارت سے کہا۔دراب ہنس دیا۔ "جو حکم۔"وہ مان گیا۔ "میری بیٹی سے ملے آپ۔"زوبی نے گود میں سوئی ارحا کو دیکھ کر اس سے پوچھا تو دراب نے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا میں اسے اٹھالوں۔"

دراب نے پوچھا۔زوبی نے اسے دراب کی گود میں دیا۔دراب نے دونوں بازوؤں میں اسے اٹھا کر دیکھا۔پھر جھک کر اس کی پیشانی کو چوما۔پھر اس کی آنکھیں پھر چھوٹی سی ناک۔زوبی حیرت سے اس کا یہ روپ دیکھ رہی تھی۔وہ واقعی بدل گیا

تھا۔دراب کی مونچھوں کی چبھن سے وہ کسمسائی۔

میری بیٹی کو جگانہ دیجئے گا"زوبی نے ہنستے ہوئے شرارت سے کہا۔

"بہت پیاری ہے ماشاءاللہ"دراب نے اسے بیڈ پہ لٹاتے ہوئے کہا۔ "بیٹی کس کی ہے آخر۔"زوبی نے اتراتے ہوئے کہا۔

"ہاں تمہاری ہی ہے۔"دراب بھی شرارت سے بولا تو دونوں ہنس دیئے۔

علی اور انیہ کل ہی واپس آ گئے تھے۔ابھی بھی انیہ زوبی کے ساتھ ارحا کو گود میں لیے بیٹھی تھی۔انیہ کے ساتھ تو اس کی خوب دوستی ہو گئی تھی۔جو بار بار کھلونوں کو چھوڑ کر اس کے بالوں سے کھیلنے کا شغل فرما رہی تھی۔انیہ بھی وقت کے ساتھ ساتھ اور بھی خوبصورت ہو گئی۔ تھی۔وہ سب لوگ لان میں بیٹھے تھے۔اتنے میں علی وہاں سیٹی کی شوخ دھن بجاتا ہوا داخل ہوا"السلام علیکم۔"اس نے سب کو اجتماعی سلام کیا اور پھر جا کر انیہ کی گود میں بیٹھی ارحا کو جھک کر پیار کر کے انیہ کو

آنکھ ونک کر کے اس کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ گیا۔انیہ اس کی حرکت پہ اسے گھور کر رہ گئی۔

"کیسی ہیں آپی آپ۔کیسا لگا پھر آپ کو یہاں آ کر" وہ پھیل کر کرسی پہ بیٹھتا ہوا زوبی سے بولا جو اس کو بغور دیکھتی اس کی حرکتیں ملاحظہ کر رہی تھی۔ "میں تو ٹھیک ہوں۔خوش ہوں۔ہاں لیکن تم کچھ زیادہ ہی خوش لگ رہے ہو آج کل" زوبی نے شرارت سے اسے دیکھ کر کہا۔ "ہاں جی خوشی کی بات تو ہے۔"اس نے بھی شوخی سے کہا۔ "اچھا ایسی کیا خوشی کی بات ہے ہمیں بھی بتاؤ۔۔"زوبی نے بھی فوراً پوچھا۔ "یہ تو آپ کو انیہ ہی بتا سکتی ہے۔کیوں انیہ بتاؤ ناں آپی کو۔"اس نے پہلا جملہ زور سے بولتے دوسرا جھک کر آہستہ آواز میں انیہ سے کہا اور اس کی گود سے ارحا کو لے لیا جو اس کی گود میں آتے برے برے منہ بنا رہی تھی۔

انیہ نے دانت پیسے۔

www.novelsclubb.com

"کیوں ایسی کیا بات ہے۔انیہ بتاؤ"زوبی نے اب کی بار انیہ کو دیکھا تو وہ ہڑ بڑا گئی ۔۔حالانکہ بات تو کچھ بھی نہیں تھی۔ علی جان بوجھ کر اسے پھنسا رہا تھا۔

"ک۔۔کچھ نہیں آپی۔یہ خود جان بوجھ کر بول رہا مجھے تو کچھ بھی نہیں پتہ ۔"۔ارحا نے علی کو خونخوار نظروں سے دیکھتے زوبیہ کو بے چاری نظروں سے دیکھتے جواب دیا۔زوبی نے اب کے گھور کر علی کو دیکھا تو وہ کندھے اچکاتا ارحا کے ساتھ مصروف ہو گیا۔اور اس کی زبان میں اس سے باتیں کرنے لگا۔جو اس کے منہ پہ اپنے ننھے ننھے ہاتھ مار رہی تھی۔

"امی طبیعت کیسی ہے اب آپ کی؟"علی نے اب باقاعدہ جویریہ بیگم کو مخاطب کیا۔رات کو ان کا بلڈ پریشر ہائی ہو گیا تھا۔

"میری طبیعت تو ٹھیک ہے۔لیکن تمہاری نیت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی خیریت ہے۔"انہوں نے مسکرا کر معنی خیزی سے کہا تو علی تو باقاعدہ ہڑ بڑایا جبکہ انیہ جھینپ گئی۔

"کیا۔مطلب امی"اس نے اٹکتے ہوئے۔سب لوگ ان دونوں کی حاکت سے لطف اٹھانے لگے۔

"کچھ نہیں میری جان۔پتہ چل جائے گ،ان آنکھوں کو زرا بھٹکنے سے روکیں ورنہ کام خراب ہو جائے گا"زوبی نے اس کی بات کا جواب دیا تو علی صحیح معنوں میں سٹپٹا گیا۔انیہ تو تو اٹھ کر شرم سے منہ چھپاتے اندر بھاگ گئی۔جبکہ علی بے چارہ کچھ بولنے کے قابل نہیں رہا۔

جویریہ بیگم اپنے کمرے میں تسبیح کر رہی تھیں جب زوبی اندر داخل ہوئی۔انہوں نے اسے اپنے پاس جگہ دی۔زوبی یہاں آکر خوش تھی۔دراب اور اس میں سب ٹھیک ہو چکا تھا۔وہ ان کی گود میں آکر لیٹ گئی۔جویریہ بیگم پیار سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی۔اس کے ہونٹوں پہ خوبصورت سی طمانیت شدہ مسکان تھی۔انیہ بھی ابھی تک یہیں رکی ہوئی تھی۔"بیٹا تمہاری دراب سے بات ہوئی؟"

انہوں نے پوچھا۔ "کس بارے میں پھپھو"؟زوبی نے ان کو دیکھ کر پوچھا۔ "یہی کہ وہ اب شادی کر لے نا جانے کیوں وہ انکار کرتا ہے۔اس بار تم آئی ہو تو اسے سمجھا کر جاؤ میری جان۔میری زندگی کا اب کوئی بھروسہ نہیں کب بلاوا آجائے، جانے سے پہلے میں اپنے دراب کی خوشی دیکھنا چاہتی ہوں اسے سمجھاؤ میری جان۔اس کے بعد مجھے علی کے فرض سے بھی سبکدوش ہونا ہے" وہ آبدیدہ ہو گئیں۔زوبی خاموشی سے ان کو سنے گئی۔ "پھپھو آپ پریشان نہیں ہوں۔میں آگئی ہوں ناں اب دیکھنا ان کو منا کر ہی جاؤں گی۔آپ بس شادی کی تیاری کریں۔"زوبی نے شرارت سے مسکرا کر کہا ان کو ریلیکس کرنا چاہا۔ "اللہ کرے ایسا ہی ہو میری جان۔"انہوں نے آنکھیں پونچھتے کہا۔تو زوبی نے انہیں خود سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

رات کادیر سے دراب گھر آیا تو کھانا کھا کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں آ گیا۔زوبی کب سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔اب اس کے کمرے میں جانے کے بعد وہ دو کپ چائے کے بنا کر اس کے کمرے میں آئی۔اس نے دستک دی تو دراب سیدھا ہو کر بیٹھا۔زوبی اندر آئی اور سائیڈ ٹیبل چائے رکھی۔۔

"چائے۔۔"زوبی نے کپ اٹھا کر اس کے سامنے پیش کیا اور مسکرائی۔

"تھنکس زوبی۔"دراب نے بھی مسکرا کر چائے کا کپ پکڑا "موسم کافی اچھا ہے آج۔"زوبی نے کھڑے ہو کر ہی بات کا اغاز کیا۔ "ہمم۔کافی اچھا ہے۔" "آئیں بالکونی میں چلتے ہیں"زوبی نے کہا تو دراب کندھے اچکاتا اس کے ساتھ چل پڑا ۔دونوں ایک ساتھ کھڑے چاند پر نظریں جمائے ہوئے تھے۔ "ایک بات پوچھوں آپ سے۔"زوبی نے سامنے دیکھتے ہوئے ہی پوچھا۔ "تمہیں کب سے اجازت لینے کی ضرورت پڑ گئی۔"دراب نے شرارت سے آبرو اچکا کر کہا تو زوبی ہنس پڑی۔اور کندھے اچکا گئی۔ "حالات کافی بدل گئے ہیں،کافی چیزیں بدل گئی

www.novelsclubb.com

ہیں، نارمل تو کچھ بھی نہیں، پہلے جیسا تو کچھ بھی نہیں۔"زوبی کی آواز میں خود بخود اداسی بھر گئی۔دراب لب بھینچ گیا۔ "کیا پوچھنا تھا۔"دراب نے بات بدلی۔

"آپ نے شادی کیوں نہیں کی۔"زوبی نے اچانک پوچھا تو دراب نے اب اس کی جانب دیکھا۔آنکھوں میں سرخی ابھری۔

"بس کوئی ملا ہی نہیں۔دراب نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا۔۔

"اوہ کم آن دراب بھائی، دنیا میں لڑکیوں کی کمی تھوڑی ہے، آپ میں کس چیز کی کمی ہے، آپ کو تو کوئی بھی پسند کر سکتی ہے۔"زوبی نے آنکھیں گھما کر کہا۔

اچھا۔ہاں لیکن مجھے میری پسند کی کوئی نہیں ملی"دراب نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔زوبی نے گھورا۔ "تو کیسی لڑکی چاہیے آپ کو۔"زوبی نے کہا۔ "پتہ نہیں ، کبھی سوچا نہیں۔" "یہ کیا بات ہوئی۔ایک طرف کہتے ہی۔کہ پسند کی نہیں ملی اور دوسری طرف پتہ بھی نہیں کیسی چاہیے۔"زوبی نے حیرت سے اسے دیکھا۔دراب نے جواب نہیں دیا۔اس نے جیب سے سیگریٹ نکال کر لائٹر سے

www.novelsclubb.com

سلگائی اور لبوں میں دبالی۔زوبی منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔"یہ نشہ کب سے کرنا سٹارٹ کر دیا آپ نے۔"زوبی نے غصے سے پوچھا۔ "کبھی کبھی پیتا ہوں۔" دراب نے دھواں فضا میں چھوڑتے ہوئے اسے دیکھ کر جواب دیا۔"پھر بھی پیتے تو ہیں ناں۔آپ کو نہیں پتہ یہ کتنی نقصان دہ ہے۔"اس کا غصہ کم نہیں ہوا۔دراب ہنسا۔ "یہ کچھ نہیں کہتی مجھے۔میری کافی اچھی دوستی ہے اس سے۔"دراب نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا"ہاں تو اس محبوبہ کو جیب میں لے کر گھومیں گے تو لڑکی کیسے پسند آئے گی۔"وہ آنکھیں گھما کر رہ گئی۔دراب مسکرا دیا۔

"شادی کر لیں دراب بھیا۔پھپھو بہت پریشان ہیں آپ کی وجہ سے۔"تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے آنکھوں میں نرمی لیے اسے مخاطب کیا تو دراب نے لب بھینچ گئے۔چہرے کے تاثرات سنجیدہ ہو گئے۔

"دیکھیں میری بات سنیں۔غصہ نہیں کرنا۔لیکن دیکھیں میں آپ سے چھوٹی ہوں۔میری شادی ہو گئی ہے۔ایک بیٹی ہے۔لیکن

www.novelsclubb.com

آپ اب تک کنوارے ہیں آپ کے تو اب تک چار پانچ بچے ہونے چاہیں تھے۔مجھے نہیں پتہ آپ کو شادی کرنی پڑے گی اب۔"اس کی عجیب ہی منطق تھی۔ "کر لوں گا۔۔"اس نے مختصر جواب دیا۔

"کب۔"؟زوبی بضد ہوئی۔۔

"جب دل چاہا۔"زوبی نے سر پیٹ لیا۔ "دراب بھیا آپ میری چھوٹی سی بات نہیں مانیں گے۔دیکھیں کتنے عرصے بعد آپ سے کچھ مانگ رہی ہو۔"اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر کہا تو دراب کو پھر سے اپنے دل کی تہہ و بالا ہوتی محسوس ہوئی۔اس نے دل کو ڈپٹا۔ "زوبی ضد مت کرو۔کہا ہے ناں کر لوں گا۔" دراب نے سنجیدگی سے کہا اور پھر سامنے دیکھنے لگا"تو پھر میں پھپھو سے کہہ دوں کہ لڑکی دیکھنا شروع کریں۔؟"اس نے پھر سے پوچھا۔آج وہ اسے کسی قیمت نہیں چھوڑنے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

دراب اس سر پھری کو دیکھ کر رہ گیا۔۔ پھر اس کی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی۔ وہ انگوٹھی تھی۔!!

ہاں اس کی دی گئی انگوٹھی۔ اس کے ہاتھ میں دو رنگز تھیں۔۔ ایک اس کی منگنی کی اور دوسری دراب کی دی ہوئی۔ زوبی نے اس کی نظر اپنی رنگ ہی دیکھی تو اس کی سوچ پڑھ کر مسکرا دی۔ "ہاں یاد ہے آپ کو یہ رنگ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ میں نے اتاری کیوں نہیں۔ لیکن پتہ ہے آپ کو اس سے مجھے بہت انسیت ہے، لگاؤ ہے! میرا دل ہی نہیں کرتا اسے اتارنے کو۔ اور پتہ ہے شایان نے کافی مرتبہ مجھ سے پوچھا کہ تم یہ رنگ کیوں نہیں اتارتی تو پتہ ہے میں کیا جواب دیتی ہوں جسے سن کو وہ چپ ہو جاتے ہیں۔ پوچھیں کیا؟ "کیا۔" غور سے سنتے دراب نے بے اختیار پوچھا۔ "میں کہتی ہوں کہ میں اپنی منگنی کی رنگ تو اتار کر رکھ سکتی لیکن یہ رنگ نہیں۔ یہ میرے خاص دوست کا انمول تحفہ ہے جو میں کبھی خود سے الگ نہیں کر سکتی" زوبی نے مسکرا کر جواب دیا

www.novelsclubb.com

تو دراب کئی لمحے اسے دیکھتا رہا۔۔بنا پلکیں جھپکے! "آپ کو پتہ ہے مجھے لگا تھا کہ میں آپ سے کبھی نہیں مل پاؤں گی۔آپ مجھے بھول گئے ہیں۔آپ نے بہت رلایا ہے مجھے۔" وہ پھر سے اس سے شکوہ کرنے لگی۔وہ اپنی چھوٹی سے ناک کھینچ کر رہ گئی جس میں چمکتی چھوٹی سے لانگ جگمگا رہی تھی۔۔وہ مبہوت رہ گیا۔دراب نے خود کو سنبھالا۔"زوبی مجھے معاف کر دو۔میں جانتا ہوں میں نے بہت رلایا ہے تمہیں اپنی مصروفیات میں تمہیں بھول گیا۔لیکن میں تمہیں بھولا نہیں تھا تم ہمیشہ سے میرے دل میں ہو ایک خاص مقام پہ ہو۔جانتا ہوں ہمیشہ تمہیں کہتا تھا کہ تمہیں کبھی اداس نہیں دیکھ سکتا اور میں نے خود ہی تمہیں اتنے دکھ دیئے ہیں۔جس کے لیے اپنے اس دوست کو معاف کر دو۔" دراب نے دھیمے لہجے مجس کہتے آخر میں شرارت اسے کان پکڑے تو زوبی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

www.novelsclubb.com

"آپ بہت کیوٹ لگ رہے ہیں۔" زوبی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہیں۔ یہ کیوٹ کیا ہوتا ہے۔ ہینڈسم بولو، ڈیشنگ بولو۔ ایک دنیا مرتی ہے مجھ پر" دراب نے مصنوعی خفگی سے گھور کر کہا۔

"ہاہاہا۔ اچھا مرتی ہیں۔ ہاں لگتا تو یہی ہے۔ ہر لڑکی آپ کو دیکھ کر مر جاتی ہو گی اس لیے تو پسند نہیں آئی آپ کو کوئی۔" زوبی نے ہنستے ہوئے کہا تو دراب بھی ہنس پڑا۔ "لیکن میں ایسے نہیں مانوں گی۔ آئسکریم کھلانی پڑے گی مجھے۔ اور ایک اچھا سا لنچ۔ بولیں منظور ہے۔" زوبی نے چیلنج کر کے کہا۔

"اچھا جی۔ چلیں جی منظور ہے۔" دراب نے کہا تو زوبی اس کو دیکھ کر مسکرا دی۔ آج بھی وہ اس کی بات کو فوراً مان جاتا تھا۔ "اچھا چھوڑو یہ بات تم بتاؤ، تم خوش ہو۔ شایان کیسا ہے۔؟ دراب نے بات بدلتے ہوئے بمشکل کہا۔ "جی دراب بھیا میں بہت خوش ہوں۔ شایان بہت اچھے ہیں۔ انہوں نے آج تک میری ہر خواہش کو پورا کیا ہے بہت محبت کرتے ہیں مجھ

سے۔میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے ان جیسا ہمسفر ملا" دراب کی دل کی حالت سے انجان وہ بتا رہی تھی اور دراب سوچ رہا تھا کہ محبت تو میں بھی کرتا تھا تم سے زوبی!۔میں بھی تمہاری ہر خواہش پوری کر سکتا تھا۔۔میں بھی تمہیں بہت خوش رکھتا۔۔تم اپنے دل میں چھپا کر رکھتا۔کیا میں اچھا نہیں تھا کہ تم مجھے نہیں ملی۔وہ یہ سب سوچ ہی سکا۔ "کیا ہوا کیا سوچ رہے ہیں۔"زوبی نے اس کا بازو پکڑ کر متوجہ کیا۔

"بہت محبت کرتی ہو اس سے۔"دراب نے اس کی آنکھوں میں شایان کی محبت کا عکس دیکھ کر بند ہوتے دل سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"سچ بتاؤں دراب بھائی۔شادی سے پہلے میں کوئی ان سے دھواں دھار قسم کی محبت نہیں کرتی تھی۔وہ مجھے پسند تھے ایک ہمسفر کے طور پہ وہ مجھے اچھے لگتے تھے ۔لیکن شادی کے بعد ان کی محبت نے مجھے ان سے محبت کرنے پر مجبور کر دیا۔میں نے ان جیسا انسان اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔وہ مجھے بہت عزیز ہیں۔میری بیٹی

کے باپ ہیں۔"اس نے آخر میں ہنستے ہوئے بتایا۔دراب یہ سب اس سے سن رہا تھا جسے اس نے سب دے زیادہ محبت کی تھی۔آج پھر دل کا درد بڑھ گیا تھا۔

"اللہ تمہیں خوش رکھے۔زوبی۔آمین۔"دراب نے الفاظ ادا کیے تھے اور چونک گیا جب اپنے گال پہ ایک آوارہ آنسو بہتے دیکھا۔جو چپکے سے داڑھی میں جذب ہو گیا۔اسی وقت زوبی کے موبائل پہ شایان کی کال آنے لگی،زوبی نے سکرین پر نمبر دیکھا تو ہنس پڑی۔دراب بھی سکرین پہ چمکتا شایان کا نام دیکھ کر رہا تھا۔

"ہر گھنٹے بعد فون کرتے ہیں۔سکون نہیں آتا انہیں۔اور ارحا کے بغیر تو ان کا بالکل گزارہ نہیں ہوتا"اس نے ہنستے ہوئے بتایا۔دراب کے سامنے اسے کال پک کرتے ہوئے شرم آرہی تھی۔"ہمم جاؤ تم بات کر لو،میں بھی سونے لگا ہوں"دراب نے جلدی سے کہا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔زوبی جو کہنا چاہتی تھی کہ وہ بعد میں بات کر لے گی لیکن اس کے واپس کمرے میں جانے سے چپ ہو گئی۔وہ بھی چپ چاپ کمرے سے نکل آئی۔

www.novelsclubb.com

انیہ اس وقت کچن میں تھی آج اسے واپس جانا تھا۔اس کی امی اور ابو اسے لینے آ رہے تھے۔وہ کچن میں کھڑی سب کے لیے چائے بنا رہی تھی۔جب کچن کے دروازے سے علی نمودار ہوا۔"ایک کپ چائے میرے لیے بھی۔"وہ اندر آتا معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر بولا اور چولھے کے پاس جا کر اس کے سامنے بازو باندھ کر کھڑا ہو گیا۔انیہ اسے یک دم سامنے پا کر سٹپٹا گئی۔"اچھا۔میں سب کے لیے ہی بنا رہی تھی۔"اس نے اس کی طرف سے نظریں پھیرتے ہوئے چائے میں چینی ڈالی۔ "اچھا جناب تو میڈم کو پہلے سے پتہ تھا کہ ہمیں چائے کی طلب ہو رہی ہے۔"علی نے پھر سے اسے چھیڑا۔اسے دیکھ کر ہمیشہ انیہ کا سٹپٹا جانا اسے خاصا لطف دیتا تھا اور وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرتا تھا۔

"علی دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔"اس نے غصے سے اس ڈھیٹ کو

www.novelsclubb.com

کیا کہ شاید اسے اثر ہو جائے۔اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"کیوں بھئی میں کیوں جاؤں۔" وہ اسے زچ کر رہا تھا۔

"تو پھر میں چلی جاتی ہوں۔" اس نے چیخ کر کہا۔

"ارے تو پھر چائے کون بنائے گا۔" علی نے اس کی حالت سے حفظ اٹھایا۔

"خود بنالو مجھے نہیں بنانی۔۔" وہ روہانسی ہو کر بولی۔

"اچھا بابا۔جا رہا ہوں تم بناؤ چائے اور سنو میرے لیے چینی زرا زیادہ ڈالنا۔مجھے میٹھا کچھ زیادہ پسند ہے۔" وہ آخر اس پہ ترس کھاتا بولا تو انیہ نے سکھ کا سانس بھرا لیکن اس کی اگلی زو معنی بات پہ اس کو گھوری سے نوازا تو وہ قہقہہ لگاتا اس کے گال پہ چٹکی کاٹ کر باہر چلا گیا۔پیچھے انیہ گال پہ ہاتھ رکھ کر ہلکا سا مسکرا دی۔وہ باہر چائے لے کر آئی تو سب لاؤنج میں بیٹھے تھے۔اس نے سب کو چائے سرو کی تو علی بھی وہاں آ کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"ارے واہ مزہ ہی آ گیا۔ کیا چائے بنائی ہے۔ واہ انیہ واہ۔ کاش ایسی چائے روز پینے کو ملے۔۔" علی تو چائے کا پہلا سپ لیتے ہی شروع ہو گیا اور اب کا لحاظ کیے بنا اونچی آواز میں انیہ کی تعریفوں میں رطب السان ہو رہا تھا۔

"تو بیٹا جی۔ ایسی بات ہے تو لے آتے ہیں تمہارے لیے کوئی جو روز تمہیں اس طرح کی چائے بنا کر دے۔" جویریہ بیگم نے زو معنی انداز میں اسے کہا تو اسے زور کا پھندہ لگا۔ (اور کیوں امی اسی کو ہی لے آئیں ناں۔) اس نے پاس بیٹھی انیہ کے طرف جھک کر ہلکی آواز میں کہا تو آنیہ جھینپ گئی۔ باقی کسی نے نہیں سنا۔ "کیا کہا" امی نے پوچھا۔

"ارے امی۔ میں تو ایسے کہہ رہا تھا۔ مجھے کوئی جلدی تھوڑی شادی کی۔" اس نے اپنا بچاؤ کیا۔ دراب محض مسکرا رہا تھا۔ "کیوں جلدی نہیں ہے۔ مجھے تو بہت جلدی ہے۔ اب دراب تو مان نہیں رہا۔ اسی لیے کسی پہ تو ارمان پورے کرنے ہیں ناں مجھے۔" انہوں نے مزید کہا تو دراب کا چہرہ سنجیدہ جبکہ

www.novelsclubb.com

علی کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔

"امی کیا آپ بھی بھی ناں" علی نے جان چھڑانی چاہی۔

"نہیں بس اب میں ایک نہیں سنوں گی۔ میں آج سے کوئی لڑکی دیکھنا شروع کرتی ہوں۔۔انیہ تم میری مدد کرنا۔ ٹھیک ہے" انہوں نے آنیہ کو بھی بیچ میں گھسیٹا۔انیہ جو بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ چھپا رہی تھی ہڑ بڑا گئی۔ہاں البتہ علی نے اس کی مسکراہٹ دیکھ لی تھی۔

"جی پھپھو۔" اس نے فوراً حامی بھری۔تو علی نے اسے غصے سے گھورا۔ باقی سب اس کی حالت سے مزے لے رہے تھے۔۔ باقی سب پھر اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے۔ علی ایک نظر سب کو دیکھتا انیہ کے پیچھے کچن میں چلا آیا جو کچن میں برتن سمیٹ رہی تھی۔اس نے جا کر اس کا بازو پکڑ کر اپنی سمت موڑا۔

"تم نے باہر یہ

کیوں کہا کہ میری شادی ہو جائے۔۔" علی نے سنجیدگی سے استفسار کیا۔"ہاں تو

اس میں غلط کیا ہے۔۔"اس نے سیریس ہوتے کہا۔۔حالانکہ دل تو بھنگڑے ڈالنے کو کر رہا تھا۔

"تو اس میں صحیح کیا ہے؟اس نے اسے گھورا۔ "سب کی تو ہوتی ہے شادی۔تمہاری بھی ہو گی۔میری بھی ہو گی۔میں تو تمہاری شادی پہ خوب انجوائے کروں گی۔"وہ مزے سے بتانے لگی لیکن علی بے چارے کا حال برا تھا۔

"بس کر دو یار۔مجھے نہیں کرنی شادی کسی سے۔"وہ چڑا تھا اور غصہ سے بولا۔انیہ حیران ہوئی۔"کیوں نہیں کرنی شادی۔"اس نے آنکھیں مٹکائی۔

"نہیں مطلب کرنی ہے لیکن۔"وہ بے بس ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

"لیکن۔آنیہ نے بھی زور دیا۔حالانکہ دل زور زور سے دھڑک رہا تھا دونوں کا۔

"مجھے نہیں پتہ۔لیکن تمہیں پتہ ہے اگر میری شادی ہو گئی تو تمہارا بہت بڑا نقصان ہو گا۔۔"علی نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا۔؟"اسے اس کے جواب پہ مایوسی ہوئی۔۔وہ سمجھی تھی کہ شاید وہ اظہار کر دے گا۔"میری بیوی کے آنے سے ہماری دوستی ختم ہو جائے گی۔ظاہر سی بات ہے وہ مجھے کسی کے ساتھ شئیر نہیں کر سکے گی۔اسے تمہارا مجھ سے بات کرنا پسند نہیں ہو گا۔وہ ہم دونوں کا ملنا بند کروا دے گی۔ہماری بات چیت بند کرا دے گی"۔اس نے بھیانک نقشہ کھینچا۔اب آنیہ کی شکل دیکھ کر اسے ہنسی آ رہی تھی۔آنیہ کا دل سہما۔ "اور جو تم ہر وقت مجھ سے فرمائشیں کرتی ہو۔ہر وقت علی علی کرتی ہو۔وہ بھی ختم کروا دے گی۔ترس جاؤ گی میری شکل دیکھنے کو۔"اس نے اسے مزید ڈرایا۔حالانکہ اس کے چہرے ہی اپنے کھو دینے کا ڈر دیکھ کر وہ کسی حد تک پر سکون ہو تھا۔

"نہیں علی۔ایسا نہیں ہونا چاہیے۔"وہ خوفزدہ سی بولی۔وہ بھول گئی تھی کہ ابھی وہ خود ہی اس کی شادی کا مزاق کر رہی تھی۔لیکن یاد تھا تو صرف اتنا کہ وہ علی کو کھو دے گی۔

"دیکھو علی پلیز۔ ہم تو بہت اچھے والے دوست ہیں ناں۔ ہم جدا نہیں ہوں گے۔ایسا نہیں کرنا۔۔ تم۔ تم شادی نہیں کرنا۔ایسا۔ کرتے ہیں ہم دونوں ہی آپس میں شادی کر لیتے ہیں۔ ٹھیک ہے ناں۔۔؟؟اس نے علی کے دونوں بازوؤں کو پکڑتے ہوئے کہا جیسے تسلی چاہی ہو۔اس کے دل پہ تو جیسے قیامت برپا تھی۔ علی کو وہ کسی قیمت پہ نہیں کھو سکتی تھی اور علی تو اس کے ہونٹوں سے نکلتے ان الفاظ میں ہی کھو گیا تھا۔ کیا وہ اس کے لیے اتنا اہمیت رکھتا تھا۔

"تمہارا مطلب ہے ہم دونوں کی شادی۔ گڈ آئیڈیا۔"علی نے پر شوق نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کیا توانیہ جیسے ہوش میں آئی۔اور جب احساس ہوا کہ تھوڑی دیر پہلے وہ کیا بول گئی ہے تو لب دانتوں تلے دبا گئی۔

"وہ۔ میں نہیں۔ میرا مطلب۔ دفع ہو جاؤ بد تمیز۔"اس نے اسے پرے دھکیلا۔

"بندی ناچیز اب شادی تو آپ سے ہی کرے گا۔ غور سے دیکھ لو۔"اس نے اسے بازو سے ہکڑ کر پاس کرتے دھیمے لہجے میں کہا توانیہ نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف

www.novelsclubb.com

دیکھا دیکھا تو نظریں بھوری آنکھوں سے ٹکرائیں۔ان میں چھلکتے جزبات اور چمک دیکھ کر اس کی دل کی دھمک سست ہو گئی۔پرت جلدی سے خود کو سنبھال کر پیچھے ہٹی۔اور بھاگ کر کچن سے نکلی۔ "سوچ لو آفر محدود مدت کے لیے ہے۔" علی نے پیچھے سے ہانک لگائی تو انیہ دروازے پہ رک گئی لیکن مڑی نہیں۔پھر مڑ کر اسے ٹھینگا اور زبان دکھا کر الٹے قدموں سے واپس لوٹ گئی۔

"افففف۔" علی پیچھے دل پہ ہاتھ رکھتا رہ گیا۔

آج پندرہ دن ہو گئے تھے۔گھر کی حالت سوگوار تھی۔زوبی بھی ابھی یہیں پہ رکی ہوئی تھی۔۔گھر میں خاموشی کا راج تھا۔اس نے اس کے کمرے میں جھانکا تو کوئی نہیں تھا۔پھر ایک جگہ اس کے ہونے کا خیال کرتا چھت کی جانب گیا۔اور وہ اسے وہیں ملی۔وہ چھت کی دیوار سے ٹیک لگائے نیچے بیٹھی گھٹنوں میں سر دیے ہوئے تھی۔اس کا ہولے ہولے لرزتا وجود اس کے رونے کی گواہی دے رہا تھا۔وہ لب

بھینچتا اسے دیکھ کر آگے آیا اور اس کے ساتھ ہی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

"آنیہ۔۔"اس نے دھیرے سے اسے پکارا لیکن وہ ہنوز سسکیوں سے روتی رہی۔

"آنیہ۔میری بات سنو حوصلہ کرو یار۔ایسے مت رو۔"علی نے زبردستی اس کو تھام کو اس کا چہرہ اوپر کیا تو نظریں اس کے رونے کی شدت سے لال ہوئے چہرے پہ جم گئیں۔اسے دل میں شدید تکلیف ہوئی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے اس تکلیف سے کیسے نکالے۔ پندرہ دن پہلے جس دن انیہ کے ماں باپ اسے لینے آرہے تھے راستے ہوئے ٹریلر سے گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے وہ لوگ موقع پہ ہی جاں بحق ہو گئے تھے۔یہ خبر پورے گھر پہ قیامت بن کر ٹوٹی تھی۔انیہ کی چیخوں نے گھر کا در و دیوار ہلا ڈالا تھا۔اسے سنبھالنا سب سے مشکل ہو گیا تھا۔اس دن سے لے کر وہ صرف روتی رہتی تھی۔اب بھی وہ چھت پہ ماں باپ کو یاد کر کے رو رہی تھی۔علی کو اس کی حالت میں تکلیف میں ڈالا۔

www.novelsclubb.com

انیہ میری دوست۔دیکھو رومت۔ایسے تو تم ماموں ممانی کی روح کو تکلیف ہو گی۔وہ تمہیں ایسے دیکھ کر کیا خوش ہوں گے۔"اس کے آنسو انگوٹھے سے پونچھتے ہوئے وہ نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔"علی۔مما بابا۔"وہ ہنوز رو رہی تھی۔ "بس میری جان۔ان کے لیے دعا کرو۔سنبھالو خود کو۔ہم ہیں ناں سب تمھارے ساتھ ۔"علی نے اس اس کا ہاتھ سہلاتے مدھم آواز میں کہا تو اس کی شفقت بھری آواز سن کر وہ روتے ہوئے اس کے شانے سے سر ٹکا گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔علی نے اسے رونے دیا۔وہ چاہتا تھا کہ ایک ہی بار وہ اپنے دل سے درد نکال دے۔وہ نرمی سے اس کے بال سہلاتا رہا۔

www.novelsclubb.com

زوبی نے من و من ساری بات پھپھو کو بتادی تو وہ چپ ہو گئیں۔۔جانتی تھیں وہ ہمیشہ ایسے ہی ٹالتا تھا اسے۔انہیں کوئی امید نہیں تھی اس سے۔لیکن جیسا وہ سوچ رہی تھیں اگر ایسا کچھ تھا تو یہ بہت برا تھا اور اب وہ خود اس سے بات کرنے کا فیصلہ

کر چکی تھیں۔ان دنوں میں ارحا گھر والوں سے خوب گھل مل گئی تھی۔دراب کو بھی وہ بہت پسند تھی۔وہ اس کی محبت کے وجود کا حصہ تھی۔اسے وہ اتنی ہی پیاری تھی۔ارحا بھی ہر وقت دراب سے لاڈیاں کرتی رہتی تھی۔زوبی دراب کو دیکھ کر خوش تھی۔شایاں کا فون آیا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ کل وہ اسے لینے آئے گا۔زوبی نے حامی بھر لی تھی۔اب بھی وہ رات کے وقت پھپھو کو اپنے جانے کی اطلاع دینے جا رہی تھی۔دراب آج جلدی گھر آ گیا تھا۔وہ پھپھو کے کمرے کے پاس آئی لیکن اندر جانے سے پہلے اندر سے آتی آوازوں کو سن کر ٹھٹھک گئی اور رک کر سننے لگی۔

"دراب کیا مسئلہ ہے تمہارا۔کیوں مجھے پریشان کرتے ہو تم۔شادی کیوں نہیں کرنی تم نے۔۔" پھپھو کی ناراضگی بھری بے بس آواز ابھری تھی۔

"امی۔میں کتنی دفعہ کہہ چکا ہوں مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔کیوں آپ مجھے فورس کرتی ہیں۔اور اوپر سے

www.novelsclubb.com

زوبی کو بھی کہہ دیا مجھ سے بات کرنے کے لیے۔"دراب کی بھی بھاری سنجیدہ سی آواز گونجی۔

"تواور کیا کروں۔مجھے لگا اس کی بات مان لو گے۔لیکن نہیں۔ٹھیک ہے مر جاؤں گی ناں تو کرتے رہنا اپنی مرضی۔کچھ نہیں کہتی تمہیں۔بھائی بھابھی کی موت کے بعد تو مجھے خود کا بھی نہیں پتہ کب تک جیوں گی۔جانے سے پہلے تم بچوں کو اپنے گھر کا کرنا چاہتی ہوں۔"انہوں نے بھیگی آواز میں بھائی کو یاد کرتے کہا تو دراب کو دکھ ہوا۔ "امی۔"اس نے انہیں ساتھ لگانا چاہا۔وہ نظریں پھیر گئیں۔تو دراب انہیں دیکھ کر رہ گیا۔"امی۔کیا کہہ رہی ہیں کیوں کر رہی ہیں ایسے۔"دراب نے ان کا ہاتھ پکڑا۔ "بیٹا میں تمہارا گھر بستا ہوا دیکھنا چاہتی ہوں۔میں نے ہمیشہ سے تیرے لیے زوبی کو سوچا تھا ۔لیکن وہ تیرے نصیب میں نہیں تھی۔اس سے شادی کا بھی تو نے مجھے کہا تھا کہ تو

www.novelsclubb.com

زوبی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ لیکن پھر منع کر کر دیا تو نے۔ لیکن میں تیری ماں ہوں جانتی ہوں تجھے۔ تو کہہ دے گا کی تو زوبی سے محبت نہیں کرتا تو میں مان لوں گی۔ نہیں میری جان!۔ میں جانتی ہوں تو آج بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے تجھے بے سکون سوتے ہوئے۔ بے چین۔ مجھے نہیں پتہ تم کیوں اپنی خواہش سے دستبردار ہوئے تھے لیکن بیٹا اب جو بھی ہے اس کی شادی ہو چکی ہے۔ ایک بیٹی کی ماں ہے۔ اس کے پیچھے تم اپنی زندگی برباد نہیں کر سکتے۔ سچ بتانا مجھے کیا زوبی ہی وجہ ہے شادی نہ کرنے کی ناں۔" پھپھو کی باتوں سے دراب تو ششدر لیکن باہر کھڑی زوبی بھی لڑکھڑا گئی تھی۔ اس لگا اس کی سماعت نے کچھ غلط سن لیا ہو۔

www.novelsclubb.com

"امی۔ ایسا۔ کچھ نہیں ہے۔ میں محبت نہیں کرتا زوبی سے۔۔ وہ۔۔ بات بہت پرانی ہے۔" اس نے انہیں یقین دلانا چاہا لیکن اس کے لفظ اس کے چہرے سے مختلف تھے۔

"اچھا۔ تو کیا میں نہیں جانتی کہ اس کی رخصتی سے

ایک رات پہلے تم بند کمرے میں کیوں آنسو بہا رہے تھے۔کیوں بخار میں بار بار زوبی کو پکار رہے تھے۔تو ہوش سے بیگانہ تھا لیکن میں تھی تیرے پاس۔میں نے سنی تھی تیری باتیں۔میں نے دیکھی تھی تیری تڑپ۔کیوں تو اس کی رخصتی سے پہلے ہی چلا گیا تھا کہ تو اس کو رخصت ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔ایسی کیا بات تھی کہ تو اپنی محبت سے دست بردار ہو گیا تھا۔کیوں اپنے لیے تو نے عمر بھر کی اذیت مول لی۔مجھ سے نہیں دیکھا جاتا تجھے ایسے۔ان چار سالوں میں تو ایک بات نہیں مسکرایا۔تو نے زندگی خود پہ حرام کر لی۔کیوں دراب۔بیٹا تیری ماں روز مرتی ہے تجھے ایسے دیکھ کر۔کیوں گھٹ گھٹ کر مر رہے ہو میری جان۔مجھے بتاتے تو صحیح ۔میں تیرے لیے زوبی کو لے کر آتی ہر حال میں"انہوں نے بہتی آنکھوں سے اپنے کپکپاتے ہاتھ اس کے چہرے پہ رکھے تھے۔۔دراب نے بمشکل خود پہ ضبط کیا تھا لیکن اس کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا۔

"کرتا ہوں محبت میں زوبی سے۔کرتا ہوں۔بہت چاہتا ہوں

www.novelsclubb.com

اسے امی۔۔ بچپن سے میں نے اسے چاہا ہے۔بے حد محبت کی ہے امی۔وہ واحد لڑکی تھی جس نے میرے دل پہ قبضہ جمایا تھا۔اسے دھڑکنا سکھایا۔میں نے اس سے محبت سے عشق کی منزل طے کی ہے۔آج بھی چاہتا ہوں اسے۔لیکن۔جانتی ہیں امی۔وہ کہتی تھی کہ وہ میرے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی۔وہ کہتی تھی میں اس کی خواہشات پوری نہیں کر سکتا۔وہ میرا ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی تھی۔امی وہ آزاد فضاؤں میں اڑنا چاہتی تھی۔وہ آسمان کی بلندیوں کو چھونا چاہتی تھی اپنے خوابوں کی تعبیر چاہتی تھی میرے سنگ نہیں۔شایان کے سنگ۔وہ محبت کرتی تھی اس سے۔اور میں نے نے اڑنے دیا اسے۔۔آزاد۔دور آسمانوں میں۔میرے لیے اس کی خوشی اہم تھی۔وہ میرے ساتھ خوش ہی نہ رہتی تو کس کام کی تھی میری محبت۔اور دیکھیں آج کتنی خوش ہے وہ اپنی محبت کے ساتھ اس کی زندگی میں سب سیٹل ہے۔لیکن دراب کہیں نہیں ہے۔اور میں خوش ہوں کہ وہ اپنی زندگی میں خوش ہے۔زوبی کے علاوہ میں کسی کو اپنے دل میں جگہ نہیں دے سکتا۔وہ میرے

www.novelsclubb.com

سینے میں دل بن کر دھڑکتی ہے امی۔میں نہیں بھول سکتا اسے یہ میرے لیے ناممکن ہے۔میرے بس میں نہیں ہے" دراب نے رندھی آواز میں کہتے ان کی گود میں سر رکھ دیا۔اور کچھ کہنے کو بچا ہی ناں تھا۔اس کے ایک ایک لفظ سے باہر کھڑی زوبی زلزلوں کی زد میں آئی تھی۔آنسو لکیر کی صورت میں آنکھوں سے بہنے لگے۔سسکیاں روکنے کے لیے اس نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا۔ "نہیں ۔۔نہیں۔یہ نہیں ہو سکتا۔" وہ بڑبڑائی۔۔اور نفی میں سر ہلانے لگی۔

"ممم۔۔مجھے۔کک۔کیوں نہیں۔" وہ روتے ہوئے واپس کمرے میں جا رہی تھی۔۔ایک منٹ اس کے ذہن کے پردے میں کچھ منظر لہرائے۔دراب کا اس کی شادی کی بات پہ سنجیدہ رہنا۔اس کا بدلا بدلا رویہ۔اس کی سرخ آنکھیں اس کی بے گانگی۔اچانک سے اس کا زوبی سے بات ختم کرنا۔اس کی مہندی والے دن۔ہاں عینی نے کہا تھا۔جب وہ سرخ چہرے سے اسے دیکھ رہا تھا۔تب دیکھا تھا زوبی نے اس کی آنکھوں میں تکلیف،اذیت۔کھو دینے کا دکھ۔۔ہاں عینی نے کہا تھا کہ جس

طرح دراب بھیا تجھے دیکھ رہے ہیں یہ کہ وہ محبت کرتے تھے اسے اس نے کہا تھا کہ دراب محبت کرتا ہے مجھ سے۔اور میں نے۔میں نے کیا کیا۔میں نے یقین نہیں کیا اس کا۔۔پھر اس کار خصتی میں شریک نا ہونا۔اس سے رابطہ ختم کرنا۔اور میں میں تو بڑا انہیں جاننے کا دعویٰ کرتی تھی میں کیوں ناں دیکھ پائی ان کی آنکھوں میں محبت!

نہیں۔نہیں۔۔یا اللہ یہ کیسی حقیقت ہے۔کیا اسی وجہ سے انہوں نے مجھ سے کوئی رابطہ نہیں رکھا" وہ روتے ہوئے زمیں پر بیٹھ گئی اور سر گھٹنوں میں دے لیا۔۔ساری رات اس نے کانٹوں پہ گھسیٹتے گزاری۔

صبح وہ اٹھ کر نیچے آئی تو ناشتے کی ٹیبل پر سب پہلے ہی موجود تھے۔اس نے سب کو سلام کیا اور اپنی جگہ پہ بیٹھ گئی۔علی اور انیہ یونیورسٹی جا چکے تھے۔

"بیٹا ارحا کہاں ہے۔ابھی تک اٹھی نہیں۔" پھپھو نے پوچھا۔

"نہیں۔وہ سو رہی ہے صبح جلدی اٹھ گئی تھی۔ابھی کچھ دیر پہلے سوئی ہے۔" اس نے مدھم سی آواز میں کہا تو دراب اس کی آواز سن کر چونکا۔اس نے اسے دیکھا جو نظر جھکا کر بیٹھی تھی۔"اچھا۔چلو یہ لو ناشتہ کرو پراٹھا میں نے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہیں۔دیکھو تو کتنی کمزور ہو گئی ہو۔اپنا خیال نہیں رکھو گی تو ارحا کو کیسے سنبھالو گی۔" انہوں نے اس کے آگے پراٹھا رکھا۔"جی۔" یک لفظی جواب۔سب نے اس کا اترا چہرہ اور کمزور آواز کو محسوس کیا۔ورنہ ہمیشہ تو وہ چہکتی ہوئی ہشاش بشاش سی ہوتی تھی۔دراب بے چین ہونے لگا۔وہ غائب دماغی سے ناشتہ پہ نظریں جمائے بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"زوبی بیٹا۔۔" پھپھو نے اسے پیار سے پکارا۔

"جی۔" اس نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔اس کی سوجی متورم آنکھیں دیکھ کر وہ

پریشان ہو گئیں۔"کیا ہوا ہے چندہ۔طبیعت ٹھیک ہے۔آنکھیں کیوں سرخ ہو رہی ہیں۔"انہوں نے اس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

"نہیں پھپھو میں ٹھیک ہوں۔۔بس۔وہ ارحا ساری رات جگاتی رہی ناں تو نیند نہیں آئی۔۔اسی وجہ سے ایسا ہے۔۔"اس نے ان کا ہاتھ تھام کر کہا۔ "اچھا۔چلو یہ جوس پیو جلدی سے پھر سو جاؤ۔نیند پوری کرو اپنی۔"وہ جو کچھ اور پوچھنا چاہتی تھیں لیکن دراب کے اشارے پہ بات بدل گئیں۔دراب کو وہ ٹھیک نہ لگی۔

"ہمم۔۔وہ پھپھو میں نے بتانا تھا شایان آرہے ہیں لینے۔"اس نے مزید بتایا۔"اچھا یہ تو اچھی بات ہے۔کچھ دن اور رک جاتی بیٹا۔کافی رونق ہے تمہارے آنے سے۔۔"انہوں نے اداسی سے کہا تو زوبی مسکرا دی۔دراب اس کے جانے کا سن کر بے سکون ہوا۔وہ خاموش نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"پھپھو وہ اکیلے ہوتے ہیں ناں۔اسی لیے واپس جانا

www.novelsclubb.com

پڑا ہے۔۔ان کا آفس بھی ہے تو۔اور ارحا کو بہت مس کر رہے تھے وہ۔"زوبی نے بتایا تو وہ سر ہلا گئیں۔ "جیتی رہو میری بچی۔۔کوئی بھی پریشانی ہو تو مجھے بلا جھجھک بتا دیا کرو۔۔ٹھیک ہے ناں میری جان۔۔"انہوں نے اس کی پیشانی چومی تو وہ مسکرا کر سر ہلا گئی۔۔آنکھوں میں چمکتی نمی اس نے پیچھے دھکیلی لیکن دراب جو اسے غور سے دیکھ رہا تھا اس کی نم آنکھیں بھی دیکھ گیا

"زوبی میں نے ابھی کافی پلینز بنائے تھے تمہارے ساتھ۔ان کا کیا ہو گا۔یار کچھ دن اور رک جاتی۔میرا دل کرتا ہے تمہیں کسی طرح ادھر ہی روک لوں۔"ردا نے بھی اداسی سے کہا۔"اللہ نہ کرے ردا بیٹا۔وہ خوشی خوشی اپنے گھر میں رہے۔اور وہ ملنے آتی رہے گی ناں۔"انہوں نے ردا کو ڈانٹ کر کہا۔زوبی بھی مسکرا کر رہ گئی۔آفان نے ناشتہ کر لیا تو وہ تیار ہونے کمرے میں چل پڑا۔ردا بھی اس کے پیچھے گئی۔ناشتے کے بعد زوبی کمرے میں آ گئی۔وہ آ کر بیڈ پہ لیٹ

گئی۔رات رونے کی وجہ سے اسے سر میں درد ہو گیا تھا اور آنکھوں میں بھی درد ہو رہا تھا تو نیند نہیں آئی۔اب بھی وہ ارحا کے پاس بیڈ پہ نیم دراز آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔جب دروازے پہ دستک ہوئی۔اس نے اپنی دکھتی آنکھیں کھولیں تو سامنے دراب کو کھڑا پایا۔وہ سادہ ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس تھا۔زوبی سیدھی ہو کر بیٹھی دراب چلتا ہوا اندر آیا۔اور اس سے کچھ فاصلے پہ بیٹھا۔اس نے ارحا کو جھک کر پیار کیا۔اور سیدھا ہو کر غور سے زوبی کو دیکھا۔ "کیا بات ہے زوبی۔" دراب نے اس کو دیکھتے ہوئے آہستہ سے پوچھا "کچھ بھی تو نہیں۔" اس نے چونک کر جواب دیا اور اپنی انگلیاں مروڑنے لگی۔"کوئی پریشانی ہے۔" دراب نے پھر سے اپنی نرم آواز میں پوچھا۔ "نہیں دراب بھائی۔کوئی بات نہیں ہے۔بس ہلکا سا سر درد ہے۔۔"اس نے اسے یقین دلانے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تو پھر منہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔"اس نے اس کے جھکے سر کو دیکھ کر کہا۔

"کچھ بھی نہیں ہے دراب بھیا۔۔"اس نے مسکرا کر کہا لیکن دراب کو وہ مسکراہٹ جھوٹی لگی۔"تم جانتی ہو ناں زوبی کہ تم مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتی۔۔تمہاری شکل دیکھ کر مجھے پتہ چل جاتا ہے کی تمہیں کوئی پریشانی ہے۔اب بتاؤ کیا ہوا ہے۔کسی نے کچھ کہا ہے۔بتاؤ کیا بات ہے۔میں دوست ہوں تمہارا۔میں ہمیشہ تمہیں سنوں گا۔کچھ بھی کہہ سکتی ہو مجھے۔۔"وہ دھیمے لہجے میں اس سے رسان سے پوچھ رہا تھا کہ یک لخت زوبی کی آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی اور وہ ہچکیوں سے رونے لگی۔دراب پریشان ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"زوبی اب تم مجھے پریشان کر رہی ہو۔۔کیا بات ہے۔رو کیوں رہی ہو۔"دراب نے فکر سے پوچھا۔۔اس کے آنسو اسے دل پہ گرتے محسوس ہوئے۔۔دراب نے اس کا سر سہلایا۔زوبی ابھی بھی ہچکیوں سے رو رہی تھی۔دراب نے اسے اتنا کبھی روتے نہیں دیکھا تھا۔۔بچپن میں بھی وہ بس تھوڑا

سارو تی تھی۔وہ لڑ جھگڑ لیتی تھی لیکن روتی نہیں تھی۔۔لیکن ایسے روتے دیکھ وہ بے حد پریشان ہو گیا تھا۔اس نے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اس کو دیا۔

"یہ لو پانی پیو،بس چپ کرو۔"دراب نے کہا تو وہ چپ ہوئی۔دراب نے گلاس اسکے لبوں سے لگایا جس میں سے اس نے دو گھونٹ بھرے اور واپس رکھ دیا۔وہ اس سے الگ ہو کر اب نظر جھکائے بیٹھی تھی۔

"تو تمہارا"کچھ بھی نہیں"یہ تھا۔؟"دراب نے سنجیدگی سے کہا تو زوبی چپ رہی۔

www.novelsclubb.com

"بتاؤ کیا ہوا ہے اب۔تم تو ہر بات مجھے اب سے پہلے آ کر بتاتی تھی،چھوٹی سی چھوٹی تکلیف پر بھی مجھے بتاتی تھی،لاڈ اٹھواتی تھ،۔تو وہ والی زوبی کہاں ہے۔مجھے بتاؤ زوبی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔"دراب نے سنجیدگی سے سختی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں وہ بس۔آج جا رہی ہوں ناں واپس تو اسی لیے

رونا آ گیا۔میں مس کروں گی سب کو۔"اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"تو رک جاؤ کچھ دن۔"دراب جانتا تھا وجہ کچھ اور ہے۔ "نہیں شایان لینے آ رہے ہیں۔میں نہیں رک سکتی۔۔"اس نے جلدی سے کہا۔ "اچھا جی لیکن مجھے لگ رہا ہے کہ شایان کی یاد آ رہی ہے ہماری چوہیا کو۔۔"دراب نے جان کر اسے چھیڑا۔وہ مسکرا بھی نہ سکی۔بس اسے دیکھے گئی۔کتنے ضبط سے وہ اپنے دل پہ پتھر رکھ کر اس لڑکی کا دکھ بانٹنا چاہتا تھا جو اسے کچھ نہ دے سکی۔آنکھیں ایک بار پھر پانیوں سے بھریں۔ "اچھا اب پھر سے مت رونا سکون کرو،میں میڈیسن دیتا ہوں کچھ دیر ریسٹ کر لو۔"اس نے اٹھتے ہوئے کہا اور میڈیسن نکال کر اسے دی۔پانی پلا کر گلاس واپس رکھا۔وہ بیڈ پہ لیٹ گئی۔دراب نے کمبل اسے دیا۔ایک نظر اسے دیکھ کر وہ مسکرایا۔وہ بھی مسکرا دی۔وہ جانے کے لیے مڑا۔"دراب بھائی۔"زوبی نے پکارا۔دراب مڑا۔۔اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تھینک یو۔"اس نے آہستہ سے کہا۔

"کیوں۔"دراب نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

ہر چیز کے لیے۔"وہ نم آنکھوں سے مسکرائی۔

"پگلی۔چلو شاباش سو جاؤاب۔"دراب ہنسااور لائٹ بند کر کے باہر نکل گیا۔

کچھ دیر میں شایان اسے لینے آگیا.زوبی سب سے مل کر اس کے ساتھ چل گئی۔

دراب خوشدلی سے شایان سے ملا۔پھپھو نے اسے نصیحتیں کر کے اور دعائیں دے کر بھیجا۔گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔زوبی باہر کے نظاروں پہ نظر ٹکائے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی۔شایان کب سے اس کی خاموشی نوٹ کر رہا تھا۔اسے گھر میں بھی وہ بدلی بدلی لگی تھی۔وہاں اس نے پوچھنا مناسب نہ سمجھا۔لیکن اب بھی اس کو خاموش بیٹھے دیکھ کر اس سے رہا نہ گیا۔ارحا زوبی کی گود میں ہی بیٹھی کھیل رہی تھی۔

"زوبی۔"اس نے آہستہ سے پکارا۔لیکن اس نے شاید سنا نہیں تھا۔"زوبی"اس نے ایک ہاتھ سے

اس کا کندھا ہلایا تو وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔ "جی کیا ہوا۔" زوبی نے ناسمجھی سے پوچھا۔ "میں کب سے بلا رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ پریشان لگ رہی ہو۔" شایان نے فکرمندی سے پوچھا۔ "نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔" زوبی نے انکار کیا۔ "اچھا تو میری زوبی کب سے اتنی خاموش رہنے لگی۔" شایان نے مسکرا کر پوچھا۔ "نہیں تو۔ وہ بس ایسے ہی شاید تھک گئی ہوں" زوبی نے مسکرا کر کہا۔

"مس کیا مجھے۔؟ شایان نے پوچھا۔

"جی۔" زوبی نے لبوں پہ مسکان سجا کر کہا۔

"کتنا؟" نا جانے وہ کیا پوچھنا چاہتا تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ شایان کی محبت میں بے پناہ اضافہ ہوتا چلا گیا تھا۔ زوبی نے اسے دیکھا۔

"بہت" ہونٹوں سے سرگوشی کی مانند نکلا۔

"میں نے بھی بہت کیا۔ تمہارے بغیر گھر بہت سونا لگتا ہے۔۔ اور تو اور میری گڑیا ارحا کو بھی بہت مس کیا پاپا نے۔" شایان نے جھک کر ارحا کا گال پہ چٹکی کاٹ کر

www.novelsclubb.com

جذب سے کہا۔زوبی مسکرادی۔ان کی دیکھادیکھی ارحا بھی کھکھلا اٹھی۔شایان نے جھک کر اس کا گال چوم لیا۔ "آئی لو یو زوبی۔شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے۔میری زندگی خوبصورت بنانے کے لیے۔،شکریہ مجھے یہ انمول تحفہ دینے کے لیے،میری زندگی کو خوشیوں سے بھرنے کے لیے۔"شایان نے اس کا ہاتھ تھام کو لبوں سے لگایا تو زوبی خود کو دنیا کی سب سے خوش قسمت انسان سمجھنے لگی جس کا شوہر اسے بے پناہ چاہتا ہے۔

"آئی لو یو ٹو۔میں بھی بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔"زوبی نے اقرار کیا تو شایان گہرا مسکرایا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر میوزک آن کیا۔

www.novelsclubb.com

"تیرے سنگ یارا

خوش رنگ بہارا

میں رات دیوانی

تو ذردستارہ

یہ گانا دونوں کا فیورٹ تھا۔۔دونوں گانے کے بولوں کو محسوس کر رہے تھے ۔آنے والے وقت سے انجان وہ ایک دوسرے کی سنگت میں خوش تھے بے تحاشا خوش۔!!!

دراب بھی واپس اسلام آباد چلا گیا تھا۔زندگی پھر سے مصروف ہو گئی تھی۔علی اور انیہ کا بھی آخری سیمسٹر چل رہا تھا۔آنیہ اب جویریہ بیگم کے ہاں رہتی تھی۔علی اور اس کے چھوٹی موٹی نٹ کھٹ چلتی رہتی تھی۔آج بھی دونوں کی یونیورسٹی میں لڑائی ہو گئی۔ایک لڑکا انیہ سے فری ہونے کی کوشش کر رہا تھا جب عمر نے انہیں دیکھ لیا اور بپھرا شیر بنا ان تک آیا۔انیہ بیچاری تو پہلے ہی اس مصیبت سے پریشان کھڑی تھی کہ اب علی کا لال بھبھوکہ چہرہ دیکھ کر وہ آلتو جلالتو کا ورد کرنے لگی۔علی نے بغیر کچھ کہے زور سے آنیہ کی کلائی کو پکڑا اور اسے اپنے ساتھ کھینچتا لے گیا۔" کیوں بات کر رہی تھی تم اس لفنگے سے "علی نے پارکنگ میں لا کر اس کا ہاتھ چھوڑ

کر غصے سے پوچھا تھا۔

"میں نے نہیں کی۔" وہ منمنائی اسے غصے میں دیکھ کر۔

"تو وہاں اس کے ساتھ کیا کر رہی تھی۔" اس نے اسے گھرکا۔

"میں تھوڑی کھڑی تھی۔ وہ خود ہی آ گیا اور نوٹس کا بلاجہ پوچھنے لگ گیا۔ میں تو واپس آ رہی تھی۔" وہ تیکھے چتونوں سے اسے دیکھ کر بولی۔

"میری بات غور سے سن لو آنیہ۔ آج کے بعد تم اس سے بالکل بات نہیں کرو گی سمجھی۔" علی نے اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ کر کہا۔ کہاں برداشت کر سکتا تھا وہ اسے کسی دوسرے کے ساتھ۔

www.novelsclubb.com

آنیہ اس کے غصے سے خائف ہو گئی۔ غلطی اس کی نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

"بیٹھو گاڑی میں۔" اس سنجیدگی سے حکم دیتا وہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔ وہ اپنا دوپٹہ سنبھالتی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی۔ گھر آنے کے بعد ان میں کوئی بات

نہیں ہوئی تھی۔دونوں اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔اب رات کا وقت تھا جب علی کمرے سے نکلا اور ڈائیننگ ٹیبل پہ آیا۔انیہ کو مکمل اگنور کیے وہ وہ اپنی کرسی پہ بیٹھا۔

"ماں، بھابھی کھانا لگا دیں۔بہت بھوک لگی ہے۔" وہ بولا تو انیہ نے بے ساختہ اس کی طرف دیکھا۔غصے میں بھنویں تنی ہوئیں۔اس کا دل دھڑکا گیا۔لیکن وہ ناراض تھا۔اس کی ناراضگی دور کرنے کے لیے کچھ کرنا تھا۔

"علی کھانے میں تو آج کدو بنے ہیں۔" اس نے بات کرنے کے لیے پہلا قدم بڑھایا۔"تو" اس نے آبرو اچکا کر اسے پوچھا۔"تو تم جانتے ہو ناں ہم دونوں کدو نہیں کھاتے۔" اس نے معصومیت سے کہا۔"تو۔۔" اس نے اب گردن ترچھی کر کے براہ راست اسے دیکھا۔وہ روٹھا ہوا معصوم بچہ لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو میں سوچ رہی تھی کہ ہم لوگ پیزا آرڈر کر لیتے ہیں۔"اس نے نرمی سے اسے لالچ دینا چاہا۔"نہیں۔"فوراً سے جواب آیا۔

"لیکن کیوں۔"اس کا حیرت سے منہ کھلا۔

"کیوں کا کیا مطلب۔مجھے نہیں کھانا پیزا۔"وہ ناک چڑھا کر بولا۔

"تو کیا تم کدو کھاؤ گے۔"اس نے صدمہ سے پوچھا۔"نہیں۔۔"پھر سے جواب آیا۔ "پھر۔۔"

وہ الجھ گئی۔کدو بھی نہیں کھائے گا۔۔پیزا بھی نہیں کھائے گا۔تو پھر کیا کھائے گا۔؟؟"میں اپنے لیے بریانی آرڈر کروں گا۔"اس نے جان بوجھ کر اس چیز کا نام لیا جو انیہ کو نہیں پسند تھی۔

"لیکن علی بریانی۔تمہیں پتہ تو ہے کہ میں بریانی نہیں کھاتی۔۔"اس کا منہ لٹک گیا۔ "تو کس نے کہا ہے کہ میں تمہارے لیے بھی منگوا رہا ہوں۔میں اپنے لیے منگوا رہا۔تم اپنا بندوبست کر لو۔"علی نے کہا تو انیہ نے

www.novelsclubb.com

بے یقینی سے اسے دیکھا۔اب علی اپنے لیے آرڈر کر رہا تھا۔آنیہ روہانسی ہوئی۔اس کو علی پہ سخت تیش آیا۔ علی نے کنکھیوں سے اس کا لال بھبھوکا چہرہ دیکھا۔اور اٹھ کر لاؤنج میں چلا گیا۔انیہ نے اسے جاتے ہوئے دیکھا اور پھر غصے سے واک آؤٹ کر گئی۔(اب اس علی کے بچے سے میں کبھی بات نہیں کروں گی۔۔۔")اس نے سوچا۔ علی لاؤنج میں آکر بیٹھا لیکن اسے انیہ کی روہانسی شکل دیکھ کر سکون نہیں آرہا تھا وہ تو بس مزاق میں اس سے ناراض تھا لیکن اب اسے پتہ تھا کہ انیہ اس سے ناراض ہو چکی تھی۔ کچھ سوچتا وہ اٹھ کر اسے ڈھونڈتا ہوا آیا تو وہ اسے کچن میں نظر آئی، کچن میں آتے ہی انیہ نے غصے سے اسے دیکھ کر رخ پھیر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

علی اس کو چائے کا پانی چڑھائے دیکھ کر مسکرایا تھا۔چائے کی شیدائی کو بس چائے ہی خوش کر سکتی تھی۔ علی گنگناتا ہوا اندر داخل ہوا تو انیہ نے رخ اس کی طرف موڑا۔

"ایک کپ چائے میرے لیے بھی۔" علی نے شرارت سے کہا۔

"علی دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" انیہ نے

وارن کیا۔ تو علی ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا ہوا پیچھے ہوا۔

"میں کیوں جاؤں۔ میں تو یہیں رہوں گا۔" علی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "دور ہو جاؤ مجھ سے۔۔" اس نے چمچ سے اسے دور کیا۔ "ارے بھئی ارے اتنا غصہ میری بلی کو" علی نے اسے پچکارا۔ "اب میں نے یہ چمچ تمہیں مار دینا ہے۔ نکل جاؤ یہاں سے اور اپنی چائے خود بناؤ۔" وہ فل تپی ہوئی تھی۔ "لیکن مجھے تو تمہارے ہاتھ کی چائے پینی ہے" علی نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر کہا۔ "منہ دھو رکھو اپنا۔۔" اس نے ناک چڑھائی۔ اور اپنی چائے کپ میں ڈالنے لگی۔ "ابھی کچھ دیر پہلے ہی دھویا ہے۔۔" وہ ترنگ میں بولا۔ "تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔" وہ چائے اٹھاتے مڑنے لگی جب علی سے ٹکراتے ہوئے اس کے ہاتھ پہ ہلکی سی چائے چھلکی تھی۔ "سسس۔۔" اس نے کپ فوراً سلیب پہ رکھا اور ہاتھ پہ پھونکیں مارنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"او۔ہو۔۔کیا کرتی ہو انیہ ادھر دکھاؤ مجھے۔" علی نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔جلن سے انیہ کی آنکھیں نم ہوئیں۔علی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پانی کے نیچے کیا تو جلن کچھ کم ہوئی۔ "جلن کم ہوئی۔" اس خاموش خود کی جانب تکتے پا کر اس نے پوچھا۔وہ دیکھ رہی تھی کہ کیسے اس کی چھوٹی سی تکلیف پہ اس کے چہرے پہ پریشانی چھلکی تھی۔اس کے لہجے میں فکر،پیار،درد اپنے ہونے کا احساس سب کچھ تھا

"کیا ہوا۔" علی نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا۔ "کچھ نہیں۔ٹھیک ہے اب۔" اس نے آہستگی سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔ "اچھا چلو میں آئنٹمنٹ لگا دیتا ہوں،چھالے نہ بن جائیں۔" علی نے فکر سے کہا۔ "نہیں میں ٹھیک ہوں علی ۔زیادہ جلن نہیں ہے" وہ اس کی اتنی کیئر پہ اپنی آنکھوں میں نمی چھپاتی اس سے بولی۔ماں باپ کی وفات کے بعد وہ یونہی حساس ہو گئی تھی۔

"چلو ٹھیک ہے تم باہر چل کر بیٹھو خادم اب خود آپ کے لیے چائے لے کر حاضر

ہو گا۔" علی نے آگے کی جانب جھکتے ہوئے شرارت سے کہا تو انیہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ علی مبہوت اسے دیکھے گیا۔"کیا کوئی اتنا پیارا بھی ہو سکتا ہے"؟اس نے بے اختیار سوچا تھا۔ "اوکے۔" وہ ہنستی ہوئی باہت چلی گئی تو علی بھی سر پہ ہاتھ پھیر کر ہنس دیا۔

اپنے آفس میں بیٹھا وہ کچھ فائلز کی سٹڈی کر رہا تھا۔ تین ماہ ہو گئے تھے زوبی کو گئے ہوئے۔اس کے بعد سے پھر دونوں میں کوئی رابطہ نہیں تھا۔۔ تھوڑی دیر میں پیون چائے لے کر آیا اور ٹیبل پہ رکھ کر واپس چلا لوٹ گیا۔دراب کام میں ڈوبا ہوا تھا۔اچانک سے فون کی بیل پہ وہ چونکا۔اس نے گہرا سانس بھرا۔کرسی سیدھی کر کے اس نے فون اٹھایا تو امی کو کال دیکھ کر اس نے فون اٹھایا۔۔

"السلام علیکم امی۔ کیسی ہیں آپ۔"دراب نے مسکرا کر پوچھا۔لیکن آگے سے ان کے رونے کی آواز سن کر وہ پریشان ہو گیا۔

"امی۔کیاہوا۔روکیوں رہی ہیں۔سب ٹھیک ہے۔"اس نے دھڑکتے دل سے جلدی سے پوچھا۔"د۔۔دراب آجاؤ۔بیٹا۔۔۔جلدی آجاؤ۔۔" انہوں نے اٹکتے روتے ہوئے بتایا۔ "امی کیاہوا ہے۔آپ پریشان کررہی ہیں مجھے۔طبیعت ٹھیک ہے آپ کی۔؟۔"دراب نے ٹائی کی ناٹ کھولتے ہوئے گہرا سانس لے کر کہا۔ "بیٹا۔۔وہ۔وہ زوبی۔"انہوں نے کہناچاہاپھر روپڑی۔دراب کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔

"زوبی۔کیاہوازوبی کو۔۔بتائیں مجھے کیازوبی بتائیں امی۔"۔۔کسی انہونی کے خوف سے اس کی سانسیں رک رہی تھی۔ماتھے پہ پسینہ کے قطرے نمودار ہوئے۔اور اس کے بعد آگے سے جواس نے سناوہ ساکت کردینے کے لیے کافی تھا۔"۔ز۔۔وبی۔"وہ لڑکھڑاکر کرسی پہ گرا۔فون اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرا۔

www.novelsclubb.com

وہ بھاگتا ہوا پھولی سانسوں سے گھر میں داخل ہوا تھا۔گھر میں ایک صف ماتم بچھا ہوا تھا۔ہر طرف رونے کی آوازیں تھی۔۔وہ چلتا ہوا لاؤنج میں داخل ہوا۔سامنے ہی سفید کفن میں لپٹی اس کی میت پڑی تھی۔عورتیں اس کے گرد بیٹھی رو رہی تھیں۔دراب کے چلتے قدم ساکت ہوئے تھے۔قدم آگے بڑھنے سے انکاری تھے۔پھپھو اس کو دیکھتے اٹھ کر اس کے قریب آئی تھیں۔وہ روتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گئیں۔ "یہ کیا ہو گیا درا۔یہ کیا ہو گیا۔"انہوں نے روتے ہوئے کہا تھا۔دراب نے ان کو الگ کیا تھا اور آگے بڑھا۔میت کے قریب پہنچ کر اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے کپڑا ہٹایا تھا۔۔ "شایان۔۔"وہ زیر لب بڑبڑایا۔سب لوگ اتنی جوان موت پر آنسو بہا رہے تھے۔"یا اللہ۔میرا بچہ۔میرا شایان۔واپس آجاؤ میرے لال۔یہ کیا ہو گیا"۔یہ شایان کی پھپھو تھیں وہاں جو زار و قطار رو رہی تھیں۔ان کی بیٹیاں انہیں سنبھالنے میں لگیں تھیں۔اس نے کپڑا دوبارہ سے اس کے چہرے پر دیا۔اور

www.novelsclubb.com

چہرے پہ ہاتھ پھیر کر خود کو کمپوز کیا۔اس کی نظروں نے زوبی کو ڈھونڈا تھا۔وہ سامنے ہی تھی۔اس کا دل جیسے کٹ کہ رہ گیا اس کی حالت پر۔دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھی۔ساکت جامد۔بکل خاموش۔ویران آنکھیں،سوکھے لب،بکھرے بال ،دوپٹہ کندھے پہ جھول رہا تھا۔دراب درد دل کو سنبھالتے اس کے پاس آیا تھا۔.اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا۔

"زوبی!اس نے دھیمے سے پکارا۔لیکن وہ سامنے نظریں جمائے بالکل ساکت بیٹھی تھی۔اس کے آنسو نہیں بہہ رہے تھے لیکن اس کی آنکھیں اس کا چہرہ ماتم کناں تھا۔ "زوبی"دراب نے پھر سے پکارا۔کہ شاید اس کی پکار سن لے لیکن وہ تو سن ہی نہیں رہی تھی۔"زوب۔"کوئی اسے پکار رہا تھا لیکن وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

"زوبی میری جان حوصلہ کرو۔"دراب نے اس کا سر سہلایا۔اس کی آواز بھاری ہو گئی تھی۔لیکن زوبی کی نگاہوں کا مرکز نہ بدلہ تھا۔

"زوبی ادھر دیکھو میری طرف۔" دراب اسے تسلی دے رہا تھا۔

"بات سنو میری زوبی" اس نے اسے الگ کر کے سامنے کیا اور کندھوں سے تھاما تھا۔ زوبی کی آنکھیں اچانک بھیگنے لگیں پھر آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گرتے گئے۔

"زوبی۔ میں کچھ کہہ رہا ہوں۔ دیکھو یہاں میری طرف" دراب نے اسے جھنجھوڑا۔ اسے اس کی حالت نہیں دیکھی جا رہی تھی۔ زوبی چونکی تھی۔ جیسے کسی گہرے خواب سے جاگی ہو۔ سمندر بنی آنکھوں سے اس نے اسے دیکھا تھا۔

"وہ چلا گیا دراب بھیا۔ وہ چلا گیا ایسے جاتا ہے کوئی۔"؟ اس کی طرف دیکھتی وہ بھرائی آواز میں بولی تو وہ لب بھینچ گیا۔

"حوصلہ رکھو زوبی۔ رو مت۔" دراب نے اس کے آنسو پونچھے۔ "اسے کہیں نا لوٹ آئے۔ وہ آجائے واپس آپ کہیں ناں اسے" زوبی نے اس کا تھام کر فریاد کی۔ اس کے آنسو نہیں رک رہے تھے۔

"وہ نہیں لوٹ سکتا زوبی۔اس کی روح کو تکلیف مت دو۔" دراب نے اس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

"اور میرا کیا دراب بھیا۔میں کہاں جاؤ۔میں کیسے رہوں گی ان کے بغیر۔میں مر جاؤں گی۔میں مر جاؤں گی۔" وہ سسکتے ہوئے بولی۔

"زوبی میری جان۔ایسا نہیں بولو۔تمہیں صبر کرنا ہو گا۔"

"نہیں نہیں۔صبر نہیں۔۔میں لاؤں گی انہیں واپس۔ہاں میں۔۔" وہ اس سے الگ ہو کر دیوانہ وار اٹھی۔دوپٹہ نیچے گر گیا۔۔

"زوبی رکو۔زوبی" دراب نے اٹھ کر اسے پکڑا۔

"مجھے جانے دیں۔مجھے لانا ہے ان کو واپس۔۔چھوڑیں مجھے۔۔" وہ چلائی۔تو دراب نے اس کا بازو چھوڑا. وہ بھاگتے ہوئے اس کی میت کے پاس گئی۔ "شایان اٹھ جائیں پلیز۔یہ بھی کوئی سونے کا ٹائم۔اٹھیں ناں۔۔" وہ بیٹھ کر زور زور سے اسے جھنجھوڑنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"شایان اٹھ جائیں، پریشان نہ کریں۔۔آپ جان بوجھ کر ایسا کر رہے ہیں۔کہ مجھے باہر نہیں لے کر جانا پڑا۔بھولیں مت آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔۔"وہ بہتے آنسوؤں سے اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔سب کی آنکھیں نم ہو گئیں۔دراب مشکل سے خود پہ ضبط کیے کھڑا تھا۔"زوبی بس کرو وہ نہیں ہے۔۔چلا گیا ہے وہ۔مر گیا ہے شایان۔۔"دراب نے اس کے پاس بیٹھ کر اسے سنبھالتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔جسٹ شٹ اپ۔کیا بول رہے ہیں آپ۔وہ سو رہے ہیں۔ابھی اٹھ جائیں گے۔"وہ اس پہ چیخی۔جبکہ آنسوؤں زار و قطار آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"شایان اٹھ جائیں ناں۔تنگ مت کریں۔۔ناں کریں۔اٹھ۔جائیں پلیز۔میں کبھی تنگ نہیں کروں گی آپ کو۔۔۔غصہ بھی نہیں کروں گی بس آپ اٹھ جائیں۔۔"وہ اس کے سینے پی سر رکھے زار و قطار رونے لگی۔

"دراب ٹائم ہو گیا ہے۔دفنانے کا۔"آفان

بھائی نے وہاں آکر اطلاع دی جہاں دراب زوبی کو سنبھالنے لگا تھا۔دراب نے سر ہلایا۔ "بس شش۔اب جانا ہو گا اسے۔اٹھو۔وقت ہو گیا ہے۔۔"دراب نے اسے ساتھ لگا کر اٹھانا چاہا۔

"کیا مطلب جانا ہو گا۔کدھر جانا ہے۔۔انہوں نے میرے ساتھ جانا تھا۔۔میں جاؤں گی ساتھ۔"اس نے ہزیانی انداز میں چیختے کہا لیکن دراب نے اسے سنبھالا اور سائیڈ پہ کیا رد ااور آنیہ نے آکر اسے پکڑا۔

"چھوڑو مجھے۔کہاں لے کر۔۔جا رہے ہو انہیں۔واپس آؤ۔نہیں لے۔کر جاؤ۔واپس لے آؤ۔"وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔ "پھپھو۔انہیں روکیں ناں۔پلیز۔انہیں مت لے کر جائیں۔"اس کی ہمت جواب دے رہی تھی۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔پھپھو انیہ اور ردامل کر اسے اندر کمرے میں لے گئیں۔

www.novelsclubb.com

"ہوا کیا تھا بھائی۔؟" یہ شام کا وقت تھا جب دراب نے آفان سے پوچھا تھا۔آفان نے ایک گہرا سانس بھرا۔

"صبح آفس جاتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہوا۔گاڑی مس بیلنس ہونے کی وجہ سے ٹرک سے ٹکرا گئی تھی۔ایکسیڈنٹ بھیانک تھا۔شایان کی موقع پہ ہی ڈیتھ ہو گئی تھی۔ٹرک ڈرائیور بھاگ گیا۔۔پولیس سے بات ہوئی ہے وہ ڈھونڈھنے کی کوشش کر رہے ہیں" آفان نے آہستہ آہستہ سب بتایا۔دراب خاموش رہا۔۔کچھ کہنے کو تھا ہی نہیں۔ماحول سوگوار سا تھا۔

www.novelsclubb.com

سب لوگ شایان کے گھر ہی رکے ہوئے تھے۔زوبی کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔اس کے پاس جویریہ بیگم اور شایان کی پھپھو تھیں۔دراب دوبارہ اس کے پاس نہیں گیا تھا۔اس سے اس کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔کب دیکھ سکتا تھا وہ اسے درد میں۔ارحا کو تو کچھ پتہ ہی نہیں تھا۔اسے کمرے میں ہی رکھا گیا

تھا۔ردا اس کے ساتھ تھی۔ "زوبی کیسی ہے۔"دراب نے پوچھا۔

"کیسی ہو سکتی ہے میں گیا تھا تھوڑی دیر پہلے رو رہی تھی۔ابھی تھوڑی دیر پہلے نیند کی گولی دے کر سلایا ہے امی نے اس کا دکھ بہت بڑا ٹھیک ہونے میں وقت لگے گا۔۔"آفان نے دکھ سے کہا۔

" صحیح کہہ رہے ہیں بھائی۔اس کنڈیشن سے ہمیں ہی نکالنا ہو گا اسے۔"دراب نے پریشانی سے کہا۔۔

"ہمم ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔اللہ اسے صبر دے"آفان نے اس کا کندھا تھپتھپایا۔دراب نے گہرا سانس بھر کے سر ہلایا۔

آج شایان کو گئے پندرہ دن ہو گئے تھے۔جویریہ بیگم اسے اپنے ساتھ لے آئیں تھیں۔شایان کی پھپھو بھی امریکا اپنے بیٹوں کے پاس جا رہی تھیں۔اسی لیے جویریہ بیگم اسے ساتھ لے آئیں تھیں۔

زوبی کی حالت ابھی بھی نہیں سنبھلی تھی۔ہاں وہ اب روتی نہیں تھی۔خاموش خیالوں میں کھوئی رہتی۔سب نے کوشش کی تھی اسے سمجھانے کی لیکن وہ چپ کی چادر اوڑھ کر بیٹھی تھی۔سب اس سے بات کرنے کی کوشش کرتے لیکن وہ جواب نہیں دیتی تھی۔دراب بھی روز کسی نہ کسی طریقے سے اسے بہلانے کی اسے بلوانے کی کوشش کرتا لیکن وہ تو شاید پتھر کی بن چکی تھی۔یہاں تک اسے ارحا کا بھی ہوش نہیں تھا۔ارحا اپنی ماں کی گود میں جانے کے لیے ترس رہی تھی۔

وہ اس کے پاس جاتی۔اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اسے چھو کر باتیں کرنے کی کوشش کرتی۔اس سے اپنے پاپا کے بارے میں پوچھنے کی کوشش کرتی لیکن زوبی چپ رہتی۔سب ہی بہت پریشان تھے۔اس وقت بھی وہ اپنے کمرے میں بیڈ پہ

www.novelsclubb.com

بیٹھی سوگوار حلیے میں بیٹھی ہوئی تھی۔اس کی ویران آنکھیں سب بیان کر رہی تھیں۔دراب دروازہ کھول کر اندر آیا۔آج بھی اسے اسی حالت میں دیکھ کر اس کا دل کٹ گیا۔ہمت کرتا وہ آگے آیا۔اس کے پاس بیڈ پہ بیٹھا۔زوبی خاموش بیٹھی تھی۔"زوبی۔۔"دراب نے نرمی سے پکارا۔وہ چپ بیٹھی رہی۔

"زوبی یہاں دیکھو میری طرف۔"اس نے اس کا ہاتھ پکڑا تو زوبی نے چونک کر اسے دیکھا۔

دراب اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

"دراب۔بھیا۔"زوبی نے آہستہ سے لب کھولے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بولو زوبی۔"دراب نے پیار سے کہا۔

"میں اتنی بدنصیب کیوں ہوں۔۔؟"زوبی نے سپاٹ چہرے سے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو۔۔بدنصیب نہیں ہو تم۔تمہیں کس نے کہہ دیا۔۔"دراب نے حیران نظروں سے اسے دیکھا۔

"تو پھر سب مجھے چھوڑ کر کیوں چلے جاتے ہیں۔۔؟"زوبی نے آنکھوں میں آنسو لائے اس سے سوال کیا۔دراب کو تکلیف ہوئی۔ "زوبی۔نہیں۔"زوبی نے اس کی بات کاٹی۔ "جن سے میں پیار کرتی ہوں وہ مجھے چھوڑ کر کیوں چلے جاتے ہیں۔۔پہلے مما مجھے چھوڑ کر چلی گئیں۔پھر بابا بھی چلے گئے۔اور اب شایان چلے گئے۔۔ہ لوگ مجھ سے محبت نہیں کرتے۔کوئی مجھ سے محبت نہیں کرتا۔بدنصیب ہوں میں۔"اس نے روتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں زوبی۔ایسا نہیں ہے۔سب پیار کرتے ہیں۔۔یہ تو اللہ کے فیصلے ہیں ناں۔۔سب نے جانا ہے۔۔ایسے نہیں سوچو۔۔تم دعا کرو ان کے لیے "دراب نے اس کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔"نہیں۔۔۔میری بری ہوں۔۔بہت۔۔۔بری۔۔۔کوئی پیار نہیں کرتا۔۔آپ ما۔۔ر۔۔دیں۔۔مجھے بھی مار۔دیں۔۔مر

جانا چاہیے۔۔مجھے۔۔کوئی نہیں ہے میرا۔۔کوئی نہیں۔"زوبی نے اس کے ہاتھ پکڑ کر اپنی گردن پر رکھے اور ہزیانی انداز میں بولی۔

"زوبی کیا کر رہی ہو۔بس کرو اب اگر ایسا کچھ کہا ناں مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور کس نے کہا کہ کوئی نہیں ہے تمہارا۔یہاں سب تمہارے اپنے ہیں۔۔امی ہیں۔۔بھابھی ہیں،بھائی ہیں۔سب ہیں۔۔اور میں ہوں۔تمہارا دوست۔۔میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔پھر اکیلی کیسے ہو تم۔اور اب سے بڑی بات تمہارے وجود کا حصہ تمہاری بیٹی۔۔تمہاری ارحا ہے،پلیز خود کو سنبھالو۔"دراب نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر نرمی سے محبت سے اسے سمجھایا۔زوبی روتی ہوئی اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"میں کیسے سنبھالوں۔مجھ سے نہیں ہوتا۔نہیں ہوتا مجھ سے۔"وہ بچوں کی طرح اس کے ہاتھ پکڑ کر روتی ہوئی بولی۔

"تمہیں سنبھالنا پڑے گا۔۔اور تم اکیلی نہیں ہو۔۔اپنی بیٹی جو

www.novelsclubb.com

کس چیز کی سزا دے رہی ہو۔اسے کون سنبھالے گا۔جو تمہارے پیار کے لیے ترس رہی ہے۔اتنی خود غرض ہو تم۔۔اپنے لیے ناں صحیح اپنی بیٹی کے لیے سنبھالو خود کو جو تمہارے لیے ہلکان ہو رہی ہے۔اسے تو پتہ بھی نہیں ہے کہ اس کا باپ مرا ہے۔لیکن تم کیوں اس سے غافل ہو رہی ہو۔سنبھالو اسے۔وہ زمہ داری ہے تمہاری۔"دراب نے اسے حقیقت کا آئینہ دکھایا۔زوبی کے آنسو اس کی باتیں سن کر رک چکے تھے۔دراب بات کر کے اب اس کے ایک چہرے کو دیکھ رہا تھا۔زوبی نے بے بسی سے اس کی جانب دیکھا۔

"ماما۔"ارحا کی کمزور آواز پہ دونوں نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں انیہ نے اسے گود میں لیا ہوا تھا۔اس کی صورت کملائی ہوئی تھی۔۔دو دن سے اسے بخار تھا۔اب جا کر کچھ سنبھلی تھی۔وہ اپنے دونوں بازو پھیلائے روتی ہوئی اس کے پاس آنے کے لیے مچل رہی تھی۔انیہ اسے آگے لے کر آئی۔

www.novelsclubb.com

"ارحا۔۔میری گڑیا۔کیاہوامیری جان زوبی نے جھپٹ کراسے اپنی گود میں لے لیااوراسے چومنے لگی۔اس کوچہرے کواس کے بازوؤں کواس کے ننھے ہاتھوں کو چومتی وہ اسے خود میں زور سے بھینچ رہی تھی۔ارحا بھی خوشی سے اب اپنے ننھے ننھے ہاتھ اس کے چہرے پہ پھیر رہی تھی۔دونوں اب پر سکون تھیں۔دراب نے ایک مطمئن سی نظر اس پہ ڈالی۔دوسری اس کی گود میں کھلکھلاتی ہوئی بیٹی پر۔وہ مدھم سا مسکرادیا۔اس نے انیہ کواشارہ کیااوردونوں اٹھ کر کمرے سے باہر آگئے کی اب وہ رونوں ماں بیٹی کو کچھ وقت ساتھ گزارنے دیناچاہتے تھے۔

---

www.novelsclubb.com

اگلے دن شام میں دراب اسے زبردستی باہر لان میں لے آیا تھا۔سب باہر لان میں بیٹھے تھے۔ارحااورارحم بھی نیچے بیٹھے کھیل رہے تھے۔زوبی وہاں سب کے ساتھ آ کر بیٹھی۔وہ نظر جھکائے بیٹھ گئی۔سب نے دکھ سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا ۔کیاسے کیاہوگئی تھی وہ۔ "زوبی بیٹا کیسی طبیعت ہے اب"۔۔پھپھو

نے پوچھا۔ "جی۔۔ٹھیک۔۔"اس نے مدھم سا جواب دیا۔دراب بھی خاموشی سے بیٹھا تھا۔کچھ دنوں سے وہ یہیں لاہور میں ہی تھا۔اتنے میں ردا چائے کے ساتھ سنیکس وغیرہ لے کر آئی۔

"یہ دیکھو زوبی میں نے تمہارے لیے تمہارے فیورٹ پین کیکس بنائے ہیں۔پسند ہیں ناں تمہیں۔"ردا نے اسے پیار سے کہا۔زوبی نے ان کی طرف دیکھا۔ "نہیں بھابھی مجھے بھوک نہیں ہے۔دل نہیں کر رہا۔"اس نے صاف جواب دیا۔"ایسے کیسے نہیں کھانا۔کھانا تو پڑے گا میں نے اتنی محنت سے بنایا ہے۔"ردا نے سب کو ایک نظر دیکھ کر پھر سے کہا۔ "نہیں بھابھی۔میرا سچ میں دل نہیں کر رہا۔" اس نے گندا سا منہ بنایا۔ "کیوں بیٹا۔۔طبیعت تو ٹھیک ہے ناں۔" پھپھو نے اس کی زرد چہرے کو دیکھ کر فکر مندی سے کہا۔زوبی نے سر ہلایا۔

"زوبی باہر نکلا کرو۔کمرے میں

www.novelsclubb.com

بند بیٹھی رہو گی۔ہر وقت سوچتی رہو گی تو طبیعت خراب ہو گی۔۔بیٹا خیال رکھو اپنا۔"آفان نے اسے کہا۔زوبی کی آنکھیں نم ہوئیں۔

"میرا دل۔نہیں۔۔کرتا۔۔"اس نے رندھی آواز میں بمشکل کہا۔سب فکر مند ہوئے۔

"بچے کو شش کرو گی تو ہو گا نا۔"آفان نے کہا۔۔

"ہمم۔۔میں کمرے میں جا رہی ہوں۔۔"زوبی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"لیکن زوبی بیٹھو ابھی چائے تو پیو۔۔"پھپھو نے اسے روکنا چاہا۔

"نہیں۔۔دل نہی۔۔"اس کے لفظ پورے نہیں ہوئے اور وہ چکرا کر گرتی جب دراب نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے پکڑ لیا۔ "زوبی۔آنکھیں کھولو۔زوبی۔۔"دراب نے اس کے گال تھپتھپائے۔

"دراب اندر لے چلو اسے کمرے میں۔۔آفان ڈاکٹر کو کال کرو۔"پھپھو نے پریشانی سے کہا۔دراب اسے کمرے میں لے گیا اور بیڈ پہ لٹایا۔ردا نے اس کے ہاتھ

ملا لیکن وہ آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔ تھوڑی دیر میں ڈاکٹر آئی تو اسنے سب کو باہر بھیجا اور اس کا چیک اپ کیا۔ سب پریشانی سے باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے۔ کچھ دیر میں ڈاکٹر باہر نکلی۔ دراب جلدی سے آگے آیا۔

"ڈاکٹر کیسی ہے وہ۔ کیا ہوا ہے اسے۔۔" دراب نے تیزی سے پوچھا۔ اس کے لفظ لفظ سے پریشانی جھلک رہی تھی۔

"ریلیکس مسٹر دراب۔ وہ ٹھیک ہیں۔۔ شی از ٹو ویک پریگننٹ۔ کمزوری کے باعث بے ہوش ہو گئیں ہیں۔۔ ان کا خیال رکھیں۔ کچھ دیر میں ہوش آجائے گا۔۔" ڈاکٹر کی بات پہ سب لوگ چپ ہو گئے۔ انہیں سمجھ نہ آئی کہ وہ خوش ہوں یا اس کی ایسی حالت پہ اداس۔ "تھینک یو ڈاکٹر صاحبہ۔ آیئے آپ کو باہر تک چھوڑ دوں۔۔" آفان نے کہا اور باہر کی جانب چل دیا۔

www.novelsclubb.com

زوبی کو ہوش آیا تو پھپھو اور ردا اس کے پاس ہی بیٹھی تھیں۔اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھی۔

"اب کیسی طبیعت ہے زوبی۔۔" پھپھو نے اس کے پاس بیٹھ کر پوچھا۔ "ہمم بہتر ہوں۔۔"اس نے نقاہت زدہ سی آواز میں کہا اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی۔

"ہمم اچھی بات ہے۔ردا جاؤ زوبی کے لیے سوپ لے کر آؤ۔"جویریہ بیگم نے ردا سے کہا تو وہ سوپ لینے چلی گئی۔زوبی پھپھو کا پریشان چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا پھپھو آپ پریشان کیوں ہیں۔۔"زوبی دل کی بات زبان پہ لائی۔ "زوبی تم جانتی ہو کیا ہوا ہے تمہیں۔" پھپھو نے اس کے پاس بیٹھ کر پیار سے استفسار کیا۔" پتہ نہیں پھپھو۔شاید کمزوری کی وجہ سے۔اسی لیے چکر آ گیا شاید۔۔"اس نے مدھم آواز میں کہا۔

"زوبی تم ماں بننے والی

www.novelsclubb.com

ہو۔" پھپھو نے آرام سے کہا تو زوبی کا چہرہ ساکت ہو گیا۔۔ "پھپھو۔۔یہ۔کیا کہہ۔۔رہی ہیں۔آپ۔"اسے سمجھ نہ آئی وہ کیا کہے۔یہ کیسی خبر کن حالات میں ملی تھی اسے۔

"تم خوش نہیں ہو میری جان۔"انہوں نے اس کا سفید پڑتا چہرہ دیکھ کر پوچھا۔

"پھپھو خوش۔مجھے سمجھ نہیں آرہا میں خوش ہوں یا اداس۔وہ تو چلا گیا۔میں۔میں کیا کروں پھپھو۔یہ کیسی آزمائش ہے۔"وہ نم لہجے میں کہتی ہوئی رو پڑی۔۔

"بس میری جان صبر کرو تمہیں خوش ہونا چاہیے۔شاید اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ شایان کی کمی یہ بچہ پورا کرے۔اب تمہیں ہی اپنا خیال رکھنا ہے۔اپنے بچے کے لیے۔" پھپھو نے اس کے سسکتے وجود کو اپنی آغوش میں لے لیا۔۔وہ بنا چپ کرے روتی چلی گئی۔

"کیسے سنبھالوں میں خود کو کیسے۔نہیں آتا مجھے خود کو سنبھالنا۔۔"ہچکیوں کے درمیان روتی وہ اپنی بات پوری نہ کر سکی۔

"اسے لادیں ناں مجھے میرا شایان مجھے۔۔لادیں۔ پھپھو" وہ ماہی بے آب کی مانند تڑپ رہی تھی۔ پھپھو اس کی پیٹھ سہلانے لگیں۔

"صبر کرو میری جان۔ طبیعت خراب ہو جائے گی۔اب تمہارے ساتھ ایک اور جان بھی ہے۔۔" پھپھو نے بھرائی آواز میں کہا تو وہ سانس لینے کی کوشش کرتی آنکھیں میچ گئی۔ "ہاں صبر۔ صبر کروں گی۔اپنے بچے کے لیے۔وہ اپنے بھیگے گال صاف کرتی خود کو سمجھا رہی تھی۔ پھر گھٹنوں میں منہ چھپا کر پھر سے رونے لگی۔ جویریہ بیگم کا دل خون ہونے لگا لیکن انہیں اسے سنبھالنا تھا اور وہ جانتی تھیں کہ وہ صبر کر لے گی کیونکہ صبر دینے والی زات اللہ کی ہے

www.novelsclubb.com

۔۔

"ارحا ادھر آؤ میری جان۔ تنگ مت کرو۔" وہ ارحا کے پیچھے چلتی ہوئی دودھ کا گلاس ہاتھ میں لیے اسے پکار رہی تھی لیکن ارحا اپنے ننھے ننھے قدم اٹھاتی بھاگ رہی تھی۔ وہ ادھر سے ادھر لاؤنج کے صوفوں میں پھدکتی ہوئی کھلکھلا رہی تھی۔

"نو۔ماما۔۔مجھے ڈھوندیں۔۔"وہ مسکراتی ہوئی بولی اور ایک صوفے کے سامنے چھپ گئی۔زوبی اس کی آواز ان کر مسکرادی۔وہ جانتی تھی کہ جب تک وہ اپنے چھپن چھپائی والی گیم نہ کھیل لیتی وہ ہاتھ نہیں آتی تھی۔لیکن ایک انسان تھا جس کو دیکھ کر وہ ہر شرارت سے بعض آجاتی تھی۔اور وہ تھا"دراب جمال"

"اچھا جی۔۔تو میری بیٹی چھپی ہوئی ہے۔لیکن آپ چھپے کہاں ہو۔مجھے تو نظر ہی نہیں آرہے۔"اس نے جان بوجھ کر زور سے آواز دے کر کہا تو ارحا کی ہنسنے کی آواز آئی۔

"ما۔۔ماادھر ہوں۔صوفے کے پیچھے۔آجائیں"وہ خود ہی اسے بتاتی ہوئی بولی تو زوبی نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

"اچھا میں آرہی ہوں۔۔"اس نے شرارت سے کہا اور ابھی صوفے کے پیچھے جاتی کہ لاؤنج میں داخل ہوتے دراب کو دیکھ کر رک گئی۔

"اسلام علیکم دراب بھیا۔۔"اس نے مسکرا کر

www.novelsclubb.com

سلام کیا تو دراب نے اسے دیکھا جو لان کے گرین سوٹ میں مسکراتے چہرے کے ساتھ پہلے سے فریش لگ رہی تھی۔ "وعلیکم اسلام۔ کیا ہوا کیوں بھاگ رہی ہو اس حالت میں۔" دراب نے بیگ صوفے پہ رکھتا بیٹھا اور اسے دیکھ کر فکر سے پوچھا۔ "بس دراب بھائی۔ یہ جوارحا ہے ناں۔ اس نے تنگ کیا ہوا ہے دودھ ہی نہیں پی رہی۔۔ اب بھی جا کر کہیں چھپ گئی ہے۔" زوبی اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتی دوسرے صوفے پر ارحا کی نظر آتی دو پونیوں کی طرف اشارہ کرتی شرارت سے بولی تو دراب مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تو یہ بات ہے۔ پھر تو ہمیں اسے ڈھونڈنا چاہیے چلو مل کر ڈھونڈتے ہیں۔" دراب صوفے سے اٹھتے ہوئے بولا تو زوبی بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ ارحا کی ہلکی ہلکی سی ہنسی کی آواز آ رہی تھی۔ "یہ پکڑ لیا ارحا بے بی کو۔۔۔" دراب صوفے کے آگے آتا

اسے جھک کر اوپر اٹھاتا ہوا بولا تو ارحا اچانک چیخ پڑی۔ دراب اور زوبی قہقہہ لگا اٹھے

۔۔

"ماما۔۔ مجھے ڈرا دیا۔۔" "ارحا نے ہنستے ہوئے کہا تو دراب نے اس کے دونوں گال چومے اور چلتا ہوا اسے لے کر صوفے پر آ بیٹھا۔

"او میرا بے بی ڈر گیا۔۔ سوری بھئی۔ لیکن آپ چھپی کیوں تھی۔" دراب نے اسے اپنی گود میں سامنے بیٹھاتے مصنوعی حیرانی سے اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میں چھپی۔ مما مجھے ڈھونڈ رہی تھیں۔ مجھے دودھ نہیں پینا۔۔ گندا۔" اس نے گندہ سا منہ بنایا۔ "ارحا بے بی۔ بری بات۔ ایسے نہیں کہتے ناں۔۔ اور آپ جلدی سے دودھ پیو پھر آپ کو گفٹ ملے گا۔۔۔" دراب نے زوبی سے گلاس کا دودھ پکڑ کر کہا تو ارحا گفٹ کے نام پر دودھ کا گلاس اپنے ننھے ہاتھوں سے پکڑ کر منہ کو لگا

گئی۔گلاس خالی کر کے اس نے زوبی کو دیا جو اس نے مسکراتے ہوئے پکڑ لیا۔وہ جانتی تھی اسے صرف دراب ہی ہینڈل کر سکتا ہے۔ "میرا گفٹ۔"اس نے منہ پونچھ کر اس کے سامنے اپنی ننھی سی ہتھیلی پھیلائی اور اس کی جانب معصومیت سے دیکھا۔دراب نے جیب سے چاکلیٹ نکال کر اسے دیں۔ "واؤ۔چاکلیٹس۔تھینک یوماما۔آئی مش یو شوچ۔۔"ارحا خوشی سے چہک پڑی۔اور اس کے گلے لگ کر اس کے گال چوم گئی۔ "میں نے بھی بہت یاد کیا اپنے ارحا بے بی کو۔"دراب نے بھی اسے سینے میں بھینچا۔آج دراب پورے پندرہ دن بعد آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اب بتاؤ مما کو کیوں تنگ کیا۔میں نے منع کیا تھا ناں مما کی ہر بات ماننی ہے۔"دراب نے مصنوعی خفگی سے اس کی طرف دیکھا تو ارحا نے معصوم سی شکل بنائی۔۔دراب کو اس پر پیار تو آیا لیکن مسکراہٹ دبا گیا۔

"شولی ماما۔۔"اس نے جھٹ سے سر جھکا کر معافی مانگی۔اس کی یہ اچھی عادت تھی کہ وہ فوراً اپنی غلطی مان کر سوری کرتی تھی۔

"مما سے سوری کرو۔"دراب نے کہا تو اس نے زوبی کو دیکھا جو ساتھ میں بیٹھی تھی۔وہ لپک کر اس کے پاس گئی اور اس کی گود میں بیٹھ کر اس کے گلے میں جھول گئی۔ "شولی مما۔"اس نے زوبی کے گال چوم کر معصومیت سے کہا تو زوبی مسکرا دی۔

"کوئی بات نہیں میرا بچہ۔۔ مما لو یو۔"زوبی کے اس کے بال سنوارے اور اس کا گال چوما۔ "ارحا لو یو مما اینڈ ماما۔"ارحا اپنے ماما کو بھی نہیں بھولی تھی۔دراب نے ان چھ مہینوں میں ارحا کو بہت پیار دیا تھا۔اس کی ہر چھوٹی بڑی خواہش کو پورا کیا تھا کہ ارحا نے خود ہی اسے ماما کہنا سٹارٹ کیا۔وہ بھی اپنی لاڈیاں دراب کے ساتھ کرتی تھی۔ "امی اور بھابھی کہاں ہیں،اور باقی سب" دراب نے اس سے پوچھا۔ "وہ پھپھو اور انیہ زرا ساتھ والے گھر

تک گئیں ہیں۔آتی ہوں گی۔اور ردابھا بھی ارحم کو لے کر مائیکے گئی ہیں۔علی دوست کے ساتھ گیا ہے۔"اس نے کہا تو دراب نے سر ہلایا۔آنیہ اور علی کی پڑھائی ختم ہو چکی تھی۔

"پانی لاؤں آپ کے لیے۔"زوبی نے اس کی تھکی صورت دیکھ کر اپنی عقل پہ ماتم کیا کہ وہ کب سے بیٹھا ہے اور اس نے پانی تک کا نہیں پوچھا۔۔

"نہیں تم بیٹھو۔میں لے لوں گا۔تم تیار ہو جاؤ پھر ہو سپٹل چلتے ہیں آج آپائمنٹمٹ ہے ناں تمہاری۔میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔"دراب نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تو زوبی سر ہلا گئی۔ان آٹھ ماہ میں زوبی نے خود کو سنبھال لیا تھا۔جس میں سب سے بڑا ہاتھ دراب کا تھا۔وہ اس کی ہر چھوٹی بڑی چیز کا خیال رکھتا۔ہر آپائنٹمنٹ پر ڈاکٹر کے پاس بھی وہی لے کر جاتا تھا۔

شام کو وہ لوگ ہاسپٹل سے واپس آئے تو جویریہ بیگم لاؤنج میں ہی تسبیح ہاتھ میں لیے ان کا انتظار کر رہی تھیں۔"

"اسلام علیکم امی۔ کیسی ہیں آپ۔" دراب ان کے پاس آتا ان کے سامنے جھکا۔ زوبی اور ارحا بھی آ کر بیٹھ گئ

"وعلیکم السلام میری جان۔۔ میں ٹھیک۔ تم کیسے ہو۔ اتنے دنوں بعد آئے ہو اس بار تو۔" انہوں نے اس کی پیشانی چوم کر کہا تو دراب مسکرا دیا۔ "بس امی ٹائم نہیں مل سکا۔۔" اس نے ان کے پاس بیٹھ کر ان کا ہاتھ تھام کر کہا۔

"امی آپ جانتی نہیں کہ دراب بھائی اس دنیا کے سب سے مصروف انسان ہیں۔۔"

انیہ نے لاؤنج میں آتے شرارت سے طنز کیا تو دراب خفیف سا ہو گیا۔ اور اٹھ کر آنیہ سے ملا۔ آنیہ اس سے مل کر زوبی کے ساتھ بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو صحیح کہہ رہی ہو۔اسے گھر آنے کا ٹائم بھی نہیں ملتا۔میں کچھ نہیں جانتی اب۔اپنا ٹرانسفر کرواؤ اب

"۔مجھ سے نہیں رہا جاتا تیرے بغیر اب۔۔۔"وہ ہلکا سا بڑبڑایں۔ "ارے میری پیاری امی۔۔میری بات تو سنیں۔۔میں آج یہی بتانے والا تھا آپ کو کہ اب میرا ٹرانسفر لاہور میں ہو گیا ہے ۔۔اب میں یہیں رہوں گا آپ کے ساتھ۔۔"دراب نے جلدی سے انہیں بتایا مبادہ کہیں چڑھائی ہی نہ کر دیں اس پہ۔اس کی بات پہ دونوں کے چہرے چمک اٹھے۔

www.novelsclubb.com

"یہ تو بہت اچھی بات ہے میری جان۔۔"پھپھو نے خوشی سے کہا تو دراب بھی ان کو خوش دیکھ کر مسکرا دیا۔

"چلو تم دونوں فریش ہو آؤ۔میں کھانا لگواتی ہوں۔انہوں نے دونوں کو کہا تو دراب نے اٹھ کر زوبی کو سہارہ دے کر کھڑا کیا اور اسے اس کے

کمرے میں چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ارحاب انیہ کے ساتھ کھیل رہی تھی

۔

شام کے وقت علی اپنے کمرے میں تھا جب انیہ اس کے کمرے میں آدھمکی۔وہ بیڈ پہ بیٹھا لیپ ٹاپ پہ کوئی کام کر رہا تھا۔

"علی۔"انیہ نے اس کے پاس آکر اسے پکارا۔

"ہمم۔۔"اس نے مصروف انداز میں جواب دیا۔ "کیا کر رہے ہو۔۔"وہ بڑی مشکل سے اسے اتنا مصروف دیکھ رہی تھی۔ "کچھ نہیں ایک یونیورسٹی میں جاب کے لیے اپلائی کر رہا ہوں۔بہت اچھی جاب ہے"اس نے جواب دیا۔ "اچھا چلو چھوڑو اسے۔تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے شاپنگ کے

لیے لے کر چلو گے۔"انیہ نے اسے یاد دلایا "کب" علی نے انجان بنتے کہا۔

"کب کے بچے،ڈرامے نہیں کرو۔کل تم نے مجھ سا وعدہ کیا تھا۔۔مکر و مت۔"

"اچھا لیکن مجھے تو کچھ یاد نہیں آ رہا" وہ لیپ ٹاپ بند کر سوچنے کی ایکٹنگ کرتا ہوا بولا۔

"علی!!" وہ چیخی۔علی نے کانوں میں انگلیاں ڈالیں۔

"اچھا سوری بابا۔بس کرو چیخنا یاد ہے مجھے۔آج ہم نے شاپنگ پہ جانا ہے اور بل بھی مجھے ہی دینا ہے۔"اس کی ناراض شکل دیکھ کر اس نے نرمی سے کہا۔ "ارے بھئی بس کرو۔چلو چلتے ہیں۔مذاق نہیں کر رہا۔"اسے خاموش پا کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔"تمہیں پتہ ہے تم دنیا کے بیسٹ دوست ہو۔"وہ خوشی سے پھر چیخی۔

www.novelsclubb.com

(ایک تو یہ لڑکی نا جانے اتنا چیختی کیوں ہے۔)"وہ بے اختیار سوچ گیا۔ "اچھا اب چیخنا بند کرو اور تیاری کرو جانے کی۔ میں فریش ہو کر آتا ہوں۔"اس نے واش روم کی جانب قدم بڑھائے۔انیہ باہر کی جانب چل دی۔

کہاں جا رہے ہو دونوں۔۔"وہ دونوں باہر کی جانب بڑھ رہے تھے جب پیچھے سے دراب کی آواز سن کر وہ رکے پھر مڑے۔

"جی بھائی وہ دراصل۔"علی نے کوئی بہانہ کرنا چاہا۔اور ملامتی نظروں سے انیہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی وہ مجھے کچھ شاپنگ کرنی تھی اسی لیے علی کو ساتھ لے کر جا رہی۔"انیہ نے آہستہ آواز میں کہا۔ "چلو میں وہیں جا رہا ہوں۔ میں لے چلتا ہوں۔"دراب کہتا ہوا آگے بڑھا۔ "ن۔ نہیں۔ بھائی۔وہ دراصل ہمیں یونیورسٹی سے بھی کچھ کام تھا۔۔سوچا وہ بھی کر لیتے

ہیں۔۔"انیہ نے ہڑبڑا کر اسے روکا۔دراب رک گیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔پھر جاؤ تم لوگ۔مجھے دوسری طرف کام ہے۔دھیان سے جانا۔۔جلدی واپس آنا۔۔"دراب نے نرمی سے کیا اور آگے بڑھ گیا۔علی کا رکا ہوا سانس بحال ہوا۔انیہ نے مسکراہٹ دبا کر اسے دیکھا۔

"دراب بھائی کے سامنے تو تو تمہاری زبان کو ایسے تالے لگتے ہیں گویا منہ میں دہی جمائی ہو۔"وہ اس کے چپ رہنے پہ ہلکا سا طنز کرتی ہوئی بولی۔علی نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔"تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں ڈرتا ہوں۔"علی نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔"تو جب انہوں نے پوچھا تو زبان کیوں بند ہو گئی تھی اور یہ پیشانی پہ پسینہ۔"اس نے طنزیہ مسکراہٹ سے اس کے ماتھے کی جانب اشارہ کیا۔علی ہڑبڑایا۔"تمہیں جانا ہے کہ نہیں۔فضول ہانکنے لگتی ہو۔جلدی چلو۔"علی نے بات بدلتے ہوئے جانے کے لیے قدم بڑھا دیئے۔پیچھے انیہ دل کھول کر ہنسی۔اور اس کی تقلید میں قدم بڑھا دیئے۔

www.novelsclubb.com

وہ سب لوگ اس وقت آپریشن تھیٹر کے باہر پریشان سے کھڑے تھے۔دراب پریشانی سے اس ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔۔جویریہ بیگم کرسی پہ بیٹھی زوبی اور اس کے بچہ کے لیے دعا مانگ رہی تھیں۔آج صبح ہی اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔وہ لوگ فورا اسے ہسپتال لے آئے تھے۔تھوڑی دیر میں نرس باہر نکلی۔

"مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔"اس نے مسکراتے کہا۔سب کے چہرے کھل اٹھے۔"زوبی کیسی ہے نرس۔"دراب نے پریشانی سے پوچھا۔ "وہ ٹھیک ہیں۔۔کچھ دیر بعد آپ ماں اور بچے سے مل سکتے ہیں"وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی تو سب نے ایک بار پھر شکر ادا کیا۔

www.novelsclubb.com

دو دن بعد زوبی کو ڈسچارج کر دیا گیا۔گھر میں سب نے خوبصورتی سے گھر کو سجا کر اس کا اور نیو بے بی کا ویلکم کیا تھا۔ارحا تو اپنے ننھے بھائی کو دیکھ کر خوشی سے چہک رہی تھی۔کب سے وہ زوبی کے ساتھ بیڈ پہ اس ننھے شہزادے کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔ "مما یہ بولتا کیوں نہیں۔۔"ارحا نے پریشان سی صورت بنا کر زوبی سے پوچھا۔وہ بے چاری کب سے اس سے باتیں کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔کبھی اس کے ہونٹ کھول کر اس کو ہلانے کی کوشش کرتی تو کبھی اپنی ننھی انگلیوں! سے اس کا گال ہلاتی۔لیکن وہ تو سکون سے آنکھیں موندے نیند کے مزے لوٹ رہا تھا۔ "بیٹا وہ ابھی چھوٹا ہے ناں۔ابھی وہ نہیں بات کرے گا۔جب وہ آپ جتنا ہو گا تب بات کرے گا۔۔"زوبی نے مسکرا کر اسے کہا۔ "یہ میرے ساتھ کھیلے گا بھی ناں۔"اس نے تصدیق چاہی۔ "ہاں جی کھیلے گا بھی۔"

"مما اس کا نام کیا ہے۔۔"اس نے پھر سے سوال کیا زوبی نے اس کی بات پر اسے دیکھا۔

"ارے اپنے پرنس کا نام تو ہم نے رکھا ہی نہیں۔ایسا کرتے ہیں ارحا اپنے بھائی کا نام خود رکھے گی۔"زوبی کی اس کی طرف دیکھ کر آنکھوں میں نمی لیے کہا۔وہ سرخ و سفید سا چھوٹی سی ناک اور چھوٹے گلابی ہونٹوں والا بچہ بالکل شایان کی کاپی تھا۔البتہ اس نے آنکھوں کا رنگ زوبی سے چرایا تھا۔

"مما لیکن میں کیا رکھو۔"وہ سوچ میں پڑ گئی۔جیسے نا جانے جتنا بڑا کام دے دیا ہو ۔زوبی ہنس دی۔"کیا ہو رہا ہے بھئی۔۔"دراب نے اندر آتے ہوئے کہا۔

"ماما۔ہم بے بی کا نام رکھ رہے ہیں۔"ارحا نے اچھل کر بیڈ پہ کھڑے ہوتے کہا۔

"ارحا نیچے بیٹھو بیٹا۔۔بے بی کو لگ جائے گی۔"زوبی نے پکڑ کر اسے سائیڈ پہ کیا جو بے چارے بچے کو پاؤں کے نیچے کچلنے ہی والی تھی۔دراب ہنستے ہوئے آگے آیا۔اس نے ارحا کو گود میں لیا۔

"کیسی طبیعت ہے زوبی۔"دراب نے اس کو دیکھ کر پوچھا۔زوبی ہنس دی۔دو دن سے وہ مسلسل ہر گھنٹے بعد اس سے پوچھ رہا تھا۔

"ٹھیک ہوں اب میں دراب بھیا۔۔فکر نہیں کریں۔"زوبی نے کہاتو دراب نے اسے گھورا۔

"مجھے فکر ہوتی ہے تمہاری۔"دراب نے سنجیدگی سے کہااور دوسری سائیڈ پہ آکر ننھے شہزادے کی جھک کر پیشانی چومی۔

"کیانام رکھا پھر۔"اس نے پھر سے زوبی کو دیکھ کر پوچھاجواسے سنجیدگی سے دیکھ رہی تھی۔۔

"اس کانام آپ رکھیں دراب بھائی"زوبی نے کہا۔

"میں۔۔"دراب نے حیرت سے پوچھا۔

"جی۔۔"یک لفظی جواب۔

دراب نے ایک نظر بے بی کو دیکھا۔

"تیمور خان"اور پھر نام بتایاتو زوبی مسکرادی۔

"ماشاءاللہ بہت پیارا نام ہے۔۔"زوبی نے مسکرا کر کہا۔دراب بھی مسکرا دیا۔

اس لڑکی کو وہ ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتا تھا۔

"چلیں ارحا بے بی۔ہم باہر چلتے ہیں۔ارحم کے ساتھ کھیلو آپ۔مما کو ریسٹ کرنے دیتے ہیں۔"دراب نے اسے کہا تو وہ بھی اچھلتی کودتی اس کی انگلی پکڑ کر باہر کی جانب چل پڑی۔ان کے جانے کے بعد زوبی نے سائیڈ دراز سے شایان کی تصویر نکالی۔

"آئی مس یو شایان۔کیوں چلے گئے آپ۔۔کیوں۔"اس نے نم زدہ لہجے میں کہا اور تصویر کو سینے میں بھینچتے ہوئے رونے لگی۔دراب جو اس سے کچھ کھانے کا پوچھنے وواپس آرہا تھا اسے روتے ہوئے دیکھ کر لب بھینچ گیا۔وہ جو سسکتے ہوئے رو رہی تھی تیمور کی آواز سن کر سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اپنی پتلی سی آواز میں رونے کا شغل فرما رہا۔

"میرا بے بی جاگ گیا۔بے بی کو بھوک لگی ہے۔اے میرا بچہ،میرا شہزادہ"اس نے اسے اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا جو ماں کی آغوش میں آتے ہی سکون سے سو گیا تھا۔وہ شاید بے چین تھا اپنی ماں کی رونے کی آواز سن کر۔دراب مسکرا دیا۔آج سے وہ ننھا شہزادہ اپنی ماں کے آنسو پونچھنے کی شروعات کر چکا تھا۔

دن گزر رہے تھے۔ننھا شہزادہ اب چار ماہ کا ہو چکا تھا۔ارحا کا تو وہ فیورٹ بن گیا تھا۔وہ بے چارے کو چوم چوم کر لال کر دیتی جس سے وہ بے چارہ بچہ سہم جاتا۔اپنے لیے لڑ تو سکتا نہیں تھا اسی لیے رو کر احتجاج کرتا ارحا کی طرح وہ بھی اب دراب کا فیورٹ بن گیا تھا۔کام سے واپس آنے کے بعد وہ سارا سارا دن دراب کے پاس ہی ہوتا۔پورے گھر کی آنکھ کا تارا بن گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

انیہ لاؤنج میں تیمور کو گود میں لیے بیٹھی تھی جب علی اسے آوازیں دیتا ہوا اندر آیا۔

"یار انیہ تم یہاں بیٹھی ہو میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہا ہوں۔" وہ آگے آتا ہوا بولا۔ آواز میں جھنجھلاہٹ تھی۔

"اوہو۔ علی آہستہ بولو۔۔ تیمور سو رہا ہے۔" انیہ نے اسے آہستہ آواز میں ڈپٹا۔

"اچھا یار۔ یہ میری شرٹ تو پریس کر دو۔۔ مجھے یونیورسٹی پہنچنا ہے آج میری جاب کا پہلا دن ہے۔" وہ اس کے سامنے اپنی شرٹ کرتا ہوا بولا۔

"ابھی میں فری نہیں ہوں۔ تم کوئی اور پہن لو ناں۔" انیہ نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں مجھے یہی پہننی ہے۔ اٹھو جلدی کرو۔ میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔" اس نے جلدی مچائی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن تیمور۔ ابھی سویا ہے۔ زوبی آپی بھی پھپھو کے ساتھ بازار گئی ہیں۔۔" اس نے اپنی پریشانی بتائی۔

"اسے مجھے دوناں۔میں بھابھی کو دے کر آتا ہوں۔اور تم یہ شرٹ پکڑو۔۔" علی نے شرٹ اس کے پاس رکھتے تیمور کو اس کی گود سے لیا۔اتنے میں ردا بھی وہیں چلی آئی۔

"اچھا ہوا بھابھی آپ آ گئیں۔یہ کچھ دیر تیمور کو سنبھالیں۔انیہ میری شرٹ پریس کر رہی۔۔" علی نے تیمور کو ردا کو دیا۔

"شرٹ۔لیکن تمہاری شرٹ تو کل میں نے پریس کی تھی۔وہی پہن لیتے۔" ردا نے مسکان دبا کر کہا اور تیمور کو تھپکا۔

"وہ بھابھی اس پہ داغ لگ گیا تھا۔اسی لیے اور تم ابھی تک کھڑی ہو جاؤ ناں جلدی ۔" علی نے ہڑبڑا کر کہتے انیہ کو ڈپٹا۔ردا نے معنی خیز نظروں سے انیہ کو دیکھا۔وہ بے چاری جھینپ کر وہاں سے فرار ہوئی۔آج کل تو وہ ہر وقت انیہ کو چھیڑتی تھی۔علی کو اپنا ہر کام انیہ سے کروانا اس کی عادت ہو چکی تھی۔

"بہت چالاک ہو تم علی۔سیدھا سیدھا کہتے ناں کہ انیہ کی پریس کی ہوئی شرٹ پہننی تھی تمہیں۔آخر تمہاری لکی چیمپ جو ہوئی۔"ردنے اسے چھیڑا وہ علی نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا۔

"ہاں تو ہے۔آپ کو کیا۔۔آپ آفان بھائی کی فکر کیا کریں بس جن کی صبح آپ کو دیکھے بغیر نہیں ہوتی۔ صبح ہوتے ہی ردا،ردا کرتے رہتے ہیں۔"علی نے بے باکی سے حساب چکتا کیا تو ردا جھینپ گئی پھر خفت مٹانے کو بولی۔

"تو وہ سرتاج ہیں میرے۔ان کا حق ہے۔لیکن تم تو ابھی سے ہی بے چاری کو اپنے پیچھے لگایا ہوا ہے۔۔"ردا نے تیکھے چتونوں سے کہا۔

"تو روکا کس نے ہے دے دیں مجھے بھی حق۔پھر میں بھی آپ کی۔بھولی انیہ کا سرتاج بن جاؤں گا۔۔تب تو کوئی پرابلم نہیں ہو گی ناں۔"اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے شرارت سے کہا۔بھوری آنکھیں میں ایک خاص چمک تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوبھائی صاحب۔ ٹھہر کر ذرا۔ یہ خواب بعد میں دیکھیں۔ فالحال آپ کے بڑے بھائی دراب کی باری ہے تب جا کر آپ کے سر پہ سہرا سجے گا۔" ردا نے اس آئینہ دکھایا۔

"اسی بات کا تو دکھ ہے۔ ناں اپنی کشتی پار لگنے دیتے ہی۔ ناں کسی اور کی۔ اب کون ان کو سمجھائے کہ وہ گھوڑی چڑھیں گے تو اس کے بعد ہی ہمارا نمبر آئے گا۔۔" اس نے ٹھنڈی سانس خارج کرتے بے بسی سے کہا۔ ردا قہقہ لگا کر ہنس دی۔

"ہنس لیں آپ میری بے بسی پہ۔ لڑکی بھگا لے گیا ناں دیکھتے رہیے گا اپ لوگ، ترس کھائیں مجھ معصوم پہ۔" اس نے منہ پھیر کر دھمکی دی تو ردا ہنس دی۔

"ارے بس بس۔ زرا تھم کے دیور جی۔ تمہاری بھابھی ہے ناں۔۔ بس تمہیں گھوڑی چڑھانے کی زمہ داری میری ہے تم بے فکر ہو جاؤ بس۔" ردا نے اس کے بال بکھیرتے ہوئے کہا۔

"سچ بھابھی۔" اس نے آنکھیں پھاڑ کر کہا۔

"سچ مچ۔" وہ ہنسی۔

"دھوکا نہ دیجئے گا۔" اس نے گھورا۔

"ارے تمہاری بھابھی اپنی زبان کی پکی ہے۔ تم بے فکر ہو جاؤ۔" اس نے فخر سے کہا۔

"تھینک یو بھابھی۔ تھینک یو سو مچ۔۔" وہ کھل اٹھا۔ اتنے میں انیہ وہاں آئی تھی۔ اور حیرت سے اس کو دیکھنے لگی جس کے ہاتھ نا جانے کونسے خزانے کی چابی لگی تھی۔ علی اسے دیکھ اٹھ کھڑا ہوا اور شوخی سے اسے دیکھتا اندر چلا گیا۔ انیہ تو اس کا انداز اور نظروں کی لپک سے ہی حیران ہو رہی تھی۔ پھر سر جھٹک کر ردا کی جانب متوجہ ہوئی۔

یہ اس دن کی بات ہے جب زوبی لاؤنج میں تیمور اور ارحا کو لے کر بیٹھی تھی۔دراب آفس میں تھا۔وہ کب سے دیکھ رہی تھی کہ پھپھو کچھ پریشان سی ہیں۔

"پھپھو کیا ہوا۔کوئی پریشانی ہے۔زوبی نے گود میں لیے تیمور کو تھپکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔زوبی بیٹا مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔۔"پھپھو نے ٹھہر ٹھہر کر سنجیدگی سے کہا۔

"جی پھپھو۔بتائیں کیا بات ہے۔سب خیریت ہے ناں۔"اس نے پریشانی سے استفسار کیا۔

"زوبی میں تمہاری شادی کرنا چاہتی ہوں۔"انہوں نے اس کے سر پہ بم پھوڑا۔وہ ساکت ہوئی۔

"دیکھو میری بات سنو میری جان۔ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے۔اور اوپر سے اپنے بچوں کا سوچو۔کیسے اکیلے ساری زندگی ان کو سنبھالو گی۔پالو گی۔۔ماں کبھی بھی

باپ کی کمی پورا نہیں کر سکتی۔میں چاہتی ہوں کہ میرے مرنے سے پہلے میں تمہیں اپنے گھر کا کر دوں۔"انہوں نے اس کے سر پہ دھماکہ کیا۔وہ پھٹی آنکھوں سے ان کو سننے لگی۔

"لیکن پھپھو مجھے شادی نہیں کرنی۔اور جہاں تک میرے بچوں کی بات ہے میں کافی ہوں ان کے لیے۔"اس نے خود کو سنبھالتے حتمی لہجے میں کہا۔وہ اس بارے میں بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"زوبی سمجھنے کی کوشش کرو۔آج یہ کہہ رہی ہو ایک دن تمہیں لگے گا کہ بچوں کے لیے ایک باپ کا ہونا کتنا ضروری ہے۔۔"انہوں نے اسے تحمل سے سمجھانا چاہا۔

"پھپھو اول تو مجھے شادی نہیں کرنی اور دوسری بات کہ کیا بھروسہ ہے کہ سوتیلا باپ ان سے پیار کرے گا ان کا خیال رکھے گا۔ کبھی نہیں پھپھو۔"زوبی بھی ضد پہ اڑی تھی۔

"اور اگر۔"وہ ہچکچائیں۔زوبی نے انہیں دیکھا۔

"اگر وہ دراب ہو تو۔" ان کے کیے لفظوں سے اسے ساکت کیا۔

"پھپھو یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔" اس نے بامشکل اٹکتے ہوئے کہا۔

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔۔ میں اپنے دراب کی دلہن بنانا چاہتی ہوں۔ تمہیں اعتراض ہے۔۔؟" انہوں نے سنجیدگی سے کہا۔

"پھپھو اعتراض!۔ ہاں اعتراض ہے۔ اور یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔ دراب بھیا سے شادی۔ نہیں کبھی نہیں یہ سوچ بھی کیسے لیا آپ نے۔" اس نے غصے سے سرخ ہوتے ہوئے ضبط سے کہا۔

"زوبی اس میں برائی ہی کیا ہے۔ تمہارے بچوں کو ایک باپ کا پیار مل جائے گا۔ یہ تم بھی جانتی ہو کہ وہ کتنا پیار کرتا ہے ان سے۔ اور دوسرا میں مطمئن ہو جاؤں گی تیری طرف سے۔ وہ ہمیشہ تجھے خوش رکھے گا۔۔" انہوں نے نرمی سے کہا۔ لیکن زوبی نے سر تیزی سے نفی میں ہلایا۔

"میری خوشی۔اوران کی خوشی۔۔اس کا سوچا آپ نے۔ایک بیوہ لڑکی دو بچوں کی ماں سے ان کی شادی کروادیں گی آپ۔تو کیا وہ خوش رہیں گے ان سے پوچھا ہے آپ نے۔ نہیں میں اتنی خود غرض نہیں ہوں کہ ان کی زندگی برباد کردوں۔" اس نے سختی سے کہا۔

"تو تم بتاؤ میں لوگوں کو کیا جواب دوں جو باتیں کر رہے ہیں کہ جوان بیٹے کہ ہوتے ہوئے بھتیجی کو گھر میں رکھا ہوا ہے بغیر رشتے کے۔لوگوں کا منہ کیسے بند کروں جو طرح طرح کی باتیں بنا رہے ہیں۔" پھپھو نے اسے حقیقت بتانی چاہی۔۔زوبی چپ ہوئی۔یہ بات تو اسے بھی پتہ تھی۔لیکن اب جب وہ دراب کے بارے میں سب جانتی تھی تو اس سے شادی وہ قطعی نہیں کر سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پھپھو آپ پریشان نہیں ہوں۔میں اپنے گھر چلی جاؤں گی۔شایان کے گھر میری وجہ سے آپ کو پریشانی نہیں ہو گی۔۔"تھوڑی دیر بعد اس نے آنسوؤں پہ قابو پاتے ہوئے رندھی آواز میں کہا۔

"زوبی تھپڑ لگاؤں گی تمہیں اب میں۔تم غلط سمجھ رہی ہو۔میں صرف چاہتی ہوں کہ تم محفوظ ہاتھوں میں رہو۔میں نہیں چاہتی کہ ساری زندگی تنہا جیتی رہو۔کسی پہ بوجھ نہیں ہو تم۔میرا خون ہو میری جان تم۔اور اور تم سے شادی کا فیصلہ دراب کا اپنا ہے۔اس نے خود مجھ سے بات کی ہے۔آگے تمہاری مرضی۔جو فیصلہ ہو اسے سنا دینا۔میں مان لوں گی۔میں زبردستی نہیں کر سکتی تم پہ۔۔سو جاؤ اب۔"انہوں نے اسے سچ سے آگاہ کیا اور آخر میں خود اٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گئیں"دراب بھیا۔تو کیا انہوں نے کہا، لیکن کیوں۔؟"بہت سے سوال تھے جن کا جواب اسے معلوم نہیں تھا وہ الجھی ہوئی سی اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گئی۔

www.novelsclubb.com

اگلی صبح دراب اٹھ کر زوبی کے کمرے کی طرف بڑھا۔رات کو جویریہ بیگم نے اسے ساری باتیں بتادی تھیں۔وہ زوبی سے بات کرنا چاہتا تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ بدگمان ہو۔

زوبی سے شادی کی بات ردانے جویریہ بیگم سے کی تھی۔کافی سوچ بچار کے بعد جویریہ کو بھی یہ فیصلہ صحیح لگا تھا۔

پھر سب سے پہلے انہوں نے دراب سے بات کی تھی جس نے انکار کر دیا تھا۔جویریہ بیگم کے مسلسل اصرار پہ اس نے حامی بھر لی تھی لیکن اس شرط پہ کہ اگر زوبی انکار کرتی ہے تو وہ اس بات کو یہیں ختم کر دیں۔ایک بار پھر وہ اپنی قسمت کو آزمانے چلا تھا۔اقرار اور انکار کی اس جنگ میں وہ پھر سے شامل ہو چکا تھا۔لیکن جب جویریہ بیگم نے آج اسے کہا تھا کہ انہوں نے جھوٹ بولا کہ دراب نے خود کہا ہے کہ وہ زوبی سے شادی کرنا چاہتا ہے تب سے وہ بے چین تھا۔نا جانے وہ اس کے

بارے میں کیا سوچ رہی ہو گی۔وہ ان سے ناراض بھی ہوا تھا۔اب وہ زوبی سے بات کرنے آیا تھا۔

ایک گہری سانس بھر کر اس نے دروازے پہ دستک دی۔اندر سے اجازت پر وہ اندر داخل ہوا وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے تھی۔ساتھ میں ارحا اور تیمور لیٹے تھے۔ابھی صبح کے پانچ بجے تھے۔وہ جانتا تھا کہ وہ جاگ رہی ہو گی۔

زوبی اسے دیکھ کر جلدی سے اٹھ کر اس کے پاس آئی۔

"دراب بھیا یہ میں کیا سن رہی ہوں۔ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ"اس نے اپنی سرخ نظریں اس پہ گاڑھ کر سوال کیا۔دراب نے ایک نظر اسے دیکھا۔پھر نظروں کا رخ موڑ لیا۔کیا ہو گئی تھی وہ۔وہ لڑکی دنیا کی ہر خوشی ڈیزرو کرتی تھی لیکن قسمت نے اس لڑکی کی زندگی سے ہر رنگ چھین لیا تھا۔اب اگر قسمت اسے اس کی زندگی سنوارنے پھر سے اسے جینے کی نئی امید دینا کا موقع سے رہی تھی تو وہ کیوں پیچھے ہٹ رہا تھا۔ایک ہی پل میں اس نے فیصلہ کیا تھا۔

"ذوبی ریلیکس میری بات سنو پہلے۔"اس نے نرمی سے کہا۔

"نہیں ہونا مجھے ریلیکس۔آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔"وہ سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی۔

"تو جو میں کرنا چاہتا ہوں اس میں غلط کیا ہے۔"اس نے آہستہ آواز میں نے تحمل سے کہا۔

"غلط۔غلط کیا ہے۔یہ بات ہی غلط ہے۔۔اول تو مجھے شادی نہیں کرنی اور آپ سے تو بالکل نہیں۔۔"اس نے نظریں چرائیں۔

کیوں مجھ سے کیوں نہیں کر سکتی۔"اس نے پوچھا۔

"میں آپ کو جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔"وہ غصے سے بولی۔

"شادی تو تمہیں کرنی ہو گی۔"اس نے مبہم سا مسکرا کر جواب دیا۔

"آپ سمجھ کیوں نہیں رہے۔میں کچھ نہیں کروں گی۔"زوبی نے اس کے ڈھیٹ پن پہ دانت پیس کر کہا۔

"کچھ نہیں کرنا بس نکاح نامے پہ سائن کرنے ہیں۔"دراب نے سائن پہ زور دے کر کہا۔

"آپ کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ ایسے۔"آنسو بہنے کے لیے بے تاب تھے۔

"تمہاری بہتری کے لیے۔"اس نے نرمی سے جواب دیا۔

"میری بہتری۔نہیں ہے اس میں میری بہتری ناں آپ کی نامیری۔۔"زوبی نے اس کی گہری نظروں سے نظریں چرا کر کیا۔

"یہ سوچنا تمہارا کام نہیں ہے۔"دراب نے اس کی بات کو گویا ہوا میں اڑایا۔

"میں آپ سے شادی نہیں کروں گی۔سن لیں آپ۔"اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"چار سال پہلے بھی تم نے مجھے انکار کیا تھا جو آج پھر سے وہی دہرا رہی ہو۔" اس نے نہایت سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھ کر کہا۔ زوبی بت بن گئی۔

"تب وجوہات اور تھیں۔" اس نے انگلیاں چٹخا کر مدھم لہجے میں جواب دیا۔

"وجوہات مختلف نہیں ہیں زوبی میڈم۔ کل بھی وجہ یہی تھی کہ میں تمہیں اپنے قابل نہیں لگتا تھا اور شاید آج بھی وجہ یہی ہے۔" اس نے سپاٹ چہرے سے جواب دیا۔

زوبی نے تڑپ کر نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں ایسا نہیں ہے۔ نہ چار سال پہلے نہ آج۔ اگر کوئی آپ کے قابل نہیں ہے تو وہ میں ہوں۔" اس نے ہچکی لیتے ہوئے جواب دیا۔

"کہاں یہ میں سوچ لوں گا۔ تم اپنے ننھے دماغ پہ زور نہیں دو" اس نے پھر سے سکون سے جواب دیا۔

"آپ مجھ جیسی لڑکی ڈیزرو نہیں کرتے۔"اس کے جواب پہ دراب کا دل کیا اس کا سر پھاڑ دے جو نا جانے کیا کیا سوچ رہی تھی۔

"کیا مطلب ہے تم جیسی لڑکی۔"دراب نے غصے سے پوچھا۔

"ایک بیوہ۔دو بچوں کی ماں آپ ڈیزرو نہیں کرتے۔آپ کو کوئی بھی اچھی لڑکی مل سکتی ہے، لیکن میں نہیں۔"اس نے بھیگی آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے اسے دیکھ کر بے بسی سے کہا تو دراب نے لب بھینچ لیے۔۔

"لیکن مجھے میرے لیے صرف تم چاہے زوبی"اس نے بھاری کچھ کہتے لہجے میں اسے باور کرایا۔

www.novelsclubb.com

"ضد مت کریں۔میں یہاں سے چلی جاؤں گی"اس نے اسے دھمکی دینا چاہی۔

"ساتھ چلیں گے جہاں جانا ہوا۔لیکن شادی کے بعد۔"اس نے شرارت سے کہا۔

"یہاں مزاق نہیں ہو رہا دراب بھیا۔پلیز مجھ پہ ترس کھا کر اپنی زندگی خراب مت کریں۔میں آپ کو کچھ نہیں دے سکتی"اس نے غصے میں چیخ کر کہا لیکن دراب سکون سے بازو سینے پہ باندھے کھڑا تھا۔

"بالکل نہیں۔ترس تو بالکل نہیں کھا رہا۔"اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو پھر۔۔"زوبی نے اسے دیکھا۔

"اس پھر کا جواب شادی کے بعد دوں گا۔"اس کی جانب جھک کر ہلکی سا مسکرا کا اس نے سرگوشی کی۔زوبی رخ موڑ گئی۔

"میں شادی نہیں کروں گی۔یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔"اس نے غصے سے چیخ کر کہا اور کمرے سے نکل گئی۔

دراب نے گہرا سانس بھر کر خود کو پر سکون کیا۔وہ جانتا تھا کہ اسے منانا مشکل ہو گا۔لیکن وہ بھی دراب جمال تھا جو کام وہ ایک بار کرنے کی ٹھان لیتا تھا وہ کر کے رہتا تھا۔

تین دن سے وہ کمرے سے نہیں نکلی تھی۔کھانا وغیرہ بھی اسے ردا کمرے میں پہنچا کر جاتی تھی۔گھر میں چل رہی باتیں سب کو پتہ چل گئی تھیں۔انیہ اور ردا نے بھی زوبی کو سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن اس کی ناں ہاں میں نہیں بدلی تھی۔

www.novelsclubb.com

"علی تمہیں کیا لگتا ہے زوبی آپی کی شادی کا فیصلہ ٹھیک ہے"اس وقت وہ دونوں چھت پہ تھے جب انیہ نے علی سے پوچھا۔

"یہ نہیں جانتا میں لیکن اتنا یقین ہے کہ اگر دراب بھیا نے یہ فیصلہ کیا ہے تو کچھ سوچ کر ہی کیا ہو گا۔وہ زوبی آپی کے لیے کبھی کچھ غلط نہیں کریں گے" علی نے اسے دیکھ کر یقین سے کہا۔

"ہاں صحیح کہہ رہے ہو تم۔لیکن زوبی آپی بھی تو نہیں مان رہیں۔"اس نے افسردگی سے کہا۔

"مجھے لگتا ہے وہ مان جائیں گی انشاءاللہ۔۔"

"علی کیا دراب بھائی زوبی آپی کو پسند کرتے ہیں مطلب جس طرح وہ ان کی اتنی کیئر کرتے ہیں۔ان کا خیال رکھتے ہیں۔مجھے کبھی کبھی لگتا ہے کہ وہ ہمیشہ سے آپی کو پسند کرتے تھے تب بھی جب زوبی آپی کی شادی ہوئی تھی۔"اس نے اپنا خدشہ بیان کیا تو علی اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"ہمم۔محبت کرتے تھے وہ ان سے۔اور شاید آج بھی کرتے ہیں۔"اس نے مختصر کہا۔

"تم سچ کہہ رہے ہو علی۔ پھر تو میں دعا کروں گی کہ زوبی آپی جلد مان جائیں۔ دراب بھائی کو ان کی محبت مل جائے۔" وہ خوشی سے بولی تو علی نے بھی آمین کہا۔

"ویسے اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔ تم تو ایسے تنگ نہیں کرو گی ناں۔" علی نے اس کی جانب شوخ نظروں سے دیکھا۔

"تمہیں کس نے کہہ دیا کہ میں تم سے شادی کروں گی۔" اس نے اسے گھور کر ادائے بے نیازی سے کہا۔

"تو اور کس سے کرو گی۔" وہ کڑے تیوروں سے پوچھنے لگا۔

"جس سے بھی جسے پھپھو میرے لیے پسند کریں گی۔" اس نے شرمانے کی ناکام ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

"اورا گران کاانتخاب میں ہواتو۔"اس نے مسکراتے ہوئے شوخی سے کہا۔وہ خفت کاشکار ہوئی

"اوہیلو بندر۔ شکل دیکھی ہے اپنی۔ پھپھو کی پسند اتنی بری نہیں ہے۔"وہ ناک چڑھا کر بولی۔ علی نے غصے سے گھورا

"توتم سے شادی کرنا بھی کون چاہتا ہے بندریا۔ہونہہ۔"وہ اس کے بال کھینچ کر چڑ کر کہتا واک آؤٹ کر گیا۔انیہ کافی دیر تک ہنستی رہی۔

www.novelsclubb.com

آج شام میں وہ کمرے سے باہر نکلی تو کچن میں جھانکا۔وہاں پھپھو کھڑی شاید شام کا کھانا تیار کر رہی تھیں۔وہ شرمندہ سی ہو گئی۔ناراضگی اپنی جگہ لیکن وہ اس کی پھپھو

تھیں جنہوں نے ہمیشہ اس سے پیار کیا تھا۔اس کا خیال کرتی تھیں۔ردا اور آفان کسی کولیگ کے ہاں دعوت پہ گئے تھے۔

"پھپھو آپ کیوں کھانا بنا رہی ہیں۔میڈ کہاں ہے۔"اس نے آگے بڑھ کر ان سے شرمندہ لہجے میں پوچھا۔پھپھو نے ایک نظر اسے دیکھا۔

"ہاں وہ آج چھٹی پہ ہے۔"انہوں نے آہستہ سے ہانڈی میں چمچ ہلاتے ہوئے کہا۔

"لائیں میں بناتی ہوں۔آپ بیٹھ جائیں۔"زوبی آہستہ سے کہا۔

"نہیں تم رہنے دو۔آرام کرو۔میں بنالوں گی"انہوں نے روکھے لہجے میں کہا۔زوبی کو لگا کہ وہ ناراض ہیں۔اس نے بے بسی سے ان کی جانب دیکھا۔۔

"پھپھو آپ ناراض ہیں"اس نے رندھی آواز میں پوچھا۔

"نہیں مجھے کچھ نہیں ہوا۔"انہوں نے رخ پھیر کر کہا۔

"نہیں آپ ناراض ہیں۔"اس نے ان کا بازو تھام کر کہا۔

"نہیں بیٹا۔ناراضگیاں تو وہاں ہوتی ہیں ناں جہاں کوئی رشتہ ہو۔۔تم مجھے کچھ مانتی نہیں۔میں ناراض ہو کر کیا کروں گی۔"انہوں نے عام سے لہجے میں کہا۔

"نہیں پھپھو ایسا نہیں ہے۔آپ میری ماں ہیں۔میرے لیے بہت اہم ہیں آپ۔آپ غلط سوچ رہی ہیں۔"اس نے ان کے ہاتھ تھام کر کہا۔

"ماں ہوتی تو میری بات مان لیتی تم۔لیکن خیر کوئی نہیں۔میں زبردستی نہیں کر سکتی تم پر۔"انہوں نے آہستہ سے کہا۔زوبی چپ کھڑی انہیں دیکھتی رہی۔

لیکن پھپھو۔"وہ نے بس تھی۔

"کچھ نہیں جاؤ تم بس۔"انہوں نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔مم۔میں تیار۔ہوں۔شادی کے لیے۔آپ پلیز ناراض نہیں ہوں۔"اس نے مضبوط لہجے میں کہنا چاہا۔لیکن پھر سسک پڑی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں زوبی۔کوئی زبردستی نہیں ہے تم پہ۔۔تم راضی نہیں ہو تو کوئی بات نہیں ۔"اس کے آنسو دیکھ کر انہیں تکلیف ہوئی۔زوبی نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں راضی ہوں۔شادی ہو گی۔۔لیکن نکاح سادگی سے ہو گا اور کل ہی ہو گا۔" اس نے سپاٹ لہجے میں کہا اور جانے کے لیے مڑی۔دروازے پہ دراب کو لب بھینچے کھڑے دیکھ کر وہ ایک پل رکی اور پھر ایک شکوہ کناں نظر اس پہ ڈال کر کچن سے نکلتی چلی گئی۔جویریہ بیگم نے دراب کی طرف دیکھا۔

"دراب یہ غلط ہے بیٹا۔میں ایسے نہیں دیکھ سکتی اسے بیٹا۔"انہوں نے پریشان لہجے میں اسے دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"امی آپ پریشان نہیں ہوں۔وہ ٹھیک ہو جائے گی۔اور میں ہوں ناں۔اپنے بیٹے پہ تو یقین ہے ناں آپ کو۔"اس نے ان کو ساتھ لگا پیار سے کہا۔تکلیف اسے بھی ہوئی تھی لیکن یہی زوبی کے لیے بہتر تھا۔

"لیکن میری جان سادگی سے نکاح۔کتنے ارمان تھے میرے تمہاری شادی کے۔"انہوں نے اس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر کہا بے بسی سے کہا۔

"ارے میری پیاری امی۔کوئی بات نہیں۔آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ آپ کے بیٹے کی شادی ہے۔باقی ارمان پھر کبھی صحیح۔ہمیں زوبی کے احساسات کا بھی خیال کرنا چاہیے"اس نے ہلکے پھلکے لہجے میں مسکرا کر کہا۔

"بیٹا زوبی کو دیکھو وہ رو رہی ہو گی"

"امی وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ابھی اسے اکیلا چھوڑ دیں۔"اس نے سنجیدگی سے کچھ سوچ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا جیسی تمہاری مرضی۔"انہوں نے کیا تو دراب نے سر ہلایا۔

کمرے میں آکر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔ کبھی نہیں سوچا تھا اس نے کہ ایسا بھی کچھ ہو گا۔

"شایان مجھے معاف کر دیں۔ مجھے معاف کر دیں۔ لیکن میں مجبور ہوں۔" اس نے تصور میں شایان سے مخاطب ہوتے روتے ہوئے کہا۔

"میں آپ سے بے وفائی کی کبھی مرتکب نہیں ہو سکتی۔ کیا کروں میں کچھ سمجھ نہیں آرہا" وہ اس وقت اذیت کی انتہا پر تھی۔

"کاش کہ آپ یہاں ہوتے، میرے پاس۔ یہ سب کبھی نہیں ہوتا۔"۔

"میں کبھی بھی آپ کو معاف نہیں کروں گی دراب بھیا۔ کبھی نہیں۔" اس نے سسکتے ہوئے گھٹنوں میں سر دے لیا۔

"کاش کہ میں مر جاتی۔ مر جاتی میں۔" وہ تکلیف میں بلک رہی تھی۔ اس نے کافی سوچ کر یہ فیصلہ کیا تھا اگر وہ اپنے گھر چلی بھی جاتی تو اکیلے گھر میں بغیر کسی کی

سرپرستی کے وہ دو بچوں کے ساتھ کیسے رہتی۔دوسرا دراب کے علاوہ کسی دوسرے سے شادی کر کے کیا گارنٹی تھی کہ وہ اس کے بچوں کا خیال رکھے گا۔انہی وجوہات نے اسے یہ فیصلہ لینے پہ مجبور کیا تھا صرف بچوں کی خاطر!

"پھپھو میں آجاؤں۔۔"نماز پڑھ کر وہ ان کے کمرے میں آئی تھی۔

"ہاں میری جان آؤ۔آؤادھر۔"انہوں نے اپنے پاس اس کے لئے بیڈ جگہ بنائی۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ان کے قریب آئے اور ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔

"زوبی کیا ساری رات روتی رہی ہو۔؟انہوں نے اس کے سوجے پپوٹوں کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں بس نیند پوری نہیں ہوئی پھپھو۔"اس نے آنکھوں کو سختی سے بھینچ کر اپنی آنکھوں پہ نظر آنے والے کرب کو چھپانا چاہا۔اب جب فیصلہ لے لیا تو پچھتانا کیا۔

"زوبی میری طرف دیکھو میری جان۔تم اس نکاح سے خوش نہیں ہو نا ۔؟"انہوں نے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے سوچا حالانکہ جواب وہ جانتی تھیں۔

"خوشی کی بات ہی نہیں ہے پھوپھو! مجھے اپنے بچوں کا سوچنا ہے۔"وہ کرب سے مسکرائی تو پھوپھو نے نظر چرائیں۔

"تمہیں یہی لگ رہا ہے ناں زوبی کے میں تمہارے ساتھ زیادتی کر رہی ہوں۔"انہوں نے پست آواز میں کہا۔

"نہیں تو میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی ہو۔اور یہ جو بھی سب کچھ ہو رہا ہے شاید ایسا ہی لکھا تھا۔۔میری قسمت میں شاید اللہ پاک نے یہی سب کچھ لکھا تھا۔میں نے اپنے سارے معاملات اللہ پر چھوڑ دیے ہیں وہ بہتر کرے گا۔کرے گا نا پھپھو۔؟"

اس نے ان کی تائید چاہی۔انہوں نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا وہ واقعی فخر کے قابل بھی تھی وہ ایک اچھی ماں تھی۔

"آپ ایسا کچھ بھی مت سوچیں کہ آپ میرے ساتھ زیادتی کر رہی ہیں"اس نے ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہوئے محبت سے کہا۔

"زوبی کی میری جان قسمت کے فیصلوں میں قصور کسی کا نہیں ہوتا۔۔"انہوں نے کہا تو زوبی نے سر ہلایا۔پھر وہ ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی پھوپھو اس کے سر میں انگلیاں پھیرنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن شام کو نکاح کی ساری تیاریاں مکمل تھیں۔کچھ دیر میں نکاح ہونے والا تھا۔۔اس کی سرخ سوجی آنکھیں اس کی اندرونی حالت کا پتہ دے رہی تھیں۔سب لوگ اس کی حالت پہ افسردہ تو تھے لیکن کچھ کہنے کا حوصلہ نہیں تھا۔

"زوبی میری جان۔میں خوش ہوں کہ تم نے دراب سے شادی کے لیے ہاں کر دی۔وہ تمہیں بہت خوش رکھے گی۔۔"ردا اس کے پاس بیٹھی ہوئی پیار سے بولی۔زوبی خاموش سرد و سپاٹ چہرہ لیے بیٹھی تھی۔کسی بھی قسم کے میک اپ سے پاک چہرہ لیے وہ سادہ سے سوٹ میں ملبوس سوگوار حالت میں بیٹھی تھی۔وہ کچھ نہ بولی۔

www.novelsclubb.com

ارحا کو تو جب سے پتہ چلا تھا کہ اس کے دراب ماما اب اس کے بابا بننے والے ہیں تب سے خوشی سے چہک رہی تھی۔ننھا تیمور بیڈ پہ سویا ہوا تھا۔پھپھو اندر داخل ہوئیں۔ان کے ہاتھ میں موتیوں کے کام والا سرخ دوپٹہ تھا۔انہوں نے آکر وہ دوپٹہ اس کے سر پہ اوڑھایا

"ماشاءاللہ۔خوش رہو ہمیشہ۔"انہوں نے اس کی پیشانی چومی تو زوبی نے ان کی بات پہ بھیگی نظروں سے انہیں دیکھا تو نظریں چرا گئیں۔

"ردا بیٹا اس کا گھونگھٹ ڈال دو۔"مولوی صاحب آ گئے ہیں۔

انہوں نے ردا سے کہا تو وہ سر ہلا گئی۔تھوڑی دیر میں مولوی صاحب آئے تو زوبی نے دل پہ پتھر رکھ کر اپنے سارے حقوق دراب کے نام کر دیئے۔

اسے نہیں پتہ تھا آگے کیا ہو گا۔۔؟؟

زندگی اور کیا کیا دکھائے گی اسے۔۔

سرخ دوپٹے میں چھپا مکھڑا کسی بھی قسم کے جزبات سے عاری تھا۔جویریہ بیگم نے اس کا سر چوما اور اپنی نم آنکھیں صاف کرتے اسے ڈھیروں دعائیں دیں۔نکاح میں صرف گھر کے لوگ ہی شامل تھے۔کچھ دیر بعد ردا اور پھپھو اسے دراب کے کمرے میں چھوڑ گئیں۔زوبی نے کمرے کو دیکھا۔جو کسی بھی قسم کی سجاوٹ سے

پاک تھا۔ہاں سیٹنگ تھوڑی تبدیل تھی۔ان کے بیڈ کے ساتھ دوسری جانب دو چھوٹے چھوٹے بے بی بیڈ لگے تھے۔یہ سب دراب نے انتظام کروائے تھے۔

انہوں نے زوبی کو بیڈ پہ بٹھایا۔اسے گھٹن سی ہونے لگی۔

"میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں"اس نے ضبط سے آواز کو متوازن رکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بیٹا تم آرام کرو۔۔کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔۔"پھپھو نے پیار سے کہا اور ردا کو اشارہ کرتی باہر نکل گئیں۔ان کے جانے کے بعد اس نے وہ دوپٹہ اتار کر سائیڈ پہ پھینکا اور گہرے سانس لینے لگی۔وہ اٹھی اور واش روم جا کر منہ ہاتھ دھو کر باہر آئی۔آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے خود کا چہرہ دیکھا۔ایک لفظ بار بار اس کے کان میں گونج رہا تھا۔

"بے وفا۔"وہ زیر لب بڑبڑائی۔

"نہیں۔میں۔۔بے وفا۔نہیں ہوں۔نہیں ہوں شایان۔میرا یقین کریں میں محبت کرتی۔۔ہوں آپ سے۔صرف آپ سے۔"وہ پیچھے ہٹتی ہوئی دیوانہ وار خود سے بولی۔

"نہیں ہوں میں بے وفا۔۔"اس نے ہاتھ مار کر ڈریسنگ ٹیبل کی ساری چیزیں اٹھا کر نیچے گرادیں۔کانچ کے ٹکڑے ہر جگہ پھیل گئے۔آنسو بھل بھل آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

دروازہ کھلنے کی آواز پہ وہ مڑی اور ادھر دیکھا۔دراب کمرے میں داخل ہوا تو کمرے کی حالت دیکھ کر ششدر رہ گیا

www.novelsclubb.com

"آپ۔آپ۔زمہ دار ہیں اس سب کے۔۔"

وہ شیشے کے ٹکڑوں پر سے گزرتی اچانک اس کے سامنے آئی۔کئی ٹکڑے اس کے پاؤں میں پھنس گئے۔اس نے آکر اس کا گریبان پکڑا۔

"آپ اس سب کے زمہ دار ہیں۔بہت برے ہیں آپ بہت برے۔"اس نے سرخ چہرے سے اپنی بھیگی آنکھ اس پہ ٹکائیں۔

"زوبی ہوش میں تو ہو تم۔۔کیا کر رہی ہو۔۔"دراب نے اسے سنبھالنا چاہا۔اس کا رویہ اسے سمجھ نہیں آیا۔اتنی بدگمان؟

"میں بالکل ہوش۔۔میں ہوں۔اب ہی تو ہوش آیا ہے م۔۔۔مجھے۔۔آپ۔۔آپ۔ہمیشہ سے۔۔مجھ سے۔۔شادی کرنا چاہتے تھے۔اور اب شایان مر گیا تو آپ نے سوچا کہ یہ موقع اچھا ہے۔۔ہیں ناں۔اسی لیے آپ نے شادی نہیں کی۔آپ کی نیت۔ہمیشہ سے خراب تھی۔۔۔اب تو بہت۔۔۔خوش ہوں۔گے۔ناں آپ۔"وہ پیچھے ہٹ کر اس پہ چلائی۔دراب لب بھینچے اسے سن رہا تھا۔۔۔"لیکن۔میں بے وفا نہیں ہو۔نہیں ہوں۔۔مجھے تو حاصل کر لیا آپ نے۔لیکن۔میرا دل۔۔اس میں صرف شایان رہیں گے۔صرف اور صرف شایان۔۔میں ان سے محبت کرتی ہوں۔۔اور کرتی۔۔رہوں گی۔"

وہ اٹک اٹک کر الفاظ مکمل کر رہی تھی۔۔وہ حد سے زیادہ بد گمان تھی۔۔دراب نہیں جانتا تھا کہ وہ ایسے کیوں کہہ رہی ہے۔دو قدم کا فاصلہ طے کرتا وہ اس تک آیا۔

"سمجھ آرہا ہے تمہیں کیا بکواس کر رہی ہو تم۔میری نیت خراب تھی۔سیریسلی ۔بہت افسوس ہے زوبی اتنی گری ہوئی بات۔کہ تم نے مجھے ایسا سمجھا ہے اور صرف اپنے مفاد کے لیے میں نے تم سے شادی کی ہے۔میں تو تم سے۔تم سے !۔خیر چھوڑو۔۔ایک بات کان کھول کر سن لو یہ فضول باتیں اپنے دماغ سے نکال دو تو اچھا ہو گا"اس نے غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ایک پل توزوبی بھی اس کی سرخ آنکھوں سے سہم گئی۔

"جھوٹے ہیں۔سب جھوٹے ہیں۔!!مجھے آپ کے ساتھ نہیں۔رہنا۔سمجھے آپ۔۔"اٹک اٹک کر مدھم لہجے میں اس نے کہنا چاہا لیکن الفاظ پورے نہ ہوئے

www.novelsclubb.com

اور وہ بے ہوش ہو کر اس کی بانہوں میں جھول گئی۔ دراب نے جلدی سے اسے سنبھالا۔

"زوبی۔ آنکھیں کھولو۔" اس نے اس کا گال تھپتھپایا لیکن وہ بے سدھ پڑی تھی۔ اس نے اسے بازوؤں میں بھر کر بیڈ پہ لٹایا۔ اس کی نظر اس پہ پاؤں پہ پڑی جہاں سے خون رس رہا تھا۔

"پاگل لڑکی۔" ایک افسردہ نظر اس نے اس پہ ڈالی اور فرسٹ ایڈ باکس نکال کر اس کا زخم صاف کیا۔ بینڈیج کر کے وہ واشروم گیا وہ سادہ ٹراؤزر شرٹ پہن کر باہر نکلا۔ واپس آ کر اس نے پانی کے چھینٹے اس کے چہرے پہ ڈالے۔ پھر اس کے ہاتھ پیر ملے تو زوبی نے آنکھیں کھولی۔ دراب پہ نظر پڑتے ہی وہ نظروں کا رخ پھیر گئی۔ دراب کرسی بیڈ کے پاس ڈالے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"مجھے جانا ہے یہاں سے۔" اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔

"لیٹی رہو سکون سے۔ اب یہیں رہنا ہے تم نے۔" اس نے سختی سے کہا۔

"نہیں مجھے اپنے بچوں کے پاس جانا ہے" وہ پھر سے اٹھنے لگی لیکن پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے پھر بیٹھ گئی۔

"بچے یہیں آ جائیں گے۔ تم آرام کرو۔" اس نے اسے واپس لٹاتے ہوئے نرم لہجے میں کہا تو زوبی نے گھور کر اسے دیکھا۔ دراب اس کے گھورنے پر مسکرایا۔

"آپ اس طرح نہیں کر سکتے میرے ساتھ دراب بھیا۔" زوبی دبی دبی آواز میں چلائی۔

"استغفر اللہ۔ میں شوہر ہوں تمہارا۔ اب تو بھائی نہ بولو۔" اس نے گھور کر اسے دیکھا تو زوبی نے دانت پیسے۔

www.novelsclubb.com

میں نہیں مانتی آپ کو شوہر۔" اس نے غصے سے کہا۔

"تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے فرق نہیں پڑتا۔ میں شوہر ہوں تمہارا اور تم بیوی ہو میری۔" اس نے ایک ایک لفظ زور دے کر مزے سے کہا۔ زوبی چپ کر گئی۔ کچھ

کر نہیں سکی تو چپ چاپ آنسو بہانے لگی۔دراب اسے ایک نظر دیکھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ارحا اور تیمور تھے۔ تیمور تو سویا ہوا تھا لیکن ارحا نیند میں جانے کی تیاری کر رہی تھی۔دراب نے جا کر تیمور کو کاٹ میں لٹایا اور ارحا کو بھی چھوٹے بیڈ پہ لٹایا۔زوبی چپ چاپ اسے دیکھنے لگی۔ان دونوں کے سونے کا یقین کرتے وہ دونوں کے پیار کر کے واپس اس کی جانب آیا ۔زوبی اس کو دیکھ کر رخ موڑ گئی۔دراب نے اسے رخ پھیرتے دیکھ لیا تھا۔زوبی آنکھی موند گئی۔دراب لائٹ آف کر کے بیڈ پہ اپنی سائیڈ پہ آ کر لیٹا۔زوبی رخ پھیر گئی۔

www.novelsclubb.com

دراب ایک نظر اس کی پشت پہ لہراتے ریشمی بالوں کو دیکھتا خود بھی کروٹ بدل کر لیٹ گیا۔

عام دنوں کی طرح اگلا دن بھی طلوع ہوا تھا۔زوبی بیدار ہوئی تو چند لمحے غائب دماغی سے لیٹی چھت کو گھورتی رہی۔پھر کل کے سارے واقعات یاد آتے ہی اس نے جھٹ سے سائیڈ پہ دیکھا تو دراب نہیں تھا۔تھوڑی دیر بعد وہ واش روم سے شلوار سوٹ میں نکلتا دکھائی دیا۔اس کو دیکھ کو ہوش آنے پر وہ اچھل کر اٹھ بیٹھی۔

"نماز تو قضا ہو گئی۔"وہ زیر لب بڑبڑائی پھر بچوں کی جانب دیکھا جو پر سکون سے سو رہے تھے۔

دراب چلتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آیا اور بال بنانے لگا۔اب زوبی نے اس کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اٹھ جاؤ فریش ہو جاؤ پھر ناشتے پہ چلتے ہیں۔"دراب اس کے پاس آتا ہوا نرمی سے بولا اور جھک کر سائیڈ ٹیبل سے اپنی گھڑی اٹھائی۔زوبی خاموشی سے اسے اگنور کیے اٹھ کر اپنا سوٹ نکال کر فریش ہونے چلی گئی۔

ناشتے پہ دونوں باہر کمرے سے نکلے تو جویریہ بیگم پہلے سے ہی ڈائینگ ٹیبل پہ ان کا انتظار کر رہی تھیں۔ باقی سب بھی تھے۔

"السلام علیکم"! دراب نے سب کو سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام۔ جیتے رہو۔ خوش رہو۔"

انہوں نے اٹھ کر دونوں کی پیشانی چوم کر دعا دی۔ زوبی اور دراب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

زوبی بالکل خاموشی سے بیٹھی ناشتے پہ نظریں جمائے ہوئے تھی سب نے اس کی خاموشی نوٹ کی۔

www.novelsclubb.com

کچھ کھاؤ زوبی بیٹا۔ کیسے چہرا مرجھایا ہوا ہے۔ اپنا خیال رکھا کرو بیٹا۔" جویریہ بیگم نے اسے دیکھ کر فکر سے کہا۔

"جی۔"اس نے یک لفظی جواب دیا۔دراب نے اس کی اتری ہوئی شکل دیکھی پھر نظروں سے جویریہ بیگم کو تسلی دی۔آج توانیہ اور علی بھی شرافت سے ناشتہ کر رہے تھے۔

"اوکے امی اب میں نکلتا ہوں۔دیر ہو رہی ہے"دراب چیئر گھسیٹتا ہوا اٹھ بیٹھا۔

"بیٹا آج تمہاری شادی کا پہلا دن ہے۔ابھی سے آفس جا رہے ہو۔کچھ دن چھٹی کر لو۔"

انہوں نے اسے گھورا۔

"نہیں امی۔بہت ضروری کام ہے آفس میں۔چھٹی نہیں کر سکتا جلدی آجاؤں گا۔"دراب نے ایک نظر زوبی کو دیکھ کر کہا جو لاپرواہ بنی ناشتہ کر رہی تھی۔

"ٹھیک ہے بیٹا۔۔جاؤ اللہ کی امان۔"انہوں نے اس کی پیشانی چومی اور دعائیں دی۔

"اللہ حافظ۔" مشترکہ سب کو سلام کرتا وہ نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد زوبی بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔اور ردا کے ساتھ مل کر برتن سمیٹنے لگی.

"ارے ارے زوبی۔رہنے دو تم۔جاؤ آرام کرو تم۔"

ردا نے اسے روکا۔

"کچھ نہیں ہوتا بھابھی۔میں ٹھیک ہوں۔اور پہلے بھی تو کام کرتی ہوں۔" اس نے مسکرا کر کہا اور برتن لے کے کچن میں چلی گئی۔

"امی مجھے لگ رہا کہ دراب اور زوبی میں کچھ ٹھیک نہیں ہوا۔زوبی کا چہرا دیکھا تھا آپ نے۔" ردا نے جویریہ بیگم کو دیکھ کر کہا۔

"وقت لگے گا۔ٹھیک ہو جائے وقت کے ساتھ ساتھ۔میری تو دعا ہے خدا میرے بچوں کی زندگی میں خوشیاں لائے۔۔"

آمین۔"سب نے آمین کہا۔جویریہ بیگم اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب چلی گئیں۔باقی سب بھی اپنے اپنے کاموں مصروف ہو گئے۔زوبی کچھ دیر کے لیے کمرے میں آ گئی۔بچے بھی اٹھ چکے تھے۔بچے تو سارا دن ویسے بھی انیہ کے پاس ہوتے تھے۔پھر وہ پھپھو کے پاس آ گئی۔اب جو بھی تھا پھپھو سے کیسی ناراضگی۔سارا دن وہ ان کے پاس رہی۔ان سے باتیں کی۔شام میں کھانا تیار کروا کر وہ کمرے میں آ گئی۔

دراب تھکا سا اندر داخل ہوا۔اس وقت وہ کالے سوٹ میں ملبوس تھا۔بال معمول کی طرح ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے جو اسکو مزید پر کشش بناتے تھے۔

زوبی تیمور کو گود میں لیے بیٹھی تھی۔ارحا باپ کو دیکھ خوش ہوتی اس کے پاس آئی۔

"بابا۔۔"وہ بابا کہتی اس کی ٹانگوں سے چمٹ گئی۔دراب نے جھک کر اسے گود میں اٹھا لیا۔بابا بولنا بھی دراب نے ہی اسے سکھایا تھا۔اس کو پیار کیا۔

"السلام علیکم"! دراب نے اپنی بارعب آواز میں سلام کیا۔

اس نے ایک نظر اسے دیکھا جو گرین کلر کا نفیس سا سوٹ پہنے ہوئی تھی، سر پہ دوپٹہ رکھا ہوا تھا۔اس وقت وہ اس کے بیڈ پہ بیٹھی اسے دنیا کی خوبصورت ترین عورت لگ رہی تھی۔زوبی نے دل میں جواب دیا۔البتہ کچھ بولی نہیں۔

دراب ارحا کو لے کر چلتا ہوا آگے آیا تو تیمور کو دیکھا جو ماں کی گود میں سکون سے لیٹا ہوا تھا۔دراب نے جھک کر اس کی پیشانی چومی۔زوبی دم سادھ گئی۔وہ پیچھے ہٹا اور ارحا کو لے کر جا کو صوفے پر بیٹھا اور ارحا سے باتیں کرنے لگا۔زوبی نے اس کو گھورا جو اپنی خوشبو اس کے پاس چھوڑ کر خود مزے سے باتیں میں مصروف تھا۔اور ساتھ ہی ساتھ اس کی گھوریوں کو بھی ملاحظہ فرما رہا تھا۔

.....

رات کے کھانے کے بعد وہ لوگ اپنے کمرے میں آ گئے۔ تیمور سو چکا تھا۔زوبی نے اسے اپنے ساتھ بیڈ پہ لٹایا ہوا تھا۔ارحا ابھی بھی جاگ رہی تھی اور زوبی کو تنگ کر رہی تھی۔دراب صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ میں مصروف تھا۔

"ارحا اب سو جاؤ میری جان۔بہت رات ہو گئی ہے۔"زوبی نے ارحا کو پکڑ کر نائٹ سوٹ پہنانا چاہا لیکن وہ ہاتھ میں نہیں آ رہی تھی۔

"ماما۔۔نینی نہیں آئی۔"وہ اچھلتی ہوئی بولی

"ابھی آ جائے گی میری جان۔مما سٹوری سنائیں گی ناں۔"زوبی نے اسے پکڑ کر گود میں بٹھایا۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر میں سو چکی تھی۔زوبی نے اسے اٹھا کر اس کے بیڈ پہ لٹایا۔پھر خود الماری سے اپنا آرام دہ لباس لے کر واش روم گھس گئی۔وہ واپس آئی اور نماز پڑھی۔

نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو دراب اپنی سائیڈ پہ سونے کے لیے لیٹ چکا تھا۔اور تیمور کی جانب کروٹ لے کر اس کے گال چھو رہا تھا۔زوبی کچھ ہچکچا کر اپنی جگہ پہ بیٹھ گئی۔پھر جھجھک کر اپنی لیٹ گئی۔

ابھی اس نے کروٹ لی ہی تھی کہ تیمور کی کسمسانے کی آواز سن کر وہ سیدھی ہوئی۔جو شاید نیند میں بھوک کے لیے احتجاج کر رہا تھا۔

زوبی اٹھ کر بیٹھی اور سائیڈ ٹیبل سے فیڈر اٹھا کر اسے دیا اور ہلکے ہلکے اسے تھپکنے لگی۔دراب اس کی ساری کاروائی ملاحظہ فرما رہا تھا۔

لیکن تیمور نے فیڈر منہ سے باہر نکالا اور زور زور سے رونا شروع ہو گیا۔زوبی گھبرا گئی۔اس نے اسے اٹھا کر اپنی گود میں لیا۔

"بس میری جان۔سو جاؤ۔"زوبی نے اس کا اپنے سینے سے لگایا اور پیٹھ تھپتھپائی۔دراب بھی اٹھ کر بیٹھ گیا۔نہ تو وہ فیڈر پی رہا تھا نہ چپ کر رہا تھا۔

"کیا ہوا اسے۔"اب دراب نے پریشانی سے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔نا فیڈر پی رہا ہے کب سے روئی جا رہا ہے۔" تیمور اس کے سینے سے لگا ہوا تھا۔

"اچھا ادھر مجھے دو۔۔پریشان نہیں ہو۔۔"دراب نے کہتے ہوئے تیمور کو اس سے لیا اور ساتھ میں فیڈر بھی دیا۔لیکن وہ چپ ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔زوبی خود اب رونے والی ہو گئی تھی۔

دراب اسے لے کر بیڈ سے اترا۔اور ٹہلنے لگا۔اسے گود میں لیے وہ تھپک رہا تھا۔تھوڑی دیر بعد وہ چپ ہو گیا۔اب دراب نے اسے ایک بازو میں لیا اور دوسرے سے فیڈر اس کے منہ میں ڈالا تو وہ سکون سے پینے لگ گیا۔کچھ دیر میں وہ سو گیا تو وہ واپس اسے بیڈ پہ لے آیا۔

دیکھا تو زوبی پریشان سی نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کچھ نہیں ہوا پریشان مت ہو۔بس تھوڑا بے سکون ہو گیا تھا۔تم تو خود رونے لگ گئی ہو۔۔مجھے تو شک ہوتا ہے کہ ارحا کو کیسے سنبھالا ہو گا تم نے۔"دراب نے تیمور کو اس کے پاس لٹاتے ہوئے مسکرا کر کہا تو زوبی منہ پھیر گئی۔

"سو جاؤ اب۔"دراب نے لیٹتے ہوئے دوبارہ کہا تو زوبی بھی جھک کر تیمور کی پیشانی چومتی لیٹ گئی۔

گھر میں سب لوگ ہونے کے باوجود بھی سناٹا تھا۔علی کب سے انیہ کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا جو نا جانے صبح سے کہاں تھی۔پھر کچھ سوچ کر اس نے چھت کی طرف قدم بڑھائے تو وہ اسے منڈیر سے ٹیک لگائے کچھ سوچتی نظر آئی۔وہ جلدی سے اس کے پاس پہنچا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو چڑیل۔"علی نے اس کے پاس آ کر کہا تو وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔

"کچھ نہیں۔بس ویسے ہی کچھ سوچ رہی تھی۔" وہ تھوڑے اداس لہجے میں بولی۔

"ایسا کیا خاص سوچا جارہا تھا وہ بھی اس خاص جگہ پر۔" وہ بھی اسی کی طرح ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔وہ چپ رہی

"کیا ہوا کیوں پریشان ہو۔" اس نے اب کے نرمی و محبت سے پوچھا۔

"علی میں زوبی آپی اور دراب بھائی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔زوبی آپی کو دیکھا تھا آج کتنی اداس لگ رہی تھیں۔کیا ان کی شادی کا فیصلہ ٹھیک تھا؟

"نہیں انیہ۔ایسا کچھ نہیں ہے۔زوبی آپی کو سنبھلنے میں ٹائم چاہیے۔اور ان حالات میں وہ سب کو ہی قصوروار سمجھیں گی۔ہم سب کو ان کو نارمل کی طرف لانا ہے۔اور دراب بھائی جلد ہی ان کو پہلے کی طرح کر دیں گے۔"

علی نے پیار سے اسے سمجھایا۔

"ہمم ٹھیک کہہ رہے ہو۔زندگی کتنے امتحان لیتی ہے ناں انسان سے کبھی بھی کچھ بھی ہو جاتا ہے اور انسان سوچتا رہ جاتا ہے۔"اس کے لہجے میں افسردگی تھی۔

"ہمم یہی زندگی ہے۔۔ہمیں صبر اور حوصلے سے ہر پریشانی کو حل کرنا چاہیے۔اس طرح پریشان ہونے سے کچھ نہیں ہوتا۔اس نے انیہ کا ہاتھ نرمی سے دباتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک کہہ رہے۔۔ویسے تم بھی اتنی سمجھدار باتیں کر لیتے ہو۔حیرت ہے۔"انیہ پھر سے موڈ میں آتی شرارت سے بولی۔

"کیا کریں کچھ نالائق اور کند ذہن لوگوں کو سمجھانے کے لیے سمجھدار ہونا پڑتا ہے۔آخر کو ساری زندگی جھیلنا ہے۔"علی نے بے چارگی سے کہا۔انیہ نے آنکھیں دکھائیں۔

"خواب ہی ہیں تمہارے۔"انیہ نے منہ چڑایا۔

"دیکھیں گے۔"علی نے بھی چڑایا۔

"علی ویسے میں ایک بات سوچ رہی تھی۔"انیہ نے کچھ سوچ کر کہا۔علی نے اس کی طرف دیکھا۔

'کیا۔؟"

کہ جیسا ہم لوگوں نے سوچا ہوا ہے اگر ویسا ناں ہوا۔"انیہ نے اسے دیکھ کر کہا۔

"مطلب"اسے سمجھ نہیں آئی۔

"میرا مطلب تمہاری اور میری شادی اگر۔"اس کی بات علی نے درمیان میں ہی کاٹی۔

www.novelsclubb.com

"استغفراللہ۔۔کیسا فضول سوچتی ہو تم انیہ۔ایسا کچھ نہیں۔ہو گا۔"علی نے اس کو ڈانٹا تھا۔

"میں تو بس امیجن کر رہی تھی۔"اس نے معصومیت سے کہا۔

"اللہ ایسی باتیں کون و میجن کرتا ہے۔تم بھی ناں!"اس نے سر پیٹا تو انیہ نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں۔

"اچھا ایک بات بتانی تھی۔۔"علی نے کچھ یاد آنے پہ کہا۔

"بولو میں سن رہی ہوں۔"انیہ نے اب اسکی طرف دیکھا۔

"کل یونیورسٹی کا ٹرپ جا رہا ہے۔تو اس سلسلے میں اسلام آباد جانا پڑے گا۔دو تین لگ جائیں گے۔"اس نے مزید بتایا۔

"اچھا تو ٹھیک ہے خیر سے جاؤ۔"انیہ نے خوشدلی سے کہا۔تو علی بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے مس نہیں کرو گی۔"علی نے پوچھا

"کروں گی۔کیوں نہیں کروں گی۔"اس نے سادگی سے کہا تو علی اسے دیکھ کر رہ گیا۔کتنی آسانی سے سے وہ اس کی اہمیت اسے جتا جاتی تھی۔یہی بات تو اسے اچھی

لگتی تھی کہ نا کوئی بڑے بڑے رومینٹک جملے نا بڑی بڑی باتیں۔ علی کی اہمیت جو تھی وہ اسے اس کی آنکھوں میں نظر آتی تھی۔اب بھی اس کی آنکھوں میں چھائی اداسی وہ دیکھ سکتا تھا۔

"پھر سے اداسی تو ختم کرو۔" علی نے اس کی آنکھوں میں چمکتی نمی کی جانب اشارہ کیا۔انیہ سر جھکا گئی۔

"انیہ۔یار ایسے تو نہیں کرو۔میں جا نہیں پاؤں گا۔" علی پیار سے پچکارتے بولا تھا۔

"تم نہیں ہو گے تو اداس رہوں گی ناں۔" وہ روہانسی ہو کر بولی۔

"میں جلد واپس آ جاؤں گا ناں۔دو دن کی تو بات ہے۔" وہ پیار سے بولا۔تو وہ سر ہلا گئی۔

"چلو پرسوں آؤں گا تو گھر میں پارٹی کریں گے۔کچھ گھر کا ماحول اچھا ہو گا اور بچے بھی خوش ہو جائیں گے۔" علی نے اسے خوش کرنا چاہا اور وہ بھی فوراً سے خوش ہو گئی۔

"ٹھیک ہے۔لیکن میرے لیے ڈھیر سارے گفٹس اور بچوں کے لیے چاکلیٹس لے کر آنا۔وہ ہنسی تو علی بھی مسکرا دیا۔دل میں ڈھیروں سکون اتر آیا۔

آج دراب اور زوبی کی شادی کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔زوبی اس سے بات نہیں کرتی تھی۔ کبھی کوئی کام ہوتا تو مختصر سا مخاطب کر لیتی۔اکثر دراب ہی اس سے باتیں کرتا تھا۔اسے مخاطب کرنے کی کوشش کرتا لیکن زوبی نے ایک سرد مہری خود پہ اوڑھی ہوئی تھی۔

آج دراب جلدی واپس آ گیا تھا۔جویریہ بیگم لاؤنج میں ہی بیٹھی تھیں۔

ارحا صوفے پہ بیٹھی کھلونوں سے کھیل رہی تھی۔ تیموران کی گود میں تھا۔دراب ان کے پاس صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا بیٹا تھکے ہوئے لگ رہے ہو۔"جویریہ بیگم نے کے سر پہ ہاتھ پھیر کر کہا۔دراب نے جھک کر ننھے تیمور کی ناک کو چھوا تھا۔

"ہاں بس تھوڑا سا سر میں درد ہے۔"اس نے صوفے سے ٹیک لگاتے کہا تھا۔

اتنے میں زوبی کچن سے نکلی جو ارحا کے لیے سینڈوچ بنا کر لائی تھی۔لاؤنج میں دراب کو بیٹھے دیکھ کر ٹھٹھکی۔اس وقت بلیک شرٹ اور کیپری میں ملبوس تھی۔ بالوں کو اس نے کھلا چھوڑ کر ہلکا سا کیچر میں جکڑا ہوا تھا۔دراب ٹکٹکی باندھے اسے دیکھنے لگا۔زوبی کو الجھن ہونے لگی۔زوبی ارحا کو سینڈوچ دے کر واپس جلدی سے کچن میں چلی گئی۔

"دراب بیٹا تم خوش ہو ناں دونوں۔مجھے تم دونوں خوش نہیں لگتے۔"انہوں نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"جی امی خوش ہوں۔آپ فکر نہیں کریں۔سب ٹھیک ہونے میں کچھ وقت تو لگے گاناں۔"دراب نے ٹھہرے ہوئے انداز میں کہا۔

"ہم۔ صحیح کہہ رہے ہو۔زوبی نے بہت کچھ سہا ہے۔۔۔جو اذیتیں اس نے دیکھی ہیں ان سب کے بعد اسے نارمل ہونے میں وقت لگے گا۔اسے ٹائم دینا۔بہت معصوم ہے وہ۔اسے سنبھال کر رکھنا ہمیشہ۔۔"جویریہ بیگم نے اسے سمجھایا تو دراب مسکرایا۔

"امی میں جانتا ہوں آپ فکر نہیں کریں۔وہ میری زمہ داری ہے میری بیوی ہے ۔میں ہمیشہ اس کے ساتھ ہوں۔۔"دراب نے نرمی سے کہا جو اس کی شخصیت کا خاصہ تھا۔

"مجھے فخر ہے تم پہ میری جان۔"انہوں نے اس کی پیشانی چومی۔

اتنے میں زوبی واپس آئی۔

پھپھو کھانا لگادوں۔"اس نے آکر پوچھا۔اب دوپٹہ سر پہ اوڑھا ہوا تھا

"ہاں بیٹا لگادو۔دراب بچے جاؤ تم فریش ہو جاؤ اور آکر کھانا کھالو۔"جویریہ بیگم نے دونوں سے کہا تو زوبی دراب کو بالکل اگنور کے ے کچن کی طرف بڑھ گئی اور دراب کمرے میں چلا گیا۔

"شام کو زوبی کمرے میں داخل ہوئی تو دراب ارحا کے ساتھ بیڈ ہی بیٹھا تھا تیمور بھی ساتھ پڑا اپنی ٹانگوں کو منہ میں ڈالنے کے لیے کوشاں تھا۔زوبی اپنا ایک سوٹ لے کر واش روم چلی گئی۔

وہ باہر نکلی تو وہ باپ بیٹی دونوں تیار کھڑے تھے۔ تیمور کو دراب نے کندھے سے لگایا ہوا تھا۔

"مما چلیں ناں۔ ہم باہر جا رہے ہیں۔ بابا آئسکریم کھلائیں گے۔" ارحا باپ کا بازو چھوڑ کر زوبی کے پاس آئی اور اس کا بازو پکڑا۔ اس کی بات پہ زوبی نے دراب کو دیکھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

زوبی نے نظریں ہٹائیں۔

"بیٹا آپ جاؤ۔ مما پھر دوبارہ چلیں گی کبھی۔" زوبی نے نیچے بیٹھ کر انکار کرنا چاہا۔

"نو مما آپ بھی چلیں گی۔" اس نے ضدی انداز میں اس کی گردن کے گرد بازو حائل کیے کہا۔ تو زوبی اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"اوکے میری جان۔ چلو۔" بچوں کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔ تیمور کو ان لوگوں نے جو یرغمال بیگم کے پاس چھوڑا۔ دراب اسے اور ارحا کو لیے گاڑی میں آ بیٹھا۔

ارحا جلدی سے آگے دراب کے ساتھ بیٹھ گئی تو زوبی پیچھے بیٹھ گئی۔ ویسے بھی اس کا آگے بیٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ دراب نے بیک مرر اس پہ سیٹ کیا۔ زوبی خود پہ اس کی نظروں کی تپش محسوس کر سکتی تھی۔ تھوڑی دیر میں وہ لوگ ایک پارک میں آ گئے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اچھی لگ رہی تھی۔

زوبی یہاں آ کر پر سکون ہو گئی۔ سردیوں کی رات تھی اسی لیے شام کے ٹائم ماحول میں خنکی تھی۔

ارحا کی انگلی پکڑے وہ کچھ فاصلے پر موجود آئسکریم شاپ کی جانب بڑھ گیا۔ زوبی وہیں کھڑی رہی۔

www.novelsclubb.com

دراب واپس آیا تو ایک آئسکریم اس کی جانب بڑھائی جسے زوبی نے خاموشی سے تھام لیا۔

ارحا اپنی آئسکریم لے کر کچھ فاصلے پر موجود بھاگ گئی۔

"کیا ہوا خاموش کیوں ہو۔۔ یہاں آنا اچھا نہیں لگا کیا۔" دراب نے آہستہ سے بات کا آغاز کیا۔

"نہیں ایسی بات نہیں۔" زوبی نے آہستہ سے کہا۔

"زوبی میں جانتا ہوں کہ تم یہ رشتہ قبول نہیں کر پا رہی ہو۔ لیکن اس سے پہلے تو ہم دوست تھے ناں۔ کیا تم مجھے دوست بھی نہیں مانتی۔" دراب نے آہستہ سے پوچھا ۔

"یہ شادی ناں ہوتی تو ہم دوست ہی ہوتے۔ یہ رشتہ بھی آپ نے خود خراب کیا ہے۔" زوبی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"زوبی میں نے صرف تمہاری بھلائی کے لیے کیا یہ۔ تم جو بھی سوچ رہی ہو غلط سوچ رہی ہو۔۔ میں کبھی بھی تمہارے لیے کچھ غلط نہیں سوچ سکتا۔" دراب نے ٹھہرے لہجے میں اسے یقین دلانا چاہا۔

"مجھے کچھ نہیں سننا۔آپ جو چاہتے تھے ہو گیا۔۔میں خوش ہوں کہ آپ بچوں کا خیال رکھتے ہیں۔پیار کرتے ہیں۔ان کا خیال رکھتے ہیں۔لیکن مجھ سے کوئی امید مت رکھیں۔۔۔"زوبی نے ہلکی سی لہجے میں سختی لیے کہااور آگے بڑھ گئی۔دراب اسے جاتا دیکھتا رہ گیا تھا۔

دو گھنٹے بعد وہ واپس آ چکے تھے۔تب سے زوبی اسے دوبارہ نظر نہیں آئی تھی۔

رات کو زوبی دونوں بچوں کو سلانے کے بعد خود بھی آ کر بیڈ پہ لیٹ گئی۔سر میں درد تھا۔ساتھ میں دو انگلیوں سے کنپٹی دبانے لگی۔دراب کمرے میں آیا تو اسے نیم دراز پایا۔وہ پریشانی سے اس کے پاس آیا۔

"کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے تمہاری۔" دراب نے اس کے پاس آ کر فکر سے پوچھا ۔زوبی نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔وہ سر محض سر ہلا گئی۔دراب لب بھینچ گیا۔وہ اسے اپنی چھوٹی تکلیف بھی بتانا ضروری نہیں سمجھتی تھی۔اس نے خاموشی سے سائیڈ دراز سے جھک کر میڈیسن نکالی اور پانی کا گلاس کا بھر کر اسے دیا۔

"یہ لو میڈیسن لو۔۔" دراب نے نرمی اور کچھ سنجیدگی اسے کہا۔زوبی نے پھر سے آنکھیں کھولیں۔پہلے تو انکار کرنے والی تھی لیکن اس کے چہرے پہ سنجیدگی دیکھ کر وہ اس نے چپ چاپ دوائی لی اور واپس لیٹ گئی۔دراب لائٹ آف کرتا ہوا واپس آیا۔اس کے پاس بیٹھ کر اس کے بالوں میں خاموشی سے انگلیاں پھیرنے لگا۔اپنے بالوں میں اس کا لمس محسوس کر کے اندھیرے میں اس کو دیکھا جو اس کے قریب ہی بیٹھا اس کو دیکھ کر اس کے سر میں انگلیاں پھیر رہا تھا۔

"یہ کیا۔کر رہے ہیں آپ رہنے دیں۔" زوبی نے آہستہ سے احتجاجی انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"چپ چاپ لیٹی رہو۔ابھی سر کا درد ٹھیک ہو جائے گا۔"دراب نے تحمل سے سے کہا۔

"لیکن آپ۔"زوبی کو عجیب لگ رہا تھا۔

"اپنی انرجی ویسٹ مت کرو۔۔اور آنکھیں بند کرو شاباش۔"دراب نے اس کی آنکھیں اپنے ہاتھ سے بند کیں تو زوبی اس کی انگلیوں کا گرم لمس محسوس کر کے تھم گئی۔اس نے چپ چاپ سونے میں ہی آفیت سمجھی۔وہ شخص اس کی بے اعتنائی کے باوجود بھی اس کی فکر میں ہلکان رہتا تھا۔

دراب مسکرا دیا۔اس کی دھیمی سانسوں کی آواز سن کر دراب نے اس کے پاس جھک کر اسے دیکھا جو آنکھیں بند کیے پر سکون سو رہی تھی۔دراب کی نظر اس کی ناک میں چمکتی لونگ پر پڑی۔دراب مسکرایا۔

"ناجانے کب تم مجھ پہ بھروسہ کرو گی زوبی۔" جھک کر اس کی پیشانی پر اپنی محبت کا پہلا لمس عطا کیا تھا۔ پھر پیچھے ہٹ کر اپنی جگہ پر لیٹ گیا۔ زوبی کو نیند میں بھی اسے اپنے اپنے ماتھے پہ اپنائیت بھرا لمس محسوس ہوا تھا۔

دو دن بعد علی واپس آ گیا تھا۔ انیہ جو اس کے بغیر بولائی بولائی پھر رہی تھی واپس سے چہکتی پھر رہی تھی۔

"ارے ارے خوشیاں تو چیک کرو میڈم کی۔ کل تک جو مرجھایا ہوا پھول لگ رہی تھی آج دیکھو چہرے کے رنگ" انیہ اور ردا اور زوبی جو اس وقت کچن میں کھانے کی تیاری کر رہی تھیں۔ ردا انیہ کو دیکھ کر بولی۔ انیہ جھینپ گئی۔ زوبی ہنس پڑی۔

"کیا کہتی ہو زوبی! اب ان دونوں کی کشتی پار لگانے کا کام سرانجام دے ناں دیا جائے" ردا نے شرارت سے زوبی سے پوچھا۔ انیہ بے چاری تو سر جھکائے سالن میں چمچ ہلاتی رہی۔

"ہاں میں بھی یہی سوچ رہی تھی۔ یہاں بات ہاتھ سے نکلتی جا رہی ہے کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔" زوبی نے شرارت سے کہا۔

"ٹھیک ہے ویسے بھی اب تو ماشاءاللہ دونوں کی عمر ہو گئی ہے شادی کی۔ کیوں انیہ تم کیا کہتی ہو۔ بات کروں پھر پھپھو سے؟" زدا نے اب کو انیہ کو چھیڑا جو سرخ گلال چہرہ لیے سر جھکائے کھڑی تھی۔ وہ چپ رہی۔

"ارے لڑکی بولو ناں۔" ردا نے کندھے سے کندھا ٹکراتے ٹہوکا دیا۔ زوبی مسکرائے جا رہی تھی۔

"بھابھی کیا آپ بھی ناں" انیہ شرماتے ہوئے بولی۔

"لو بھلا اس میں شرمانے کی کیا بات ہے۔بول دو جو دل میں ہے۔۔کیا تمہیں "علی جمال" قبول ہے" انہوں نے ڈرامائی انداز اپنایا۔انیہ مزید بلش کرنے لگی

"جی قبول ہے۔" وہ سر اٹھا کر شرما کر کہتی باہر نکل گئی۔اندر آتے علی نے حیرت سے اسے باہر جاتے دیکھا پھر زوبی اور ردا کو جو ہنس رہی تھیں۔

"خیریت ہے آج اتنا کیوں ہنسا جا رہا ہے اور یہ انیہ کو کیا ہوا" وہ اندر آتے ہوئے بولا۔

"ارے کچھ نہیں ہوا آپ ہی انیہ کو جناب۔بس کچھ قبول کروا رہے تھے اس سے" ردا نے ہنس کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا وہ کیا۔" وہ تجسس سے بولا۔

"یہی کہ اب اس کی شادی کی عمر ہو گئی ہے تو لڑکا ڈھونڈیں اس کے لیے"" ردا نے زوبی کو آنکھ مار کر کہا تو علی کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"کیا!!؟وہ شاک میں بولا

"ہاں اور یہ کہ ایک دو پرپوزل بھی ہیں اس کے لیے تو اس کی رضامندی مانگ رہی تھی۔"وہ مزید بولی تو علی سے کھڑا ہونا مشکل لگا۔

"کون؟"وہ شاک کی کیفیت میں بول۔

"ہم نے تو بہت سے نام بتائے لیکن وہ ایک انسان پہ راضی ہوئی ہے۔۔"ردا کو اس کی حالت مزہ سے گئی

"کون ہے وہ۔"وہ تھوک نگل کر بولا۔

"علی جمال ملک"ردا نے کہتے ساتھ ہی قہقہہ لگایا تو علی کو لگا اس کے کانوں نے کچھ غلط سن لیا ہو۔وہ بات سمجھ آنے پر گھور کر انہیں دیکھنے لگا جو اس کی حالت سے حفظ اٹھا رہی تھیں۔

"مجھے تنگ کر رہی تھیں آپ لوگ"علی نے منہ بسورا۔

"ارے نہیں شہزادے۔ ہم تو حقیقت بتا رہے تھے" ردا نے اس کا گال کھینچ کر کہا۔

"اتنا سسپنس پھیلا دیا آپ نے۔" وہ ناراضی سے بولا۔

"بس بچے اب گھوڑی چڑھنے کی تیاری کرو۔ میں آج ہی پھپھو سے بات کرتی ہوں۔" ردا نے اس کے بال بکھیر کر کہا تو اس کے ہونٹوں پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ پھیل گئی۔ دونوں نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا۔

"ارحا بیٹا بش ہو گیا۔ آنکھیں بند کرو۔" زوبی نے اسے باتھ ٹب میں بٹھایا ہوا تھا اور اسے شاور دے رہی تھی لیکن ارحا اپنی حرکتوں سے باز نہیں آ رہی تھی۔ وہ بار بار اس پہ اپنے ننھے ہاتھوں سے پانی پھینک رہی تھی اور اسے بھی بھگا رہی تھی۔

"ارحابیٹانو۔دیکھا مما کو بھی گیلا کر دیا۔"اس نے اس پہ چھوٹا شاور اٹھا کر پانی ڈالتے کہا۔دراب کمرے میں بیٹھا تھا اور ان کی گوہر افشانیاں سن رہا تھا۔سردی بھی بڑھ رہی تھی

"مما آپ بھی نائی نائی کریں۔"اس نے پھر سے اس کے اوپر پانی ڈال رہی تھی

"چلو بس بس ہو گیا۔آجاؤ۔"اس نے چھوٹے سے باتھروب میں اسے لپیٹتے ہوئے اٹھایا اور کمرے میں لے آئی۔دراب بیڈ پہ لیٹا ہوا تھا اور تیمور اس کے بائیں جانب سویا ہوا تھا۔

زوبی نے اسے بیڈ پہ چھوڑا تو ارحا بیڈ پہ آتی جلدی سے دراب کے سینے میں چھپ گئی۔

"بابا سردی لگ رہی ہے"وہ اس میں چھپتی کپکپاتی ہوئی بولی تو دراب نے بھی اسے خود میں چھپا لیا۔زوبی اس کے کپڑے نکال کر واپس آئی تو تذبذب کا شکار بیڈ کے پاس کھڑی رہی۔

وہ۔اسے کپڑے پہنانے ہیں۔اسے مجھے دے دیں"زوبی الماری سے اس کے کپڑے نکال کر لائی۔دراب نے ایک نظر اسے دیکھا وہ ناراض ناراض سی کھڑی تھی۔پھر ارحا کو اسے پکڑا دیا۔زوبی نے اسے مشکل سے کپڑے پہنائے۔دوبارہ پھر دراب کے پاس بھاگ گئی۔زوبی نے دانت کچکائے۔

"ہاں بس ہر وقت باپ ہی چاہیے ہوتا ہے انہیں۔ماں تو جیسی پرائی ہے ناں"وہ اسے دیکھ کر زیر لب بڑبڑائی۔جس کی آواز دراب تک بھی باخوبی پہنچی۔اس کے اس طرح سے کہنے پر اس کے لبوں پہ مسکراہٹ رینگی۔لیکن کہا کچھ نہیں۔(چلو باپ تو مانا اس نے)اس حقیقت کو اس نے تسلیم بھی کر لیا اور اسے خود معلوم بھی نہیں تھا۔

"زوبی تم بھی چینج کر لو۔۔تمہارے کپڑے گیلے ہو گئے ہیں۔ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔"دراب نے اسے دیکھ کر نرمی سے کہا۔وہ جواب بکھرا کمرہ سمیٹ رہی تھی

www.novelsclubb.com

اس کی طرف متوجہ ہوئی۔اس نے اب غور سے اپنے کپڑے دیکھے اور سپاٹ چہرہ لیے الماری سے کپڑے لے کر واش روم کی جانب بڑھ گئی۔

وہ چینج کر کے آئی تو بلیک کلر کے سادے سے کرتے اور ٹراؤزر میں تھی۔نم بال اس نے پشت پہ چھوڑے۔اس نے باہر آ کر سارا بکھراوا سمیٹنا شروع کیا۔دراب بڑی گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔لیکن اسے یوں ہی گیلے بالوں میں پھرتے دیکھ اسے غصہ آیا۔وہ اٹھ کر اس کے پاس آیا۔

"چھوڑو اسے اور یہاں آؤ پہلے۔۔"دراب نے اس کے پاس آ کر اسے بازو سے پکڑا اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے لایا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہے ہیں۔"وہ حیران سی اس کے ساتھ چلتی آئی۔

"تم جانتی ہو ناں تمہیں جلدی ٹھنڈ لگ جاتی ہے۔۔پھر بھی کب سے گیلے بالوں میں گھوم رہی ہو۔۔"اس کے لہجے میں نرمی ہی نرمی تھی۔اب کے وہ اسے سامنے بٹھا رہا تھا۔

"ہاں لیکن میں سکھالوں گی۔کام تو کرنے دیں۔"اس نے اٹھنا چاہا۔

"نہیں بیٹھی رہو۔بعد میں کرنا کام۔"اس نے اسے واپس بٹھایا۔اب وہ ہیئر ڈرائیر سے اس کے بال ڈرائے کر رہا تھا۔اس کے لمبے بالوں کی نرمی وہ اپنی انگلیوں سے محسوس کر رہا تھا۔

زوبی کو کبھی لمبے والوں کا شوق نہیں رہا تھا۔وہ ہمیشہ شولڈر تک یا اس سے تھوڑا نیچے تک ہی رکھتی تھی۔لیکن اب اتنا عرصہ کٹنگ نہ کروانے کی وجہ سے بال کمر سے نیچے تک آ رہے تھے۔

بلاشبہ اس کے بال بہت خوبصورت تھے۔

"مجھے تمہارے بال بہت پسند ہیں زوبی۔"

www.novelsclubb.com

دراب اس کے پیچھے کھڑا بالوں کو دھیرے سے ڈرائے کرتا کہہ رہا تھا۔زوبی بس خاموشی سے اسے دیکھی جا رہی تھی۔حالانکہ اس کی بات پہ اس کا رنگ گلال ہوا تھا۔

"بالوں کو گیلا مت چھوڑا کرو۔مجھے بیمار زوبی بالکل اچھی نہیں لگے گی۔"اب وہ ڈرائیر رکھ کر اس کے بالوں کی انگلیوں سے سلجھا رہا تھا۔اس کا ہاتھوں کا لمس سر میں محسوس کر کے زوبی کی دھڑکن ایک الگ لے پر دھڑک رہی تھی۔جسے وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔اس نے دراب کو آئینے میں دیکھا جو اس کے بالوں میں کھویا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہو گیا۔بس۔مجھے کام کرنا ہے۔"وہ جلدی سے اٹھتی ہوئی بولی تو ماحول کا فسوں ٹوٹا۔دراب پیچھے ہوا تو وہ جلدی سے کام کرنے لگ گئی۔دراب مسکرا کر اس کی تیزی دیکھتا واپس بیڈ پہ جا کر لیٹ گیا۔

کل علی اور انیہ کے نکاح کا کا فنکشن رکھا گیا تھا۔سب تیاریوں میں لگے تھے۔سال بعد ان کی شادی کی تاریخ رکھی گئی تھی۔ردا اور زوبی شاپنگ کے لیے گئے تھے جبکہ علی انیہ کو خود شاپنگ کے لیے لے کر گیا تھا۔اس کا کہنا تھا کہ وہ اپنے مرضی سے اسے شاپنگ کروائے گا۔تقریباً ساری تیاریاں مکمل تھیں۔بس کچھ گھر کے لوگ اور احباب وغیرہ کو مدعو کیا گیا تھا۔

شام ہوتے ہی سب لوگ واپس لوٹ آئے تھے۔

"امی کچھ عرصے کے لیے اسلام آباد شفٹ ہونا پڑے گا مجھے۔۔"شام کی چائے پہ دراب نے کہا۔

"اچھا لیکن کتنے دن کے لیے۔"انہوں نے پوچھا۔

"امی ابھی تو کچھ پتہ نہیں چھ ماہ یا ایک سال بھی لگ سکتا۔۔"

"اچھا تو ٹھیک ہے پھر زوبی اور بچوں کو بھی ساتھ لے جاؤ۔"انہوں نے چائے پیتے کہا۔زوبی خاموشی سے ناشتہ کر رہی تھی

"امی لیکن آپ۔"۔دراب نے کچھ کہنا چاہا۔

"بیٹا۔وہ سب کیسے رہیں گے تمہارے بغیر۔بچوں کو تمہاری عادت ہو گئی ہے۔اور ویسے بھی شادی کے بعد تم لوگ کہیں گھومنے نہیں گئے۔"انہوں نے کہا تو دراب نے سر ہلایا۔اسے بھی یہ ٹھیک لگا۔

"ٹھیک ہے پھر۔کل نکاح کے فنکشن کے بعد نکلنا ہو گا۔"اس نے چپ بیٹھی زوبی کو سنانے کے لیے کہا جو اسے فل اگنور کر رہی تھی۔

"ٹھیک ہے۔۔زوبی پیکنگ کر لینا اپنی اور بچوں کی۔سردی بڑھ رہی ہے۔اس حساب سے گرم کپڑے رکھ لو۔"وہ زوبی کو ہدایت کرتے ہوئے اٹھ گئیں۔زوبی نے کچھ کہنا چاہا پھر خاموش ہو گئی۔رات کو دراب کمرے میں آیا تو زوبی اس کے سامنے آئی۔

"مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔"اس نے سرد مہری سے کہاتو دراب اسے دیکھنے لگا۔

"لیکن وجہ۔"دراب نے آرام سے پوچھا۔

"کیا مطلب وجہ۔کوئی وجہ نہیں ہے میں آپ کے ساتھ نہیں جاسکتی۔بس۔!" زوبی نے چہرہ پھیر کر سنجیدگی سے کہا۔

"بیوی اپنے شوہر کے ساتھ ہی رہتی ہے۔"دراب نے کہااور جاکر صوفے پہ بیٹھ گیا۔زوبی کی آنکھیں کھل گئیں۔

"مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ تو نہیں جانا۔بس۔!وہ بھی غصے سے کہتی رخ موڑ گئی۔

"ٹھیک ہے پھر میں بچوں کو ساتھ لے جاتا ہوں۔تم یہیں رہو۔میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتا۔"اس کی بات پہ زوبی فوراً مڑی۔

"ک۔کیا مطلب ہے۔۔بچے میرے ساتھ رہیں گے۔میں ماں ہوں ان کی۔" وہ غصے اور پریشانی سے بولی۔

"تو میں بھی باپ ہوں ان کا۔" دراب نے جس استحقاق سے کہا زوبی کچھ دیر اسے دیکھتی رہ گئی۔

"اگر بچوں کے پاس رہنا ہے تو سوچ لو میرے ساتھ جانا ہے یا نہیں کیوں کہ بچے میرے ساتھ ہی رہیں گے۔" اس نے بے آرام سے کہا اور اٹھ کر واش روم کی جانب بڑھ گیا۔پیچھے زوبی غصے سے کھول کر رہ گئی۔

(سمجھتے کیا ہیں خود کو۔) وہ پیر پٹختی باہر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

گھر میں افراتفری کا ماحول تھا۔انیہ پارلر سے تیار ہونے گئی تھی۔ڈیکوریشن کا انتظام دراب کر رہا تھا جبکہ باقی سب کچن کے زوبی اور رداد یکھ رہی تھیں۔آفان نے باقی سارے کام سنبھالے ہوئے تھے اور جو دلھے راجا تھے ان کی اپنی تیاریاں ہی نہیں مکمل ہو رہی تھیں۔نکاح کی تقریب گھر میں ہی تھی تو کھانا بھی زیادہ گھر کا ہی تھا۔

تیمور رو رہا تھا تو اسے زوبی نے سنبھالا ہوا تھا۔وہ صوفے پہ بیٹھی اس کا فیڈر تیار کر رہی تھی۔دراب جو کسی کام سے لاؤنج میں داخل ہوا تھا سامنے ہی اسے لال رنگ کے سادے کرتے شلوار میں دیکھ کر مبہوت رہ گیا۔وہ دل سنبھالتا آگے بڑھ آیا۔

"السلام علیکم! وہ بلند آواز سلام کرتا اپنی موجودگی کا احساس دلاتا وہیں صوفے پہ بیٹھ گیا۔

"وعلیکم السلام! زوبی نے دھیمے انداز میں کہا۔دراب کو دیکھ کر ارحا بھی جو ارحم کے ساتھ کھیل رہی تھی اپنے کھلونے پکڑے بھاگتی ہوئی آئی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بابا" وہ آکر اس سے لپٹ گئی تو دراب نے ہنستے ہوئے اسے پکڑ لیا۔ ارحم بھی ساتھ ہی اس کے پیچھے آیا تھا۔ دراب نے اسے بھی پیار کر کے ساتھ ہی بٹھا لیا۔

"سب تیاریاں مکمل ہو گئیں۔" ان سے فارغ ہو کر اس نے زوبی سے پوچھا۔

"جی" وہ آہستگی سے کہتی اپنے کام میں مصروف رہی۔

"کھانا لگا دوں۔" وہ بولی۔

"ہاں میں فریش ہو کر آتا ہوں۔" وہ کہتا ہوا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ آہستہ آہستہ مہمان جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ سب لوگ تقریباً تیار تھے۔ انیہ بھی تیار ہو کر واپس آ چکی تھی۔ زوبی نے دونوں بچوں کو بھاگ بھاگ کر تیار کیا اور اب ان کو نیچے چھوڑ کر آئی تھی۔ پھر خود جلدی سے کمرے کی طرف آئی۔ دراب کے کپڑے اس نے پہلے ہی نکال کر رکھ دیئے تھے۔ وہ نا جانے کہاں تھا۔۔

وہ اپنے کپڑے نکالنے کی خاطر الماری کی جانب بڑھی لیکن وہاں ایک پیک باکس دیکھ کر رکی۔اسے نکالا تو اس میں سے ایک بہت ہی خوبصورت سادہ پنک اور گرین کمبینیشن کا لہنگا دیکھ کر مبہوت رہ گئی۔اس نے نکاح کی شاپنگ اس لیے بھی نہیں کی تھی کہ اس کے پاس بہت سارے سوٹ پڑے تھے اس نے سوچا تھا کی ان میں سے ہی کوئی پہن لے گی۔لیکن اب یہ دیکھ کر وہ حیران تھی۔

صاف نظر آرہا تھا کہ دراب نے ہی وہ ڈریس رکھا تھا۔ایک نظر ڈریس کو دیکھ کر وہ لے کر ڈریسنگ روم میں گھس گئی۔بیس منٹ میں وہ ہلکا پھلکا میک اپ اور جیولری پہنے بالکل تیار تھی۔کچھ ہی دیر میں وہ نیچے آگئی۔تقریب کا آغاز ہونے والا تھا۔علی اور انیہ کو درمیان میں جالی دار پردہ لگا کر بٹھایا گیا تھا۔مولوی صاحب بھی تشریف لا چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

علی کا دل آج سجدہ ریز ہو تھا۔اس نے محبت کو پالیا تھا۔اور جو محبت پاک ہوتی ہے اور اوپر سے دو دل محرم رشتے میں بندھ جائیں تو بات ہو اور ہوتی ہے۔ علی کی خوشیوں کا بھی کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

انیہ مسٹرڈ کلر کے لہنگے میں ایک الگ ہی چھپ دکھلا رہی تھی۔ٹوٹ کر روپ آیا تھا۔چہرہ محبت کے رنگوں سے مزین تھا۔ایک ڈر سا بھی تھا۔ علی نے وائٹ سوٹ پہ براؤن واسکٹ پہنی ہوئی تھی۔چہرے پہ انوکھی چمک لیے وہ سب سے منفرد نظر آرہا تھا۔

تھوڑی دیر میں دراب بھی اندر آتا نظر آیا۔اس نے بھی آج وائٹ سوٹ پہنا ہوا تھا۔ حسب عادت بالوں کو جیل سے سنوارے چہرے پہ سنجیدگی لیے وہ کئی دلوں کو دھڑکانے کا سبب بنا۔اندر آتے ہوئے زوبی کی نظر اس پہ پڑی۔دل ایک انوکھی لے پہ دھڑکا۔دراب کی نظر بھی اس پہ پڑی تو اسے خود کی جانب دیکھتے پا کر مسکرا دیا۔پھر اسے خود کے منتخب کیے گئے لباس میں دیکھ کر دل سرشاری سے بھر

گیا۔ مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔اسے نہیں لگا تھا کہ وہ سوٹ پہنے گی۔زوبی نے اسے مسکراتا دیکھا تو جھٹ سے ہڑبڑاتی نظر پھیر گئی۔

"بس اتنی سی ہمت ہے مسز دراب آپ میں" وہ زیرِ لب دہراتا مسکراتا آگے بڑھ گیا۔نکاح خوش اسلوبی دے انجام پا گیا۔سب نے ایک دوسرے کو مبارک دی۔درمیان کا پردہ ہٹا دیا گیا۔علی نے اسے دیکھ جو نظریں جھکائے ہاتھوں کی انگلیوں کا باہم پھنسائے نروس سی بیٹھی تھی۔باریک گھونگھٹ میں بھی اس کے چہرہ پہ چھایا ڈر دیکھ سکتا تھا۔

وہ اٹھا تو ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ہلکا ہلکا سا میوزک بیک گراؤنڈ میں چل رہا تھا۔

وہ مسکراتا ہوا اس کی جانب آیا اور دھیرے سے اس کا گھونگھٹ اوپر اٹھایا تو ہال تالیوں اور ہوٹنگ کے شور سے گونج اٹھا۔انیہ کا سر مزید جھک گیا۔علی مبہوت سا اسے دیکھتا رہ گیا۔پھر وہ ارد گرد سے بے گانہ ہو کر جھکا اور اس کے چہرے کو ہاتھ

کے پیالے میں بھرتا اس کی پیشانی پہ اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کر گیا۔انیہ نے سکون سے آنکھیں موندی۔ محفل ایک بات پھر زعفران بنی۔

'یار یہ ہم لوگ تو اتنے بے باک اور بے شرم نہیں تھے۔یہ کس پہ چلا گیا ہے ۔۔"آفان نے دراب کے کان میں سرگوشی کرتے علی کی جانب اشارہ کیا تو دراب مسکرا دیا۔

"اپنا تو مجھے پتہ ہے۔لیکن آپ کی گارنٹی نہیں دے سکتا میں۔یہ تو ردابھا بھی سے ہی پوچھنا پڑے گا۔"دراب نے ان کو ایسی نظروں سے دیکھا کہ وہ خود بھی شرمندہ ہو گئے۔خجل ہوتے وہاں سے چلے گئے۔دراب ہنس دیا۔مہمان کھان کھا کر آہستہ آہستہ رخصت ہوتے گئے اور باقی سب بھی اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

زوبی کمرے میں آئی تو دونوں بچے سو چکے تھے۔یقیناً دراب نے سلایا تھا دونوں کو۔کمرے میں ہلکی روشنی تھی۔وہ ایک نظر دراب کو دیکھ کر خود چینج کرنے کے لیے واش روم کی جانب بڑھی۔

"زوبی۔" دراب جو اسی کا انتظار کر رہا تھا اسے آتے دیکھ اس کے راستے میں حائل ہوا۔ وہ سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔

"بہت اچھی لگ رہی تھی تم" دراب نے اسے نظروں کے حصار میں لیتے کہا تو زوبی اس کی جزبے لٹاتی نظروں سے حزبز ہوئی۔ وہ سائیڈ سے نکل کر جانے لگی تو دراب نے اس کا راستہ روکا۔

"کبھی گھر میں بھی اس طرح تیار ہو کرو۔ اچھی لگتی ہو۔ ایک اچھی بیوی کو شوہر کے لیے تیار ہونا چاہیے۔" وہ فرمائش کر رہا تھا اور زوبی بت بنی کھڑی تھی۔ آج پہلی بار وہ کوئی فرمائش کر رہا تھا۔ وہ کیا کہتی۔۔

کچھ کہنے کو تھا ہی نہیں۔

"مجھے جانے دیں۔ چینج کرنا ہے۔" وہ اس سے بازو چھڑاتی ہوئی بولی تو دراب بھی گہری سانس بھرتا راستے سے ہٹ گیا۔ وہ جلدی سے واش روم میں گھس گئی۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن علی یونیورسٹی سے واپس آیا تو لاؤنج میں انیہ اور جویریہ بیگم کو دیکھ کر وہیں آ گیا۔

"الاسلام علیکم امی جان اور مسز علی" وہ بلند آواز میں سلام کہتا ہوا انیہ کے ساتھ صوفے پی بیٹھ گیا۔

"وعلیکم اسلام میری جان۔" جویریہ بیگم نے اس کے خوبرو چہرے کی نظر اتاری۔ نکاح کے بعد سے اس کے آنکھون اور چہرے پہ ایک مخصوص چمک تھی۔انیہ تو اس کے طرز مخاطب پہ ہی ہڑبڑا گئی۔

جویریہ بیگم کی نماز کا ٹائم۔ ہوا تو وہ اٹھ کر چلی گئیں۔انیہ نروس سی وہاں بیٹھی انگلیاں چٹخانے لگی۔ نکاح کے بعد سے ہی وہ عجیب سی شرم محسوس کر رہی تھی۔اوپر سے علی کی لودیتی نظریں!!

"مسز آپ پہ سلام کا جواب فرض نہیں ہے کیا۔" وہ اس کے قریب ہو کر بیٹھتا ہوا شرارت سے بولا۔

"ووو علیکم اسلام" وہ آہستہ سے بولی۔ علی کو اس کی حالت مزہ دے رہی تھی۔ اس نے بامشکل خود کو کنٹرول کیا۔

"کیا ہوا آج میری چڑیل چپ چپ کیوں ہے" اس نے اسے مزید چھیڑا اور پھر اس کے دوپٹے سے چھیڑ خانی کرنے لگا۔

"نہیں تو۔" وہ بولی۔

"مجھے تو لگتا ہے۔" وہ پھر بولا۔

"کیا لگتا ہے۔" وہ اسے دیکھ کر بولی۔

"نکاح کا اثر لگتا ہے۔" وہ شوخ نظروں سے اسے دیکھتا بولا تو ہڑبڑاتی نظریں جھکا گئی۔

www.novelsclubb.com

"افف۔ مسز سنبھالیں ایسی اداؤں کو۔ مشکل ہو سکتی ہے" وہ دل پہ ہاتھ رکھ کر بولا توانیہ سے وہاں مزید بیٹھنا مشکل ہوا۔

"وہیسے کیسا لگ رہا ہے مسز علی بن کر۔" علی نے اس کے دوپٹے کو ہلکا سا کھینچتے ہوئے کہا۔ وہ خود میں سمٹی۔

"علی نہیں کرو۔" وہ اپنا دوپٹہ چھڑانے لگی۔

"اونہوں۔ پہلے میرے سوال کا جواب دو۔ کیسا لگ رہا ہے" وہ مزید پھیل کر بیٹھ گیا۔ وہ اسکے دل کے تار مزید چھیڑ رہا تھا

"اچھا لگ رہا ہے۔" وہ ہلکی سی آواز میں بولی اور اٹھنے کو پر تولنے لگی۔

"صرف اچھا۔ مجھ سے پوچھو تو میں آج ہواؤں میں ہوں جانِ علی" وہ آنکھیں بند کر کے جذب سے بولا تو انیہ شرم گئی۔

"سنیں مسز۔" علی نے پھر سے پکارا

"جی۔" وہ بولی۔

"اپنے ان پیارے پیارے ہاتھوں کی ایک اچھی سی کافی بنا کر تو لا دیں۔" علی نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ہلکا سا سہلایا تو وہ اس کی حرکت پہ جلدی سے ہاتھ چھڑا گئی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جی" وہ بولتی آگے بڑھی۔

"کمرے میں لے آنا" علی نے پیچھے سے ہانک لگائی۔ پھر قہقہ لگاتا ہوا کمرے کی جانب چلا گیا۔ انیہ کچن میں آ کر اپنی دھڑکنوں کو شمار کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

زوبی اپنی اور دراب کی پیکنگ کر رہی تھی۔ دراب بیڈ پہ بیٹھا لیپ ٹاپ پہ مصروف تھا۔ گاہے بگاہے اسے بھی ایک نظر دیکھ لیتا تھا جو مکمل سنجیدگی سے پیکنگ کر رہی تھی۔

"سنیں۔"زوبی نے اسے پکارا تو دراب نے اس کی طرف دیکھا۔جو ہاتھ میں دراب کی جیکٹ لیے کھڑی تھی۔

"یہ رکھ دوں۔"زوبی نے اس سے جیکٹ کے متعلق پوچھا۔

"ہاں رکھ دو۔"دراب نے مصروفیت سے کہا۔زوبی اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

"سنیں۔"ایک بار پھر سے پکارا۔

"ہمم"دراب نے بنا دیکھے پوچھا۔

"یہ والا سوٹ بھی رکھ دوں۔"زوبی نے پوچھا۔تو دراب نے سر اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"زوبی تمہارا جو دل کرتا ہے ناں وہ رکھ دو۔۔"دراب نے نرمی سے اسے دیکھ کر کہا۔

"میرے دل کی بات تو نہ ہی کریں آپ۔"وہ ہلکی آواز میں بڑبڑائی۔۔

"کیوں تمہارا دل کیا چاہتا ہے" دراب نے اس کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی اسی لیے پوچھا۔

"میرا دل کچھ نہیں چاہتا اب۔دل کی سننا چھوڑ دی ہے میں نے۔"اس نے تلخی سے جواب دیا تو دراب لب بھینچ گیا۔زوبی دوبارہ سے کام میں مصروف ہو گئی۔پھر نہ دراب نے اسے مخاطب کیا ناں زوبی نے۔

دراب بھی زوبی اور بچوں کو لے کر گھر اسلام آباد آ گیا تھا۔

گھر پہنچتے ان کو شام ہو گئی تھی۔۔وہ لوگ روم میں آ گئے۔زوبی اندر داخل ہوئی تو وہ کمرے کی خوبصورتی کو داد دیے بنا نہ رہ سکی۔کمرہ کافی بڑا تھا۔دیواروں پر گرے اور وائیٹ کنٹراسٹ کا پینٹ ہوا تھا۔پردے بھی گرے اور وائٹ کلر کے تھے۔کمرے کے بیچ و بیچ جہازی سائز بیڈ تھا جس پہ گرے ہی چادر بچھی ہوئی تھی۔۔کمرے سے ملحقہ دو روم تھے ایک ڈریسنگ روم تھا اور دوسرا شاید سٹڈی روم تھا۔ایک طرف

بالکنی تھی۔ جس کی دیوار شیشے کی تھی سلائیڈ نگ ڈور بھی تھا۔وہ صوفے پر بیٹھ کر پورے کمرے کا جائزہ لینے لگی۔

"زوبی تم فریش ہو جاؤ میں کھانا آرڈر کرتا ہوں۔" دراب نے تیمور کو بیڈ پہ لٹاتے ہوئے اس سے کہا۔

"نہیں میں بنا لیتی ہوں کھانا۔۔۔"زوبی نے منع کرنا چاہا۔

"میڈم میں جانتا ہوں۔آپ اچھا کھانا بناتی ہیں لیکن گھر بند پڑا تھا اسی لیے پکانے کے لیے جو چیز نہیں ہو گی۔دراب نے مسکرا کر کہا تو زوبی اس کے طنز پہ تلملا گئی۔ کھانا آرڈر کرنے تک زوبی فریش ہو چکی تھی۔پھر دراب فریش ہونے چلا گیا۔ارحا اپنے نئے گھر میں اچھلتی پھر رہی تھی۔

کھانا کھا کر وہ لوگ سونے کے لیے لیٹ گے۔چونکہ ابھی بچوں کے بیڈ نہیں تھے روم میں اسی لیے ارحا اور تیموران کے ساتھ ہی سوئے تھے۔ارحا دراب کے ساتھ اور تیمور زوبی کے ساتھ درمیان میں لیٹا تھا۔کچھ ہی دیر میں وہ لوگ سو گئے۔

زوبی صبح اٹھی تو دراب اور بچے ابھی سو رہے تھے۔وہ فریش ہو کر نیچے آئی تو گھر کا جائزہ لینے لگی۔گھر بہت خوبصورت تھا اور اب سے بڑھ کر لان بھی تھا۔جس میں طرح طرح کے پھول تھے۔زوبی گھومتی گھومتی لان میں پہنچ گئی۔وہ لان میں گھوم رہی تھی ہلکی پھلکی ہوا چل رہی تھی۔

وہ آنکھیں بند کیے پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو محسوس کر رہی تھی۔گلابی آنچل ہوا کے دوش پہ لہرا رہا تھا۔دراب جو نماز پڑھ کر زوبی کو ڈھونڈتے ہوئے آیا تھا لان میں اسے دیکھ کر وہیں رک گیا۔زوبی کے گلابی آنچل میں اسے اپنا آپ ڈوبتا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

"آخر ایسا کیا ہے زوبی تم میں۔میں دن بادن تمہارا مزید اسیر ہوتا جا رہا ہوں۔" وہ وہیں کھڑا سرگوشی کرنے لگا۔

زوبی نے گھر کی صفائی کی اور کچن میں جا کر سارا سامان چیک کیا۔۔جو جو منگوانے والا تھا اس کی اس نے لسٹ بنا کر رکھ لی۔دراب صبح اٹھ کر آفس چلا گیا تھا۔دوپہر کے کھانے کے لیے زوبی نے چاول نکال کر بریانی بنالی۔

یہاں آکر دراب کچھ زیادہ مصروف ہو گیا تھا۔وہ کچھ دن سے رات لیٹ گھر آرہا تھا آفس سے۔آتے آتے اسے گیارہ بج جاتے تھ۔آج بھی وہ لیٹ گھر آیا تو لاؤنج بالکل خالی تھا۔ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔بھوک بھی زور و شور کی لگی تھی۔زوبی کے ہاتھ کے کھانوں کی اتنی عادت ہو چکی تھی کی وہ باہر کا کھانا کبھی نہیں کھاتا تھا۔وہ سیدھا کچن میں آیا۔کچن میں اندھیرا تھا۔اس نے لائٹ جلائی تو کھانا ڈائینگ ٹیبل پر رکھا تھا۔زوبی کہیں نظر نہیں آئی۔فریش ہو کر کھانے کا سوچتا وہ کمرے میں آیا۔کمرہ بھی اندھیرے میں ڈوبا تھا۔بس سائیڈ لیمپ کی روشنی تھی۔وہ اندھیرے میں ہی چلتے ہوئے آگے آیا۔زوبی سو رہی تھی۔ایک ہاتھ تکیے پہ رکھے اور دوسرا پیٹ پہ دھرے وہ گہری نیند میں تھی۔نا جانے کیوں دراب کو اچھا نہ

www.novelsclubb.com

لگا۔ کہیں نا کہیں وہ چاہتا تھا کہ جب وہ گھر آئے زوبی اس کا انتظار کرتی ہوئے نظر آئے۔ لیکن اس نے انتظار کرنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔ شاید اس کی اہمیت ہی نہیں تھی زوبی کی زندگی میں۔

وہ خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا پھر اپنا آرام دہ سوٹ لے کر واش روم میں گھس گیا۔ واپس آکر اس نے سیگریٹ سلگائی اور بالکونی میں جا کر پینے لگا۔ اس کی بھوک مر گئی تھی۔ عجیب سی بے چینی نے وجود کا احاطہ کیا ہوا تھا۔ سیگریٹ پہ سیگریٹ سلگاتا وہ شاید اذیت میں تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس کمرے میں آیا اور صوفے پر جا کر لیٹ گیا۔ آنکھوں پہ بازو رکھ کر وہ سونے کی کوشش کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

صبح زوبی کی آنکھ کھلی تو دراب کو صوفے پہ سوتے ہوئے پایا۔ اسے حیرت ہوئی۔

"یہ صوفے پر کیوں سو رہے ہیں۔"؟؟ وہ زیر لب بڑبڑائی

رات کو وہ 10 بجے تک اس کا انتظار کرتی رہی۔۔ اتنا لیٹ تو وہ کبھی نہیں ہوتا تھا۔ وہ کھانا لگا کر کمرے میں بچوں کے پاس آگئی۔ بیڈ پہ لیٹ کر وہ انتظار کرنے لگی تھی اور

کب اس کی آنکھ لگی اسے نہیں پتہ تھا۔ابھی اتنی سردی نہیں تھی پھر بھی رات کو خنکی ہوتی تھی۔وہ بغیر کمبل کے سویا ہوا تھا۔زوبی نے اٹھ کر کمبل اٹھا کر اس کے اوپر دیا اور خود وضو کرنے چلی گئی۔نماز پڑھ کر وہ ناشتہ بنانے نیچے آ گئی۔ٹیبل پہ کھانا ویسے ہی پڑے دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔

کھانا بھی نہیں کھایا۔شاید باہر سے کھا کر آئے ہوں۔"اس نے سوچا اور سارا کھانا سمیٹ کر ناشتہ بنانے لگی۔دراب اٹھا تو اس کا رویہ نارمل تھا۔

پھر اگلے کچھ دن تک ایسا ہی ہوتا رہا۔وہ رات کو لیٹ گھر آتا تھا لیکن زوبی سو چکی ہوتی۔اور وہ بھی بغیر کھائے سونے کے لیے لیٹ جاتا۔زوبی نے اس کے ایش ٹرے میں سگریٹ دیکھے تو حیران ہوئی۔وہ روز صبح ایش ٹرے خالی کرتی تھی۔لیکن اب صبح صبح بھری ہوئی ایش ٹرے دیکھ کر یہی مطلب تھا کہ یہ رات کو بھری ہیں۔ناشتے کی ٹیبل پہ وہ آیا تو زوبی نے اس سے پوچھا۔

"میں روز ڈائینگ ٹیبل پہ کھانا لگا دیتی ہوں رات کو۔آپ کھانا کیوں نہیں کھاتے" وہ چاہ کر بھی سیگریٹ کے متعلق نہ پوچھ سکی۔اس کی بات پہ دراب نے اسے دیکھا۔

"ہاں بس کھا کر آتا ہوں۔کھانا مت لگایا کرو۔"دراب نے ناشتہ پہ نظر جمائے مصروف سا کہا۔

"ہاں تو آپ کال کر کے بتا سکتے ہیں ناں کہ آپ نے لیٹ آنا ہے۔میں کھانا لگا دیتی ہوں۔۔کھانا ویسٹ ہوتا ہے۔"زوبی نے اپنے تئیں بات کی۔دراب کا کھانا کھاتا ہاتھ رکا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم بتا دیا کروں گا اللہ حافظ۔"پھر وہ اچانک کرسی گھسیٹ کر اٹھا اور اسے دیکھے بغیر نکلتا چلتا گیا۔زوبی نے حیران نظروں سے اس کا رویہ دیکھا۔

"انہیں کیا ہو گیا ہے؟"اس نے سوچا۔پھر کندھے اچکا کر ٹیبل سمیٹنے لگی۔ہاں لیکن اندر اندر سے پریشان ضرور ہوئی تھی۔ایک بے چینی سی بھر گئی تھی اندر۔

ارحا کو ہلکا ہلکا بخار تھا۔زوبی نے اسے بخار کی سیرپ دے کر سلا دیا۔دراب آج جلدی گھر آیا تو گھر میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔اس نے کچن میں جھانکا جہاں کوئی بھی نہیں تھا۔وہ کمرے کی جانب بڑھا۔زوبی بیڈ پہ بیٹھی ہوئی۔دراب آگے آیا تو معلوم ہوا کہ وہ رو رہی تھی۔پھر اس کی نظر اس کے ہاتھ میں موجود تصویر پر پڑی۔وہ لب بھینچ گیا۔چہرہ سرخ ہو گیا۔اس کی بیوی اپنے سابقہ شوہر کی تصویر کو دیکھ کر رو رہی تھی۔زوبی کو اس کے آنے کی خبر تک نہیں ہوئی۔لیکن اس کی خوشبو محسوس کر کے اس جلدی سے چہرہ اوپر اٹھایا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔زوبی نے جلدی سے چہرہ صاف کیا اور دھک دھک دل سے تصویر سائیڈ ٹیبل میں رکھی۔عجیب سی خاموشی دونوں کے درمیان حائل ہو گئی۔

"کھانا لگاؤں۔"زوبی نے آہستہ سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم لگادو۔" دراب ہوش میں آتا ہوا سنجیدگی سے بولا اور پھر مڑ کر واش روم میں گھس گیا۔ زوبی نے ایک نظر بند دروازے کو دیکھا اور پھر اٹھ کر باہر آگئی۔

وہ کھانا لے کر کمرے میں آئی تو وہ کھڑکی میں کھڑا سیگریٹ پی رہا تھا۔ اس کی نظر ایش ٹرے پر پڑی جہاں تین چار سیگریٹ پہلے بھی پڑے تھے۔ وہ حیران نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی آگے آئی اور ٹیبل پہ کھانا لگایا۔

"کھانا لگادیا ہے۔" اس نے اسکو پشت کو دیکھ کر اس متوجہ کرنا چاہا۔

دراب چونک کر سیدھا ہوا اور سیگریٹ کے باقی بچے ٹکڑے کو ایش ٹرے میں مسلا۔ خود آکر صوفے پر بیٹھا اور کھانا کھانے لگا۔ زوبی جا کر بیڈ پہ بیٹھ گئی۔ اسے دراب صبح سے کچھ زیادہ ہی سنجیدہ لگا۔

اس نے ارحا کا بخار چیک کرنے کے لیے ہاتھ لگایا تو وہ پھر سے تپ رہی تھی۔

"یااللہ" زوبی نے دہل کر سینے پر ہاتھ رکھا۔ دراب نے چونک کر اسے دیکھا

"ارحا میری جان۔"زوبی نے اسے گود میں لیا لیکن وہ بے سدھ پڑی تھی۔

"دراب دیکھیں ناں۔۔اسے یہ۔۔بہت۔ تیز بخار ہے اسے۔اٹھ نہیں رہی۔۔۔"

زوبی نے اٹک اٹک کر آنسوؤں کے بیچ کہا۔۔دراب جلدی سے اٹھ کر اس طرف آیا اور ہاتھ لگا کر چیک کیا۔

"اتنا تیز بخار۔کب سے ہے۔"دراب نے جلدی سے تیز نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھا۔

"صبح تھا۔میں نے سیرپ دی تھی۔لیکن اب پھر زیادہ ہو گیا۔"زوبی نے روتے ہوئے کہا تو دراب نے اسے غصے سے دیکھا۔

"حد ہوتی ہے لاپرواہی کی اگر صبح سے سے تھا تو مجھے کیوں نہیں بتایا پاگل لڑکی۔"

اس نے غصے سے اسے ڈانٹا تو زوبی مزید رونے لگی۔دراب نے اس کی گود سے ارحا کو لیا اور باہر کی جانب بڑھا۔

زوبی جانا چاہتی تھی لیکن تیمور کو لے کر وہیں رک گئی۔دو گھنٹے بعد دراب ارحا کو لے کر اندر آیا۔زوبی جلدی سے اس کی جانب آئی۔

"کیسی ہے ارحا۔"زوبی نے پریشانی سے پوچھا اور ہاتھ لگا کر دراب کے کندھے سے لگی ارحا کو چھونے لگی۔

"ٹھیک ہے۔موسمی بخار تھا۔"اس نے رکھائی سے جواب دیا اور آگے بڑھ کر اسے بیڈ پہ لٹایا اور کمبل اوڑھایا۔زوبی وہیں کھڑی۔اسے دراب کا رویہ چبھا۔

"آپ مجھ سے ایسے کیوں بات کر رہے۔"بالآخر وہ اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"اگر تم اپنے سابقہ شوہر کی یاد میں آنسو بہانے میں مصروف نہ ہوتی تو دیکھتی کہ ارحا کیسی حالت میں۔اگر دوبارہ کبھی تمہاری وجہ سے ارحا کو کچھ ہوا تو میں معاف نہیں کروں گا۔"دراب نے بامشکل اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کی۔اس کی بات پہ زوبی نے بے تاثر چہرے سے اسے دیکھا۔

"یہ آپ کس لہجے میں مجھ سے بات کر رہے ہیں۔"اس نے شاک سے کہا۔

" صحیح کہہ رہا ہو۔اگر کبھی خود سے نکلو تو ارد گرد کا بھی خیال ہو تمہیں۔"دراب کا خون کھول رہا تھا۔زوبی تڑپ اٹھی۔

"ارحامیری بیٹی ہے۔اس کا خیال رکھنا میں بہتر جانتی ہوں۔آپ مجھے مت سکھائیں"اس نے بدتمیزی سے جواب دیا۔

"ارحامیری بیٹی ہے۔باپ ہوں میں اس کا۔یہ بات کان کھول کر سن لو۔دوبارہ کہنے کی ضرورت نہ پڑے۔"دراب نے اسے سختی سے گھور کر کہا تو زوبی نے بامشکل اپنی آنکھیں بھیگنے سے روکا۔

"پھر آپ کو بھی کوئی حق نہیں مجھ سے بازپرس کا کرنے کا۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ اس کا بخار بڑھ جائے گا۔اس نے صفائی دینی چاہی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں تو اور بھی باتوں کا علم نہیں ہے۔" دراب نے چہرا طنز کیا تھا اس پہ۔ زوبی نظر چرا گئی۔

"اس میں ہی ہم دونوں کی بھلائی ہے۔ آگاہی جان لیوا ہوتی ہے۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"دیکھ لینا بے خبری ہی ہم دونوں کے لیے جان لیوا نہ ہو جائے۔"

"چاہتے کیا ہیں آپ اب۔" زوبی نے غصے سے پوچھا۔

"چاہتا تو میں بہت کچھ ہو۔۔ لیکن میں ابھی اپنی چاہت کی بات نہیں کرنا چاہتا۔" دراب نے سنجیدگی سے کہا۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں آپ کی چاہت پوری کرنے کا۔" زوبی نے ناگواری سے کہا تو دراب نے غصے سے اپنی پیشانی مسلی۔ پھر گہری سانس لی۔

"جاؤ سو جاؤ۔ ابھی تمہارے منہ لگنے کا کوئی شوق نہیں ہو رہا میرا۔"

www.novelsclubb.com

"دراب نے چبا چبا کر کہا تو زوبی نے اسے گھورا اور جا کر بیڈ پہ اپنی جگہ لیٹ کر کمبل منہ تک اوڑھ لیا۔ دراب بھی غصے پہ قابو پاتا اپنی جگہ لیٹ گیا۔ زوبی کو رونا آیا۔ پہلی بار دراب نے اس سے اتنے غصے میں بات کی تھی۔ دل اداس ہوا تو منہ پہ ہاتھ رکھ کر رونے لگی۔ دراب نے افسوس سے اس کے ہلتے وجود کو دیکھا تھا۔۔ پھر اس کی طرف سے کروٹ بدل کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔

اگلی صبح دراب اس کے اٹھنے سے پہلے ہی آفس جا چکا تھا۔ زوبی اٹھی تو اسے کمرے میں موجود نہ پایا۔ وہ گہری سانس بھر کے رہ گئی۔ ارحا اب ٹھیک تھی۔ اس نے تیمور کو جا کر دیکھا اور گود میں اٹھا کر اپنے پاس لے آئی۔ رات میں اگر تیمور اٹھتا تھا تو دراب ہی اٹھ کر تیمور کے لیے فیڈر تیار کرتا تھا۔

"آپ کے بابا بہت برے ہیں۔" زوبی نے منہ بسور کر تیمور سے شکایت کی۔ تو وہ بھی کھکھلا دیا۔ زوبی نے جھک کر اسے چوما۔ وہ کچن میں آئی اور ارحا کے لیے کچھ اچھا

سا بنانے لگی۔اور خود کے لیے ناشتہ تیار کیا۔۔ارحا کو ناشتہ کروا کر وہ دونوں کو لے کر لاؤنج میں آ گئی۔ارحا بخار کی وجہ سے چڑچڑی ہو رہی تھی۔ابھی وہ بیٹھی ہی تھی جب موبائل پہ کال آنے لگی۔دراب کی کال تھی۔اس نے فون اٹھا کر کان سے لگایا

۔

"السلام علیکم۔۔"زوبی نے سلام کیا۔

"ہمم وعلیکم السلام۔"دراب نے عام سے لہجے میں جواب دیا۔

"آج ایک کولیگ گھر آ رہے ہیں۔ہو سکے تو کچھ کھانے کے لیے بنا دینا۔"۔دراب کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔زوبی اس کے لہجے پہ کھول کر رہ گئی۔

"میں بنا دوں گی۔"اس نے آہستہ سے کہا۔

"ہمم۔احسان ہو گا۔"دراب نے پھر سے طنز کیا۔زوبی کو غصہ آ گیا۔

"یہ ارحا سے بات کر لیں۔ چڑچڑی ہو رہی ہے۔۔" وہ غصے سے بولتی ارحا کو فون پکڑا گئی۔ دراب غصے سے کھول کر رہ گیا۔ ایک تو ڈانٹا بھی خود اور نکھرے بھی خود دکھا رہے ہیں لاڈ صاحب۔

زوبی نے اس کی نقل اتاری تو ارحا اس کو دیکھ کر ہنس پڑی۔ اس کی دیکھا دیکھی تیمور بھی ہنسنے لگ گیا۔ زوبی نے ان دونوں کو گھورا اور پھر خود بھی ہنس پڑی۔۔

دوپہر تک وہ ساری تیاری مکمل کر چکی تھی۔۔ اب بس بریانی کو دم دے رہی تھی۔ سارے کام اس نے جلدی جلدی کیے تھے۔ اب وہ سلاد ساتھ کاٹ کر رکھ رہی تھی۔ اتنے میں دراب کچن میں داخل ہوا۔ وہ پنک کلر کی خوبصورت کرتی میں ملبوس تھی۔ دراب کا دل ایک الگ لے پر دھڑکا۔

"اسلام علیکم! چائے بنوا کر ڈرائینگ روم میں بھجوا دو" دراب نے اچانک گھمبیر با رعب آواز سن کر وہ اچھل پڑی اور مڑ کر اسے دیکھا۔جو سنجیدہ نظروں سے ہی اسے دیکھ رہا تھا۔

"جی۔" زوبی نے کہا۔

"سنیں۔"

وہ جو مڑنے لگا تھا اس کی آواز ان کر دوبارہ اس کی جانب دیکھا۔اس کی نظر اس کی لانگ میں الجھ کر رہ گئی۔

"وہ آپ ابھی تک ناراض ہیں مجھ سے" زوبی نے اس کے کڑے تاثرات کو دیکھ کر کہا۔

"میری ناراضگی کا تم نے کیا کرنا ہے۔رہنے دو تم۔۔" اس نے ہنوز خفا انداز میں جواب دیا۔۔

"میں نے جان بوجھ کر تو نہیں کیا تھا کچھ۔"زوبی نے اس کو دیکھ کر کہا۔

"تم جو جان بوجھ کر کرتی ہو تمہیں تو اس کا بھی اندازہ نہیں ہوتا۔"دراب نے گہری سنجیدگی سے کہا۔اسے حیرت تھی کہ وہ ابھی بھی نہیں سمجھی تھی کہ وہ ناراض کیوں ہے۔

"کیا مطلب کیا کیا ہے میں نے جان بوجھ کر"زوبی نے حیرت اور دکھ سے پوچھا۔

"رہنے دو۔چائے بھجوادو"دراب کا لہجہ برف سے بھی ٹھنڈا تھا۔

"آپ صاف صاف بات کیوں نہیں کرتے ہیں۔۔"زوبی نے جھنجھلا کر پوچھا۔

"صاف باتیں تمہیں ہضم نہیں ہوتیں"دراب نے کیا اور مڑ کر کچن سے چلا گیا۔

وہ کچن سے چلا گیا۔زوبی نے اٹکی ہوئی سانس خارج کی۔

"افففف ہو کیا گیا ہے ان کو۔"زوبی محض سوچ کر رہ گئی۔

رات کو وہ کچن سمیٹ کر کمرے میں آئی تو دراب پہلے ہی سونے کے لیے لیٹ چکا تھا۔ وہ ایک نظر اسے دیکھ کر فریش ہونے چلی گئی۔ پھر آ کر اپنی جگہ پر لیٹی۔ پھر چور نظروں سے دراب کی جانب دیکھا جو آنکھوں پہ بازو رکھ کر لیٹا تھا۔ نا جانے اب وہ سو رہا تھا یا جاگا ہوا تھا تھا۔

"کیا سوری کر لینی چاہیے مجھ۔۔" زوبی نے دل میں سوچا۔

"لیکن اتنی بڑی غلطی بھی نہیں تھی کہ اتنا ناراض ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔" پھر سے سوچا

"ہاں تو کچھ نہیں ہوتا۔ منا لیتی ہو۔ سوجے ہوئے چہرے کے ساتھ اچھے بھی تو نہیں لگ رہے۔"

اس نے اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر سوچا۔

"در۔۔راب۔" اس نے ہولے سے پکارا لیکن کوئی جواب نہ آیا۔

"دراب۔آپ جاگ رہے ہیں ناں۔مجھے پتہ ہے۔۔"اس نے پھر سے بلایا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔وہ جھجھکتے ہوئے آگے ہوئی اور اپنا ہاتھ اس کے بازو پہ رکھا اور ہلکا سا ہلایا۔

"کیا مسئلہ ہے زوبی سو جاؤ۔اور مجھے بھی سونے دو۔۔"دراب کی سنجیدہ آواز ابھری۔ہاں البتہ آنکھوں سے بازو نہیں ہٹایا۔

"میری بات تو سنیں۔"زوبی نے آہستہ سے کہا۔

"بولو کیا ہے۔۔"پھاڑ کھانے والا انداز تھا۔

"پہلے میری طرف دیکھیں۔"اس نے پھر سے ہلایا۔

"آہ۔۔"وہ چیخ اٹھی جب دراب نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا۔

وہ اس کی جانب جھک گئی۔وہ حیران پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔دل دھک دھک کرنے لگا۔

"اب بتاؤ کیا بات ہے۔"اس سنجیدگی سے کہا۔

"یہ۔یہ۔۔پہلے چھوڑیں مجھے۔"زوبی نے اس کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹانے کی کوشش کی لیکن بے سود۔اس کی گرفت مضبوط تھی۔اسے کیا پتہ تھا کہ وہ ایسا کر دے گا۔

"جو بات کہنی تھی۔وہ کہو۔"دراب نے اس کے چہرے پی جھولتی لٹوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے کہا

"میں۔۔وہ۔مجھے سوری کرنا تھا آپ سے۔"اس نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے نظریں جھکا کر کہا۔۔مزاہمت اب بھی جاری تھی۔

"تو کیا میری ناراضگی کی اہمیت ہے تمہاری نظر میں۔؟؟"دراب نے اب کے اس کی ناک کی لونگ کو ہاتھ سے چھوا۔وہ چپ رہی۔

"بولو۔"اس نے بازو کو جھٹکا دیا تو وہ اور اس کی جانب جھک گئی۔

"جی۔جی۔۔"اس نے کپکپاتے ہوئے جلدی سے کہا۔

"کیوں۔"دوسرا سوال حاضر تھا

"پلیز چھوڑیں مجھے۔میرا دم گھٹ رہا۔"اس نے آنکھوں میں آنسو لائے بے بسی سے کہا۔

"کیوں گھٹ رہا ہے۔میرا لمس بہت ناگوار گزر رہا ہے۔"دراب نے سنجیدگی سے کہا۔زوبی نے سمندر سی لبریز آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا۔جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

"مجھے۔نہیں۔پتہ۔آپ پیچھے ہٹیں۔۔"زوبی نے غصے و بے بسی سے کہا تو دراب نے گرفت ڈھیلی کی۔۔وہ جلدی سے اس کے حصار سے نکلی اور بھاگ کر واش روم میں بند ہو گئی

تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلی۔تو اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔وہ آکر بیڈ پہ بیٹھ گئی ۔دراب بھی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔وہ بیٹھی تو دراب نے اس کو کندھوں سے تھام کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔

"زوبی دیکھو پلیز رومت۔"دراب نے اس کے اسے دیکھ کر کہا جو پھر سے رونا سٹارٹ کر چکی تھی۔

"اپ بھی مجھ سے تنگ آ گئے ہیں۔۔میں نے آپ سے کہا تھا کہ مجھ سے آپ کو کچھ نہیں ملے گا۔۔میں کچھ نہیں دے سکتی آپ کو۔۔کوئی خوشی نہیں۔۔"اس نے بھیگی نظروں سے اسے دیکھ کر شکوہ کیا۔

"کس نے کہا میں تنگ آ گیا ہوں۔"دراب نے بے بسی سے کہا۔

"تو جو کل سے اتنا غصہ کر رہے ہیں۔ہارش ہو رہے ہیں۔۔وہ سب کیا ہے "اس نے سوں سوں کرتے بتایا۔

"زوبی تم خود سوچو میری بیوی اپنے شوہر کی موجودگی میں اپنے شوہر کی تصویر سینے سے لگا کر آنسو بہا رہی ہے۔کیا یہ ایک شوہر برداشت کر سکتا ہے۔۔ کبھی نہیں۔میں نے کبھی اس رشتے کو لے کر تم سے زبردستی نہیں کی۔اگر کبھی میں نے تم پہ کوئی حق نہیں جتایا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ مستقبل میں بھی میرے اس رشتے کو لے کر کوئی پلین نہیں۔مجھے اس رشتے کو آگے بڑھانا ہے لیکن میں یہ کبھی برداشت نہیں کروں گا کی میرے سامنے تم کسی اور مرد کا خیال بھی اپنے ذہن میں لاؤ۔"دراب نے سختی سے اسے حقیقت کا آئینہ دکھایا تو زوبی سر جھکا گئی۔وہ کیسے اس کو بتاتی کہ وہ آنسو یاد کے نہیں تھے۔پچھتاوے کے تھے۔لیکن وہ اسے بتا ہی تو نہیں سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اور اگر پھر بھی تمہیں لگتا ہے کہ میں غلط تھا۔تو میں تم سے معافی مانگتا ہوں۔میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔۔"

"میں نے آپ سے سوری کیا تو تھا لیکن آپ تو۔"زوبی نے اسے تھوڑی دیر پہلے والے واقعے کی طرف توجہ دلائی۔

"تو میں بھی تو سوری ایکسیپٹ کر رہا تھا"دراب نے شرارت سے اسے دیکھ کر کہا۔تو زوبی نے نظر چرائی۔

"دیکھو زوبی جو بھی تھا جیسا بھی تھا۔ہماری شادی جن حالات میں ہوئی۔تم میری بیوی ہو۔اب اس رشتے کو ہم نے نبھانا ہے۔میں نہیں چاہتا ہمارے رشتے کی وجہ سے بچوں پہ غلط اثر پڑے"دراب نے نرمی سے اپنی بات کہی تو زوبی نے آہستگی سے سر ہلایا۔

"میں نہیں چاہتا کہ میری کسی بھی بات سے تم خود کو پریشان کرو۔خود کو تھوڑا وقت دو۔سب کچھ خود ہی صحیح ہو جائے گا۔"دراب نے اسے دیکھ کر کہا۔زوبی اس کو دیکھنے لگی

(۔مجھے کوئی نہیں سمجھ سکتا)زوبی نے سوچا۔

"سمجھ رہی ہو میں کیا کہہ رہا۔"دراب نے اسے گم صم دیکھ کر کہا۔

"جی۔میں کوشش کروں گی۔اس نے کہا تو دراب مبہم سا مسکرایا۔

"گڈ گرل۔اب شاباش سو جاؤ۔"دراب نے اس کا گال تھپتھپا کر کہا اور اٹھ گیا تو وہ بھی لیٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں سمیٹ لوں گا زوبی۔"اس نے اس کی پشت کو دیکھ کر سوچا اور اپنی جگہ پہ آ کر لیٹا۔

کچھ دن ایک نامعلوم سی خاموشی کے سپرد ہو گئے۔یہ کچھ دن بعد کی بات ہے۔جب دونوں رات کو سونے کے لیے بیڈ پہ بیٹھے تھے۔

"زوبی کل ایک پارٹی پہ جانا ہے ہمیں۔۔میں نے اپنے دوست سجاد کا بتایا تھا نہ تمہیں۔۔اس کی بیٹے کی برتھڈے پارٹی ہے۔تیار ہو جانا۔بچوں کو بھی کر دینا۔" دراب نے کمبل ٹھیک کرتے ہوئے اس سے کہا۔

"لیکن میں۔۔میں کیسے "زوبی نے حیرت سے پوچھا۔

"کیوں تم کیوں نہیں۔تم میری بیوی ہو۔اور اس نے مجھے میری فیملی کے ساتھ انوائیٹ کیا ہے۔اور تم میری فیملی ہو۔کافی ہے یا اور وضاحت دوں۔"اس نے کہا تو زوبی نے اسے گھورا۔

"لیکن میرے پاس کچھ ڈھنگ کا پہننے کو نہیں ہے۔"اسے نئی فکر ہوئی۔

"اوہ۔یہ تو سچ میں میری غلطی ہے تمہاری شاپنگ کی طرف تو میرا دھیان ہی نہیں گیا۔ایسا کریں گے کل میں جلدی آجاؤں گا۔اور تمہارے لیے شاپنگ بھی کر آؤں گا۔یا پھر تم ہی ساتھ چلنا۔۔جیسا تمہیں ٹھیک لگے۔"دراب نے نرمی سے کہا۔

"نہیں ٹھیک ہے آپ لے آیئے گا۔"زوبی نے انکار کیا۔

"اوکے۔"وہ مان گیا۔

اگلے دن وہ کافی ساری شاپنگ کر کے آیا تو زوبی اسے کمرے میں نظر نہیں آئی۔اس نے شاپنگ بیگز بیڈ پہ رکھے تو وہ واش روم سے نکلی۔نکھری نکھری سی بالوں کو تولیے میں لپیٹے بغیر دوپٹے کے وہ دراب کا دل دھڑکا گئی۔زوبی اسے چانک سامنے دیکھ کر سٹپٹا گئی۔

"آپ۔"اس نے حواس باختہ پوچھا۔"ہاں۔وہ یہ میں بیگز۔اس میں تمہاری ڈریس ہے۔دیکھ لو۔ساتھ باقی سامان بھی ہے"اچانک دراب بھی خجل ہو گیا۔

"اچھا۔۔"زوبی نے صوفے پہ پڑا دوپٹہ اٹھایا اور اوڑھا۔دراب اس کی مشکل سمجھتا اپنا ڈریس لے کر واش روم گھس گیا۔زوبی نے کب سے اٹکا ہوا سانس بحال کیا۔اس کی بولتی نظریں اسے ہمیشہ مشکل میں ڈال دیتی تھیں۔۔

پھر زوبی کو وہ تیار ہونے کا کہہ کر باہر چلا گیا۔پہلے زوبی نے بچوں کو تیار کیا اور خود جلدی سے گولڈن کلر کی فراک اٹھائی۔اس نے دل ہی دل میں دراب کی چوائس کی داد دی۔وہ جو ایک زمانے میں لیڈیز کی شاپنگ سے سخت چڑتا تھا۔زوبی کو سوچ کر ہنسی آئی۔پھر جلدی سے ڈریس لے کر واش روم گھس گئی۔

دراب کمرے میں آیا تو ساکت سا وہیں رک گیا۔

وہ بالکل تیار کھڑی تھی۔ گولڈن اور ریڈ امتزاج کے فراک میں ملبوس، تیکھے نقوش میک اپ کے بعد مزید خوبصورت ہو گئے تھے۔اس نے گھنے لمبے بالوں کو سٹریٹ کر کے ہلکا سا نیچے سے کرل کیے تھے۔اور کیچر میں جکڑے تھے۔

ناک میں لونگ اپنی کشش رکھتی تھی۔وہ ہائی ہیلز پہن کر میں بیڈ ہی تیار اچھلتی ارحا کو سنبھال رہی تھی اور ایک چھوٹا سا بیگ بھی پکڑ رکھا تھا جس میں ان کی ضرورت کا سامان تھا۔

دراب ہوش میں آتا اس کے پاس پہنچا۔ارحا دراب کو دیکھتی اس کی طرف لپکی۔دراب نے اسے گود میں اٹھا لیا۔

"بابا۔میری فراک اچھی ہے ناں۔"ارحا نے اپنے باپ کی توجہ صرف اپنے اوپر چاہی۔

"ہاں میری جان۔بہت پیاری لگ رہی ہے میری پرنسز۔"دراب نے اس کا گال چوما تو داڑھی کی چبھن سے وہ کھلکھلائی۔زوبی اب جھک کر بیڈ پہ پڑا اپنا دوپٹہ سیٹ کر

www.novelsclubb.com

رہی تھی۔دراب اپنا دل سنبھالتا رہ گیا۔۔اب وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے جھمکے پہن رہی تھی۔وہ دراب کی اپنے اوپر پڑتی نظروں سے خائف ہونے لگی۔

ایک جھمکا ڈال چکی لیکن دوسرا تھا کہ جانے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔اس کوشش میں اس کا کان سرخ ہو چکا تھا۔دراب کب سے اسے جھمکوں سے نبرد آزما ہوتے دیکھ رہا تھا۔

زوبی نے چونک کر دیکھا جہاں دراب اسے کے سائیڈ پہ کھڑا اس کے ہاتھ سے جھمکا لے چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میڈم ہم نے اسی جنم میں جانا ہے۔لاؤ میں کروں۔"اس نے اس کی سوالیہ نظروں کو دیکھ کر دراب نے کہا۔

"نہیں ٹھیک ہے میں کر لوں گی۔آپ سے نہیں ہو گا۔۔"زوبی نے جلدی سے کہا۔

"اتنا بھی مشکل نہیں ہے۔" دراب ہنسا۔

پھر اس نے آہستہ سے اس کے کان میں جھکا ڈالا۔

"کیا حال کر دیا ہے تم نے کان کا۔۔" دراب نے اس کی کان کی لو پہ سرخ جگہ کو اپنے انگوٹھے سے ہلکا سا سہلاتے کہا۔ دراب نے اس کے پیچھے آتے اس کے اور اپنے عکس کو آئینے میں دیکھا۔ زوبی نے دل میں اس کی وجاہت کو سراہا۔

"اچھی لگ رہی ہو۔" دراب نے جھک کر اس کے کان میں کہا تو زوبی ایک پل کو تھم گئی۔

اس کی ہتھیلیاں نم ہوئیں۔ حلق خشک ہونے لگا۔ اس نے آنکھیں زور سے مینچ کر کھولی اور خود پر قابو پایا اور اپنے تاثرات صحیح کرنے چاہے۔ دراب کی نظر اس کی گردن سے ہوتی چہرے پر پڑی جو سرخ ہو کر دھنک کے رنگ پیش کر رہا تھا۔ حالانکہ دل میں اسے اچھا لگا تھا دراب کا اس کی تعریف کرنا۔ زوبی نے آئینے میں ہی اسے دیکھا۔

"اب لیٹ نہیں ہو رہا۔" زوبی نے آئیبرو اچکا کر اسے ہوش دلایا جو مکمل طور پر کھو چکا تھا۔ وہ ہوش میں آیا۔

"ہمم چلو۔۔" وہ پیچھے ہٹتے ہوئے بولا۔

اس نے ارحا کی انگلی پکڑی۔ زوبی نے جھک کر تیمور کو اپنی گود میں اٹھایا۔ تیمور بھی آج کالے سوٹ میں باپ سے میچنگ کر رہا تھا۔ ماں کے پاس آتے ہی وہ وہ اپنے ننھے ننھے ہاتھ اس کے چہرے پہ مارنے لگا۔ یہ اس کا پیار کرنے کا طریقہ تھا۔ شاید اسے بھی اپنی ماں بہت پیاری لگ رہی تھی۔

وہ لوگ ایک پرفیکٹ فیملی لگ رہے تھے۔ ہیلز کی وجہ سے زوبی دراب کے برابر آ رہی تھی۔

پارٹی میں داخل ہوتے دراب نے گاڑی سے اتر کر زوبی کے لیے دروازہ کھولا۔ زوبی تیمور کو لیے باہر نکلی۔ دراب ارحا کی انگلی پکڑ کر اس کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ

پکڑ لیا۔زوبی نے چونک کر اس کی ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکھا۔اور پھر دراب کو۔دراب ہلکا سا مسکرایا۔وہ مسکرا بھی نہ سکی۔

وہ اسے لیے آگے بڑھا۔اندر روشنیوں کا ایک جہاں آباد تھا۔دراب نے نامحسوس اس کا ہاتھ چھوڑ کر ایک بازو اس کی کمر سے گزار کر اسے ساتھ لگا لیا۔کتنے ہی لوگوں کی ستائشی نظریں ان پر پڑی تھیں۔پوری پارٹی میں وہ لوگ محفل کی جان بنے رہے۔

سجاد اور اس کی بیوی سے مل کر زوبی کو بھی اچھا لگا تھا۔تیمور تو سو گیا تھا۔ارحا بھی نیند میں جھول رہی تھی۔زوبی کے کہنے پر دراب انکو لے کر واپسی پہ نکلا۔

اگلی صبح آفس کے لیے تیار ہو کر نکلا تو زوبی ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ رکھ رہی تھی۔

وہ آکر اپنی جگہ پر بیٹھا۔ناشتہ کر کے وہ اٹھا اور کمرے سے اپنا بیگ لینے گیا۔زوبی نے تب تک ٹیبل صاف کر دیا۔وہ باہر نکلا۔

"سنیں۔"زوبی نے اسے روکا

"جی سنائیں"اس نے مسکرا کر کہا۔

"راشن ختم ہو گیا ہے گھر کا۔"اس نے کہا۔

"اچھا۔یہ پیسے لو۔۔عارف کو بھیجنا وہ لے آئے گا۔"دراب نے جیب سے پیسے نکال کر اسے دیئے جو زوبی نے نہیں تھامے۔دراب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"سبزیاں بھی نہیں ہیں۔اور تیمور کے پیمپرز بھی ختم ہو چکے ہیں۔۔میں سوچ رہی تھی کہ خود جا کر سب سامان لے آؤں۔"زوبی نے اس کی جانب دیکھ کر بتایا۔

"اچھاایسا ہے۔تو ٹھیک ہے میں جلدی آجاؤں گا۔پھر اکٹھے چل کر لے لیں گے ۔۔"دراب نے پھر سے کہا۔

"آپ کیوں جلدی آئیں گے۔میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاتی ہوں ناں۔پاس میں تو مارکیٹ ہے"زوبی نے گھور کر کہا۔

"لیکن۔اچھا ٹھیک ہے چلی جانا۔"دراب نے مجبوراً اسے اجازت دے دی۔زوبی کو اس نے پیسے دیے

"اوکے اللہ حافظ۔خیال رکھنا اپنا اور بچوں کا۔"دراب نے اس کے دلفریب سراپے پر نظریں جماتے کہا۔اور آگے بڑھ کر اس کی پیشانی پر محبت بھرا بوسہ دیا تھا۔اور پیچھے ہٹا

"اللہ حافظ۔"زوبی نے آہستہ سے روبوٹک انداز میں کہا تو دراب ایک مسکراتی نظر اس پہ ڈال کر نکلتا چلا گیا

وقت کا کام ہے گزرنا وہ گزر رہا تھا۔ تیمور بھی بڑا اور شرارتی ہوتا جا رہا تھا۔۔زوبی اور دراب کا رشتہ ابھی بھی اسی منجدھار پہ تھا۔نہ آر لگ رہا تھا نا پار۔دراب نے ہر ممکن کوشش کی تھی اس رشتے کو نبھانے کی۔ہاں لیکن اب دونوں میں بات چیت ہو جاتی تھی۔گھر سے بھی کوئی نہ کوئی ان سے نے آتا رہتا تھا۔علی اور انیہ اکثر وہاں ہوتے تھے۔ارحم اپنی بیسٹی ارحا کو مس کرتا تھا۔

وہ نماز پڑھ کر کمرے میں آئی تو اس نے دیکھا کہ ارحا ڈریسنگ ٹیبل کی چیزوں کو چھیڑ رہی تھی۔اب اس نے اپنے ہاتھ میں پرفیوم پکڑا ہوا تھا۔وہ جلدی سے اس کی جانب بڑھی لیکن تب تک وہ شیشی نیچے گرا چکی تھی۔بھاگ کر اسے جلدی سے اٹھانے کی کوشش میں کانچ کا ٹکڑا اس کے پاؤں میں چبھ گیا۔وہ ارحا کو اٹھا کر بیڈ پہ بیٹھی۔

"آہ۔۔"ارحا کو بیڈ پہ بٹھا کر اس نے پاؤں کا دیکھا جہاں سے خون بہہ رہا تھا۔اسی وقت دراب کمرے میں داخل ہوا تو سامنے کا منظر دیکھ کر وہ جلدی سے آگے آیا۔

"یہ کیا ہوا۔"اس نے نیچے بیٹھتے ہوئے اس کے پاؤں کو دیکھ کر پریشانی سے کہا۔

"کچھ نہیں بس کانچ چبھ گیا۔"وہ تکلیف برداشت کرتی بولی۔دراب نے جلدی سے ہاتھ رکھ کر وہ بہنے سے روکا۔زوبی اس کے ہاتھ رکھنے پر ساکت سے ہوئی۔خون روکنے کے بعد وہ اٹھا اور فرسٹ ایڈ باکس اٹھا کے پھر واپس آ کر نیچے بیٹھا۔اچھے سے زخم صاف کر کے اس نے بینڈج کی۔

"درد ہو رہا ہے۔؟"اس نے اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھ کر پوچھا۔زوبی نے سر ہلایا۔

"اچھا یہ میڈیسن لو درد کم ہو گا اس کے بعد لیٹ جاؤ۔"دراب اس نے میڈیسن دی تو اس نے چپ چاپ تھام لی اور لیٹ گئی۔ارحا بھی پریشان سی اب اپنی مما کو دیکھ رہی۔

"بابا۔ماما کو چوٹ لگی۔"ارحا نے زوبی کے پاس ہو کر دراب سے کہا۔

"یس بیٹا۔ماما کو چوٹ لگی۔آپ یہاں آجاؤ۔۔بابا پاس۔"دراب نے اسے بلایا تو وہ زوبی کا گال چوم کر اس کے پاس آگئی۔۔دراب اسے لے کر صوفے پہ بیٹھ گیا۔زوبی نے آنکھیں موند لیں۔

وہ دوبارہ اٹھی تو اس کے سامنے ایک حسین منظر تھا۔ارحا بیڈ کے دوسرے کنارے پر دراب کے سینے پر بیٹھی اس کے ساتھ کھیل رہی تھیں۔اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اور اس کے چہرے پر پھیر رہی تھی تو کبھی اس کے بال سنوار رہی تھی۔ تیمور بھی ایک جانب دراب کے سینے میں چھپا سکون سے سو رہا تھا۔اس نے بغور دراب کے چہرے کو دیکھا وہ مسکرا رہا تھا۔ کبھی اس کے گال چوم لیتا تھا کبھی اس کے ننھے ننھے ہاتھوں کا بوسہ لے رہا تھا۔اس کے ہر انداز سے سرشاری جھلک رہی تھی۔بے ساختہ اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ان دونوں کو کھیلتے دیکھ کر وہ بیڈ سے اٹھی لیکن اس کی سسکی نکلی۔اپنے پیر پر لگا زخم تو وہ بھول ہی چکی تھی۔

زوبی کیا کر رہی ہو، آرام سے لیٹی رہو۔" وہ جو مگن سا ارحا کے ساتھ کھیل رہا تھا اس کی آواز پر متوجہ ہوا۔

"کیا ہوا زیادہ درد ہو رہا ہے۔ دکھاؤ مجھے ادھر" اسے بیڈ پر پیر پکڑے بیٹھے دیکھ کر وہ ارحا کو بیڈ پہ بٹھا کر اس کی جانب آیا اور اس کا پیر پکڑ کر فکر مندی سے جائزہ لے رہا تھا۔ زوبی نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔ وہ شخص جسے وہ اپنی ہر تکلیف کی وجہ سمجھتی تھی آج وہ اس کے زخم پر مرہم رکھ رہا تھا۔

"کیوں اٹھ رہی تھی بیڈ سے مجھے بتاتی۔" دراب نے فکر مندی سے کہا۔

"مجھے وضو کرنا تھا۔" اس نے آہستہ آواز میں کہا۔ "اٹھو میں کرواتا ہوں وضو۔" دراب نے کہا تو زوبی نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔ آنکھوں میں حیرانی واضح تھی۔

"کیا ہے اب کچھ غلط بھی نہیں کہہ دیا۔۔" دراب اس کی شکل دیکھ کر مسکرایا۔ زوبی نے نفی میں سر ہلایا۔ پھر اس کے سہارے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ باتھروم تک گئی۔ اور پھر وضو کر کے اسی طرح واپس آ گئی۔

دراب نے اس کے لیے جائے نماز بچھائی اور اس کے آگے ایک اور جائے نماز بچھائی۔ زوبی حیرت سے اس کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔ پھر وہ باتھروم گیا اور وضو کر کے واپس آیا تو زوبی کو کھڑے دیکھ کر حیران ہوا۔

کیا ہوا کھڑی کیوں ہو۔ پاؤں پہ زور مت دو زخم خراب ہو جائے گا۔" دراب نے اس کے پاس آ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ کا انتظار کر رہی تھی جب آپ کی ساتھ ہی نماز پڑھنی ہے تو آپ کی امامت میں پڑھ لوں گی۔" زوبی نے نرمی سے کہا تو دراب اسے دیکھ کر حیران ہوا۔ پھر مسکرایا۔ زوبی نے ارحا کو اپنے ساتھ بٹھایا جو بیڈ سے اتر کر اس کے پاس آئی تھی۔ ساتھ میں چھوٹا سا سکارف بھی لائی تھی جو زوبی اس کے لیے لائی

تھی۔دراب مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔اسی نرم مسکراہٹ سے جو اس کا خاصا تھی۔دونوں نے اطمینان سے نماز پڑھ کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔دعا کے بعد دونوں نے ارحا کو دیکھا جو ابھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اپنے چہرے پہ رکھے زور زور سے ہل رہی تھی۔اس کے انداز پہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنس پڑے۔

"چلو میرے ساتھ "دراب نے اس کے سامنے ہاتھ پھیلایا تو زوبی نے ایک سوالیہ نظر اس کے چہرے پہ ڈالی پھر اس کے اشارے پر جھجھکتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھما دیا

www.novelsclubb.com

"بالکونی میں چلتے ہیں۔۔موسم اچھا ہے۔۔"اس نے ارحا کو لیا اور بنا کچھ کہے اس کے ساتھ بالکونی کی طرف قدم بڑھائے۔اسے بالکونی میں چیئر پر بٹھا کر خود بھی ارحا کو لے کر آ کر بیٹھ گیا۔

"ماما۔میں آپ کے پاس آنا۔"ارحا نے بازو پھیلا کر زوبی کے پاس آنا چاہا۔شاید وہاں کی چوٹ کی وجہ سے اسے پروٹوکول دے رہی تھی۔

"آجاؤ مما کی جان۔"زوبی نے اسے پاس بٹھالیا۔ارحا اس سے لپٹ گئی۔اندر سے تیمور کی رونے کی آواز ان کر دراب اندر گیا۔اور تھوڑی دیر بعد اسے لے کر واپس آیا۔تیمور باپ کے پاس آکر چپ کر گیا۔دراب نے اسے اپنی گود میں اٹھالیا۔

"ابا کا شہزادہ اٹھ گیا۔"دراب نے اس کی چھوٹی سی ناک چومی تو وہ بھی اسی کی طرح اپنا منہ اس کے پاس لے گیا۔۔اور اس کی ناک منہ میں ڈالنے لگا۔یہ اس کے پیار کرنے کا خاص انداز تھا۔چھوٹا سا گل تھوتھنا سا تیمور میں سب کی جان بستی تھی۔

اب وہ بار بار اس کی ناک منہ میں ڈال رہا تھا۔زوبی کی ہنسی بے ساختہ تھی۔دراب بھی ہنس پڑا۔تیمور اس کی ناک چھوڑنے پر راضی نہیں تھا۔زوبی کھل کر ہنس رہی تھی۔دراب بے ساختہ اسے دیکھے گیا۔کتنا عرصے بعد وہ اسے اس طرح ہنستے دیکھ رہا تھا۔شایان کے جانے کے بعد تو وہ جیسا ہنسنا ہی بھول گئی تھی۔

کتنی خوبصورت لگ رہی تھی وہ!!!!

اس نے سوچا!!!

پیچ کلر کے سادہ سے شلوار قمیض میں ہم رنگ دوپٹہ لیے وہ اب ارحا کو اوپر اٹھا کر ہنس رہی تھی۔

دوپٹہ میں سے ہی کچھ آوارہ لٹیں جھول کر اس کے چہرے کو چھو رہی تھی۔دراب کا دل کیا ہاتھ بڑھا کر انہیں چھو لے۔لیکن وہ یہ نہیں کر سکتا تھا۔اس نے گہری سانس بھری۔

رات کو دراب گھر آیا تو جیسے ہی کمرے میں قدم رکھ ٹھٹھک کر وہیں رک گیا۔ارحا نے زوبی کو اپنے پیچھے لگایا ہوا تھا وہ کبھی بیڈ پہ ایک سائیڈ جاتی تو کبھی دوسری۔زوبی اسے پکڑنے کے چکر میں ہلکان تھی۔ایک سائیڈ پہ ننھا تیمور بھی بیٹھا تالیاں بجاتا کھیل انجوائے کر رہا تھا۔دراب مسکراتا ہوا آگے ایا۔

"با۔۔۔۔" تیمور کی اس پہ نظر پڑتے ہی وہ باہیں پھیلاتا اس کے پاس آنے کے لیے مچلنے لگا۔ تیمور کی آواز پہ زوبی بھی رکی۔۔ دراب نے جھک کر تیمور کو گود میں لیا۔

"میرا بچہ۔۔" اس نے اسے چوما تو ارحا بھی جھٹ سے اتر کر اس کے پاس آئیں۔

"پاپا مجھے بھی پاری کریں۔" ارحا میڈم اب جیلس ہوتی تھیں تیمور سے۔ وہ چاہتی تھی کہ اس کے باپ کا سارا پیار صرف اس کے لیے ہو۔ اور دراب بھی سب بھلائے اس کے خوب لاڈ اٹھاتا تھا۔ زوبی سے اپنے بیٹے سے انصافی برداشت نہیں ہوتی تھی اسی لیے اس نے تیمور کو اپنی سائیڈ کر لیا تھا۔ اب ارحا دراب کی ٹیم اور تیمور زوبی کی ٹیم میں تھا۔ دراب نے ہنستے ہوئے دوسرے بازو سے ارحا کو بھی اٹھا لیا۔ اب دراب کے ایک کندھے سے ارحا لگی تھی تو دوسرے سے تیمور۔ دونوں نے مل کر دراب کو گال پہ پیار کیا۔ زوبی سے اپنا اگنور ہونا برداشت نہیں ہوا۔

۔آج تو تیمور بھی ماں کو بھول کر باپ کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔۔اور باپ کو دیکھ دیکھ کر خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔

"اچھا بس کریں آپ لوگ۔اور آپ چلیں فریش ہو جائیں اور کھانا کھا لیں۔"زوبی نے خالص بیویوں والے تیوروں میں کہا تو دراب نے چونک کر اسے دیکھا پھر اس کے سڑے ہوئے موڈ کو دیکھ کر بات سمجھتا مسکراہٹ دبا گیا۔

"چلو بچو۔آپ لوگ مما کے پاس جاؤ۔بابا فریش ہو کر آتے ہیں۔۔"دراب نے انہیں بیڈ پہ اتارا۔

www.novelsclubb.com

"زوبی میرے کپڑے نکال دو۔"دراب نے اپنا کوٹ اتار کر گھڑی اتارتے کہا ۔زوبی نے الماری سے اس کا سوٹ نکال کر صوفے پر رکھا اور خود باہر نکل گئی۔۔

کھانے کے بعد زوبی کچن میں چائے بنانے لگی اور دراب بچوں کو لے کر کمرے میں آ گیا۔

زوبی کمرے میں آئی تو اس کی ہنسی آ گئی۔ کیوں کہ دراب صوفے پی بیٹھا لیپ ٹاپ پہ کام کر رہا تھا اور ارحا اور تیمور پھر سے اس سے چپکے ہوئے تھے۔ تیمور تو باقاعدہ اس کے اور لیپ ٹاپ کے درمیان گود میں غور سے سکرین پہ نظریں جمائے نا جانے کیا کھوج رہا تھا اور ارحا باپ کے بال بگاڑنے کا کام کر رہی تھی۔ دراب بار بار ہاتھ سے انہیں سیٹ کر رہا تھا۔ اچانک تیمور نے ہاتھ مار کر سکرین نیچے گرا دی۔ اور خود کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اچھا تو میرا تیمور اب باپ سے شرارتیں کرے گا۔" دراب نے لیپ ٹاپ سائیڈ کر کر اس کو گود میں سیدھا کر کے گھورا تو وہ مزے سے ہنس پڑا۔

"مما کے گندے بچے ماما نے اپنی طرح آپ کو بھی بگاڑ دیا ہے""دراب نے شرارت سے کہا کیونکہ وہ زوبی کو دروازے پہ کھڑا دیکھ چکا تھا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا کہ میں نے بگاڑا ہے۔"زوبی نے بات سن کر تیکھے چتونوں سے اندر آتے پوچھا۔

"ہاں تو صحیح کہہ رہا ہوں میں ہیں ناں تیمور۔"دراب نے تیمور سے وضاحت مانگی تو تیمور نے سر اوپر نیچے کر کے سر ہلایا۔۔زوبی کا منہ کھلا۔

"ہاں ایک آپ اور ایک آپ کے بچے ہی شریف ہیں۔میں ہی بگڑی ہوئی ہوں۔۔جو بچوں کو بھی بگاڑتی اور ان کے باپ کو۔"زوبی نے غصے سے طنز کیا۔

"فکر نہ کرو بیگم۔۔ابھی تک تو میں بہت شریف واقع ہوا ہوں۔۔ہاں آگے کی کوئی گارنٹی نہیں ہے"دراب نے اس کے سراپے کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بہت جانتی ہوں کہ کتنے سدھرے ہوئے ہیں آپ۔"زوبی نے کمال مہارت سے کہا۔دراب بلبلا اٹھا۔

"کیا کیا۔مطلب ہے کہ سب جانتی ہوں۔"دراب نے گھور کر پوچھا۔اپنی بحث میں وہ دونوں بچوں کو بھول چکے تھے جو دونوں دراب کے ساتھ لگے سو چکے تھے۔

"میں نے تو ابھی کچھ نہیں کہا،چور کی داڑھی میں تنکا۔"زوبی نے مزید تپایا۔

"یقین کرو جس دن میں بگڑاناں توسب سے پہلے تمہیں ہی پتہ چلے گا۔"دراب نے شوخی سے زو معنی بات کی۔زوبی یک دم سرخ ہوئی۔

"آپ سے اور ایکسپیکٹ کیا کر سکتی میں۔"زوبی نے تلملا کر کہا۔آج کل وہ کچھ زیادہ ہی شوخ ہو گیا تھا۔جس دراب سے اب وہ متعارف ہو رہی تھی اسے تو وہ پہلے کبھی نہیں جانتی تھی۔پہلے کتنا کم گو اور شریف ہوتا تھا۔اب اتنا ہی بے باک تھا وہ۔

"کرنا بھی نہیں چاہیے کیونکہ میں امید سے بہت اونچے کام کرتا ہوں۔۔"دراب کو اسے چڑانے میں مزہ آرہا تھا۔

"یہ چھوڑیں اور اپنے لاڈلوں کو دیکھیں وہیں سو گئے ہیں۔"زوبی نے بات بدل کر اس کی توجہ دوسری طرف کرائی۔دراب نے اٹھ کر ان کو بیڈ پہ ڈالا اور خود صوفے پہ بیٹھ کر لیپ ٹاپ آن کر لیا۔زوبی بیڈ پہ بیٹھ کر اپنے بال کھولنے لگی۔دراب کی نظر بھٹک کر اس کے بالوں میں الجھ گئی۔اس نے بامشکل اپنی نظر ہٹائی اور کام پہ مرکوز کی۔

"یہ عورت دھیان بٹانے کے سارے طریقے جانتی ہے۔"وہ سرگوشی میں خود سے بڑبڑایا۔زوبی کسی کام کے لیے اٹھی تو صوفے کے ساتھ ٹھوکر لگنے کی وجہ سے گرنے والی تھی لیکن بروقت دراب نے اسے سنبھال لیا۔۔

"دھیان سے یار۔میری ایک ہی بیوی ہے۔"دراب بے اسے بازوؤں سے تھام کر کہا۔زوبی جو سر جھکا کر آنکھیں مینچے کھڑی تھی اس کی گھمبیر آواز پہ سر اٹھا کر اسے

دیکھا تو اس کے بال لہرا کر دراب کے منہ پر پڑے۔دراب کو وہ ٹھنڈی پھوار کی طرح محسوس ہوئے۔

"کہنا کیا چاہتے ہیں آپ۔"زوبی نے تیکھے تیوروں سے پوچھا۔

"چاہتا تو میں بہت کچھ ہوں۔"دراب نے ابھی بھی اسے پکڑا ہوا تھا اس کا لہجہ لو دیتا تھا۔

"اب آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں"دراب کے اس لہجہ سے ویسے بھی اس کی جان جاتی تھی۔

"تمہیں تنگ کرنے کا پورا حق ہے میرے پاس۔"اس نے اسکے شفاف چہرے پی نظر جمائے چہرے پہ پھونک ماری۔

"کبھی کوئی کسر چھوڑتے بھی ہیں آپ۔"زوبی نے کہااور پیچھے ہٹنا چاہالیکن دراب نے گرفت مضبوط کرلی۔ پچھلے کچھ دنوں سے وہ اسے خوب تنگ کر رہا تھا جس کی وجہ سے وہ ہڑبڑا جاتی۔

"تو کوئی بہت پریشان ہے میرے تنگ سے۔"دراب نے اسے اپنے ساتھ صوفے پر بٹھالیا۔

"مجھے آج آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔ سو جائیں جا کر"زوبی نے گھور کر کہا۔

"میری میری بالکل ٹھیک ہاں ہاں البتہ تمہاری طبیعت ضرور خراب ہو رہی ہے۔"اس نے اس کے چہرے پہ پسینے دیکھ کر گھورتے ہوئے بولا۔

"یہ انسان میری جان لے کر رہے گا"وہ زیر لب بڑبڑائی۔دراب مسکرایا۔

"کیا بول رہی اونچا بولو۔"دراب نے مصنوعی رعب سے کہا۔

"نہیں کچھ نہیں۔"زوبی نے بھی کڑے تیوروں سے کہا۔

"فکر نہیں کریں میڈم جان بن جائیں جان بھی نکال لوں گا۔جاؤ سو جاؤ شاباش۔"
دراب نے کہتے ہوئے اسے آزاد کیا اور گال تھپتھپا کر کہا تو زوبی جلدی سے اٹھی اور جا کر بستر پہ لیٹ گئی۔

"کیا ہو گیا ہے ان کو۔" وہ کمبل میں لپٹی سوچ ہی سکی۔

اگلے دن جویریہ بیگم کا فون آیا۔دراب گھر پہ نہیں تھا۔زوبی نے کال اٹھائی۔

"اسلام علیکم پھپھو کیسی ہیں آپ۔" زوبی نے صوفے پہ بیٹھ کر سلام کیا۔

"وعلیکم السلام بیٹا۔میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو۔دراب اور بچے کیسے ہیں۔" انہوں نے محبت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"سب ٹھیک ہیں پھپھو۔بچے بہت شرارتی ہو گئے ہیں۔ارحا آپ کو بہت یاد کرتی ہے۔میں بھی بہت یاد کرتی ہوں۔کب آئیں گی آپ ملنے "زوبی نے اداسی سے ایک سانس میں بات کرتے ان سے پوچھا۔

"مجھے بھی بہت یاد آتی ہے میری جان۔آؤں گی بیٹا کچھ دنوں تک۔"انہوں نے کہا

۔

"جی ٹھیک۔"

اور سناؤ بیٹا تم خوش ہو ناں۔۔"انہوں نے اس سے مزید پوچھا۔

"پھپھو خوشی کا تو نہیں جانتی لیکن مطمئن ہوں۔"اس نے سکون سے جواب دیا۔

"اللہ کرے خوشیاں بھی تمہاری زندگی میں بہار بن کر آئیں۔۔بیٹا میں جانتی ہوں اتنی جلدی اب کچھ ایکسیپٹ کرنا مشکل ہے تمہارے لیے لیکن اگر تم اس رشتے کو

موقع دو گی تو وقت کے ساتھ ساتھ ہر زخم بھر جائے گا۔مجھے دراب پہ پورا بھروسہ ہے کہ وہ تمہیں سمیٹ لے گا۔"انہوں نے محبت سے اسے سمجھایا۔

"جی پھپھو۔۔"

"دراب خیال رکھتا ہے ناں تمہارا"انہوں نے پھر پوچھا۔

"جی پھپھو۔وہ بہت خیال رکھتے ہیں میرا،بچوں کا۔۔بچو کے لیے ان کا پیار دیکھ کر مجھے رشک آتا ہے خود پر۔دراب ایک اچھے باپ ثابت ہوئے ہیں۔"اس کے لہجے میں احترام بول رہا تھا۔

"بیٹا میاں بیوی کا جو رشتہ ہوتا ہے ناں برابری کا ہوتا ہے۔ہاں مرد کا درجہ اس لیے بلند ہے کہ وہ اپنی فیملی کا سربراہ ہوتا ہے۔اگر میاں بیوی دونوں رشتہ نبھائیں گے تو رشتہ قائم رہتا ہے۔اگر ایک فرد بھی اپنے فرض سے کوتاہی کرے گا تو دوریاں پیدا ہوتی ہیں۔۔رشتہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوت ہے۔میں ہمیشہ تمہیں اور دراب کو خوش دیکھنا چاہتی ہوں۔"انہوں نے اسے سمجھایا تو زوبی گہری سوچ میں پڑ گئی۔

"جی۔ پھپھو یہ ارحا سے بات کریں۔ وہ ضد کر رہی۔۔" زوبی نے ارحا کو فون پکڑا دیا اور خود کچن میں آ گئی۔

دوپہر میں دراب گھر آیا تو بچوں سے لاؤنج میں ہی ملاقات ہو گئی۔ کچھ دیر وہاں بیٹھ کر وہ کمرے میں آ گیا۔ زوبی کچن میں تھی اسی لیے اسے پتہ نہ چلا۔ ارحا سے پتہ چلا تو اوپر کمرے میں آ گئی۔ وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہ شیشے کے سامنے کھڑا گھڑی اتار رہا تھا

"السلام علیکم! اس نے آگے آتے سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام! دراب نے آئینے میں اس کا عکس دیکھتے جواب دیا۔

"آج جلدی آ گئے آپ۔۔" وہ کہتے ہوئے اس کا بیڈ پہ پڑا کوٹ اٹھا کر ہینگ کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں تمہیں اچھا نہیں لگا۔" دراب نے شرٹ کے بازو فولڈ کرتے ہوئے اس کو دیکھ کر کہا۔

"نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا۔ بس پہلے کبھی جلدی نہیں آئے ناں اسی لیے پوچھا ۔۔" وہ اس کا کوٹ ہینگ کر کے مڑی اور اس کے قریب آئی۔

"اچھا۔ بس کام آج جلدی ختم ہو گیا اسی لیے" دراب نے اس کو مسکراہٹ پاس کی اور بیڈ پہ جا کر ریلیکس ہو کر بیٹھا۔ زوبی کو اس نے نظروں کے حصار میں لے رکھا تھا۔

"میں سوچ رہی تھی آج باہر چلتے ہیں کہیں۔۔" زوبی نے جز بز ہوتے ہوئے کہا۔ دراب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"تم واقعی جانا چاہتی ہو۔؟ اس نے حیرت سے پوچھا۔

"جی۔میں۔وہ بچے ضد کر رہے تھے۔بس اسی لیے۔۔"اس نے بہانہ بنایا۔دراب اٹھ کر اس کے پاس آیا۔زوبی دو قدم پیچھے ہوئی۔

"بچوں کا بہانہ نہ بھی بناتی تو مجھے یقین تھا کہ یہ تم ہی چاہتی ہو۔دراب جمال کبھی زوبیہ دراب کو کسی بات کے لیے منع نہیں کر سکتا۔"دراب نے جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر گھمبیر لہجے میں کہا تو زوبی کا دل دھک دھک کرنے لگا۔

"نہیں میں بس ایسے ہی۔۔"اس نے اپنے بال کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا ۔دراب کو اس کی یہ ادا بہت بھائی۔

دراب کی بات نے اس کے گالوں پیہ سرخی بکھیر دی تھی۔پلکوں کی چلمن کا رقص مسحور کن تھا۔

"اپنی ان اداؤں کو سنبھال کر رکھو مسز"دراب نے شرارت سے کہا کر کہا تو زوبی نے اسے پیچھے کیا اور خود کمرے سے باہر نکل گئی۔دراب پیچھے گہرا مسکرایا تھا۔

رات کو وہ لوگ ڈنر کرنے باہر گئے تھے۔ایک بھرپور فیملی ٹائم سپینڈ کر کے وہ لوگ رات کو واپس لوٹے۔ارحا اور تیمور تو آتے ہی سو گئے۔

رات کو زوبی کی آنکھ کسی عجیب سے احساس کے تحت کھلی۔اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو دراب تیمور کو گود میں لیے ادھڑ ادھر ٹہل کر بہلانے کی کوشش میں تھا۔۔

"کیا ہوا دراب۔"زوبی نے پریشانی سے پکارا۔

"آں۔۔کچھ نہیں بس۔شاید نیند میں ڈر گیا تھا۔۔تم سو جاؤ۔"دراب نے اس کی ریلیکس کرنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

تقریباً آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا لیکن تیمور سو نہیں رہا تھا۔عجیب چڑچڑاپن آ گیا تھا اس میں۔زوبی لیٹ کر مسلسل اسے تیمور کو سنبھالتے دیکھ رہی تھی۔پھر وہ اٹھ کر اس کے پاس آئی۔

"اسے مجھے دے دیں۔آپ سو جائیں۔۔"زوبی نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ٹھیک ہے۔"دراب نے انکار کیا۔

"میں کہہ رہی ہوں ناں۔آپ نے آفس بھی جانا ہے صبح۔آپ سو جائیں۔۔"زوبی نے تحمل سے کہا۔

"تم بھی تو تھکی ہوئی ہو زوبی۔سارا دن بچوں کو سنبھالتی ہو۔میں ٹھیک ہوں تم ریسٹ کرو۔جاؤ شاباش۔"دراب نے اب کے نرمی اور محبت سے کہا تو زوبی کی آنکھوں میں نمی چمکی۔اندھیرے میں دراب وہ نمی نہ دیکھ سکا۔

"یہ دیکھو۔تیمور بھی سو گیا۔چلو اب۔"تیمور اس کے کندھے سے لگا سو چکا تھا۔زوبی سر ہلا کر جا کر بیڈ پہ لیٹ گئی۔دراب نے اسے لٹایا اور خود بھی واش روم گھس گیا۔

واپس آ کر وہ اپنی جگہ پہ لیٹا

"دراب۔"زوبی نے آہستہ سے پکارا۔

"ہاں۔"وہ دونوں سیدھے لیٹے ہوئے تھے۔

"کیا آپ کو مجھ پہ غصہ نہیں آتا"زوبی نے مدھم نم آواز میں پوچھا۔دراب نے اس کی آواز میں نمی محسوس کی تو اس کی جانب کروٹ لی۔

"یہ کیسا سوال ہے۔"دراب نے اندھیرے میں اس کی جانب دیکھ کر کہا۔وہ ابھی بھی سیدھی لیٹی تھی۔

""سوال سوال ہوتا ہے۔آپ جواب دیں۔"زوبی نے اٹل لہجے میں کہا۔

"نہیں مجھے نہیں آتا۔آ ہی نہیں سکتا۔"اس نے بھی حتمی انداز میں کہا۔۔

"کیوں کیوں نہیں آتا۔"زوبی دبے دبے غصے اور غم سے پوچھا۔

"کہانا نہیں آتا۔اور کیوں آئے گا بھلا غصہ۔ایسا کیا کر دیا ہے تم نے۔"دراب نے الٹا اس سے سوال کیا۔

"شادی والی رات میں نے آپ کو کتنا کچھ غلط کہا تھا۔آپ پہ بے بنیاد الزام لگایا تھا۔۔کیا تب بھی نہیں آیا تھا"زوبی نے اب پھر سے آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے کہا۔

"زوبی ادھر دیکھو۔میری طرف دیکھو۔"دراب نے بے بسی سے کہا۔وہ روتی گئی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا یہاں دیکھو۔۔"دراب نے پھر سے کہا تو زوبی نے اس کی جانب کروٹ لی۔

"رومت زوبی۔مجھے تکلیف ہوتی ہے۔"اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو پونچھے۔زوبی نے بھیگی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"دیکھو میں تمہاری کسی بات سے غصہ نہیں ہوا۔اس وقت جس کنڈیشن میں تم تھی تم نے اپنے دل کو ہلکا کرنا تھا۔اور میں جانتا ہوں انسان غصے میں کچھ بھی بول دیتا ہے جس کا اسے خود بھی پتہ نہیں ہوتا۔اور میں جانتا تھا کہ تم جان بوجھ کر نہیں بول رہی تھی وہ سب۔اسی لیے مجھے بالکل برا نہیں لگا۔۔نہ میں غصہ ہوں۔اب رونا بند کرو۔"دراب نے آنکھوں میں ڈھیر ساری محبت لیے اسے نرمی سے سمجھایا تو زوبی اس کی جانب خاموشی سے دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے معاف کر دیں ان سب باتوں کے لیے۔"زوبی نے نظریں جھکا کر نم آواز میں کہا۔

"زوبی اب تھپڑ پڑے گا۔۔معافی وہاں مانگتے ہیں جہاں ناراضگی ہو۔میں ناراض نہیں ہو تم سے۔"دراب نے تھوڑی سختی سے کہا۔

"لیکن مجھے تو گلٹ رہے گا ناں۔" زوبی نے ہلکی سی آواز میں احتجاج کیا۔

"بھاڑ میں بھیجو گلٹ کو اور ریلیکس کرو۔" دراب نے کہا نے زوبی نے سر ہلایا۔۔

آج دراب جمال نے اسے اپنی زات کا اعتماد دے کر متعبر کر دیا تھا۔ یہ تو محبت سے بھی اوپر کی بات تھی جو کسی کسی کے نصیب میں آتی ہے۔

"سو جاؤ اب۔" دراب نے اس کا گال تھپتھپایا اور سیدھا ہو گیا۔ زوبی مسکرائی۔ دراب تو سو گیا لیکن زوبی کو نیند نہ آئی۔ اس کا ذہن اب بھی بٹا ہوا تھا۔ زوبی نے دراب کو دیکھا جو ہاتھ سینے پہ دھرے پر سکون سو رہا تھا۔ زوبی نے ایک ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"مجھے محبت ہو رہی ہے آپ سے دراب۔" زوبی نے آہستہ سے کہا اور اس کا ہاتھ لبوں سے لگایا پھر مسکرا کر اس کی انگلیوں میں انگلیاں پھنسا کر اپنے سر کے نیچے کر کے آنکھیں موند گئی۔

صبح دراب کی فجر کے ٹائم آنکھ کھلی۔اس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو زوبی مزے سے سر کے نیچے رکھ کر سو رہی تھی۔دراب خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوا۔اس نے محبت بھری نظر اس کے شفاف چہرے پہ ڈالی۔پھر جھک کر اس کی پیشانی پہ بوسہ دیا ۔زوبی کی آنکھ اسی وقت کھلی تو دراب کو اوپر جھکا دیکھ کر شاک ہوئی۔پھر لال گلال ہوتے نظر جھکا گئی۔دراب مسکراتے ہوئے سیدھا ہوا۔

"میڈم میرا ہاتھ مجھے واپس دے دیں۔" دراب نے اسے دیکھ کر شرارت سے کہا۔تو زوبی کو دو سیکنڈ اس کی بات سمجھنے میں لگے جب سمجھ سے آئی تو اس نے اپنے

ہاتھ کو دیکھا جو اس کے ہاتھ کو زور سے جکڑے ہوئے تھی۔اس نے جلدی سے چھوڑا۔

"وہ۔۔یہ پتہ نہیں۔کیسے۔میں نے جان بوجھ کر نہیں۔کیا۔نیند میں شاید" دراب اس کا معصوم بہانہ سن کر مسکرایا۔

"میں نے صفائی مانگی۔" دراب نے آئبرو اچکا کر اسے گھورا۔

"نہیں۔۔۔پھر بھی یہ میں نے نہیں کیا۔میں کیوں پکڑوں گی آپ کا ہاتھ۔" زوبی نے بھی بھرپور اعتماد سے اب کی بار جواب دیا۔

"میں سب جانتا ہوں۔" دراب نے کہا اور اٹھ بیٹھا۔

"کیا جانتے ہیں۔؟؟ زوبی بھی اٹھ کر بیٹھی۔

"وہی جو تم چھپانا چاہتی ہوں۔" دراب نے شرارت سے اسے دیکھ کر آنکھ دبائی۔

"میں کیوں کچھ چھپاؤں گی بھلا۔میں تو کچھ نہیں چھپا رہی۔۔"زوبی نے تیزی سے کہا جیسے واقعی کچھ چھپا رہی ہو۔دراب نے مسکراہٹ دبائی۔

"مسز نماز کا ٹائم نکلا جا رہا ہے۔نماز پڑھ لیں"دراب نے کہا تو زوبی جھٹ سے بیڈ سے اتر کر واش روم کی جانب بڑھی۔اس کے بعد سے وہ روز اس کا ہاتھ پکڑ کر سوتی تھی۔۔دراب کو پتہ تھا لیکن کبھی اس پہ ظاہر نہیں ہونے دیا۔اس کی بیوی جس حال میں پر سکون تھی وہ خوش تھا۔

وہ خوش تھا کہ آہستہ آہستہ زوبی نے اس رشتے کو موقع دینا شروع کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دراب ارحا کا سکول میں ایڈمیشن کروانا چاہیے اب۔ساڑھے تین سال کی ہو گئی ہے اب تو۔"۔زوبی نے آئینے کے سامنے کھڑے دراب کو دیکھ کر کہا۔

"ہمم ٹھیک کہہ رہی ہو۔اس کا بے فارم بنوا لیتے ہیں۔۔پھر آگے دیکھتے ہیں"

دراب نے ٹائی پہنتے ہوئے اس کے پاس آتے ہوئے کہا۔بے فارم کے نام پہ زوبی چپ ہوئی۔دراب نے غور سے اسے دیکھا۔

"دراب آپ جانتے ہیں ناں کہ اس کے والد کا نام بھی بے فارم میں لکھوانا ہے۔"

زوبی نے اسے دیکھ کر یاد دلایا۔

"ہاں میں جانتا ہوں۔اس میں کیا ہے۔"دراب نے کہا۔زوبی چپ ہوئی۔

"وہ میں کہہ رہی تھی کہ آپ بے فارم میں اپنا نا۔"وہ کہنا چاہتی تھی کہ وہ بچوں کے نام کے ساتھ اپنا نام لکھوائے لیکن دراب نے اس کی بات کاٹی۔

"زوبی بچوں کے نام کے ساتھ ان کے اصلی والد کا نام ہی آئے گا۔وہ شایان کے بچے ہیں تو ان کو ان کی اصل پہچان ملے گی۔ان کے باپ کا نام میں بچوں سے نہیں چھین سکتا۔۔انہیں پتہ ہونا چاہیے کہ ان کا باپ کون ہے۔۔اور اس چیز کو لے کر تم

پریشان نہیں ہو۔۔"دراب نے آہستہ سے اسے سمجھایا تو زوبی اس کی جانب دیکھ کر نم آنکھوں سے مسکرائی۔

"اور کتنے احسان کریں گے مجھ پہ آپ۔"زوبی سوچ کر رہ گئی۔

دراب نے اس کی نم جھکی پلکیں دیکھیں اور تو آگے ہاتھ بڑھا کر زوبی کو کندھوں سے تھاما۔

"اب یہ آنسو کس خوشی میں ہیں۔"دراب نے محبت سے پوچھا۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔"زوبی نے سر اٹھا کر مسکرا کر کہا۔

"کتنی بار کہا ہے تم مجھے ہنستی ہوئی اچھی لگتی ہو نا کہ روتی ہوئی۔"دراب نے اس کے گال کو انگلیوں سے پوروں سے چھوا۔زوبی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تھینک یو۔"زوبی نے کہا تو دراب نے اسے گھور کر دیکھا اور پھر اسے کندھوں سے پکڑ کر آہستہ سے سینے سے لگا لیا۔۔ایک ہاتھ سے سے اس کا سر سہلایا اور

دوسرے اس کے گرد باندھا۔زوبی کی دھڑکن ایک پل کو رکی۔دراب نے ایسی پیش قدمی پہلی بار کی تھی۔

"دوستوں میں نو سوری نو تھینک یو۔۔""دراب نے شرارت سے کہا اس کا بال سہلا کر کہا تو زوبی بھی مسکرادی اور اس سکون کو آنکھیں موند کر اپنے اندر اتارا۔

"آپ کو دیر ہو رہی ہو گی۔"زوبی نے اسے وقت کا احساس دلایا۔تو دراب پیچھے ہٹا اور ایک نظر اسے دیکھا جو نظر جھکا گئی تھی۔

"ہاں دیر تو واقعی ہو رہی ہے۔دراب نے زو معنی انداز میں کہا۔زوبی نے اسے گھورا ۔وہ ہنس پڑا۔

"جائیں اب۔۔"اس نے اسے پیچھے دھکیلا۔

www.novelsclubb.com

"کیسی بیوی ہو جو شوہر کو بھیجنے پہ تلی ہو۔۔پتہ نہیں کونسی بیویاں ہوتی ہیں جو کہتی ہیں۔۔آج آفس نہ جائیں پلیز۔"دراب نے شکل بگاڑ کر کہا۔زوبی اس کے شکوہ پی ہنس پڑی۔

"جی نہیں مجھے کوئی شوق نہیں آپ کو روکنے کا۔"زوبی نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"افف۔سنگدل۔"اس نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"جائیں اب پھر کہیں گے عجیب بیوی ہے دیر کروادیتی ہے"زوبی نے پھر سے اسے گھورا۔

"بیوی تو سچ میں میری عجیب ہے جو شوہر کو جلدی آفس پہنچادیتی ہے۔"اس نے دہائی دی۔

"اچھا اچھا جا رہا ہوں۔ ویسے بہت سنگدل ہو تم زوبی۔" دراب نے شکوہ کیا۔ زوبی نے نظر چرائی۔ دراب اس کے پاس آتا اس کی پیشانی پہ محبت سے بوسہ دیتا نکلتا چلا گیا۔

وہ گھر واپس آیا تو لاؤنج میں ہنسی اور قہقہوں کی آوازیں آ رہی تھیں وہ حیرت میں گھرا اندر داخل ہوا تو جویریہ بیگم آفان اور ردابھا بھی علی اور انیہ کو دیکھ کر خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوا۔ ارحم۔ ارحا اور تیمور کی ان کے ساتھ خوب رونق لگی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور درمیان میں وہ دشمن جان بھی بیٹھی تھی جس کے چہرے پہ ان کے باعث خوشی جھلک رہی تھی۔ وہ خوشگوار حیرت میں مبتلا اندر داخل ہوا۔

"اسلام علیکم" وہ مسکراتے ہوئے آگے آیا۔تو سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔وہ آکر جویریہ بیگم کو ملا۔انہوں نے اس کا چہرہ چوما۔ان سے مل کر وہ باقی سب سے ملا

"کیسے ہیں بھائی۔" دراب نے زوبی کے ساتھ بیٹھتے ہوئے ان سے کہا۔

"میں ٹھیک ٹھاک۔تم سناؤ۔۔" اسی طرح باتوں،ہنسی مزاق میں وہ لوگ کافی دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے۔

"جاؤ بیٹا تم تھک گئے ہو روم میں جاؤ آرام کرو۔زوبیہ بیٹا جاؤ تم بھی" جویریہ بیگم نے کہا تو دراب اٹھ کر ایک نظر اسے دیکھ سر اثبات میں ہلاتا کمرے میں چلا گیا۔زوبی بھی اس کے پیچھے چلی گئی۔

وہ کمرے میں آئی تو دراب واش روم میں تھا۔وہ آکر بکھرا سامان سمیٹنے لگی کیوں کہ دراب بھی بے ترتیبی سے سخت چڑ تھی۔سامان سمیٹ کر وہ بیڈ پہ بیٹھی ۔اتنے میں دراب بالوں میں ٹاول پھیرتا باہر نکلا۔۔وہ جو اس کا انتظار کر رہی تھی اس کو اس طرح باہر آتے دیکھ سرخ ہوتی رخ موڑ گئی۔دراب نے اس کا سرخ چہرہ دیکھا اور بمشکل اپنے قہقہے پہ قابو پایا۔

"آپ کو شرم نہیں آتی اس طرح باہر آتے ہوئے۔"زوبی نے رخ موڑ کر کہا۔

"لو بیوی سے کیسی شرم۔دیکھ لیں آپ"۔"دراب آج شرارت پہ آمادہ تھا۔وہ شرٹ پہنتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں مجھے کوئی ایسے شوق نہیں۔"اس نے ہنوز اسی انداز میں کھڑے کہا۔

"میڈم اب آپ دیکھ سکتی ہیں۔میں کب کا شرٹ پہن چکا ہوں۔"دراب نے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جاتے کہا تو بال بنانے لگا۔زوبی نے رخ موڑ کر ترچھی

نظروں سے دیکھا پھر اسے شرٹ میں دیکھ کر سکھ کا سانس لیا۔دراب نے پرفیوم خود پہ چھڑکتے اس کا چہرہ دیکھا۔دراب شیشے سے ہٹ کر اس کے سامنے آیا۔

"آج بہت خوش ہو ویسے۔"دراب نے اسے کندھوں سے تھام کر کہا۔

"ہاں خوش ہوں اتنے دنوں بعد پھپھو اور سب سے ملی ہوں نا۔بچے بھی خوش ہو گئے ہیں۔"زوبی نے مسکرا کر کہا۔

"ہمم۔۔یہ تو ہے۔شوہر کے ہوتے ہوئے تو اتنا خوش کبھی نہیں ہوئی۔"دراب نے اس کے چہرے پہ جھولتی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے کہا۔

"آپ کو تو روز ہی دیکھتی ہوں۔۔"زوبی نے معصومیت سے کہا۔

"ہائے مر ہی نہ جاؤں اس معصومیت پہ۔"دراب نے گہرا سانس بھرا۔

"کیا ہو گیا ہے دراب۔"اسے دراب کی مرنے والی بات بری لگی۔

"محبت" دراب نے جھک کر سرگوشی کی۔زوبی کی حالت مرنے والی ہو گئی۔آج پہلی بار اس نے اس طرح اظہار کیا تھا۔

وہ نظر جھکا گئی۔دراب نے اس کے کیچر میں جکڑے بالوں کو آزاد کیا تو وہ پشت پہ بکھر گئے۔

"مجھے یہ بال ایسے اچھے لگتے ہیں۔انہیں باندھا مت کرو۔" دراب نے اس کے بالوں کو ہاتھ میں لیتا اسے سن کر گیا۔زوبی کا تو سانس لینا محال ہو رہا تھا گالوں پہ گلال بکھرا تھا۔

"وو۔وہ میں۔میں۔دراصل۔۔" وہ تھوڑا فاصلہ پیدا کرنی کوشش کرتی بولی۔

"بکری کی طرح میں، میں کیوں کر رہی۔" دراب نے مذاق کرتے اس کی مشکل آسان کرنے کی کوشش کی۔زوبی نے غصے سے اسے دیکھا۔

"میں بکری لگتی ہوں آپ کو۔" اس نے غصے سے پوچھا۔

"ہاں ساری باتوں میں یہی قابل غور بات لگی۔۔ کبھی فرصت میں بتاؤں گا کہ کیا لگتی ہو مجھے۔"اس نے اس کے چہرے پہ چمکتی لونگ کو دیکھ کر کہا۔

"ہاں جیسے آپ یہاں کاموں میں الجھے ہیں ناں جو فرصت نہیں ہے۔"وہ بے دھیانی میں بول گئی۔

"کیا چاہتی ہو دیوان نا لکھ دوں تم پہ۔"اس نے اس کی جانب جھکتے کہا۔

"اونہہ۔ بات وہ کیا کریں جو کر سکیں۔۔"زوبی نے مزاق اڑایا۔

"کہتی ہو تو عملی ثبوت پیش کیے دیتا ہوں۔"دراب نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے شرارت سے کہا۔زوبی نے زور سے نفی میں سر ہلایا مبادہ وہ کچھ کر ہی نہ دے۔

دراب گہری سانس بھر کر کہتا اسے نظر چرانے پہ مجبور کرتا پیشانی پہ بوسہ دے کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اب تم لوگ مجھے خوشخبری کب سنا رہے ہو۔۔"جویریہ بیگم نے زوبی اور دراب سے کہا۔وہ سب اس وقت لان میں بیٹھے تھے۔آفان اور ردادور بیٹھے اپنی باتوں میں مگن تھے۔بچے الگ کھیل رہے تھے۔

ان کی بات سن کو دونوں نے بے اختیار ان کی طرف دیکھا۔زوبی تو لال گلال ہوتے سر جھکا گئی جب کہ دراب منہ نیچے کر کے ہنس دیا۔

"امی دو پوتے پوتیاں ہیں تو سہی کیا کافی نہیں۔۔"اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"ہاں لیکن پھر بھی۔"انہوں نے کہا۔

"یہ علی ہے ناں۔کر دیں شادی اور خواہش پوری کر لیں اپنی۔"دراب نے پاس بیٹھے علی کو دیکھ کر شرارت سے کہا تو علی کی باچھیں کھل گئیں۔

www.novelsclubb.com

"میری جان وہ تو ٹھیک ہیں لیکن مجھے تمہارے اور زوبی کے بچے دیکھنے کی چاہ ہے" ان کی بات پہ زوبی نے بے اختیار انہیں دیکھا اور دراب نے اسے۔ زوبی کی آنکھوں میں نمی چمکی۔

'امی وہ بھی میرے بچے ہی ہیں۔" دراب نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں جانتی ہوں وہ تمہارے بچے ہیں میری جان۔۔ وہ میرے پوتے پوتیاں ہیں لیکن مجھے تمہاری اولاد دیکھنے کی بھی خواہش ہے۔" ان کی بات پہ زوبی کی آنکھوں میں نمی چمکی۔ وہ اٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔

"اسے کیا ہوا دراب۔" وہ پریشان ہوئیں۔

"کچھ نہیں امی۔ ایسے ہی شاید کوئی کام ہو۔ میں دیکھتا ہوں۔" وہ بھی اٹھ کر تیزی سے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ وہ کمرے میں آیا تو وہ بیڈ پہ اوندھی لیٹی تکیے میں منہ چھپائے رو رہی تھی۔ وہ جلدی سے اس کے پاس آیا۔

"زوبی میری جان۔ کیا ہوا۔ دیکھو امی کی باتوں کا وہ مطلب نہیں تھا۔ کچھ غلط مت سوچو۔" دراب نے اس کے پاس آ کر اسے اٹھایا تو زوبی اس کے سینے پہ سر رکھ کر رو دی۔

"دراب کیا میرے بچے آپ کے نہیں۔ پھپھو کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ صرف اس لیے کہ وہ شایان کے بچے ہیں۔" زوبی نے روتے ہوئے اس کی جانب دیکھ کر کہا۔

"نہیں میری جان۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔ امی کا وہ مطلب بالکل نہیں تھا۔ انہیں بھی اتنے ہی عزیز ہیں جتنے تمہیں اور مجھے۔ انہوں نے بس ایک خواہش کا ذکر کیا۔۔ وہ ہماری اولاد دیکھنا چاہتی ہیں۔ اور کچھ نہیں ہے۔" دراب نے اس کے گال سے آنسو صاف کرتے پیار سے سمجھایا۔

"آپ سچ کہہ رہے ہیں ناں۔" اس نے یقین دہانی چاہی۔

"ہاں میری جان۔۔یہی سچ ہے۔"دراب نے بھی یقین دلایا۔اور اسے متاع جان کی طرح سینے میں بھینچ لیا۔زوبی پر سکون ہوئی۔وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا۔

"زوبی۔"دراب نے پکارا۔

"جی۔"زوبی نے اس کے دل کی دھڑکن سنتے جواب دیا۔

"ہمیں ویسے امی کی بات کو سنجیدگی سے سوچنا چاہیے۔"دراب نے شرارت سے کہا تو زوبی نے آنکھیں کھلی رہ گئیں۔

"ہٹیں جائیں یہاں سے۔بے شرم۔"زوبی نے اس کے سینے پہ غصے سے مکہ رسید کیا تو دراب کا قہقہ بلند ہوا۔زوبی سرخ چہرہ لیے بھاگ گئی۔

جب سے وہ لوگ آئے تھے زوبی کمرے میں لیٹ آتی تھی۔رات تک وہ ردا اور پھپھو کے ساتھ بیٹھی باتیں کرتی رہتی۔دراب اس کا کمرے میں انتظار کرتا رہتا لیکن وہ بھی سونے کے ٹائم پہ آتی۔

آج بھی وہ دس بجے کمرے میں داخل ہوئی تو بچے سو چکے تھے۔ایک طرف سے وہ ریلیکس اس لیے بھی تھی کہ دراب ہی بچوں کو سلا دیتا تھا۔وہ کمرے میں آئی تو دراب بیڈ پہ بیٹھا اسے خشمگیں نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

"کیا ہوا آپ سوئے نہیں ابھی تک۔"وہ اس کے پاس آکر بیٹھتی بولی۔

"مل گئی فرصت شوہر کو پوچھنے کی۔"دراب نے کڑے تیوروں سے اسے گھورا۔

"میں پھپھو کے پاس تھی۔۔"اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"ہاں تو ایک عدد شوہر بھی ہے آپ کا جس کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔"اس نے شکوہ کیا۔

"کیوں آپ کو کیا ہوا۔۔" وہ حیرت سے بولی۔

"کیوں کچھ ہو گا ہی تو ہم پہ توجہ دی جائے گی" دراب نے اس کے ہاتھ کو ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"کیسی باتیں کرتے ہیں آپ۔" زوبی نے غصے سے اسے دیکھا۔ دراب ہنس پڑا۔

"ہاں تو ایسے تو ہاتھ آتی نہیں ہو۔۔ کچھ نی کچھ تو کرنا پڑے گا۔" دراب نے نرمی سے اس کا ہاتھ سہلایا۔

"اچھا بس بس زیادہ پھیلیں۔ سو جائیں صبح آفس جانا ہے۔" زوبی نے ہاتھ چھڑایا اور خود بھی لیٹ گئی۔

"یار نیند نہیں آ رہی۔ چلو کوئی مووی دیکھتے ہیں۔" دراب نے نہ بسور کہتے ہوئے آخر میں اس سے پوچھا۔

"دراب یہ کوئی وقت ہے مووی کا۔بچے جاگ جائیں گے۔"زوبی نے چڑ کر کہا۔

"ہاں ہم لیپ ٹاپ پہ دیکھیں گے ہینڈ فری لگا کر۔"دراب نے اس کا اعتراض رد کیا۔نیند تو زوبی کو بھی نہیں تھی۔

"ٹھیک ہے۔۔"وہ اٹھ بیٹھی۔دراب نے لیپ ٹاپ اٹھایا اور گود میں رکھا۔زوبی اٹھ کر اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔

"کونسی لگاؤں۔"دراب نے زوبی سے پوچھا۔

"امم۔titanic""زوبی نے جھٹ سے کہا تو دراب نے اسے گھورا۔کیونکہ وہ کوئی سو دفعہ یہ موووی دیکھ چکی تھی لیکن ہر بار اسے وہی دیکھنی ہوتی تھی۔

"زوبی یار کوئی اور بتاؤ۔یہ کتنی مرتبہ کی دیکھی ہوئی"اس نے کہا تو زوبی نے نفی میں سر ہلایا۔دراب نے بے بسی سے اسے دیکھا پھر مجبوراً اس کی خواہش پوری کرنی پڑی۔۔

کوئی ایک گھنٹہ ہو گیا تھا وہ موووی دیکھ رہے تھے۔زوبی تو دلچسپی سے دیکھ رہی تھی البتہ دراب بور ہو رہا تھا زوبی تو مکمل موووی میں گم تھی۔

اچانک چونک کر دراب نے اپنے دائیں جانب دیکھا جہاں وہ اب اس کے کندھے پہ سر رکھ کر موووی دیکھ رہی تھی۔وہ مسکرا دیا۔۔زوبی موووی دیکھ رہی تھی اور دراب اس کے چہرے کے نقوش حفظ کر رہا تھا۔موووی پوری ہونے سے پہلے ہی اس کے کندھے پر سر رکھے سو گئی تھی۔۔دراب کو اس کی سانسیں گردن پہ محسوس ہوئی تو آرام سے اس کو تکیے پہ لٹا کر اس پہ لٹا کر وہ اس کی ناک کی لانگ پہ لب رکھ کر پیچھے ہٹا اور خود بھی لیٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

رات کو دیر سے سونے کی وجہ سے دراب صبح 9 بجے تک سویا ہوا تھا۔آج چونکہ سنڈے تھا اسی لیے وہ اپنی نیند پوری کر رہا تھا۔زوبی جلدی اٹھ گئی تھی۔ارحا ابھی اٹھ چکی تھی۔اس کا منہ دھلوا کر وہ اسے اپنے ساتھ نیچے لے آئی۔سنڈے کے دن

سب ناشتہ دیر سے کرتے تھے اسی لیے باقی سب بھی دیر سے ڈائینگ ٹیبل پر آئے۔ناشتہ ریڈی تھا۔زوبی دو بار دراب کو اٹھانے گئی تھی لیکن وہ ابھی تک سو رہا تھا۔

"بیٹا دراب کہاں ہے۔اٹھا نہیں ابھی تک۔"جویریہ بیگم نے زوبی سے پوچھا۔

"نہیں پھپھو ابھی نہیں اٹھے۔۔میں اٹھا کر لاتی ہوں۔"زوبی نے کہا۔اب اس کی بس ہوئی تھی۔وہ ارحا کو ساتھ لیے چل دی۔ارحا کو سمجھا بجھا کر وہ کمرے میں لے گئی۔سامنے ہی سو رہا تھا۔ارحا زوبی کے اشارے پہ بابا بابا کرتی بیڈ کی جانب بڑھی۔

دراب ہنوز سو رہا تھا۔بال پیشانی پہ بکھرے پڑے تھے۔چہرے پہ وہی رعب تھا جو اس کی شخصیت کا خاصہ تھا۔زوبی کا دل تیزی سے دھڑکا۔ارحا کی آواز پہ وہ خیالوں سے چونکی۔

"مما بابا نہیں اٹھ رہے۔"وہ روہانسی ہوئی۔

"ابھی اٹھاتے آپ کے بابا کو۔" زوبی نے جھک کر اس کا گال چوما اور اسے اٹھا کر دراب کے سینے پر بٹھا دیا۔ اب ارحا بابا بابا کرتی کبھی اس کا بازو ہلاتی تو کبھی اس کا چہرہ چھو رہی تھی۔ زوبی نے ہنسی دباتے تیمور کو بھی لا کر بیڈ پہ بٹھا دیا جو خود بھی بابا کرتا اس سے لپٹ گیا زوبی نے ارحا کو اشارہ کیا تو وہ کھکھلاتی اب دراب کے بال ہاتھوں میں کے چکی تھی۔ زوبی ہنس دی۔

دراب یکدم بال کھینچنے کی وجہ سے نیند سے جاگا تو حیرت سے اپنے سینے پر بیٹھی بیٹی کو دیکھا جو اس کے بال پکڑ رہی تھی، پھر تیمور کو جو اس کے گال پہ کاٹ رہا تھا۔ پھر کچھ دور کھڑی ہنستی زوبی کو۔

www.novelsclubb.com

"ارے یہ میری چھوٹی دنیا نے بابا پر حملہ کیوں کر دیا۔" دراب ابا اٹھ کر بیٹھا تو ارحا اب اس کی گود میں تھی۔ دراب نے اس کا گال چوما۔ اور تیمور کو بھی گود میں بٹھا لیا۔

"مما۔ بابا اٹھ گئے۔" وہ تالیں بجاتی زوبی کو بتانے لگی۔

"اچھا جی تو یہ منصوبہ بندی تمہاری تھی۔" دراب اب اس کی جانب متوجہ ہوا۔اور کھینچ کر اسے بھی ساتھ گرالیا۔وہ جو جا رہی تھی اس افتاد پہ اس کے ساتھ آ گری۔دراب نے بازو سے اسے سنبھالا۔

آپ فریش ہو جائیں۔سب ناشتہ پہ انتظار کر رہے۔"اس نے اٹھنا چاہا۔

"نہیں بیٹھو یہاں پہلے حساب دو مجھے تنگ کرنے کا۔"اس نے اس کو ساتھ لگا لیا۔تیمور اب باپ کر چھوڑ کر ماں کا لاڈلا ہونے کا ثبوت دیتا اس کو چمٹ گیا۔اب ۔منظر کچھ یوں تھا کہ زوبی دراب کے حصار میں تھی اور ود دونوں ان کی گود میں تھے۔

www.novelsclubb.com

ارحا دراب کی گال پہ کس کر رہی تھی بار بار کیونکہ اس کا کبھی باپ سے پیار ختم ہی نہیں ہوتا تھا۔زوبی نے محبت سے دونوں کو دیکھا۔وہ خدا کا جتنا شکر کرتی اتنا کم تھا۔اس کے بچوں کو باپ کا پیار مل رہا تھا۔

"کیا سوچ رہی ہو۔"اس نے اس کو سوچ میں گم دیکھ کر کہا۔

"کچھ نہیں۔"اس نے جھٹ سے نفی میں سر ہلایا۔

"لومان لیا"وہ مسکرایا۔

"بابا مما کو بھی کشی دو۔"ارحا نے باپ کو دیکھ کر کہا تو زوبی کی سٹی گم ہوئی وہیں دراب نے اس کی شکل دیکھ کر قہقہہ لگایا۔

"ارحا پٹو گی مجھ سے"زوبی نے اس کو آنکھیں دکھائیں تو اس نے دانتوں کی نمائش کی۔

"کیوں بھئی کیوں۔خبردار میری بیٹی کو کچھ کہا۔میں اپنی بیٹی کی فرمائش ضرور پوری کروں گا"دراب نے ارحا کو خود میں چھپاتے زوبی کو شرارت سے دیکھ کر کہا تو زوبی بھاگنے کو پر تولنے لگی۔تیمور اب اپنے فیورٹ کام میں لگ چکا تھا۔وہ تھا باپ کے موبائل کو منہ میں لینا۔وہ کہیں سے بھی دراب کا فون ڈھونڈ نکالتا اور اسے منہ میں ڈالنے کی کوشش کرتا۔۔اور جب موبائل نہ ملتا تو منہ میں انگوٹھا ڈال لیتا۔زوبی

تو اس کی اس عادت سے خاصی پریشان تھی۔ لیکن دراب نے کہا کہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گا۔

دراب نے ارحا کے کیے پہ عمل کرتے ہوئے جھک کر زوبی کے گال پہ جھکا تو زوبی کا منہ کھل گیا اور اس نے چہرہ موڑ کر دراب کو دیکھا جو اس کے سرخ تاثرات انجوائے کر رہا تھا۔ ارحا تو اب خوش ہوتی تالیاں بجا رہی تھی اور اس کی دیکھا دیکھی تیمور بھی موبائل پھینکتا تالیاں بجانا شروع ہو چکا تھا۔ اسکی ننھی تالیوں کی آواز پہ زوبی اور دراب نے اسے دیکھا تو دونوں ہنس دیے۔

"ایک سیلفی ہو جائے۔" دراب نے اپنا فون اٹھا کر آگے کیا تو زوبی نے چونک کر اسے دیکھا اور دراب نے پوری فیملی کی تصویر اسی لمحے کلک کر لی۔ تصویر میں اب منظر کچھ یوں تھا کہ ارحا تیمور کی گال چوم رہی تھی اور زوبی دراب کو دیکھ رہی تھی۔

"پرفیکٹ فیملی پکچر۔" دراب نے تصویر دیکھ کر کہا تو زوبی نے تصویر دیکھی اور دل ہی دل میں ماشاءاللہ کہا۔

"چلو بچو جلدی سے نیچے چلو۔۔آج بابا ناشتہ بنائیں گے سب کے لیے۔" دراب ان کو کہتے ہوئے اٹھا۔

"لیکن دراب ناشتہ تو بن چکا ہے۔۔" زوبی نے اسے کہا۔ باتھ روم جاتا دراب رکا۔

"کوئی بات نہیں مسز۔۔ہم پھر بھی بنائیں گے۔آج اک دن بچوں کے نام۔" اس نے محبت سے کہا تو زوبی نے سر ہلا دیا۔زوبی بچوں کو لے کر نیچے چلی آئی۔

www.novelsclubb.com

چونکہ آج اتوار تھا تو دراب بچوں کے ساتھ خوب ہنگامہ کر رہا تھا۔بچوں نے اس کی خوب دوڑیں لگوائی ہوئیں تھیں۔اب بھی وہ بچوں کے ساتھ ہائیڈ اینڈ سیک کھیل

رہا تھا۔۔اب لوگ لان میں تھے۔جویریہ بیگم اتنے دنوں بعد گھر میں گونجتے قہقہوں کی نظر اتار رہی تھی۔آفان ردا اور جویریہ بیگم ان کو کھیلتے ہوئے دیکھ کر لطف اندوز ہو رہی تھیں۔

باری دراب کی تھی۔اس کی آنکھوں پہ پٹی باندھی گئی تھی۔علی اور انیہ بھی بچوں کے ساتھ انجوائے کر رہے تھے

"چاچو چاچو۔یہاں آئیں۔"ارحم نے اس کے نزدیک آکر کہا تو دراب اس کی طرف لپکا لیکن وہ بھاگ کر سائیڈ ہو گیا۔ارحا اور تیمور بھی اب باپ کو خوب ستا رہے تھے۔

"بچو اب تو تم لوگ گئے۔۔"دراب بولا اور ساتھ میں قدم آگے بڑھانے لگا۔زوبی جو اپنے دھیان میں باہر آ رہی تھی دراب کو دیکھ نا سکی اور زور سے اس سے ٹکرا گئی۔

"آہ۔" دونوں کے سر زور سے ٹکرائے۔دراب نے آنکھوں سے پٹی ہٹائی تو نظر زوبی پہ پڑی جو سر پکڑے اسے گھور رہی تھی۔

"کیا ہوا زیادہ لگ گئی کیا۔" دراب نے فکر سے پوچھا۔سب بچے کھی کھی کر رہے تھے۔

"یہ تو مارنے سے پہلے سوچنا تھا۔" زوبی نے منہ بسورا۔اسے سچ میں زور کی لگی تھی

"لو بھلا میں جان بوجھ کر تھوڑی نہ مارا ہے۔" دراب نے بھی جواباً کندھے اچکاتے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہان تو مارا تو ہے ناں۔جو کرنا تھا کر لیا۔ہٹیں اب۔" زوبی نے منہ پھلا کر کہا۔

"اچھا تو ساری غلطی میری ہے۔مان لیا۔لاؤ پھر دکھاؤ مجھے۔ابھی ٹھیک کر دیتا ہوں۔" دراب نے اس کا سر پکڑا۔

"بس کریں دراب۔سب بیٹھے ہیں پیچھے ہوں۔"زوبی نے اسے گھورا۔

"تو چلو کمرے میں چلتے ہیں"وہ بھی دوبدو بولا تو زوبی کا منہ کھل گیا۔اس نے آنکھ ونک کی

"دراب آپ سے اللہ پوچھے۔"زوبی بے بسی سے بولی۔

"پہلے تم۔تو پوچھو مریض کا حال"دراب نے دل پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔زوبی سے کھڑے رہنا محال ہوا۔

"امی آپ کو بہو صاحبہ مجھے دھمکی دے رہی ہیں۔"دراب نے اب اونچے میں جویریہ بیگم کو کہا۔اس کا فل ارادہ تھا زوبی کو تنگ کرنے کا۔زوبی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کیوں کیا ہوا۔"انہوں نے پوچھا۔ردا اور آفان بھی متوجہ ہوئے۔

"یہ کہہ رہی کہ روم میں چلو۔میں نے کہا نہیں ابھی بچوں کے ساتھ کھیلنا ہے۔۔تو کہتی اگر ابھی روم میں نہیں آئے تو میں کمرے میں دوبارہ نہیں آنے دوں گی۔اب میں بے چارا کیا کروں۔"اس نے معصوم شکل بنا کر جویریہ بیگم سے کہا تو زوبی کی سٹی گم ہوئی۔سب ہنسنے لگے تو وہ مزید خفت کا شکار ہوئی۔

*تم جاؤ بیٹا ان لوناں اس کی بات۔بعد میں کھیل لینا بچوں کے ساتھ "انہوں نے اسے کہا۔زوبی چپ کر کے کھڑی تھی جانتی تھی اگر کچھ بولی تو یہ انسان مزید کوئی گوہر افشانی کرے گا۔

"ٹھیک ہے۔آپ کہتی تو چلا جاتا ہوں۔"وہ ڈرامہ کرتا ہوا بولا۔

"آپ سے تو میں کمرے میں جا کر پوچھتی ہوں۔"زوبی نے دانت پیس کر کہا

"پوچھ لینا،پوچھ لینا،ہم تو کب سے انتظار میں بیٹھے۔۔"وہ مزید اس کا دل جلاتا بولا تو وہ پیر پٹک کر اندر چلی گئی۔دراب بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا پیچھے گیا۔

وہ کمرے میں آیا تو اڑتا ہوا کشن اس کے منہ پہ آ کر لگا۔ وہ بھونچکا گیا۔ ابھی وہ سنبھلا تھا کہ دوسرا تکیہ بھی منہ پہ آ کر لگا۔ وہ ہنستا ہوا تکیہ ہٹاتا آگے جو صوفے سے کشن اٹھا کر اسے مار رہی تھی۔ آگے آنے والے سارے کشن اس نے کیچ کر لیے اور اس کے قریب پہنچ گیا۔ وہ مڑ کر جانے لگی۔

"آپ ہماری جان بن گئے۔" وہ اس کے پیچھے آتا دلکشی سے گنگنایا

"اور آپ وبال جان بن گئے۔" وہ مڑ کر اسے اس کے انداز میں جواب دیتی تپا گئی۔ حساب برابر کرنا تو وہ بھی جانتی تھی۔

"خیریت مسز۔۔" اس کے پاس پہنچ کر دراب نے شرارت سے کہا۔

"کیا تھا وہ سب۔" زوبی نے غصے سے گھورا۔

"کیا سب۔۔" دراب انجان بنا۔

"وہی سب جو آپ نیچے کر رہے تھے۔"زوبی نے چڑ کر کہا۔کیا سوچتی ہوں گی پھپھو اس کے بارے میں۔

"رومانس کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔"دراب نے اس کی جانب جھک کر کہا تو زوبی نے دانت پیسے۔

"آپ نے مجھے سب کے سامنے ایمبیرس کر دیا دراب۔"اس نے شکوہ کیا۔دراب نے اس کی بات سن کر اسے پاس کیا۔

محرم ہو تم میری۔میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔"اس نے لو دیتے لہجے میں کہا۔اور اس کی رنگ والی انگلی چومی جس میں اب صرف ایک انگوٹھی تھی وہ جو دراب نے اسے دی تھی۔شایان والی اس نے اتار کر رکھ دی تھی۔زوبی کے چہرے پہ گلال بکھرا۔

"دراب آپ بالکل بھی شریف نہیں رہے۔۔"زوبی نے روہانسے ہوتے کہااور اسے پیچھے کیا۔

"ابھی بھی میری شرافت پہ شک ہے تمہیں۔"وہ آبرو اچکا کر بولا تو زوبی اسے گھورتی واش روم کی جانب بڑھی لیکن دراب نے ہاتھ پکڑ کیا۔

"دراب جائیں پلیز یہاں سے ورنہ میں نے پھپھو کو بلا لینا۔"اس نے دھمکی دیرے ہوئے کہا۔۔وہ اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھی۔دراب کی موجودگی میں وہ کئی کام نہ کر پاتی تھی۔اس کو دیکھ کر دل دو سو کی سپیڈ پکڑ لیتا تھا۔لیکن کچھ راتوں سے آ رہے مسلسل خواب اسے پریشان کر رہے تھے۔

"اچھا اچھا جا رہا ہوں۔۔دھمکی تو کوئی تگڑی دو۔"دراب نے اس کی روہانسی شکل دیکھی تو ہنستے ہوئے جلدی سے کمرے سے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

انیہ اپنے کمرے سے نکل کر باہر لان کی جانب جا رہی تھی جب اچانک علی سامنے سے آ دھمکا۔انیہ ڈر گئی۔

"خیریت ہے مسز یہ چھپنا چھپانا کب تک چلے گا۔۔یہ نکاح میں نے اس لیے تو نہیں کرایا کہ تم نظر آنا ہی چھوڑ دو" علی اس کے سامنے آتے اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"میں کب چھپی ہوں سامنے ہی تو ہوں۔" وہ جز بز ہوتی بولی۔حالانکہ وہ سچ کہہ رہا تھا۔

"میڈم اتنے دن سے جو آپ بھاگ رہی ہیں ناں۔اگر ایسا چلتا رہا تو رخصتی بھی میں ابھی لے لوں گا۔اسی لیے شرافت سے نارمل ہو جاؤ۔" وہ مسلسل اسے گھور رہا تھا۔

"ہاں تو تم نے خو کو دیکھا ہے۔ایسے دیکھتے ہو جیسے۔۔" اس کی زبان کو بریک لگی۔علی نے پر شوق نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"کیسے دیکھتا ہوں"!! وہ شرارت سے بولا اور اس کا ہاتھ پکڑا۔انیہ نے کچھ کہنا چاہا لیکن وہ اسے لے کر لان میں آ گیا اور کرسی پہ بٹھا دیا۔

"علی۔" وہ اٹھنا چاہتی تھی۔

"جان علی۔ بیٹھی رہو یہیں کچھ دیر میرے پاس۔" وہ اسے دوبارہ بٹھا کر خود بھی بیٹھ گیا۔

اب کچھ بولو بھی۔" اسے مسلسل خاموش دیکھ کر وہ بولا۔وہ نظریں جھکا گئی۔

"یار انیہ مجھے ایسی شرماتی گونگی انیہ بالکل نہیں پسند۔اس سے اچھا تو نکاح سے پہلے ہی تھی کم از کم لڑ تو لیتی تھی۔۔" وہ چڑ کر بولا

"علی سدھر جاؤ تم۔" وہ اسے گھور کر بولی۔جب اسے اس طرح ہر وقت گھور گھور کر دیکھے گا تو شرم تو آئے گی۔

"شکر کچھ بولی تو۔" وہ ہنس کر بولا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ نکاح کی خوشی تمہارے دماغ چڑھ گئی ہے۔" وہ کرسی دھکیل کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوہیلو میڈم میں نے کہا جانے کے لیے۔" وہ بدکتا اسے ٹوج کر بولا۔

"مسٹر مجھے اور بھی بہت کام ہیں۔۔" وہ بھی اسی کے انداز میں بولی۔

"میں تمہارا سر کا سائیں، مجازی خدا ہوں۔ میرا حکم ماننا تمہارا اولین فریضہ ہے" وہ دہائیاں دینا شروع ہو گیا۔ انیہ ہنس دی۔

"منہ دھور کھا اپنا اور پیچھے ہٹو۔" اس نے باہر جانا چاہا۔

"انیہ تم مجھ سے محبت کرتی ہی نہیں ہو۔" وہ اداس شکل بنا کر بولا۔

"علی پورے ڈرامے باز ہو تم۔" انیہ مسکرا کر سائیڈ سے نکلی۔

"تو پھر بولو کہ تم مجھے بے حد چاہتی ہو۔" وہ ضدی انداز میں بولا۔

"ہاں علی میں تمہیں بہت چاہتی ہوں۔"اس نے جان چھڑانے کے لیے جلدی سے بولا۔

"ہائے۔میں بھی تمہیں بہت چاہتا ہوں۔۔"علی آگے ہوتا اس کا گال چومتا ہنس کر بھاگ گیا انیہ شاک سی دانت پیستی اس کے پیچھے لپکی۔

"زوبی تمہارے بال نیچے سے بہت رف ہو رہے ہیں۔لگتا ہے آئلنگ نہیں کرتی تم۔"وہ اس وقت ردا کے ساتھ بیٹھی تھی جب ردا نے اس کے بال دیکھ کر کہا۔۔

"بھابھی آپ کو تو پتہ ہے مجھ سے بڑے بال نہیں سنبھالے جاتے۔اب اتنے عرصہ سے کٹنگ نہیں کرائی تو اس لیے ایسے ہو رہ۔"زوبی بھی اب اپنے لمبے بالوں سے تنگ آچکی تھی۔

"اچھا ایسی بات ہے تو پھر کیوں ناں آج پارلر چلیں۔میں بھی مینی کیور کروالوں گی ۔تم کٹنگ کروالینا۔۔"ردا کا آئیڈیا اسے بھی پسند آیا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی آتی ہوں تیار ہو کر۔"زوبی اٹھتے ہوئے بولی تو ردا بھی کمرے سے بیگ لینے چلی گئی۔کچھ دیر میں وہ دونوں پارلر کے لیے نکل گئیں۔۔

"بھابھی اب دیکھیں ناں کتنے اچھے لگ رہے ہیں۔۔قسم سے میں تنگ آگئی تھی لمبے بالوں سے"زوبی گھر میں داخل ہوتے ہوئے اپنے شولڈر کٹ بالوں کو دیکھ کر بولی تو ردا ہنس دی۔۔وہ پارلر کے بعد کچھ شاپنگ کر کے گھر آئی تھیں

"ہاں اچھے لگ رہے ہیں۔"ردا نے کہا اور دونوں لاؤنج میں آئیں۔۔

رات کو دراب بیڈ پہ بیٹھا تیمور کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ارحا تو ارحم کے ساتھ کھیل رہی تھی۔جب سے ارحم آیا تھا وہ اسی کے ساتھ پائی جاتی دونوں کی بنتی بھی بہت تھی۔زوبی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی ہاتھوں پہ لوشن لگا رہی تھی۔

"کیسا رہا آج کا دن۔"دراب نے تیمور کو ساتھ سلا کر اسے مخاطب کیا۔۔

"اچھا تھا۔بلکہ بہت اچھا تھا میں بھابھی کے ساتھ پارلر گئی اور پھر شاپنگ بھی کی۔" زوبی نے آئینے میں اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ اچھی بات ہے۔۔لیکن پارلر جانے کی تمہیں کیا ضرورت۔میں تو پہلے ہی تمہارے حسن کا اسیر ہوں۔"دراب بے گھمبیر لہجے میں کہا۔زوبی نے اسے گھورا۔اب وہ اپنی بالوں کی چوٹی کو کھول رہی تھی۔

"فضول نہیں بولی۔۔میں بس بالوں کی کٹنگ کروانے گئی تھی۔"اس نے اپنے بالوں کو ہاتھ سے سیٹ کرتے مسکراتے بتایا۔

"واٹ۔"دراب اس کے بال دیکھ کر چیخا۔۔

"کیا ہوا چلا کیوں رہے ہیں"زوبی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"زوبی تم نے بال کٹوا دیے۔"اس کی صدمے بھری آواز گونجی۔

"ہاں تو اتنے رف ہو رہے تھے۔مجھ سے نہیں سنبھالے جاتے تھے اتنے بڑے بال۔"

"تم نے مجھ سے پوچھا تک نہیں۔"دراب نے غصے سے کہا

"آپ سے کیوں پوچھنا تھا بھلا۔طبیعت تو ٹھیک ہے"زوبی اس کے پاس بیڈ پہ بیٹھ کر بولی۔

"زوبی تم اچھی طرح جانتی ہو کہ مجھے تمہارے لمبے بال پسند ہیں۔تم نے پھر بھی کٹوا دیے۔"دراب نے غصے سے اس کے بال ہاتھوں میں لے کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن مجھے نہیں پسند تھے دراب۔اس میں غصہ ہونے والی کیا بات ہے۔"زوبی کو اس کا غصہ ہونا سمجھ نہیں آیا۔

"اور۔میری۔میری پسند کی کوئی پرواہ نہیں تمہیں۔"دراب نے تاسف سے کہا ۔زوبی اسے دیکھ کر رہ گئی۔جو اتنی سی بات پہ خواہ مخواہ بدگمان ہو رہا تھا۔۔لیکن وہ اگر سمجھ جاتی کہ دراب جمال کو اس کے بالوں سے عشق تھا۔۔اور محبت میں تو محبوب کی ہر چیز پیاری ہوتی ہے۔

"پرواہ ہے۔لیکن یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔۔مجھے نہیں پتہ تھا آپ تنار یکٹ کریں گے۔۔"زوبی نے مصلحتاً کہا۔

"تمہارے لیے نہیں ہے۔لیکن میرے لیے ہے۔۔لیکن میں بھی کسے سمجھا رہا ۔تم کچھ سمجھ ہی نہیں سکتی زوبی۔"وہ سنجیدگی سے بولا اور رخ موڑ گیا۔

"دراب میری با۔۔"زوبی نے دکھ سے اسے دیکھا۔اس نے اسے بولانا چاہا لیکن وہ اس کا ہاتھ جھٹکتا لائٹ آف کرتا کروٹ لے کر لیٹ گیا۔زوبی اس سر پھرے کو دیکھ کر رہ گئی۔اپنے خالی ہاتھ کو دیکھ کر وہ بھی ایک نظر اسے دیکھ کر لیٹ گئی۔اس کا شوہر ناراض تھا اسے نیند کیسے آنی تھی۔

("افف زوبی تمہیں کب عقل آئے گی۔)وہ دل میں بولی۔اور پھر دراب کی پشت کو دیکھ کر اس کی طرف کروٹ لے گئی۔اب اسے رہ رہ کر بال کٹوانے پر افسوس ہو رہا تھا۔

اگلی صبح دراب صبح سے ہی منہ بنائے گھوم رہا تھا۔زوبی کو رہ رہ کر شرمندگی ہو رہی تھی۔وہ آفس بھی بنا بات کیے نکل گیا۔اس کی پریشان شکل ردا نے بھی نوٹ کی تو زوبی نے اسے سب بتا دیا۔

"اوہو۔یہ تو برا ہوا"ردا نے افسوس کیا۔

"بھابھی مجھے بتائیں اب میں کیا کروں۔وہ تو اتنا غصہ ہو گئے مجھ سے۔"وہ روہانسی ہوئی بولی۔

"میری جان جب دیور جی کو تمہاری لمبی زلفیں پسند تھیں تو کٹوانے سے پہلے سوچتی۔"ردا نے شرارت سے کہا تو زوبی نے انہیں گھورا۔

"بھابھی"وہ چڑی۔

"اچھا اچھا میری جان۔وہ اتنی دیر غصہ نہیں رہ سکتا۔تم منالو سمپل سا حل ہے۔۔"ردا نے اسے کہا۔

"لیکن بھابھی میں کیسے مناؤں۔وہ تو اتنی غصے سے دیکھتے ہیں کہ سمجھ ہی نہیں آتا کیا بولوں۔"اس نے اس کا پچھلی بار کا ناراض ہونا یاد آیا۔

"کوشش کر کے دیکھ لینا۔دل بڑا کرو۔اب تم جاؤ۔۔میں اپنے مزاجی خدا کو دیکھ لوں۔"ردا نے آفان کی آواز سن کر شرارت سے کہا تو زوبی ہنس دی۔ردا چلی گئی تو وہ پھر سے منہ پہ بارہ بجائے سوچنے لگی۔

شام میں دراب واپس آیا تو وہ سیدھا کمرے میں گیا۔وہ کمرے میں انٹر ہوا تو کمرے میں کوئی نہیں تھا۔وہ فریش ہونے کی غرض سے واش روم گھس گیا کیونکہ زوبی اس کے کپڑے پہلے ہی واش روم میں لٹکا دیتی تھی۔واپس آکر وہ بیڈ کی جانب آیا لیکن وہاں پہ کوئی کارڈ پڑا دیکھ کر اسے اٹھایا۔کھول کر دیکھا تو اس پہ آئی ایم سوری بڑے بڑے الفاظ میں تحریر تھا اور ساتھ میں سیڈ والی ایموجی بھی بنی تھی۔بے ساختہ اس کے لبوں کے کے کنارے مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔اس نے کارڈ واپس بیڈ پہ رکھا اور نیچے آگیا۔کھانے کی ٹیبل پر بھی وہ سنجیدہ شکل بنائے بیٹھا رہا۔زوبی کو لگا اس کا پلین فیل ہو گیا ہے۔کھانے کے بعد وہ کمرے میں آگیا۔زوبی ٹیبل سمیٹنے

لگی۔ پھر وہ جلدی سے کمرے کی طرف بڑھی۔۔ چہرہ تھتھپاتے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔ اور کمرے میں داخل ہوئی۔ سامنے دراب ارحا کو گود میں بٹھائے اس کے بال سنوار رہا تھا۔ اسے اپنی بیٹی کے سنہرے بال بھی بہت پسند تھے۔ اکثر اس کے لمبے بال بھی وہی سلجھایا کرتا تھا۔ تیمور ساتھ ہی سو رہا تھا۔

"بابا میں بھی مما کی طرح کٹنگ کرواؤں گی۔۔" ماں کو دیکھ کر اس کو بھی شوق ہو چلا تھا۔

"نہیں میری جان۔ آپ کٹنگ نہیں کراؤ گے۔ ارحا کے بال ایسے ہی بہت پیارے ہیں۔۔" دراب نے اس کے بال سلجھاتے پیار سے کہا۔ زوبی ایک بار پھر شرمندی ہوئی۔

"اوکے بابا۔" اس کے لیے باپ کی ہر بات اہم ہوتی تھی۔ وہ دراب کا گال چوم کر بولی۔

"میرا اچھا بچہ۔ صرف میری بیٹی اپنے بابا کی بات مانتی ہے۔ باقی کسی کو خیال نہیں۔" دراب نے بھی اس کی بالوں کو چھوٹی چھوٹی پونیوں میں جکڑ کر زوبی کو سناتے کہا تو زوبی نے گھور کر اسے دیکھا۔ ارحا اب اتر کر باہر بھاگ گئی تھی۔ زوبی نے دراب کی جانب قدم بڑھائے لیکن دراب بھی اب اس کی اپنی طرف آتے دیکھ کر اٹھا تھا۔

"ناراض ہیں آپ۔" زوبی نے اس کا ایسے اگنور کر کے جانا دیکھا تو وہ ہانسی ہوئی پوچھا۔ دراب کے قدم رکے۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا نہیں ہونا چاہیے۔" اس نے سنجیدہ نظر زوبی پہ ڈالی۔ زوبی نے تھوک نگلا

"ن۔۔ نہیں ہونا چاہیے۔۔" اس نے ہمت کر کے کہا۔

"کیوں نہیں ہونا چاہیے۔۔کم از کم ناراض ہونے کا حق تو ہے مجھے۔باقی حق تو چھین لیے گئے ہیں۔"اب کے دراب نے اسے گھورا۔

"دیکھیں ناراض نہیں ہوں۔"زوبی نے جھٹ سے کہا۔

"روٹھے ہوئے کو منایا جاتا ہے۔"دراب نے اس کی طرف دیکھ کر باور کرایا۔

"آپ جانتے ہیں مجھے منانا نہیں آتا۔"زوبی نے بے بسی سے کہا۔۔یہ سچ تھا کہ پہلے بھی ہمیشہ دراب ہی زوبی کو مناتا تھا۔

"تو کب منانا آئے گا جناب کو۔"دراب نے اس کی بات پہ بمشکل خوف کو کنٹرول کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نہیں منایا کروں گی۔آپ خود ہی مان جایا کریں۔بلکہ آپ ناراض ہی مت ہوا کریں۔"زوبی نے اب اس کے قریب ہو کر کہا۔

"تو جو میری ارمانوں کا خون کرتی ہو وہ۔" دراب نے بھی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

"دیکھیں ایسے نہیں کہیں۔۔بس بال ہی تو کٹوائے ہیں۔کیا آپ کو اچھے نہیں لگ رہے۔او۔آئیندہ کبھی نہیں کٹواؤں گی۔۔" زوبی نے کہتے ساتھ بال کھول کر اس کے سامنے گھوم کر لہرائے تو اس کی اس ادا پہ دراب نے بمشکل کنڑول کیا۔

"پکا اب نہیں کٹواؤ گی۔۔" دراب نے پوچھا۔

"کبھی نہیں۔" زوبی نے جھٹ سے کہا تو دراب مسکرایا۔

"آپ مان گئے ہیں ناں۔۔" زوبی نے اس کو مسکراتے دیکھ کر کہا۔

"نہیں ابھی منایا ہی نہیں تم نے۔" دراب نے شرارت سے کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

"لیکن ابھی تو آپ مسکرا رہے تھے" زوبی نے اپنے ہاتھ کو اس کے ہاتھ میں دیکھ کر کہا۔ دراب ہنس دیا۔

"زوبی۔" دراب اس کی ناک میں چمکتی لانگ کو دیکھ کر فدا ہوا اور زوبی کو قریب کیا اور ماتھے سے ماتھا ٹکرایا۔ زوبی نے سر سہلایا۔۔ دراب ان لمحات کے خوشگوار احساس میں گھرا تھا۔ وہ جانتی تھی دراب اس سے محبت کرتا ہے۔ لیکن وہ خواب، وہ خوف اسے آگے بڑھنے نہیں دیتے تھے۔

"دراب۔" زوبی نے اسے پکارا۔

جان دراب۔" دراب اس کا گال سہلا کر بولا۔ زوبی اس کے طرز مخاطب پہ سرخ ہوئی۔

"ہٹیں اب۔ سونا ہے۔ ارحا کو دیکھ لوں میں۔۔" زوبی نے دل کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ تو دراب پیچھے ہٹا البتہ ہاتھ نہیں چھوڑا۔

"میں یقین سے کہہ سکتا ہوں تمہیں منانا کبھی نہیں آسکتا۔" وہ جی بھر کر بدمزہ ہوا۔ زوبی ہنس پڑی دی۔

"سو جائیں چل کر۔" وہ دور ہوتی بولی۔

"گن گن کر بدلے لوں گا۔" وہ غصے سے کیتا ہوا بستر میں گھس گیا اور سوئے تیمور کو جھک کر پیار کرنے لگا جس سے وہ کسمسانے لگا۔

"دراب وہ اٹھ جائے گا۔۔ پھر مشکل سے سوئے گا۔ نہیں کریں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" زوبی نے اسے دھمکی دی۔

"وہ ویسے بھی کوئی نہیں ہے۔۔" دراب اسے غصے سے کہتا کمبل میں چھپ گیا۔ زوبی ہنس کر رہ گئی۔

_____

رات کا وقت تھا جب دراب کو کسی کی بولنے کی آوازیں آئیں۔وہ نیند سے بیدار ہوا تو مسلسل رونے کی اور سسکیوں کی آواز آرہی تھی۔وہ ہڑبڑا کر اٹھا تو نظر زوبی پی پڑی جو نیند میں کچھ بڑبڑا کر رو رہی تھی۔

"ن نہیں۔میں نہیں۔"وہ روتی ہوئی بول رہی تھی۔

"زوبی۔"دراب نے اسے پکارا لیکن وہ ہوش میں نہیں تھی

"میں نہیں۔۔۔بے۔وفا۔۔۔ننہ۔۔شایا۔"دراب کو اس کے الفاظ نہیں سمجھ آ رہے تھے۔

"زوبی اٹھو۔کیا ہوا۔"دراب نے اس اٹھایا تو وہ چیخ مار کر اٹھی۔وہ ڈری سہمی تھی۔پسینے سے چہرہ شرابور تھا۔وہ کھلی آنکھوں سے دراب کی طرف دیکھنے لگی پھر وہ اٹھ کر بیٹھی۔آنسو تواتر بہہ رہے تھے۔

"زوبی میری جان کیا ہوا۔" دراب نے اس کو بازو سے پکڑ کر کہا تو زوبی نے اس کا بازو جھٹک دیا۔

"نہیں۔" وہ پیچھے ہٹتی بولی۔

دراب نے حیرت سے اس کا رویہ دیکھا۔۔

"زوبی بتاؤ کیا ہوا ہے۔ کوئی برا خواب دیکھا ہے۔ ہاں بتاؤ۔" دراب نے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر پیار سے پوچھا۔ زوبی نے بے بسی سے آنسو بہاتے اسے دیکھا تھا۔

"دراب۔" وہ کپکپاتے ہونٹوں سے بولی۔ دراب کا دل کٹا۔ اس نے اس کا گال صاف کیا۔

"زوبی۔ سب ٹھیک ہے وہ خواب تھا۔ ریلیکس کرو۔" دراب نے اسے پر سکون کرنے کی کوشش کی۔

ہاں۔وہ خواب تھا۔"وہ کھوئی کھوئی بولی۔

"ادھر دیکھو میری طرف"دراب نے اس کو اپنے سامنے بٹھایا۔

اسے دیکھ کر اسے تکلیف ہوئی۔رونے کی وجہ سے آنکھیں سوج چکی تھیں۔بال بکھر گئے تھے۔آنسوؤں کے گالوں پہ مٹے مٹے نشان تھے۔

"اب بتاؤ کیا دیکھا تھا۔"دراب نے نرمی سے پوچھا تو زوبی اس کی طرف دیکھنے لگی۔کیسے بتاتی اسے کہ کیا دیکھا ہے۔۔وہ بتانا چاہتی تھی لیکن بتا نہیں پاتی تھی۔۔ ۔نہیں سمجھ آتا تھا کیا کرے۔پھر وہ دراب کے سینے سے لگ گئی جیسے اس میں چھپنا چاہ رہی ہو۔

"میں ڈر گئی تھی۔"اس نے جھوٹ بولا۔

"میرے ہوتے ہوئے کیوں ڈر گئی" اس نے اس کے سر پہ لب رکھے۔زوبی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا دراب سر جھکا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔دراب کو ایسے لگا جیسے وہ کچھ کہنا چاہتی ہو۔

"کیا ہوا زوبی۔کچھ کہنا چاہتی ہو کوئی بات ہے تو بتاؤ" دراب نے محبت سے پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلاتی پھر سے اس میں چھپ گئی۔

"زوبی کبھی کوئی بات مجھ سے شئر کرتے وقت سوچنا مت۔بلا جھجک مجھے بتا دیا کرو۔میں ہمیشہ تمہیں سنوں گا۔میرے لیے تمہاری خوشی اور سکون سب سے عزیز ہے۔میں ہمیشہ تمہیں اپنے دل کے بہت قریب دیکھنا چاہتا ہوں۔۔" دراب نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا جو اس کے حصار میں پر سکون سی تھی۔دراب کا لفظ لفظ زوبی کے زخموں پر مرحم رکھ رہا تھا۔۔اسے پر سکون کر رہا تھا۔وہ آنکھیں موندے مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"سوری۔میں نے آپ کی نیند خراب کر دی۔سو جائیں آپ۔"زوبی کو اب جب خیال آیا تو فورا دور ہوئی۔

"تم پہ ہزوروں نیندیں قربان ہیں زوبی۔مجھے کبھی گوارا نہیں کہ کہ میری زوبی بے سکون ہو اور میں چین سے سو جاؤں۔ کبھی نہیں۔"دراب نے اس کے گال کو چھو کر محبت سے کہا تو زوبی شرم سے سر جھکا گئی۔دراب نے اسے آزاد کیا تو وہ اپنی جگہ پہ لیٹی اور دراب بھی اس کے ساتھ کچھ فاصلے پہ لیٹ گیا۔دراب سیدھا لیٹا تھا تو زوبی نے اس کی جانب کروٹ لی ہوئی تھی۔

"دراب۔"چند منٹ دراب کو دیکھنے کے بعد زوبی نے آہستہ سے اسے پکارا۔

"ہمم۔"دراب نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

"میں آپ کے سینے پہ سر رکھ کر سونا چاہتی ہوں۔"عام سے لہجے میں بول جھجک کر بول کر وہ دراب کو ساکت کر گئی۔

"آجاؤ۔" دراب نے فورا کہا تو زوبی اس کے قریب ہوتی اس کے کندھے پہ سر رکھ گئی۔ دراب نے اس کے سر کے نیچے سے بازو گزار کر اس کے سر پہ رکھا اور آہستہ آہستہ اس نے سر میں انگلیاں چلانے لگا۔ زوبی اپنے ہاتھ کے نیچے اس کا دھڑکتا دل محسوس کر سکتی تھی۔

کیسے بتاؤں دراب میں آپ کو۔ میں بہت تکلیف میں ہوں۔" زوبی نے سوچا۔ آنسو پھر سے آنکھ سے بہہ نکلا جو دراب کو اپنے سینے پہ محسوس ہو گیا۔

"زوبی تم ٹھیک ہو۔" دراب نے فکر سے پوچھا۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں" وہ آہستہ سے بول سکی۔

"یہاں دیکھو میری طرف" دراب کو یقین نہیں ہوا۔ وہ جانتا تھا کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے جو اسے ہریشان کر رہی ہے۔ لیکن وہ چاہتا تھا وہ اسے خود بتائے زوبی نے زرا سا زرا چہرہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

"مسکراؤ۔" دراب نے نیا حکم دیا۔ تو زوبی مسکرادی۔ دراب اس دھوپ چھاؤں کے منظر کو دیکھ کر رہ گیا۔

"تم دن بہ دن میرے لیے بہت خاص ہوتی جارہی ہو۔ کیا جادو کیا ہے کی تمہارے دور جانے سے ڈر لگتا ہے۔" دراب نا لہجہ بوجھل سا تھا۔ زوبی نے اپنی لانبی پلکیں جھکائیں۔

"میں کونسا دور جارہی ہوں۔" اس نے معصومیت سے کہا۔

میں جانے بھی نہیں دوں گا کبھی۔" جزبات سے میں کہتے اس کی صبیح پیشانی پہ بوسہ دیا تھا۔۔ زوبی نے آنکھیں بند کر کے اس احساس کو اپنے اندر اتارا۔

"سو جاؤ اب ایک بھی آنسو نہ بہے۔ یہ بہت قیمتی ہیں۔" دراب بے اس کے گال پہ اٹکا واحد آنسو بھی اپنی انگلی سے چن لیا۔ زوبی اسے دیکھتی رہی۔ دونوں ایک دوسرے کے محرم تھا۔۔ دونوں ہی محبت کرتے تھے لیکن ایک اظہار کرتا تھا اور دوسرا ڈرتا تھا۔

"ہمم۔" وہ سر ہلا گئی۔ دراب نے ہاتھ سے اس کی لانگ کو ہلکا سا چھوا تو زوبی پھر سے آنکھیں بند کر گئی۔۔ دراب ہنس دیا اور خود بھی اس کے گرد حصار مضبوط کر گیا۔ وہ ڈر گیا تھ آج زوبی کو اس حالت میں دیکھ کر۔۔ اس کا دل کٹتا تھا۔ وہ بیان نہیں کر سکتا تھا وہ بے بسی جو وہ اسے تکلیف میں دیکھ کر محسوس کرتا تھا۔ اس کا بس چلتا تو پوری دنیا کی خوشیوں اس کے قدموں میں لا کر رکھ دیتا۔

زوبی کی دھیمی سانسیں محسوس کر کے دراب نے جھک کر اسے دیکھا اور اس کی کنپٹی چومتا خود بھی آنکھیں موند گیا۔

زوبی کو دراب کی عادت ہوتی جا رہی تھی۔ اور یہ عادت محبت سے بری چیز تھی۔ دراب کے شوخ جملوں سے وہ ابھی بھی گھبرا جاتی تھی اور شرما کر بھاگ جاتی تو دراب دل مسوس کر رہ جاتا۔ تین دن بعد ان کی شادی کو ایک سال ہونے والا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک فارن ڈیلیگیشن آرہا تھا۔دراب نے ان کو لے کر ایک علاقے کا وزٹ کرانے لے کر جانا تھا۔اسی لیے وہ انہیں گھر لے آیا۔دراب کے ساتھ ایک انگریز لڑکی جو تقریبا پچیس تیس سال کی ہو گی جینز اور سلیو لیس شرٹ پہنے ہوئی تھی اور ایک انگریز لڑکا تھا۔دراب انہیں لے کر لاؤنج میں آیا۔ان دونوں نے گھر کی بہت تعریف کی۔

زوبی کو دراب نے چائے کا بولا تو وہ ایک نظر اس میک اپ کی دکان کو دیکھ کر کچن میں چلی گئی۔اسے وہ زہر سے بھی بدتر لگی جو دراب کے ساتھ چپک چپک کر ہنس رہی تھی۔اور سب سے زیادہ تو دراب کی ہنسی لگ رہی تھی۔دراب انہیں لے کر لاؤنج میں ہی بیٹھ گیا۔وہ لوگ کچھ ڈسکس کر رہے تھے۔

زوبی چائے لے کر لاؤنج میں آئی اور ٹیبل پہ رکھی۔

"ہواز شی۔"اس نے انگریزی لہجے میں پوچھا۔دراب نے چائے رکھتی زوبی کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"شی ازمائے وائف۔زوبی۔"دراب نے مسکرا کر تعارف کروایا۔

"اوہ آئی سی۔"اس انگریزن نے عجیب سا منہ بنایا تو زوبی کو غصہ آیا۔وہ ایک نظر دراب کو غصے سے دیکھ کر واپس چلی گئی۔کچن میں آکر وہ غصے سے سرخ ہونے لگی۔

"اونہہ۔شکل تو دیکھو باندری کی۔ایسے جڑ کر بیٹھی تھی جیسے اس کی ملکیت ہو۔اور وہ بھی کیسے ہنس ہنس کر بات کر رہے تھے۔مجھے ایک نظر دیکھا تک نہیں۔ہاں دل بھر گیا ہو گا۔پتہ نہیں آفس میں کتنی لڑکیوں سے ہنس ہنس کر باتیں کرتے ہوں گے۔"

اب وہ لوگ کام میں مصروف ہو چکے تھے۔دراب لیپ ٹاپ پہ کچھ ان لوگوں کو سمجھا رہا تھا۔اتنے میں ارحا بھاگتی ہوئی بابا بابا کرتی دراب کے پاس آگئی۔

"بابا۔"وہ اس کی ٹانگوں سے آکر لپٹ گئی تو دراب نے بھی اس کا جھک کر گال چوما۔اور اپنے پاس بٹھا لیا۔زوبی نے کچن سے جھانکا۔لاؤنج کا منظر صاف نظر آرہا تھا۔

ارحاب دراب کے لیپ ٹاپ کو چھیڑ رہی تھی۔دراب پیار سے اسے منع کر رہا تھا لیکن وہ شرارتوں میں مگن تھی۔زوبی کو مزہ آیا دیکھ کر کہ اس کا کام اس کی بیٹی کر رہی تھی۔

دراب تو نارمل تھا کیونکہ وہ ایسی حرکتیں کرتی رہتی تھی۔لیکن اب اس کے ساتھ بیٹھی فرنگن بار بار ڈسٹرب ہونے کی وجہ سے غصے سے سرخ ہو چکی تھی۔

"ہئے گرل۔۔گیٹ لاسٹ فرام ہئیر۔ایڈیٹ۔۔"وہ انگریزی میں ناگواری سے ارحا کو بولی۔ارحا کو سمجھ تو نہ آئی لیکن اس کا غصہ دیکھ کر ڈر گئی۔دراب نے سہمی ارحا کو دیکھ کر غصے سے اسے یکھا ابھی وہ انہیں کچھ سناتا کہ زوبی دندناتی ہوئی وہاں آئی۔اس فرنگن کی بات سن کر اس کا پارہ ہائی ہوا۔

"اوہیلوم۔آپ کا یہ رعب یہاں پہ نہیں چلے گا۔۔خبردار جو میری بیٹی کو کچھ کہا۔اور آپ اگر آپ کو کام کرنے ہوتے ہیں تو اپنے آفس میں کیا کریں اگر میری بیٹی آپ کو ڈسٹرب کرتی ہے تو۔۔لاوارث نہیں ہے میری بیٹی جو کوئی بھی ایرا غیرا

اس کو آ کر ڈانٹ دے گا۔اس کی ماں ابھی زندہ ہے۔"زوبی غصے سے اس کو انگریزی میں ہی بولتی اپنی ساری فرسٹریشن نکال چکی تھی دراب کو غصے سے دیکھا۔اسے لگا تھا کہ دراب جان بوجھ کر خاموش بیٹھا تھا ورنہ وہ کچھ کہہ ہی سکتا تھا اسے لیکن اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اوپر چلی گئی۔دراب نے ضبط سے اس کے الفاظ سنے۔۔

Excuse me...The pending work will be " done in office..you can leave now..Driver ".will drop u

دراب نے سپاٹ چہرے سے ان کو کہا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اوپر کمرے میں چلا آیا۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ ارحا کو گود میں اٹھائے بہلا رہی تھی۔ دراب نے غصے سے جا کر اس کا بازو جکڑا۔

"کیا بکواس کی ہے تم نے نیچے۔ وضاحت دینا پسند کرو گی۔۔" دراب نے غصے سے پوچھا۔ آج پہلی بار وہ غصہ کر رہا تھا۔ زوبی سہمی۔

"وہی جو آپ نے سنا ہے۔ کچھ غلط نہیں کہا میں نے۔" زوبی نے بھی غصے سے جواب دیا۔

"بس بہت ہو گیا ہے زوبی۔۔ بہت ڈھیل دی ہے میں نے تمہیں زوبی۔ لیکن بس اب اور نہیں۔ اور کیا بکواس کی ہے تم نے نیچے کہ ارحا تمہاری بیٹی ہے۔ نہیں مس زوبی۔ تمہارے کہنے سے میرا اس سے رشتہ ختم نہیں ہو گا۔ یہ میری بیٹی ہے سمجھی تم۔" دراب نے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اسے رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا کی زوبی کو ابھی بھی لگتا ہے کہ وہ بچوں کو پیار نہیں کرتا۔ لیکن اب اور نہیں۔۔ کتنا سمجھائے وہ اسے

"نہیں ہے یہ آپ کی بیٹی کہنے سے کوئی بیٹی نہیں بن جاتا۔ حقیقت آپ بھی جانتے ہیں یہ شایان اور میری بیٹی ہے۔" زوبی اس کے غصے کو دیکھ کر ڈر گئی لیکن ہمت کر کے بول کر دراب کے دل پہ وار کیا۔

"اور کتنا یقین دلایا جائے تمہیں۔ہاں بتاؤ۔ تھک گیا ہوں یقیں دلاتے دلاتے عمل کرتے کرتے۔ لیکن تمہارے دماغ میں کوئی بات آتی کہاں ہے۔ تم اندھی ہو چکی ہو۔" دراب نے اس کے بازو میں انگلیاں گھساتے ہوئے غرا کر کہا۔

"چھوڑیں مجھے۔سب نظر آتا ہے مجھے۔اگر پیار ہوتا تو اب تک اس فرنگن کے منہ پہ تھپڑ مار چکے ہوتے لیکن آپ خاموش بیٹھے تھے۔۔اپنی بیٹی جو نہیں ہے آپ کی۔" وہ ناگواری سے چیخ کر بولی۔اس درمیاں وہ لوگ ارحا کو بھول گئے تھے جوان کو سہم کر لڑتے ہوئے دیکھ رہی تھی دراب کی آنکھیں سرخ ہوئیں اس کی بات پر۔وہ ابھی بھی دراب کو قابل اعتبار نہیں سمجھتی تھی جبکہ زوبی تو جو دل میں آرہا تھا بولی جارہی تھی۔

"کیا چاہتی ہو تم زوبی۔اور کیا ثبوت دوں تمہیں میں اپنی محبت کا۔" دراب نے شکستہ لہجے میں کہا۔

"طلاق سے دیں مجھے۔ چھوڑ دیں مجھے۔" زوبی نے سہاٹ لہجے میں کہا۔دراب ششدر رہ گیا۔اسے لگا تھا شایان کو بھلا کر وہ اس سے محبت کرنے لگی تھی۔سب ٹھیک ہونے لگا تھا لیکن وہ۔وہ چھوڑنا چاہتی تھی اسے

"تم محبت نہیں کرتی مجھ سے۔آج بھی شایان سے محبت کرتی ہو ناں" دراب نے خون آلود آنکھوں سے پوچھا تو زوبی اس کی آنکھیں دیکھ کر ڈر گئی۔وہ چپ ہو گئی ۔۔دراب کی نظر روتی ارحا پہ گئی تو اس نے زوبی سے اسے چھینا اور جا کر بیڈ پہ بٹھا دیا اور اسکا سر چوما اور واپس زوبی نے پاس آیا۔

"بتاؤ مجھے۔ محبت کرتی ہو ناں شایان سے۔ بولو ڈیم اٹ۔" دراب نے چیخ کر اسے کہا تو وہ ڈر کر پیچھے ہٹی۔ زبان تالو سے چپک گئی۔ دراب نے اس کی خاموشی سے مطلب خود ہی نکال لیا۔ وہ ٹوٹ گیا۔

"چھوڑ کر جانا چاہتی ہو مجھے۔؟ جانتی ہو مجھے لگتا تھا کہ ایک دن میں تمہاری محبت ، تمہارا اعتماد، بھروسہ حاصل کر لوں گا۔ جتنی محبت میں تم سے کرتا ہوں اتنی تم بھی کرنے لگو گی۔ بہت چاہا ہے تمہیں میں نے زوبی۔۔ بہت لیکن میں غلط تھا تم نے صحیح کہا تھا شادی والی رات کہ تمہارے دل میں صرف شایان رہے گا اور وہ آج تک ہے۔ مجھے تو تب ہی سمجھ جانا چاہیے تھا جب تم اس کی تصویر کو دیکھ دیکھ کر روتی تھی ۔ جب میرے پہلو میں سو کر بھیجو ابوں میں، نیند میں شایان کو پکارا کرتی تھی۔ اور میں۔ میں تو کہیں بھی نہیں کہیں بھی نہیں۔۔ لیکن اب بس بہت ہوا اب" وہ ہارے ہوئے میں لہجے ہیں بولتا یکدم اس کا بازو پکڑ کر نزدیک کر گیا۔ غصے میں آج اسے ارحا کا بھی خیال نہیں کیا تھا۔ زوبی نے تڑپ کر اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"طلاق چاہتی ہو ناں۔ علیحدہ ہونا ہے ناں۔ زوبی دراب جمال۔ مجھ سے جدا ہونا ہے ناں۔ طلاق تو میں تمہیں کبھی نہیں دوں گا۔ کبھی نہیں۔ مرتے دم تک نہیں لیکن جو چیز اب تمہیں مجھ سے جدا کر سکتی ہے ناں وہ میری موت ہو گی۔۔ دعا کرنا میری مرنے کی۔ تاکہ جلد جان چھوٹ جائے تمہاری۔۔

کیونکہ دراب ملک جیتے جی تو اپنی چیز کو کبھی نہیں چھوڑتا۔" وہ سخت لہجے میں اس کا منہ دبوچتا چباچبا کر بولا اور ایک جھٹکے میں اسے چھوڑا وہ لڑکھڑا کر نیچے گری ۔دراب گہرے گہرے سانس لینے لگا۔ زوبی کا وجود زلزلوں کی زد میں تھا۔ یہ کیا کر دیا تھا اس نے۔ اسے بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔ غصے میں وہ کیا کچھ سنا گئی تھی۔ وہ روتے ہوئے اٹھی۔ اب اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

"دراب۔ میری۔" زوبی روتے ہوئے اس کے قریب آئی لیکن وہ پیچھے ہٹتا ٹیبل پہ پڑا واس ہاتھ مار کر گراتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا۔ جویریہ بیگم لاؤنج میں بیٹھی تھیں جب وہ غصے سے

www.novelsclubb.com

سرخ چہرہ لیے ان کے سامنے سے ہوتا گھر سے نکل گیا۔وہ دہل کر رہ گئیں اس کی حالت پہ۔

وہ زوبی نے کمرے میں آئیں۔تو کمرے کا حال اور زوبی اور ارحا کو روتے دیکھ کر وہ ڈر گئیں۔ارحا رو رہی تھی اور اور زوبی خود روتی اسے ساتھ لگائے ہوئے تھی۔

"زوبی میری جان کیا ہوا ہے۔وہ دراب وہ بہت غصے میں گیا ہے۔سب ٹھیک تو ہے ناں بیٹا" وہ اس کے پاس آتے ہئے بولیں تو زوبی روتے ہوئے ان کے گلے لگ گئی۔اب وہ کیا بتاتی انہیں کہ اس کی غلطیوں کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے سب۔وہ بس روتی چلی گئی۔جویریہ بیگم اس کو دلاسہ دینے لگیں۔

www.novelsclubb.com

رات گئے تک وہ وہ گاڑی سڑکوں پہ دوڑاتا اپنی کھولن کو کم کرنے کی کوشش کرتا رہا لیکن درد تھا کی بڑھتا جا رہا تھا۔دو بجے وہ بکھری حالت میں گھر میں داخل ہوا۔سیدھا اپنے کمرے میں گیا تو کمرے کی لائٹ آن تھی۔سامنے ہی بیڈ پہ زوبی ارحا کو گود میں لیے بیٹھی تھی۔وہ اگنور کرتا سیدھا واش روم میں گیا۔زوبی کو اس کی بکھری حالت دیکھ کر نئے سرے سے رونا آیا۔

ارحا اب سہم کر اس کے ساتھ بیٹھی تھی جو اپنے بابا کو دیکھ کر بھی اس کی طرف نہیں لپکی تھی۔وہ نازک جان اپنے باپ کو غصے میں دیکھ ڈر گئی تھی۔

"مما بابا۔۔بیڈ۔"ارحا اس کی گود میں منہ چھپائے بولی جو دراب نے باہر آ کے بخوبی سنی۔اس نے اذیت سے اپنے لیے یہ الفاظ سنے۔اپنی ارحا کے منہ سے یہ لفظ سننا اس کے لیے کسی تکلیف سے کم نہیں تھے۔وہ قدم قدم چلتا ہوا بیڈ پہ آیا۔

"ارحا میری جان بابا پاس آؤ۔"دراب نے اپنی شائیڈ پہ بیٹھ کر اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تو وہ زوبی سے چپک گئی۔

"نو۔یو بیڈ۔آپ نے مما کو ڈانٹا۔" وہ بولی تو دراب نے تکلیف سے آنکھیں مینچیں۔

"ارحا ایسے نہیں بولتے۔بری بات۔" زوبی نے دراب کی سرخ آنکھیں دیکھ کر اسے سمجھایا۔

"کیوں تم کیوں سمجھا رہی ہو۔خوش ہو جاؤ زوبی۔۔دراب نے طنزیہ اسے دیکھ کر تاسف سے کہا تو زوبی کی آنکھیں نم ہوئی

"ارحا بیٹا۔یہاں آو میرے پاس۔" دراب نے اب اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھایا۔

"بیٹا۔۔بابا سوری ہیں۔بابا نے غصہ کیا ناں۔بابا اب غصہ نہیں کریں گے۔بیٹا بابا برے نہیں ہیں۔برے نہیں ہیں۔۔" دراب نے اس کی پیشانی چوم کر اسے کہا اور

خود میں بھینچ لیا۔اس کی آواز بھاری ہو رہی تھی۔زوبی کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے۔اس کی وجہ سے وسب ہوا تھا۔

"نو۔۔یو شاؤٹ آن مما۔گندے بابا، گندے بابا۔"ارحا نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔

دراب نے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھا۔اس کی بیٹی اسے برا کہہ رہی تھی !!اس نے آرام سے ارحا کو بیڈ پہ اتارا اور ایک نظر اسے دیکھ کر اٹھ کر سٹڈی روم میں آ گیا۔پیچھے زوبی سسک سسک کر روئی۔ارحا کو بمشکل سلا کر اس نے ٹائم دیکھا جہاں اب گھڑی چار بجا رہی تھی۔دراب ابھی تک کمرے میں نہیں آیا تھا۔وہ اٹھی اور آہستہ سے چلتے ہوئے سٹڈی روم میں آئی جہاں وہ رالنگ چیئر پہ شال خود کے گرد لپیٹے بیٹھا تھا۔کندھے جھکے اور آنکھیں بند تھیں۔وہ ایک شکست زدہ انسان لگ رہا تھا۔۔ایک محبت میں ہارا ہوا انسان۔زوبی نے اپنی سسکی روکی۔

"ایم سوری دراب۔" وہ تڑپی اس کی حالت دیکھ کر۔ پھر بھاگتے ہوئے کمرے میں آ کر بیڈ پہ ڈھے گئی۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

"میں سب خراب کیا ہے۔ میں ٹھیک کر دوں گی۔ ہاں میں سب ٹھیک کر دوں گی۔" وہ روتے ہوئے بڑبڑائی۔

اگلی صبح دراب کی آنکھ کسی کے ہلانے سے کھلی تو اس نے آنکھیں کھولی۔ وہ وہیں کرسی پہ ہی سو گیا تھا۔ اس نے چونک کر نیچے دیکھا جہاں ارحا اس کی ٹانگوں کے قریب کھڑی تھی۔ اتنی جلدی وہ کبھی نہیں اٹھتی تھی۔ ابھی صبح کے چھ بج رہے تھے۔

"بابا۔ آپ کے پاش سونا۔" اس نے رندھی آواز میں اس کی طرف بازو پھیلائے۔

"ارحا۔میرا بچہ۔"دراب نے جھٹ اسے اوپر اٹھالیااور اپنی شال میں چھپالیا۔

"سو جاؤ میری جان۔"دراب نے اس کے ٹھنڈے ہاتھوں کو چوم کر اپنے گرم ہاتھوں میں دبایا۔

"بابا آپ سیڈ ہو۔"اس نے اپنے ننھے ننھے ہاتھ اس کی داڑھی پہ پھیرتے کہا۔دراب کو جی بھر کر اس پہ پیار آیا۔

"نہیں میری جان۔بابا سیڈ نہیں ہیں ارحا ہے ناں بابا پاس۔بابا سیڈ ہو ہی نہیں سکتے۔"دراب نے اسے سینے میں بھینچ کر کہا۔

"لو یو بابا۔"اس نے سردی سے دراب میں چھپتے کہا تو دراب نم آنکھوں سے کھل کر مسکرا اٹھا۔یوں لگا ہر غم مٹ گیا ہو۔اس کی جان تھی اس کی بیٹی میں دروازے کے باہر کھڑی زوبی باپ بیٹی کو دیکھ کر نم آنکھوں سے مسکائی۔پھر کل کی اپنی باتیں یاد آتے ہی لب بھینچ گئی۔کیا کیا نا کہہ گئی تھی وہ اسے۔

"میں آپ کو منالوں گی۔" وہ ایک عزم کرتی ہوئی نیچے چلی آئی۔

اس نے دراب کی پسند کا ناشتہ تیار کیا۔ آٹھ بجے دراب تیار ہو کر نیچے اترا اور جویریہ بیگم کے سامنے آیا۔ انہوں نے اسے پیار کیا۔

"آؤ بیٹا بیٹھو۔ ناشتہ کرو۔" انہوں۔۔نے کہا۔

"نہیں امی آج ناشتہ نہیں کروں گا۔ چلتا ہوں اللہ حافظ۔" وہ ایک نظر ناشتہ کو دیکھ کر زوبی کو اگنور کرتا وہاں سے نکل آیا۔ زوبی کی آنکھیں نم ہوئیں جنہیں چھپانے کو وہ منہ موڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

سارا دن وہ بولائی بولائی گھومتی رہی۔ رات کے آٹھ بج چکے تھے لیکن دراب ابھی تک نہیں آیا تھا۔ آج کل تو وہ دوپہر میں ہی واپس آجاتا تھا۔ لیکن آج تو اتنی دیر ہو گئی تھی۔ زوبی لاؤنج میں چکر پہ چکر لگا رہی تھی۔

"امی دراب نہیں آئے۔ کتنی دیر ہو گئی ہے۔"اس نے صوفے پہ بیٹھیں جویریہ بیگم سے کہا۔

"بیٹا آجائے گا۔دیر ہو جاتی ہے اسے۔۔تم فون کر لو اسے۔"انہوں نے اسے پریشان دیکھ کر کہا۔زوبی کا دل نا جانے کیوں گھبرا رہا تھا۔

"ہاں فون کرتی ہوں۔"اس نے فون اٹھا کر کال ملائی۔آفان اور ردا بھی وہیں آ گئے۔کال جا رہی تھی لیکن اٹھائی نہیں جا رہی تھی۔

"فون نہیں اٹھا رہے۔"اس نے روہانسے ہوتے کہا۔

"زوبی پریشان نہیں ہو۔آجائے گا۔"آفان نے نرمی سے کہا۔

"نہیں بھائی وہ فون تو ہمیشہ اٹھاتے ہیں۔میرا دل بہت گھبرا رہا ہے"اس نے لمبی سانس لیتے کہا۔وہ دوبارہ کال ملانے لگی لیکن اب فون آف تھا۔اب اس کی حالت رونے والی ہو گئی تھی۔سب اس کو روتے دیکھ کر پریشان ہو گئے۔

"بھیا آپ اپنے فون سے کریں ناں۔" اسے لگا کہ شاید وہ اس کا فون نہیں اٹھا رہا۔

"اچھا تم رومت۔ میں کرتا ہوں۔" آفان نے کہہ کر فون نکالا لیکن فون بند جا رہا تھا۔ اس کی مایوس شکل دیکھ کر وہ رونی لگی۔ ردا اسے سنبھالنے لگی۔۔

"میں اس کے آفس کال کرتا ہوں۔" وہ اسے دلاسا دیتا بولا۔

فون اٹھا لیا گیا لیکن آگے سے کچھ کہا گیا وہ پریشان ہوا۔

"پیون کہہ رہا ہے دراب تو تین گھنٹے پہلے آفس سے نکل گیا تھا۔" اس نے ساری بات اسے بتائی تو وہ مزید رونے لگی۔

"بھیا آپ ڈھونڈیں نا انہیں۔ کہاں ہیں وہ۔" وہ روتے ہوئے صوفے پہ ڈھے گئے۔ سب اسے سنبھالنے میں لگے تھے۔ اب 10 بج چکے تھے اتنے میں باہر گاڑی کے ہارن کی آواز پہ زوبی نے بھیگی آنکھوں سے دروازے کو دیکھا اور پھر وہ اٹھ کر باہر بھاگی۔ سب اس کے پیچھے آئی۔

www.novelsclubb.com

وہ باہر نکلی تو وہ پورچ میں گاڑی سے نکل رہا تھا۔اس کے سر پہ اور بازو پہ پٹی بندھی تھی۔چہرے پہ بھی ہلکی خراشیں تھیں۔

"دراب۔"وہ ساکت سی بڑبڑائی۔دراب نے چونک کر ادھر دیکھا جہاں سب کھڑے تھے۔پھر وہ بھاگی تھی۔وہ بھاگتی ہوئی اس کے گلے لگی تھی۔دراب نے حیران نظروں سے اس کی حالت دیکھی۔اس نے اس کے گرد بازو پھیلائے۔وہ اس کے سینے لگی اونچی اونچی رو رہی تھی۔

'آپ۔۔آپ ٹھیک ہیں ناں۔"وہ اس کے چہرہ تھام کر بولی اور پھر دیوانہ وار اس کو چھو کر دیکھنے لگی۔اس کی حالت دیوانوں کی سی ورہی تھی۔وہ اس کا ماتھا چوم رہی تھی،اس کے گال،اس کی آنکھیں،کی گردن،بازو،ہتھیلیاں۔وہ اپنے حواس میں نہیں تھی۔سب حیرت سے اس کا پاگل پن دیکھ رہے تھے۔دراب خود ساکت کھڑا تھا۔

"زوبی ہوش میں آؤ۔میں ٹھیک ہوں۔"دراب نے اسے جھنجھوڑا لیکن وہ ہوش میں نہیں تھی۔

"مجھے چھوڑ کر مت جائیں پلیز۔میں۔۔نہیں رہ۔سکتی آپ کے بغیر۔پلیز۔۔مت جائیں۔"وہ اس کے بازو چھوتی اس کے سامنے سخت روتی ہوئی کہہ رہی تھی۔دراب کا دل اس کی حالت دیکھ کر کٹا تھا۔جس کی آنکھیں سرخ متورم ہو چکی تھی۔

"میں کہیں۔۔نہیں جانے دوں گی۔۔مجھے۔آپ۔۔کے ساتھ رہنا ہے۔میں محبت کرتی ہوں آپ سے۔بہت محبت کرتی ہوں۔"وہ اس کا چہرہ تھام کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کہتی اس کا یقین دلا رہی تھی۔

"زوبی میں کہیں نہیں جا رہا۔یہیں ہوں تمہارے پاس۔تمہارے ساتھ۔"دراب نے اسے سینے سے لگایا۔

"میں ڈر۔۔گئی تھی۔میں۔۔محبت۔کرتی۔۔ہوں۔"اس سے الگ ہوتی وہ اس کا ہاتھ چوم کر بولی۔سب لوگ نم آنکھوں سے مسکرا کر اسے دیکھ رہے تھے۔

"میں ٹھیک ہوں۔تمہارے سامنے ہوں۔"دراب نے اس کا چہرہ تھام کر یقین دلایا۔

"ہاں۔دور نی جایئے۔۔گا۔۔پاس رہیں۔محبت ہے۔۔اس کے الفاظ پورے نہ ہو سکے اور وہ بے ہوش ہو کر دراب کے بازوؤں میں ایک جانب لڑھک گئی۔

"زوبی!!۔کیا ہوا۔"دراب نے اس کا گال تھپتھپایا۔۔آفان آگے آیا۔

"اسے اندر لے چلو۔"دراب نے اپنے بازو کی چوٹ کے باوجود اس کو اٹھایا اور اندر لے گیا۔

زوبی کو ہوش آیا تو وہ اس وقت بیڈ پہ تھی اور دراب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا۔

"دراب۔" وہ کپکپاتے ہونٹوں سے بولی تو دراب چونکا اور اس کے پاس آیا۔

"میں یہیں ہوں زوبی۔" دراب نے اس کو قریب کیا۔

"آپ میرے پاس ہیں ناں۔" وہ اس کا چہرہ چھو کر یقین کرتی ہوئی بولی۔

"ہاں میری جان۔۔میں یہیں ہوں۔" دراب نے اس کی پیشانی چومی۔

"یہ کیا ہوا ہے۔" وہ اس کے زخموں پہ ہاتھ رکھ کر بولی۔۔

کچھ نہیں چھوٹا سا ایکسیڈنٹ تھا۔ معمولی چوٹ لگی تھی۔" دراب نے اسے پر سکون کرنا چاہا۔ زوبی پھر سے روتی گئی۔ دراب نے اسے رونے دیا۔

"مجھے معاف۔ کر دیں۔ دراب۔ میں۔ بہت۔ بری ہوں۔" وہ سسکتی ہوئی بولی۔

www.novelsclubb.com

"زوبی رومت پلیز۔میں ناراض نہیں ہو۔۔"دراب نے اس کا سر سہلاتے ہوئے کہا۔۔

میں کچھ بتاچاہتی ہوں۔"اچانک وہ اوپر ہو کر اس کو دیکھ کر بولی۔ہاں اب بس بہت ہو گیا۔دراب نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔پھر جیسے جیسے دراب سنتا گیا۔اس کی آنکھیں سرخ ہوتی گئیں۔۔

ماضی۔۔:

دو سال پہلے جب زوبی کو اسی گھر میں دراب کی محبت کا پتہ چلا تھا تب سے وہ ڈسٹرب رہنے لگی تھی۔اسے لگتا تھا کہ دراب کے دکھوں اور تنہائی کی وجہ وہ ہے۔ایک دوست ہو کر وہ اپنے بیسٹ فرینڈ کی آنکھوں میں محبت نہیں دیکھ سکی تھی۔یہی سوچ بار بار اسے تنگ کرتی تھی۔شایان بھی اس کا رویہ دیکھ الجھ گیا تھا جو ہر وقت خیالوں میں کھوئی رہتی تھی۔زوبی کی عادت تھی کہ وہ اپنی ہر بات اپنی ڈائری میں لکھا کرتی تھی۔اس دن بھی وہ یہی سب ڈائری میں لکھ رہی

تھی۔ارد گرد سے بے خبر وہ ڈائیری لکھنے میں مگن تھی جب شایان جو اسے سرپرائز دینے آیا تھا اس کی ڈائری پہ لکھے الفاظ پڑھ کر ششدر رہ گیا۔

شایان کو دیکھ کر وہ ڈر گئی۔شایان نے اس سے سب پوچھا تھا۔اس نے کچھ نہیں چھپایا اور سب بتا دیا۔لیکن اسے لگا کہ شاید وہ پچھتا رہی ہے اس سے شادی کر کے۔اور وہ بھی دراب سے محبت کرتی ہے۔اس کو یہ بھی بتا دیا کہ شایان سے شادی سے پہلے اس کی شادی دراب سے ہونے والی تھی۔یہ ساری چیزیں شایان کے دل میں شک ڈال گئیں۔اسے لگتا تھا کہ زوبی دراب سے محبت کرتی ہے۔زوبی نے رو کر اس کو یقین دلایا کہ وہ صرف شایان سے محبت کرتی ہے لیکن وہ غصہ کر کے کمرے سے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

زوبی نے بہت بات کرنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں مانا۔اس دن کی بات ہے جب وہ کسی کام سے آسٹریلیا جا رہا تھا تو وہ کمرے میں آیا اور کہتا:

"اگر تم علیحدگی چاہتی ہو تو بتا دینا میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔ کوئی زور زبردستی نہیں ہے تم پہ۔" وہ اپنی بات کہتا چلا گیا کبھی نہ واپس آنے کے لیے۔ اسی دن شایان کا ایکسیڈنٹ ہوا اور وہ زوبی کو تڑپتا روتا ہوا چھوڑ گیا۔

تب سے اب تک زوبی کو بار بار خواب آتے۔ شایان نظر آتا جو اس کا مزاق بنا رہا ہوتا اور کہتا کہ دیکھو تم نے میرے مرنے کے بعد فوراً دراب سے شادی کر لی۔ تم بے وفا نکلی زوبی۔ یہ خواب اسے سونے نہیں دیتے تھے۔

"حال"

میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں صرف شایان سے محبت کرتی تھی۔ آپ کو لے کر صرف گلٹ تھا۔۔ محبت نہیں تھی۔ لیکن انہوں نے مجھ پہ یقین نہیں کیا۔۔ وہ کہتے ہیں میں بے وفا ہوں۔ بے وفا نہیں۔ ہوں میں۔" وہ دراب کے آگے سسکتے ہوئے بول رہی تھی۔ دراب ساکت بیٹھا تھا۔ کتنا کچھ برداشت کرتی آئی تھی اس کی زوبیا کیلے سہتی آئی تھی۔

"لیکن زوبی میری جان گلٹ کس بات کا۔وہ قسمت میں تھا۔۔تم نے میری زندگی میں ایسے ہی آنا تھا اور اگر تم نے میری باتیں سن لی تھیں تو کم از کم وہ اب کچھ شایان کو تو مت بتاتی۔" وہ تاسف سے بولا۔

"وہ میری بات کا یقین نہیں کر رہے تھے۔اسی لیے میں نے بتایا۔لیکن وہ مجھ سے اور بد گمان ہو گئے۔مجھے بے وفا کہتے۔" وہ سسکتے ہوئے بولی۔

"اچھا رو مت میری جان بے وفا نہیں ہو تم۔یہ صرف تمہارا وہم ہے۔وہ محبت کرتا تھا تم سے اور محبت کرنے والے کبھی بد گمان نہیں ہوا کرتے۔وہ تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہو گا۔۔نا کہ اس طرح اداس۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔سب کچھ ذہن سے نکال دو۔دراب نے اس کے آنسو پونچھتے ہوئے اپنائیت کہا۔

"آپ سچ کہہ رہے ہیں؟" وہ اسے دیکھ کر بولی۔

"بالکل سچ" دراب نے مسکرا کر یقین دلایا۔زوبی اس کے سینے سے لگ گئی۔

"ویسے بیگم ہم نے تو صرف اظہار محبت مانگا تھا لیکن تم سب کے سامنے اتنے رومینٹک انداز میں اظہار کرو گی میں نے سوچا نہیں تھا۔" دراب نے سینے سے لگی زوبی کو دیکھ کر جان بوجھ کر شرارت سے کہا۔ زوبی کو اب یاد آیا کہ وہ کیا کر چکی ہے تو زبان دانتوں تلے دبا گئی۔

"مسز۔۔" دراب نے اسے پکارا۔

"ہمم۔" وہ اس کے شرٹ کے بٹنوں سے کھیلتی بولی

"ایک بار اور اظہار کر دو محبت کا۔" دراب نے اس کا چہرہ اپنے سینے سے نکال کر سامنے کیا۔

www.novelsclubb.com

زوبی نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ ہاں یہ شخص محبت کے قابل تھا۔

"دراب میں بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی دھیمے سے بولی۔ دراب مسکرا اٹھا۔

"زور سے بولو۔سنائی نہیں دیا۔"دراب نے شرارت سے کہا

"میں محبت کرتی ہوں آپ سے"اب کے وہ زور سے بولی۔

"اچھا کتنی۔"دراب اس کی طرف جھک کر بولا۔

"تھوڑی تھوڑی۔"وہ شرارت سے بولی تو دراب نے اسے گھورا۔

"تھوڑی کی بچ۔"وہ غصے سے بولتا اس کو گدگدی کرنا سٹارٹ ہو گیا۔

"دراب۔دیکھیں نہیں پلیز۔"وہ پیٹ پہ ہاتھ رکھتے ہنستے ہوئے بولی تو دراب نے اسے سیدھا کیا۔وہ اس کے ہنستے چہرے سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔زوبی نے اس کے شانے سے سر ٹکا دیا۔

"زوبی تمہیں پتہ ہے تم میری سانسوں میں بستی ہو"دراب نے جھک کر اس کی لانگ پہ لب رکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"دراب آپ ایک بہترین مرد ہیں۔ایک اچھے انسان ہیں ایک اچھے شوہر اور ایک اچھے باپ ہیں۔میں اپ کی رفاقت میں خود کو سب سے خوش قسمت تصور کرتی ہوں۔میں اپنی باقی کی زندگی آپ کے سنگ گزارنا چاہتی ہوں۔"زوبی نے بلا جھجھک اعتراف کیا۔

"اور مجھے یہ ساتھ قبول ہے۔تم سراپا محبت ہو"دراب نے اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگالیا۔تو زوبی اپنی قسمت پہ رشک کرتی اسے تکتی رہی۔دراب دھیرے سے مسکرایا تھا۔

"آئی ایم بلیسڈ ٹوڈے۔"وہ بند آنکھوں سے جذب سے بولا۔اس نے اپنی محبت حاصل کرلی تھی۔اب آگے خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔

"افف کیا تماشا لگا رکھا ہے آپ لوگوں نے۔" زوبی کچن سے نکل کر ان چاروں پہ چیخی۔ جہاں دراب آٹھ سالہ ارحا، چھ سالہ تیمور اور تین سالہ زیان لاؤنج میں ادھم مچائے ہوئے تھے۔

"کیا تماشہ لگایا ہوا ہے۔" دراب نے ڈھٹائی سے آنکھیں دکھا کر پوچھا۔

"میں کہہ رہی ہوں سدھر جائیں آپ لوگ۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" وہ لاؤنج میں بکھرا سمیٹتے ہوئے بولی۔

"تم سے برا کوئی ہے بھی نہیں میری جان۔" دراب نے آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا

"دراب" اس نے اسے گھورا۔

"بس چیختی رہنا مجھ معصوم پہ۔" دراب نے منہ بسور کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"زیان اٹھو چل کر فیس واش کرو۔ارحا جاؤ بھائیوں کو لے کر جاؤ۔"اسنے زیان کو بری حالت میں دیکھ کر کہا۔ارحا ماں کو دیکھ کر اٹھی اور زیان کو بھی اٹھا کر ساتھ لے گئی۔ تیمور بھی مان کے ڈر سے پیچھے پیچھے بھاگ گیا۔

"کیا زوبی میرے بچوں کو ڈرا کر بھگا دیا۔"دراب برا سا منہ بنا کر بولا۔

"ہاں تو آپ کے بچوں نے کب سے اودھم مچایا ہوا ہے۔ کبھی کمرے کا حال برا کر دیتے ہیں تو کبھی لاؤنج کا۔ سمیٹنا تو مجھے پڑتا ہے ناں۔۔"وہ چڑ کر بولی۔

"تو جان ہم کس لیے ہیں۔ہمیں کہا کریں۔"دراب اس کے پاس آ کر بولا۔

ہاں کر ہی ناں دیں آپ۔"وہ چڑ کر بولی اور جا کر صوفے پہ بیٹھ گئی اور آنکھیں موند گئی۔

"کیا ہوا تھک گئی ہو۔"دراب اس کے پاس آتا فکر سے بولا۔

"ہاں بہت۔" وہ آنکھیں بند کیے بولی۔

"اچھا یہاں لیٹو۔ میں سر اور کندھے دباتا ہوں" اس نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا اور دبانے لگا۔

"اب بہتر محسوس کر رہی ہو" دراب نے اس کے چہرے پہ سکون چھاتے دیکھ پوچھا۔

"ہاں کافی۔" وہ آنکھیں کھول کر اس کو محبت سے تکتے بولی۔ یہ بہترین۔ شخص اس کا شوہر تھا۔۔اس کا محافظ۔۔قدم قدم پر ساتھ چلنے والا۔۔اس کا ہمسفر۔۔۔ان چار سالوں میں دراب اسے اتنی محبت دی تھی کہ وہ خدا کا شکر ادا کرتے کرتے نہیں تھکتی تھی۔ دراب آج بھی اسلام آباد والے گھر میں رہتا تھا۔ علی اور انیہ کی شادی ہو چکی تھی اور ان کی ایک پیاری سے بیٹی بھی تھی۔

"اچھا مرحا سو رہی ہے" اس نے اس کے پاس آکر بیٹھتے پوچھا۔

"جی سو رہی ہے آپ کی لاڈلی۔اللہ نا جانے یہ کس پہ چلی گئی ہے۔ہر دو دو منٹ بعد اسے بھوک لگ جاتی ہے۔" وہ غصے سے بولی۔

"ہاں تو تمہیں کیا ہے۔۔میری بیٹی ہے جتنا کھائے پیئے۔۔"اس کے لہجے میں چھ ماہ کی مرحا کے لیے پیار ہی پیار تھا۔اسی وقت کمرے سے اس کے رونے کی اونچی آواز آنے لگی۔

"دیکھ لیں اب۔ابھی سلا کر آئی تھی۔" وہ بے بسی سے بولتی جھنجھلائی۔

"اچھا تم بیٹھو میں دیکھتا ہوں۔" وہ اس کو چھوڑ کر کمرے میں آگیا اور کچھ دیر بعد واپس آیا تو مرحا اب اس کی گود میں سکون سے سو رہی تھی۔

"ہاں بس یہ چاہتی ہے سارا دن اس کو گود میں اٹھا کر گھومتے رہیں۔" زوبی ہنستے ہوئے بولی۔دراب اسے لے کر اس کے پاس آ بیٹھا۔دونوں محبت سے اسے تکنے لگے۔

"زوبی۔۔۔"رات میں جب وہ لوگ سونے کے لیے لیٹے تو دراب نے اسے پکارا ۔مرحاسا تھ پڑے کاٹ میں لیٹی تھی۔

"کہیں چلیں"وہ بولا۔

"کہاں۔"؟اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"ہنی مون پر۔"وہ مسکرا کر بولا تو زوبی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"یہ عمر ہنی مون پہ جانے کی ہے۔"زوبی ہنستے ہوئے شرارت سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں کیا ہے عمر کو"وہ اترا کر بولا۔

"دراب چار بچے ہیں آپ کے۔اور بچے کہاں رہیں گے۔"وہ اس کو ضد پہ اڑے دیکھ کر بولی۔

"باقی تینوں کو ان کی دادو کے پاس چھوڑیں گے۔مرحا کو ساتھ لے چلتے ہیں۔"

دراب نے تو جیسے سب سوچا ہوا تھا۔یہ سچ تھا کہ شادی کے بعد ان پانچ سالوں میں وہ ایک بار بھی کسی ٹرپ پہ نہیں گئے تھے۔بچوں کی مصروفیت میں وہ خود کے لیے ٹائم ہی نہیں نکال سکے۔

"ہاں لیکن کہاں۔"زوبی بھی جانا چاہتی تھی۔

"سویٹزرلینڈ"وہ بولا۔

"لیکن کب۔"زوبی کو اس کا آئیڈیا پسند آیا۔

"پرسوں نکلتے ہیں۔پیکنگ کرلو۔ٹکٹس آچکی ہیں۔"وہ تو جیسے پہلے سے ہی سب ترتیب دیئے بیٹھا تھا۔زوبی نے اسے گھورا وہ سر کھجا گیا۔

"ٹھیک ہے چلیں۔"وہ مان گئی اور اس کے کندھے پہ سر رکھ بیٹھ گئی۔۔

"ماما بابا" اچانک آواز پہ ان دونوں نے چونک کر دیکھا جہاں تینوں بہن بھائیوں کی ٹولی ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے بیڈ کی سائیڈ پہ کھڑی تھی۔زیان ارحا اور تیمور کر درمیان میں انکا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا۔

"کیا ہوا بچوں۔" دراب نے حیرت سے اٹھ ان کو دیکھا اور ارحا سے زیان کو لیا۔

"بابا۔ہم بھی آپ کے ساتھ سوئیں گے آج۔" تینوں نے کورس میں بولا تو زوبی اور دراب ہنس دیے۔

"آجاؤ۔پھر۔" تینوں جلدی سے بیڈ پہ چڑھ گئے بیڈ اتنا بڑا تھا کہ وہ سب لوگ ایک ہی بیڈ پہ آسکتے تھے۔زیان درمیان میں اور ارحا اور تیمور زوبی اور دراب کی دوسری سائیڈ پہ تھے۔دراب اپنی چھوٹی سی دنیا کو دیکھ کر رہ گیا۔

"زوبی۔" دراب نے دھیمے سے اسے پکارا۔

"ہاں۔" وہ زیان کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے بولی۔

"ہم سب جا رہے ہیں سویٹزرلینڈ۔ فیملی ٹرپ پہ! یار میں نہیں ان کو چھوڑ کر جا سکتا۔" دراب نے بے بسی سے اسے آگاہ کیا۔ زوبی زور سے ہنس دی۔ وہ جانتی تھی وہ ایک دن بھی ان سب کے بغیر نہیں گزار سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے جیسی آپ کی مرضی۔" اور وہ مان گئی۔۔ تھوڑی دیر میں کمرے میں ان سب کے چھوٹی باتوں پہ قہقہے اور ہنسی کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ہر طرف آسودگی ہی آسودگی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم حقیقت نہیں ہو حسرت ہو

جو ملے خواب میں وہ دولت ہو میں

تمہارے ہی دم سے زندہ ہوں مر ہی جاؤں جو تم سے فرصت ہو

تم ہو خوشبو کے خواب کی خوشبو

اور اتنی ہی بے مروت ہو

تم ہو پہلو میں پر قرار نہیں

یعنی ایسا ہے جیسے فرقت ہو

تم ہو انگڑائی رنگ و نکہت کی

کیسے انگڑائی سے شکایت ہو

کس طرح چھوڑ دوں تمہیں جاناں

www.novelsclubb.com

تم مری زندگی کی عادت ہو

کس لئے دیکھتی ہو آئینہ

تم تو خود سے بھی خوبصورت ہو

داستاں ختم ہونے والی ہے

تم مری آخری محبت ہو

جون ایلیا

یہ زندگی غم اور خوشی دونوں کا نام ہے۔اگر خوشی اس کا زندگی کا خوبصورت حصہ ہیں تو غم بھی لازم ہیں۔ہر انسان کو اس کے حصے کے غم سہنے پڑتے ہیں اور اسے اس کے حصے کی خوشیاں بھی ملتی ہیں۔ہمیں بس یہ کرنا ہے کہ اپنے غم میں صبر کرنا چاہیے۔اللہ پہ پختہ یقین رکھنا چاہیے۔ہمیں ہمارے نصیب کی خوشیاں مل کر رہتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

ختم شد!